مادرِ علمی کے لیے نہایت شکر و امتنان کے
جذبات کے ساتھ

ہدیۂ مبارکہ

از

حافظ فیض اللہ ناصر

۲۰۱۶/۱/۷ء
یوم الخمیس

سُنن دارقطنی

احادیث مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

جلد اول

جلد اول

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی (م ۳۸۵ھ)
تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ
ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

سُنن دار قطنی

جلد اول

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ - ستمبر ۲۰۱۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۵۳۲۵۵-۳۷۲۴۳۹۹۱ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان ....فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان......فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱
ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فہرست مضامین

طہارت کے مسائل

حیض کے مسائل

نماز کے مسائل

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے پناہ کرم ہے کہ اس نے ہمارے ادارے ادارہ اسلامیات (لاہور۔ کراچی) کو اسلامی علوم پر مشتمل ان کتابوں کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی جو بہت سے اسلامی کتب کے ناشرین کے لیے بعض اوقات محض خواب اور خواہش سے آگے نہیں بڑھ پاتیں۔ اس ادارے کو اسلامی علوم وفنون کی چھوٹی بڑی مستند اور بیش قیمت کتابوں کی اشاعت، لاہور کراچی میں اسلامی کتب کے بڑے مراکز کے قیام، اور ان کتب کی برآمد سمیت بہت سی جہات میں خدمت کی توفیق میسر آئی اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کی خدمات کو سراہا گیا۔

ان اسلامی علوم میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت بھی شامل ہے۔ ادارۂ اسلامیات کی جانب سے صحاح ستہ (احادیث کی چھ مشہورترین کتب) کے مستند اردو تراجم اور مختصر تشریحات کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت مقبول ہوا اور اسے بہت پذیرائی ملی۔ حالیہ سالوں کے دوران صحاح ستہ کے تراجم کے علاوہ۔ جواہر الحکم انگلش ترجمہ، ریاض الصالحین اردو ترجمہ، مسند امام شافعیؒ اردو ترجمہ، جواہر الحدیث اردو (۲ جلد) اور دیگر کتابیں منصۂ شہود پر آئیں۔

سنن دارقطنی بھی احادیث مبارکہ کے اسی سلسلے کی ایک اہم کتاب ہے۔ سنن دارقطنی کے مؤلف علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ جو امام دارقطنیؒ کے نام سے معروف ہیں، کی اس بیش بہا تصنیف کی قدر و قیمت کا ہمیشہ اعتراف کیا گیا ہے۔ اس کے مترجم جناب حافظ فیض اللہ ناصر اس سے قبل کئی علمی کام سرانجام دے چکے ہیں اور انہی کاموں میں سے مسند امام شافعیؒ ہمارے ادارے سے پہلے چھپ چکی ہے۔ کتاب اور صاحب کتاب کا تفصیلی تعارف آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے جس سے ان کی قدر و قیمت کا درست اندازہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو جو اردو پیراہن میں بہت محنتوں اور کاوشوں کے بعد چھپ کر سامنے آرہی ہے قبولیت عطا فرمائے۔صاحب کتاب امام دارقطنی ،کتاب پر تحقیقی کام کرنے والے اہل علم ،مترجم اور ناشرین وقارئین کے لیے یہ کام توشۂ آخرت بنادے۔اور اسے اپنے حضور قبول ومنظور فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

اشرف برادران
(سلمہم الرحمن)
ادارۂ اسلامیات
(لاہور۔کراچی)

کلماتِ مترجم

محبت رسول ایمان کی اوّلیں شرط ہے اور اس محبت کی تکمیل اتباعِ قرآن اور پیرویٔ حدیث کے بغیر ممکن نہیں۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی شریعتِ اسلامیہ کے بنیادی مآخذ ہیں۔ ہر صاحبِ ایمان شخص نبی مکرم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ کی طرف قلبی میلان اور آپ ﷺ کی سنن مطہرہ سے گہری وابستگی رکھتا ہے۔ حدیثِ رسول کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ انسان کی فکر ونظر میں اعتدال اور توازن پیدا ہوتا ہے، جس سے اُخروی زندگی کے سنورنے کے ساتھ ساتھ دنیوی زندگی میں بھی ذہنی وقلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ رسول کے مطالعہ سے اور انفرادی واجتماعی معاملات میں اس کی تطبیق سے نہ صرف زندگی معطر ہو جاتی ہے بلکہ تمام مسائل نہایت خوش اسلوبی سے حل بھی ہو جاتے ہیں۔ تعلیماتِ اسلامیہ کو سمجھنے کے لیے صرف قرآنِ کریم پر ہی تکیہ کر لینا یقیناً ناکافی ہے بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حدیثِ رسول سے بے اعتنائی برتنا گویا شریعت کے ایک بڑے حصے کو چھوڑ دینے کے مترادف ہے، کیونکہ اگر صراطِ مستقیم کی تعیین قرآن نے کی ہے تو اس کی تشریح وتوضیح زبانِ رسول سے ہی ہوئی ہے۔ حدیث وسنت سے اعراض بلاشبہ راہِ راست سے بھٹکنے کا باعث ہے، جس سے بدعات واختراعات کی راہیں کھلتی ہیں۔

جس طرح زمانۂ قدیم میں بے شمار فرقِ باطلہ اپنے عقائد کی آڑ میں انکارِ حدیث کرتے آئے ہیں اسی طرح عصر حاضر میں شیطان نے پینترا بدل کر مستشرقین سے علمی لبادے میں یہی کام لینا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں نہ تو وہ کامیاب ہو پائے تھے اور نہ ہی آج کے پرویزی وغامدی کامیاب ہو پائیں گے، کیونکہ اگر یہ منکرین ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ﴾ کے مصداق ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ: ﴿وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ﴾ بہ قولِ شاعر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ جب جب حدیثِ رسول کے خلاف منکرین نے محاذ کھولا تب تب اللہ تعالیٰ نے اس کے دفاع اور حفاظت کے لیے اہلِ علم کی ایک سپاہ کھڑی کر دی۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے برگزیدہ بندوں سے ہی لیا، جن میں ائمہ دین، فقہائے اُمت اور محدثین کرام کی خدمات کے تابناک مظاہر نظر آتے ہیں۔ محدثین کی اسی فہرست میں نابغۂ روزگار شخصیت حضرت امام دارقطنی رحمہ اللہ کا نام بھی جلی حروف میں لکھا نظر آتا ہے۔ امام صاحب کا جمع کردہ یہ مجموعۂ حدیث اپنی شان ومقام کے لحاظ سے جداگانہ مقام رکھتا ہے۔ آپ کا نام نہ صرف قافلۂ حدیث کے راہروان سے وابستہ ہے بلکہ آپ اس ہراول دستے کے قائدین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ذاتی عظمت، علمِ حدیث کی

خاطر جہد ومحنت اور ان کے اس عظیم علمی سرمایہ کا تعارف آپ آئندہ صفحات میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

جہاں محدثین کرام رحمہم اللہ نے اپنے اپنے عہد میں احادیثِ رسول کے جمع وترتیب سے اور ان سے ضعف ووضع کو چھانٹ کر خدمتِ حدیث کے عظیم کارنامے انجام دیے ہیں وہاں متاخرین اہل علم نے بھی ان مجموعہ ہائے گراں مایہ کی تشریح وتعلیق، تحقیق وتخریج اور ترجمہ وتوضیح سے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔ خدمتِ حدیث کا یہی جذبہ لیے آج کے متعدد اہل قلم اور ناشرین حضرات ترجمانی حدیث کے میدان میں خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور اب تک چند ایک کے سوا تقریباً تمام کتبِ احادیث کے تراجم وتشریحات منصہ شہود پر آ چکے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی مجھ ایسے طالب علم کی یہ کاوش ہے۔ اس سے قبل مجھے 'مسند امام شافعی' کے ترجمے کی سعادت حاصل ہوئی جو اسی ادارہ کی نظامت میں شائع ہوئی اور اب سنن دارقطنی کو اردو قالب میں ڈھالنے کی خوش بختی بھی میرے حصے میں آئی ہے، یقیناً یہ باری تعالیٰ کے فضلِ خاص کے سوا کچھ نہیں ہے، ورنہ میں کہاں اور یہ باعظمت کام کہاں۔

میں نے اس کتاب کے ترجمے کے لیے مؤسسة الرسالة (بیروت) کا مطبوعہ نسخہ سامنے رکھا، جس کی تحقیق وتخریج کا کام محققِ دوراں الشیخ شعیب الارنؤوط حفظہ اللہ نے کیا ہے۔ میں نے افادۂ مزید کے لیے اس تخریج کو بھی اختصار کے ساتھ اس مترجم نسخے کی زینت بنا دیا ہے، جس سے اس کتاب کے علمی مقام میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

میں فرامین نبویہ کی ترجمانی کی ذِمہ داری کو کس حد تک نبھا پایا ہوں؛ اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ اگر کہیں خوبی نظر آئے تو اسے توفیقِ خداوندی سمجھئے گا اور اگر کہیں کوئی خامی لگے تو اصلاح فرما کر ممنون کیجئے گا۔

میں ان تمام اصحاب کا ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں اپنی علمی اور فنی خدمات سے نوازا۔ بہ طورِ خاص برادرم طاہر نقاش صاحب کا؛ کہ انہوں نے کتاب اور مؤلف کتاب کے تعارف پر مواد فراہم کر کے میری بڑی مشکل کو آسان کر دیا۔ کمپیوٹر کے فنی کام میں جناب محمد حسن بھائی خصوصی شکریے کے لائق ہیں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر اس کتاب کے ظاہری حسن کو خوب نکھارا۔ علاوہ ازیں جناب سعود عثمانی صاحب کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جس توجہ، محنت اور خلوص سے انہوں نے اس کتاب کو طباعت کا حسین جامہ پہنایا؛ اس کی حقیقی جزا انہیں فقط رب تعالیٰ کے ہاں سے ہی مل سکتی ہے۔ آخر میں ایک بار پھر ربِ کائنات کے حضور اس توفیق پر سجدۂ شکر بجا لاتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ اس کام کو میرے، میرے والدین، اساتذۂ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور کسی بھی طرح سے اس کام میں معاونت کرنے والے ہر شخص کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم سے نوازتے ہوئے دنیا وآخرت میں ہم سب کے لیے اپنی رضا لکھ دے۔ (آمین)

حافظ فیض اللہ ناصر بن نصر اللہ خاں

(ساکن: مرضی پورہ، خانیوال)

٢٠١٤/١/٢٢

hfnasir@yahoo.com

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا تعارف

نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی اور نسب نامہ یہ ہے: علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ۔ ❶

ولادت ووطن:

صحیح روایت کے مطابق امام دارقطنی رحمہ اللہ ۵/ ذوالقعدہ ۳۰۶ھ کو بغداد کے ایک محلّہ دارقطن میں پیدا ہوئے۔ یہ محلّہ کرخ اور نہرعیسیٰ بن علی کے درمیان واقع اور متعدد اکابر کا مولد تھا، لیکن بعد میں ویران ہوگیا۔ علامہ سمعانیؒ کے بغداد تشریف لانے کے زمانہ میں یہ اجڑ چکا تھا۔ ❷

شیوخ واساتذہ:

امام صاحب کے بعض مشہور شیوخ واساتذہ کے نام یہ ہیں:

① قاضی ابراہیم بن حماد
② ابن درید
③ ابن زیاد نیشاپوری
④ ابن نیروز
⑤ ابوبکر بن ابی داؤد سجستانی
⑥ ابوحامد بن ہارون حضرمی
⑦ ابوسعید عدوی
⑧ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز
⑨ ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول
⑩ احمد بن عیسیٰ بن مسکین بلدی
⑪ احمد بن قاسم فرائضی
⑫ ابوطالب احمد بن نصر
⑬ عبداللہ بن ابی حیہ
⑭ علی بن عبداللہ بن بشر
⑮ فضل بن احمد زبیدی
⑯ ابوعلی محمد بن سلیمان مالکی
⑰ محمد بن قاسم محاربی
⑱ محمد بن نوح جندیسابوری
⑲ ابوعمر محمد بن یوسف قاضی ازدی
⑳ یحییٰ بن محمد بن صاعد
㉑ یوسف بن یعقوب نیشاپوری ❸

---

❶ تاریخ بغداد: ١٢/ ٣٤۔ کتاب الأنساب، ص: ٢١٧۔ المنتظم: ٧/ ٨٣)

❷ تذکرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩.

❸ أ : أ

تلامذہ:

ان کے بعض مشہور تلامذہ کے نام حسبِ ذیل ہیں:

1. ابوبکر احمد بن محمد برقانی
2. ابوبکر بن بشران
3. ابوحامد اسفرائینی
4. ابوالحسن بن الآبنوسی
5. ابوالحسین ابن مہتدی باللہ
6. ابوذر ابن احمد ہروی
7. ابوطالب بن عباری
8. ابوطاہر بن عبدالرحیم
9. قاضی ابوالطیب طبری
10. ابوالقاسم بن بشران
11. ابوالقاسم بن محسن
12. ابومحمد جوہری
13. ابومحمد خلال
14. ابونعیم اصفہانی (صاحبِ حلية الأولياء)
15. القاسم ازہری
16. تمام رازی (صاحبِ فوائد مشهورة)
17. ابوعبداللہ حاکم (صاحبِ مستدرك)
18. ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی
19. ابوالقاسم عبدالصمد بن مامون ہاشمی
20. عبدالعزیز ازجی
21. حافظ عبدالغنی ازدی
22. زکی الدین المنذری (صاحب الترغيب والترهيب)
23. ابوعبدالرحمان محمد بن حسین سلمی [1]

طلب حدیث کے لیے سفر:

امام دارقطنی ﷫ کو علم وفن خصوصاً احادیث نبویؐ سے غیر معمولی شغف تھا۔ آپ نہایت کم سنی میں اس فن کی تحصیل میں مشغول ہو گئے تھے۔ ابویوسف قواس کا بیان ہے کہ ”جب ہم امام بغوی ﷫ کے پاس جاتے تھے تو دارقطنی بہت چھوٹے تھے، ان کے ہاتھ میں روٹی اور سالن ہوتا تھا۔“ امام صاحب کے زمانہ میں بغداد علمی حیثیت سے نہایت ممتاز اور نامور علماء ومحدثین کا مرکز تھا، مگر وہ اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کے لیے بغداد کے علاقے کوفہ، بصرہ، واسط، شام اور مصر وغیرہ متعدد مقامات میں تشریف لے گئے۔ [2]

حفظ وذکاوت:

امام دارقطنی ﷫ کا حافظہ غیر معمولی اور بے نظیر تھا۔ ان کا سینہ نہ صرف احادیث بلکہ دوسرے علوم کا بھی مخزن تھا، بعض شعراء کے دواوین ان کو اَزبر تھے۔ قدیم عربوں کی طرح وہ تحریر وکتابت کی بہ جائے اکثر اپنے حافظہ سے ہی کام لیتے تھے۔

---

[1] تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤۔كتاب الأنساب، ص: ٢١٧۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩.

[2] تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٢.

اپنے تلامذہ کو کتابیں زبانی املا کراتے تھے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو الحافظ الكبير، الحافظ المشهور اور كان عالماً حافظاً وغیرہ لکھا ہے۔

- امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کو حافظ الزمان کہا ہے۔
- امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وہ حافظہ میں یکتائے روزگار تھے۔''
- امام سمعانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''دارقطنی کا حافظہ ضرب المثل تھا۔''
- علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ ان کے متعلق لکھتے ہیں: ''وہ حافظہ میں منفرد اور یگانۂ عصر تھے۔''
- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں: ''بچپن ہی سے دارقطنی اپنے نمایاں اور غیر معمولی حافظہ کے لیے مشہور تھے۔''
- ابوالطیب طاہری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''بغداد میں جو بھی حافظ حدیث آتا وہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا اور اس کے بعد اس کے لیے ان کی علمی بلند پائیگی اور حافظہ میں برتری اور تقدم کا اعتراف کرنا لازمی ہو جاتا۔''

ان کے حافظہ اور ذہانت کا یہ حال تھا کہ ایک ہی نشست میں ایک ہی روایت کی بیس بیس سندیں برجستہ بیان کر دیتے تھے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس طرح کے ایک واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کو دیکھ کر امام دارقطنی رحمہ اللہ کی بے پناہ ذہانت، قوتِ حفظ اور غیر معمولی فہم و معرفت کے سامنے سرنگوں ہو جانا پڑتا ہے۔ عالم شباب میں ایک روز وہ اسماعیل صفار کے درس میں شریک ہوئے، وہ کچھ حدیثیں املا کرا رہے تھے، امام دارقطنی رحمہ اللہ کے پاس کوئی مجموعۂ حدیث تھا، یہ بیک وقت اس کو نقل بھی کرتے جاتے تھے اور صفار سے حدیثیں بھی سن رہے تھے، اس پر کسی شریکِ مجلس نے ان کو ٹوکا اور کہا: تمہارا سماع صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا، کیونکہ تم لکھنے میں مشغول ہو اور شیخ کی مرویات کو ٹھیک سے سمجھنے اور سننے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو امام صاحب نے جواب دیا کہ املا کو سمجھنے میں میرا طریقہ آپ سے مختلف ہے، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اب تک کتنی حدیثیں املا کرائی ہیں؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: شیخ نے اب تک اٹھارہ حدیثیں املا کرائی ہیں۔ شمار کرنے پر واقعی اٹھارہ حدیثیں نکلیں۔ پھر آپ نے ایک ایک حدیث کو بے تکلف بیان کر دیا اور اسناد و متون میں وہی ترتیب بھی قائم رکھی جو شیخ نے بیان کی تھی۔ پورا مجمع اس حیرت انگیز ذہانت اور غیر معمولی حافظہ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

ابوبکر برقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اکثر ابومسلم مہران کے سامنے دارقطنی کی تعریف کیا کرتا تھا، ایک دن انہوں نے کہا کہ تم دارقطنی کی تعریف میں افراط اور غلو سے کام لیتے ہو، ذرا ان سے رضراض کی وہ حدیث دریافت کرو جو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر امام صاحب نے نہ صرف وہ حدیث بلکہ اس کے اختلافِ وجوہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی اس روایت کے بارے میں خطا بھی واضح کر دی اور میں نے اس کو بھی علل میں شامل کر لیا۔ [1]

عدالت و ثقاہت:

حافظہ کی طرح ان کی ثقاہت بھی مسلّم ہے۔ خطیب تبریزی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ کے دیباچہ میں امام دارقطنی رحمہ اللہ کو اکابر

[1] تاريخ بغداد: ٣٦ تا ٣٨۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩۔بستان المحدثين، ص: ٤٦ .

محدثین اور ائمہ متقنین میں شمار کیا ہے اور ان کے مناقب میں راست بازی، امانت اور عدالت کا ذکر کیا ہے۔

علل و اسماء الرجال میں مہارت:

حضرتِ امام رحمہ اللہ روایت کی طرح درایت کے بھی ماہر اور جرح و تعدیل کے فن میں امام تھے، ان کا شمار مشہور نقادانِ حدیث میں کیا جاتا ہے، ممتاز محدثین اور ائمہ فن نے ان کے اس کمال کا اعتراف کیا ہے۔ رجال کی تمام معتبر و متداول کتابوں میں ان کے نقد و جرح کے اقوال موجود ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے نہایت شاندار الفاظ میں ان کی ناقدانہ بصیرت و ژرف نگاہی کا اعتراف کیا ہے، فرماتے ہیں کہ:

> ''احادیث پر نظر اور علل و انتقاد کے اعتبار سے وہ نہایت عمدہ تھے۔ اپنے دور میں فن اسماء الرجال، علل اور جرح و تعدیل کے امام اور فن درایت میں مکمل دستگاہ رکھتے تھے۔''

ان کے معاصر اور تلمیذ رشید امام حاکم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ:

> ''میں قیامِ بغداد کے زمانہ میں اکثر ان کی صحبتوں سے لطف اندوز ہوتا تھا، یہ واقعہ ہے کہ میں نے ان کی جس قدر تعریفیں سنی تھیں؛ ان سے بڑھ کر ان کو پایا۔ میں ان سے شیوخ، رُواۃ اور علل حدیث کے متعلق سوالات کرتا تھا اور وہ ان کا جواب دیتے تھے، میری شہادت ہے کہ روئے زمین پر ان کی کوئی نظیر موجود نہیں۔''[1]

حدیثِ رسول ﷺ میں درجہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کو اصل شہرت حدیث میں امتیاز کی بنا پر حاصل ہے، ان کے حفظ و ضبط، ثقاہت و اتقان، روایت و درایت میں مہارت اور علل کی معرفت وغیرہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا، اس سے بھی ان کے حدیث میں کمال، بلند پائیگی اور تبحر کا پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ائمہ فن اور نامور محدثین نے ان کے عظیم المرتبت اور صاحبِ کمال محدث ہونے کا اعتراف کیا ہے:

- خطیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ احادیث و آثار کا علم ان پر ختم ہو گیا، وہ حدیث میں یکتائے روزگار، عجوبۂ دہر اور امامِ فن تھے۔
- عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پر بحث و گفتگو میں تین اشخاص اپنے اپنے زمانہ میں نہایت ممتاز تھے: علی بن مدینی، موسیٰ بن ہارون اور علی بن عمر دارقطنی رحمہم اللہ۔
- علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وہ علم حدیث میں منفرد اور امام تھے، ان کے معاصرین میں کوئی اس رُتبہ اور پایہ کا شخص نہیں گذرا۔
- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روایت کی وسعت و کثرت کے اعتبار سے وہ امامِ دہر تھے۔
- ابن عماد حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث اور اس کے متعلق فنون میں وہ منتہی تھے اور اس میں ''امیر المومنین'' کہلاتے تھے۔

[1] تدریب الراوی، ص: ۲۷۷۔تاریخ بغداد: ۱۲/ ۳۷۔تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۲۰۰۔کتاب الأنساب: ۲۱۷۔البدایة والنهایة: ۱۱/ ۳۱۷.

✿ ابوبکر بن ہبۃ اللہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ وہ اپنے دور میں حدیث کے امام تھے۔

✿ ابوالطیب طبری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام صاحب کی مجلس میں ایک روز مسِ ذکر کی حدیث پڑھی جا رہی تھی، امام صاحب نے اس کے بے شمار طرق جمع کر کے اس کے فوائد پر عمدہ تقریر کی اور اس کے بعد فرمایا: امام احمد رحمہ اللہ بھی اس وقت موجود ہوتے تو وہ اس معاملہ میں مجھ سے استفادہ کرتے۔ ❶

امام صاحب کے اس فن کے مقام و مرتبہ کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ صحاح ستہ کے مصنفین کے بعد جن مصنفین کو معتبر اور جن کی تصنیفات کو مستند خیال کیا گیا ہے، ان میں ان کا نامِ نامی بھی شامل ہے۔ ابن صلاح، امام نووی، خطیب تبریزی اور علامہ سیوطی رحمہم اللہ نے اس حیثیت سے ان کا ذکر و اعتراف کیا ہے۔ ❷

فقہ و خلافیات میں مہارت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ ممتاز فقہاء کے مذاہب و مسالک کے نہایت واقف کار اور خلافیات کے بڑے ماہر تھے۔ ان کی سنن بھی اس پر شاہد ہے۔ خطیب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "حدیث کے علاوہ مذاہب فقہاء کی معرفت میں بھی ان کا درجہ نہایت بلند ہے۔" کتاب السنن (زیر نظر کتاب) کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو فقہ سے بڑا اعتنا و اشتغال تھا، کیونکہ کتاب کے محتویات و مشمولات کو وہی شخص جمع اور مرتب کر سکتا ہے جس کو احکام و مسائل اور فقہاء کے اختلافات سے اچھی اور پوری طرح واقفیت ہو۔ اس فن کو انہوں نے ابوسعید اصطخری، اور ایک روایت کے مطابق ان کے کسی خاص شاگرد سے حاصل کیا تھا۔ مؤرخین اور سوانح نگاروں کا متفقہ بیان ہے کہ: كان عارفاً باختلاف الفقهاء "آپ اختلافِ فقہاء کی معرفت رکھنے والے تھے۔" ❸

نحو، تفسیر اور قرأت میں مقام:

امام صاحب کو علم نحو اور فن قرأت میں یدطولیٰ حاصل تھا اور تفسیری و قرآنی علوم سے بڑا شغف تھا۔ ابوالفداء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ "وہ قرآنیات کے امام تھے۔" امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ نُحاۃ و قراء کے امام اور تجوید و قرأت میں بلند پایہ تھے، انہوں نے حروف و مخارج کی تصحیح و ادائیگی کا علم بچپن میں ابوبکر بن مجاہد سے سیکھا اور محمد بن حسین نقاش طبری، احمد بن محمد دیباجی اور ابوسعید قزاز وغیرہ ماہرین فن سے اس کی باقاعدہ تکمیل کی اور آخر عمر میں خود اس فن میں مرتبہ امامت و اجتہاد پر فائز ہو گئے اور اس میں ایک رسالہ بھی لکھا، اس میں قدیم قراء سے مختلف ایک نیا طرز انہوں نے ایجاد کیا تھا، یہ طرز بعد میں مقبول ہوا اور لوگوں نے اسے اختیار کیا۔ ❹

---

❶ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤، ٣٦، ٣٨۔تاريخ ابن خلكان: ٢/ ٥۔البداية والنهاية: ١١/ ٣١٧۔طبقات الشافعية لأبی بكر، ص: ٣٣۔شذرات الذهب: ٣/ ١١٦۔كتاب الأنساب: ٢١٧ .

❷ مقدمة ابن صلاح، ص: ١٩٢۔تدريب الراوی، ص: ٢٦٠۔مقدمه كمال، ص: ١٧ .

❸ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٥۔التاج المكلل، ص: ٤٥ .

❹ تاريخ أبی الفداء: ٢/ ١٣٠۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠۔تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤ .

شعر و ادب کا ذوق:

امام دارقطنی رحمہ اللہ شعر و ادب کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے، بعض شعراء کے دواوین ان کو زبانی یاد تھے۔ عربی زبان و ادب پر ان کو اس قدر دسترس اور کامل عبور حاصل تھا کہ ایک دفعہ مصر تشریف لے گئے تو وہاں علوی خاندان کے ایک شخص مسلم بن عبداللہ موجود تھے، یہ ادب، فصاحت و بلاغت اور زبان دانی کے بڑے ماہر تھے، ان کے پاس زبیر بن بکار کی کتاب ''الانساب'' تھی جس کو حضر بن داؤد نے ان سے روایت کیا تھا۔ یہ کتاب انساب کے علاوہ اشعار اور ادبی فکاہات و لطائف کا بھی بہترین مجموعہ تھی۔ لوگوں نے امام صاحب سے اس کی قرأت کی فرمائش کی، جس کو انہوں نے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس کے لیے ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا، جس میں مصر کے نامور علماء و فضلاء اور اساطینِ شعر و ادب بھی شریک ہوئے تا کہ آپ کی غلطیوں کی گرفت کر سکیں، لیکن ان لوگوں کو ناکامی ہوئی۔ حضرتِ امام کے حیرت انگیز کمال کو دیکھ کر سب دنگ رہ گئے، خود مسلم کو بھی ان کے ادبی مذاق کی پختگی و بلندی اور عربی زبان پر غیر معمولی قدرت اور دسترس کا اعتراف کرنا پڑا۔ ❶

جامعیت:

ان گونا گوں کمالات سے ان کی جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے، گو ان کو اصل شہرت حدیث میں امتیاز کی وجہ سے ہے تاہم وہ کسی فن میں بھی عاجز و قاصر نہ تھے۔ خطیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''حدیث کے علاوہ بھی متعدد علوم میں ان کو درک و مہارت تھی۔'' ازہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام دارقطنی بڑے ذہین و طباع تھے، ان کے سامنے کسی علم کا بھی تذکرہ کیا جاتا تو اس کے متعلق معلومات کا بے شمار ذخیرہ ان کے پاس ہوتا۔ محمد بن طلحہ بغالی ایک روز ان کے ساتھ کسی دعوت میں شریک تھے، جب کھانے پر گفتگو چھڑی تو امام صاحبؒ نے اس کے اتنے واقعات و حکایات اور نوادر و عجائب بیان کیے کہ رات کا اکثر حصہ ختم ہو گیا۔ امام حاکم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے دارقطنی جیسا کوئی جامعِ کمالات شخص دیکھا ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ ابوالفداء رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ متعدد علوم میں جامع تھے۔ ❷

فہم و دانش:

اللہ تعالیٰ نے ان کو فہم و دانش سے بھی سرفراز کیا تھا۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام دارقطنیؒ اس حیثیت سے بھی یکتائے روزگار تھے۔ خطیب رحمہ اللہ نے ان کے فقہ و فہم کی تعریف کی ہے۔ ❸

ورع و تقویٰ:

امام حاکم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ ورع و تقویٰ میں بے مثال تھے۔ خلال رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے ایک استاد کے یہاں گیا، وہاں ابوالحسین بن مظفر، قاضی ابوالحسن جراحی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ وغیرہ ائمہ فن و اصحاب کمال موجود تھے۔

❶ تاريخ بغداد: ٣٥۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠ .

❷ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٦۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠۔تاريخ أبي الفداء: ٢/ ١٣٠ .

❸ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠ .

جب نماز کا وقت ہوا تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے امامت کی، حالانکہ اس مجلس میں ان سے زیادہ معمر مشائخ موجود تھے۔

امام صاحبؒ دین کے معاملہ میں کسی مصلحت، نرمی اور مداہنت کو پسند نہیں کرتے تھے، ان کے زمانہ میں شیعیت کا زور تھا لیکن انہوں نے شیعوں کے علی الرغم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیا۔ ❶

شہرت ومقبولیت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ اپنے بے شمار کمالات کی وجہ سے نہایت مقبول ومحترم سمجھے جاتے تھے۔'امام' اور 'شیخ الاسلام' ان کے نام کا جز ہوگیا تھا۔ جب مسند درس پر رونق افروز ہوتے تو تشنگانِ علوم کا ہجوم اردگرد رہتا تھا۔ آپ کی مجلسِ درس نہایت باوقار اور پُرہیبت ہوتی تھی۔ نامور محدثین کو بھی احترام کی وجہ سے لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ابن شاہین رحمہ اللہ ایک مرتبہ ان کے درس میں شریک ہوئے تو ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ ایک کلمہ بھی زبان پر نہ لا سکے کہ مبادا کوئی غلطی ہو جائے۔

آپ کے تلامذہ ہمیشہ آپ کا نام عزت واحترام کے ساتھ لیتے تھے۔ امام عبدالغنی رحمہ اللہ جو کہ خود بھی نامور اور صاحبِ کمال محدث تھے اور بقولِ برقانی دارقطنیؒ کے بعد میں نے ان سے بڑا کوئی حافظِ حدیث نہیں دیکھا، لیکن جب کبھی وہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کے حوالہ سے کوئی بات بیان کرتے تو قال أستاذي یا سمعتُ أستاذي وغیرہ ضرور کہتے، اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے نہایت فراخ دِلی کے ساتھ اعتراف کیا کہ ہم نے یہ جو دو چار حروف سیکھے ہیں وہ ان ہی کا فیض ہے۔ ❷

اخلاق وعادات:

امام صاحب کے اخلاق وعادات کا ذکر کتابوں میں نہیں ملتا لیکن بعض واقعات اور مؤرخین کے ضمنی بیانات سے ان کی طبعی شرافت اور حسن اخلاق کا پتہ چلتا ہے، مثلاً وہ خاموش طبع تھے اور فضول باتوں کو سخت ناپسند کرتے تھے، طبیعت میں نرمی اور انکساری تھی، لوگوں کی دِل آزاری سے پرہیز کرتے تھے، طلبہ کی بڑی حوصلہ افزائی کرتے اور ان کی علمی اعانت بھی کرتے تھے، امام صاحب کی شگفتہ مزاجی اور بذلہ سنجی سے بھی ان کے حسنِ اخلاق کا پتہ چلتا ہے۔

فقہی مذہب:

اگرچہ امام دارقطنی رحمہ اللہ شافعی المذہب تھے لیکن ان کا شمار اس مذہب کے صاحبِ وجوہ فقہاء میں ہوتا ہے۔ صاحبِ وجوہ وہ فقہاء کہلاتے ہیں جنہوں نے اپنے ائمہ کے مذاہب کی تکمیل اور ان سے منسوب مختلف روایتوں کے درمیان تطبیق وترجیح اور ان کے وجوہ وعلل واضح کیے ہیں اور جن مسائل کے متعلق ان کے ائمہ کی تصریحات موجود نہیں تھیں، ان کو ان کے اصول وعلل پر قیاس کر کے فتویٰ دیا ہے۔ ابن خلکانؒ نے امام دارقطنی رحمہ اللہ کو فقیهاً علىٰ مذهب الشافعي اور یافعیؒ نے صاحب الوجوه في المذهب لکھا ہے۔ ❸

---

❶ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٨.

❷ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٦۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٦.

❸ تاريخ ابن خلكان: ٢/ ٥۔مرأة الجنان: ٢/ ٤٢٥.

عقائد:

امام دارقطنی رحمہ اللہ بڑے صحیح العقیدہ تھے، مذہبی و اعتقادی مسائل میں ان کا مسلک وہی تھا جو اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ مؤرخ خطیبؒ لکھتے ہیں کہ ''وہ فہم وفراست، حفظ وذکاوت، صدق وامانت اور ثقاہت وعدالت وغیرہ اوصاف کی طرح صحتِ اعتقاد اور سلامتیٔ مذہب سے بھی متصف تھے۔'' ❶

وفات:

مشہور روایت کے مطابق ان کا انتقال ۸/ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ کو ہوا۔ مشہور فقیہ ابوحامد اسفرائنی رحمہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ❷

تصانیف:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بے شمار کتابیں یادگار چھوڑیں جو سب مفید، بلند پایہ اور حسن تالیف کا نمونہ ہیں۔ ان میں سے اکثر حدیث، اصولِ حدیث اور رجال کے موضوع پر لکھی گئی تھیں مگر اب زیادہ تر نایاب ہیں، ذیل میں ان کی تصانیف کے فقط نام تحریر کیے جاتے ہیں:

✿ سنن دارقطنی ✿ كتاب الرؤية (یہ کتاب پانچ اجزاء پر مشتمل ہے) ✿ كتاب المستجاد ✿ كتاب معرفة مذاهب الفقهاء ✿ غريب اللغة ✿ اختلاف المؤطات ✿ غرايب مالكؒ ✿ الأربعين ✿ كتاب الضعفاء ✿ أسماء المدلسين ✿ أسئلة الحاكم ✿ باب القضا باليمين مع الشاهد ✿ كتاب الجهر ✿رساله قراء ة ✿ الرباعيات ✿ المجتبىٰ من السنن المأثورة ✿ كتاب الاخوة ✿ كتاب الافراد ✿كتاب التصحيف ✿ كتاب المؤتلف والمختلف ✿ كتاب العلل ✿ كتاب الأسخياء ✿ كتاب الالزامات والتتبع

---

❶ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤.

❷ تاريخ بغداد: ١٢/ ٤٠۔تاريخ ابن خلكان: ٢/ ٥.

سنن دار قطنی پر ایک نظر

کتاب کی اہمیت اور مقام:

صحاح ستہ کے بعد جو کتابیں شہرت و قبول اور وثوق و اعتبار کے لحاظ سے ممتاز اور اہم مانی جاتی ہیں ان میں 'سنن دار قطنی' بھی ہے۔ بعض اہل علم نے اس کو تقریباً صحاح ستہ ہی کے ہم پایہ قرار دیا ہے۔ امام الحاج خلیفہ رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں:

''فن حدیث میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر علمائے سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور معتبر کتاب صحیح بخاری ہے، پھر صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک ہیں، ان کے بعد ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دار قطنی رحمہم اللہ کی کتابوں اور مشہور مسانید کا درجہ ہے۔'' [1]

صحاح ستہ میں تمام صحیح حدیثوں کا حصر و استقصا نہیں ہے، ان کے علاوہ جو کتابیں صحیح اور مستند حدیثوں کے لیے مشہور خیال کی جاتی ہیں ان میں سنن دار قطنی کا نام سرفہرست ہے۔ علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحیحین پر وہ صحیح اضافے مقبول ہیں جن کو امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ اور دار قطنی رحمہم اللہ وغیرہ میں سے کسی نے اپنی مشہور و معترف کتاب میں بیان کیا ہو اور اس کی صحت کی تصریح کی ہو۔'' [2]

یہی خیال امام نووی رحمہ اللہ اور امام سیوطی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ [3] امام سیوطیؒ اور بغویؒ نے اپنی کتابوں میں صحاح اور مستند کتبِ حدیث کی طرح سنن دار قطنی کی حدیثوں کی بھی تخریج کی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سنن دار قطنی کا درجہ صحاح سے کمتر ہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے اس کو حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شمار کیا ہے۔ [4] البتہ اس طبقہ کی کتابوں میں اس کو یک گونہ خصوصیت ضرور ہے، اسی لیے امام نووی اور سیوطی اور ابن صلاح رحمہم اللہ نے مصنّفینِ صحاح کے بعد کے جن سات نامور محدثین کی تصنیفات کو زیادہ عمدہ اور نفع بخش بتایا ہے ان میں امام دار قطنی رحمہ اللہ کا نام سرفہرست ذکر کیا ہے۔ [5]

دراصل احادیث کی جمع و ترتیب کا زیادہ اہم اور مبارک زمانہ تیسری صدی ہجری کا ہے، اس عہد میں روایات کی چھان بین اور راویوں کے نقد و تحقیق کا جو اعلیٰ اور بلند معیار قائم کیا گیا اس کی مثال بعد کے دور میں نہیں ملتی۔ لیکن تیسری صدی ہجری

[1] كشف الظنون: ١/ ٤٢٦ .
[2] مقدمة ابن صلاح، ص: ١١ .
[3] تدريب الراوي، ص: ٣٠، ٣١ .
[4] عجالۂ نافعه مع فوائد جامعه، ص: ٥ .
[5] تدريب الراوي، ص: ٢٦٠-مقدمة ابن صلاح، ص: ٩١٢ .

کا یہ امتیاز مجموعی اعتبار سے ہے، کیونکہ اس کے بعد بھی حدیث کے ایسے مجموعے تیار کیے گئے جو صحاح ستہ سے کمتر ہونے کے باوجود اس دور کی دوسری کتابوں کے برابر یا ان سے بڑھ کر ہیں۔ سنن دارقطنی چوتھی صدی ہجری کی ایسی ہی مشہور اور اہم کتاب ہے جو بعض حیثیتوں سے صحاح کے بعد حدیث کی سب سے اہم کتاب ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام دارقطنی کی یہ مشہور کتاب اس فن کی بہترین کتابوں میں سے ہے۔'' ❶

خصوصیات:

سنن کی بعض اہم خصوصیات یہ ہیں:

❶ ...... امام دارقطنی رحمہ اللہ کو کثرت وتعدد طرق میں بڑا کمال حاصل تھا، سنن میں اسانید وطرق کا انہوں نے استقصا کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام صاحب نے سنن کے شروع میں قُلّتین والی حدیث کے طرق و اسانید میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور اس کی چوّن (۵۴) سندیں بیان کی ہیں، اس سے ان کی قوتِ حفظ اور وسعتِ نظر کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح دباغ المیتة والی حدیث کی ستائیس (۲۷) اور ماء البحر والی حدیث کی سولہ (۱۶) سندیں اور طرق بیان کیے ہیں۔ ❷

❷ ...... وہ فن جرح وتعدیل کے امام تھے۔ علل اور رجالِ حدیث پر ان کی نظر بڑی گہری تھی، اس لیے 'سنن' نقد و جرح کے اقوال کا عمدہ اور مفید ذخیرہ ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حدیثوں کے اکثر طرق و اسانید بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر مفصل کلام کر کے ان کی قوت وضعف کا فیصلہ، حدیث کے درجہ و مرتبہ کی تعیین، اس کے صحیح، مرفوع، موقوف، ضعیف، سقیم، مرسل، غریب اور منکر ہونے کی تصریح اور ایک قسم کی متعدد حدیثوں میں مرجح اور اصح ما فی الباب کی نشاندہی کی ہے۔ راویوں اور حدیثوں کے بیان کے فرق واختلاف، کمی بیشی، متابعت وعدم متابعت اور راوی کے متروک، مجہول، منکر، غیر ثابت، واضع، کذاب، سیٔ الحفظ، مضطرب الحدیث اور نا قابل حجت ہونے یا ثقہ و ثابت، قوی و حجت اور عادل و ضابط ہونے کی تصریح، ان کے تفرد، دوسرے سے عدمِ ملاقات و عدمِ سماع، شک، اضطراب، اختلاف اور حدیث کے متن یا سند میں وہم و خطا پر مفصل کلام کیا ہے اور اس بارے میں اہل علم اور اربابِ فن کے اقوال بھی بیان کیے ہیں۔ اس طرح سنن ترمذی کی طرح اس سے بھی حدیث کا صحیح، حسن اور ضعیف ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سنن میں اکثر حدیثوں کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کو واضح کر دیا ہے۔'' ❸

❸ ...... امام دارقطنی رحمہ اللہ فقہ وخلاف کے ماہر تھے، اس لیے اس کتاب سے فقہی آراء و مذاہب اور اجتہادی مسائل بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔

❹ ...... راوی کے نام وکنیت، وطن و مسکن اور بعض مشکل وغریب الفاظ کی مختصر وضاحت اور تفسیری بحثیں بھی کی

❶ البداية والنهاية: ۱۱/ ۳۱۷.

❷ بستان المحدثين، ص: ٤٥.

❸ مقدمة ابن صلاح، ص: ۱۸.

گئی ہیں۔

❺ ...... روایت کے حسن و قبح کے ضمن میں بعض واقعات اور تاریخی حالات بھی زیر بحث آ گئے ہیں، مثلاً ایک جگہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ''لیلۃ الجن'' میں شریک نہ ہونے کا ذکر ہے۔

❻ ...... سنن دارقطنی چوتھی صدی ہجری کے نصف آخر کی تصنیف ہے، اس لیے اس کی سب سے اعلیٰ اور عمدہ سند خماسی ہے۔ ❶

سنن کے نسخے:

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے جن اصحاب نے سنن کو روایت کیا تھا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① ابوبکر محمد بن عبدالملک بن بشران ② ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحیم کاتب ③ ابومنصور محمد بن محمد توقانی ④ ابوبکر محمد بن احمد بن غالب برقانی ⑤ ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر طبری ⑥ شریف ابوالحسن محمد بن علی بن عبداللہ بن عبدالصمد بن مہتدی باللہ۔ ❷

اس طرح سنن کے چھے نسخے تھے، مگر اول الذکر تین اشخاص کے نسخے زیادہ مقبول ہوئے۔ ہندوستان میں ابن بشران کا نسخہ متداول ہے۔ متداول نسخوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ معمولی ہے، یعنی تقدیم و تاخیر کا یا بعض راویوں کے نسب و نسبت کی کمی و بیشی کا، کہیں کہیں الفاظ میں بھی قدرے اختلاف ہے لیکن نفس حدیث میں فرق و اختلاف نہیں ہے، ابن عبدالرحیم کے نسخہ میں کتاب السبق درج نہیں ہے۔ ❸

حواشی، تعلیقات اور زوائد:

سنن دارقطنی کے ساتھ علمائے فن کے شغف و اعتنا سے بھی اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے:

① امام بغوی رحمہ اللہ اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اتحاف المہرۃ بأطراف العشرۃ میں اس کے اطراف لکھے ہیں۔

③ ابوالفضل بن طاہر رحمہ اللہ نے سنن کے غرائب و افراد کے اطراف حروفِ معجم کی ترتیب پر لکھے ہیں۔

④ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ اور امام عراقی رحمہ اللہ نے اس کے رجال کی بحث و تحقیق کی ہے۔

⑤ شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمہ اللہ نے ایک جلد میں اس کے زوائد جمع کیے ہیں۔ ❹

⑤ مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے سنن کی مختصر شرح اور تعلیق لکھی ہے جو سنن کے ساتھ حاشیہ میں چھپی ہے، اس میں حدیثوں کی تحقیق و تنقید، ان کے علل، مصالح، مطالب اور بعض مشکل مقامات کو حل کیا گیا ہے۔

---

❶ بستان المحدثین، ص: ٤٥.

❷ مقدمہ حاشیہ سنن دارقطنی از مولانا شمس الحق عظیم آبادی، ص: ٣، ٤.

❸ بستان المحدثین، ص: ٤٥۔اتحاف النبلاء، ص: ٩٢.

❹ ...... ص: ٢٩۔الرسالۃ المستطرفۃ، ص: ١٣٩.

سنن پر اعتراض اور اس کا جواب:

سنن دار قطنی پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں ضعیف، غریب، موضوع اور منکر حدیثیں بھی شامل ہیں۔ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''امام دار قطنی نے اپنی سنن میں غریب حدیثیں اور ضعیف و منکر بلکہ موضوع روایتیں تک بھی کثرت سے جمع کی ہیں۔''❶ علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ''انہوں نے اپنی سنن میں سقیم، معلل، منکر، غریب اور موضوع حدیثیں بیان کی ہیں۔''❷ اسی خیال کو علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے بھی نصب الرایۃ میں نقل کیا ہے۔❸

لیکن یہ اعتراض اس وقت صحیح ہوسکتا تھا جب سنن دار قطنی کو تمام تر صحیح، منتخب اور مستند حدیثوں کا مجموعہ مانا جاتا، مگر اس کا دعویٰ تو خود امام دار قطنی رحمہ اللہ نے بھی نہیں کیا، بلکہ انہوں نے جابجا سنن کے اندر احادیث کی نوعیت اور اس کی صحت و سقم کی حقیقت واضح کر دی ہے، نیز علمائے فن نے بھی اس کو صحاح ستہ سے کمتر اور تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شامل کیا ہے۔ اس طبقہ کی کتابوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''یہ صحیح، حسن، ضعیف، معروف، منکر، غریب، شاذ، خطا و صواب، ثابت و مقلوب ہر قسم کی حدیثوں پر مشتمل ہیں۔''❹

نیز شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں کہ ''اس طبقہ کے مصنفین نے دوسرے طبقہ کے مصنفین کی طرح صحت کا التزام نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کتابیں شہرت و قبول اور وثوق و اعتبار کے لحاظ سے دوسرے طبقہ کی کتابوں کے برابر ہیں، تاہم امام دار قطنی رحمہ اللہ علومِ حدیث میں تبحر، ضبط و وثوق اور ثقاہت و عدالت سے متصف تھے، لیکن ان کی کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع ہر قسم کی حدیثیں شامل ہیں اور ان کے کچھ رجال تو عدالت سے متصف ہیں لیکن بعض مستور و مجہول ہیں۔''❺

انصاف کی بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے کثرتِ اسناد، تعددِ طرق اور شواہد و متابعات وغیرہ کے خیال سے ہر طرح کی حدیثیں نقل کی ہیں مگر ان کی نوعیت و حقیقت بھی واضح کر دی ہے، شواہد و متابعات وغیرہ کے لحاظ سے اربابِ صحاح رحمہم اللہ نے بھی ضعیف اور غریب حدیثیں نقل کی ہیں۔ رہا یہ شبہ کہ اس طرح کی حدیثوں کی سنن دار قطنی میں زیادتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حدیثوں کا ضخیم مجموعہ ہے اور امام صاحب نے کثرت و تعددِ طرق اور متابعات و شواہد کو درج کرنے کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے، اس لیے اس میں ضعیف و غریب حدیثوں کی تعداد دوسری کتبِ احادیث کی بہ نسبت زیادہ ہوگئی ہے، پھر بھی اس کتاب میں مذکور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس توجیہ کے بعد نہ اس اعتراض کی کوئی اہمیت رہ جاتی ہے اور نہ ہی سنن کے مرتبہ میں کوئی فرق آتا ہے۔

❀❀❀❀

---

❶ الصارم المنکی فی الرد علی السبکی، ص: ۱۲.

❷ البنایة فی شرح الهدایة: ۱/ ۷۰۹.

❸ نصب الرایة للزیلعی: ۱/ ۳۴۰.

❹ حجة الله البالغة: ۱/ ۱۰۷)

❺ عجالہ نافعہ مع فوائد جامعہ، ص: ۵.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كتاب الطهارة

طہارت کے مسائل

بَابُ حُكْمِ الْمَاءِ إِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ

اس پانی کا حکم جس میں کوئی ناپاک چیز مل جائے

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمُّنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بِشْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الدَّارَقُطْنِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

[۱]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ، وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي السَّفَرِ: لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ، وَقَالَ ابْنُ عُبَادَةَ مِثْلَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق حکم پوچھا گیا جو کسی بے آباد اور ویران جگہ پر ہوتا ہے اور درندے اور جانور اس سے پیتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ابن ابی السفر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ ناپاک چیز کا اثر نہیں پکڑتا۔ ابن عبادہ نے بھی اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٦٧ـ سنن ابن ماجه: ٥١٧ـ مسند أحمد: ٤٦٠٥، ٤٧٥٣، ٤٨٥٥ـ صحيح ابن خزيمة: ٩٢ـ صحيح ابن حبان: ١٢٤٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٤٤

[۲]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبِي، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا دَعْلَجٌ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أَنْبَأَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَكِيعِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے جانور اور درندے پیتے ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا (یعنی پاک ہی رہتا ہے)۔

[۳]...... وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کا حکم پوچھا گیا جس سے درندے اور جانور پیتے ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسے عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے ابواسامہ، ولید اور محمد بن عباد بن جعفر کے حوالے سے روایت کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک ثقہ راوی اور ولید بن کثیر سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَتَابَعَهُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الثِّقَةِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، وَتَابَعَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَيَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، وَابْنُ كَرَامَةَ، وَأَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ، فَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. ❶

محمد بن حسّان ازرق، یعیش بن جہم، ابن کرامہ، ابومسعود احمد بن فرات اور محمد بن فضیل البلخی نے بھی ان کی موافقت کی ہے، اور انہوں نے ابواسامہ، ولید بن کثیر اور محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔

[٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ح وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيرَازِيُّ، قَالَا: نا الْحُمَيْدِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا نَحْوَهُ. ❷

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ، نا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، بِالْحَدِيثَةِ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ - وَقَالَ يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ: مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ - فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

اس حدیث میں دو الفاظ کی ترتیب کا اختلاف ہے: محمد بن عباد بن جعفر نے جانور کا لفظ پہلے بولا اور درندے کا بعد میں، جبکہ یعیش بن جہم نے درندے کا پہلے بیان کیا اور جانور کا بعد میں۔ آگے نبی ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

❶ صحيح ابن حبان: ١٢٥٣ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٠

❷ سلف برقم: ١

سُئِلَ رَسُولُ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). ❶

[٦]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ. ❷

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے، اور اس میں جانور کا پہلے ذِکر کیا ہے اور درندوں کا بعد میں۔

[٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى، وَالرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: نَا الشَّافِعِيُّ، أَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا أَوْ خَبَثًا)). ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو وہ نجاست یا ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

[٨]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❹

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بارے میں اور اس چیز کے بارے میں حکم پوچھا گیا جس میں جانور اور درندے منہ مارتے ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا۔

[٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ پہلی حدیث ہی ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند الشافعي: ٣٦۔الأم للشافعي: ١/ ١٨

❹ سلف برقم: ٣

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: وَرَأَيْتُهُ فِي كِتَابٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ❶

[١٠]...... وَذَكَرَهُ جَعْفَرُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ. ❷

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١١]...... قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: فَاتَّفَقَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَيَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ، وَأَبُو مَسْعُودٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَتَابَعَهُمُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي أُسَامَةَ فِي إِسْنَادِهِ أَحْبَبْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَنْ أَتَى بِالصَّوَابِ فَنَظَرْنَا فِي ذَالِكَ فَوَجَدْنَا شُعَيْبَ بْنَ أَيُّوبَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَلَى الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا، عَنْ

اسی حدیث کی مختلف اسناد اور ان کی استنادی حیثیت کی بحث کا بیان ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ فَصَحَّ الْقَوْلَانِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَصَحَّ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ فَكَانَ أَبُو أُسَامَةَ مَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

[١٢]...... فَأَمَّا حَدِيثُ شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الرَّجُلَيْنِ جَمِيعًا، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

[١٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[١٤]...... وَأَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيِّ، فَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

❶ السنن الکبری للبیهقی: ١/ ٢٦٠

❷ سلف برقم: ١

❸ انظر تخریج الحدیث السابق

الرَّازِيُّ الضَّرِيرُ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

[١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْإِمَامُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا بَحْرُ بْنُ الْحَكَمِ، نا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بارے میں اور اس چیز کے بارے میں حکم پوچھا گیا جس میں جانور اور درندے منہ مارتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

[١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ح ونا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، ح ونا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ، يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَسَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ: تَفْسِيرُ الْقُلَّتَيْنِ يَعْنِي الْجَرَّتَيْنِ الْكِبَارَ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ،

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں سوال ہوتا سنا جو کسی ویران جگہ میں ہو اور جانور ودرندے اس سے پانی پیتے ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومٹکوں کی مقدار برابر ہو تو ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

ابن عرفہ کہتے ہیں کہ میں نے ہشیم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ دومٹکوں سے مراد دو بڑے مٹکے ہیں۔ اسی طرح اس حدیث کو ابراہیم بن سعد، حماد بن سلمہ، یزید بن زُریع، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن نُمیر، عبدالرحیم بن سلیمان، ابومعاویہ الضریر، یزید بن ہارون، اسماعیل بن عیاش، احمد بن خالد الوہبی، سفیان ثوری، حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید، زائدہ بن قدامہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر اور عبیداللہ رحمہم اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ سنف برقم: ٨

وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

[۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنْتَابُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جب کہ آپ ﷺ سے ایک آدمی نے ایسے پانی کے بابت مسئلہ پوچھا جو ویران جگہ پر واقع ہو اور جانور اور درندے بھی اس سے پیتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہوتی ہے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

[۱۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شَاهِينَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[۱۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، نَحْوَهُ. ❹

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

---

❶ جامع الترمذي: ٦٧ ـ سنن أبي داؤد: ٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ٥١٧ ـ سنن الدارمي: ١/ ١٥٢ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٤٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٩/ ٤٣٨

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ السُّلَمِيُّ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلِيبِ يُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْكِلَابُ وَالدَّوَابُّ، فَقَالَ: ((مَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). كَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس کنویں کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں مردار پھینکے جاتے ہیں اور کتے اور دیگر جانور اس سے پانی پیتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے یا اس سے زائد ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ یہی روایت دو اور سندوں کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

[٢١]...... نا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ اللَّبَقِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، بِذَالِكَ. وَرَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَوَّامٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قُوَّةٌ لِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَخَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، فَرَوَاهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

مختلف اسناد کا بیان ہے، جن میں سے دو سندیں ایسی ہیں جن میں یہ روایت موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

[1] شرح معانی الآثار للطحاوی: ١۔ نصب الراية للزيلعي: ١/ ١٠٨

عُلَيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا. ❶

[۲۲]... فَأَمَّا حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، فَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيهِ مُقْرَاةُ مَاءٍ فِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ؟ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)).

عاصم بن منذر بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوا، اس باغ میں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی، تو عبیداللہ رحمہ اللہ نے اس پانی سے وضوء کرلیا۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اسی پانی سے وضوء کرلیا؟ حالانکہ اس میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے مجھے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو یا تین مٹکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[۲۳]... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، أنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِهٰذَا. وَلَمْ يَقُلْ: أَوْ ثَلَاثًا. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالُوا فِيهِ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. ❷

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے، البتہ اس میں رُواۃ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جب پانی دو یا تین مٹکوں کی مقدار کو پہنچ جائے۔

[۲٤]... نا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَهُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ ح وَنا بِهِ الْقَاضِي أَبُو طَاهِرِ بْنُ نَصْرٍ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِذٰلِكَ. وَرَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَكِّيُّ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں تین مٹکوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ تمام نے یہی بیان کیا ہے کہ جب پانی دومٹکوں کی مقدار میں ہوتو ناپاک نہیں ہوتا۔

---

❶ سلف برقم: ۱

❷ سنن أبي داؤد: ٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ٥١٨ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٦٢ ـ مسند الطيالسي: ١٩٥٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . وَقَالُوا فِيهِ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجَّسْ وَلَمْ يَقُولُوا: أَوْ ثَلَاثًا . ❶

[٢٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى مِقْرًى فِي الْبُسْتَانِ فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ، فَقُلْتُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ هٰذَا الْجِلْدُ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجَّسْ)) . ❷

عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے، یا کہا کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے باغ میں موجود تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، تو عبیداللہ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور اس تالاب کے پاس گئے جو باغ میں تھا اور اس سے وضوء کرنے لگے، حالانکہ اس میں مُردہ اُونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی۔ تو میں نے کہا: کیا آپ نے اسی پانی سے وضوء کرلیا؟ جبکہ اس میں تو یہ کھال پڑی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٢٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ح نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيرَازِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: نا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ قَوْلِ عَفَّانَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجَّسْ)) . ❸

مختلف اسناد کے ساتھ عفان کی روایت کردہ حدیث (یعنی گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٢٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا مُوسَى، وَابْنُ عَائِشَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُنَجَّسُ)) . ❹

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے کہ جب پانی دو مٹکے کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٤

❷ مسند أحمد: ٥٨٥٥ـ المنتقى لابن الجارود: ٤٦

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومشکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ زَائِدَةَ، وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَائِدَةَ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہوتو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ الشیخ محمد بن کثیر نے زائدہ کے واسطے سے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور معاویہ بن عمرو نے بھی زائدہ کے واسطے سے بیان کیا ہے لیکن انہوں نے اسے موقوف روایت کیا ہے اور اس سند کے ساتھ اس کا موقوف ہونا ہی درست ہے۔

[٣٠]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا زَائِدَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا. ❸

اس سند سے بھی یہ روایت موقوفا مروی ہے۔

[٣١]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: الْقِلَالُ الْخَوَابِي الْعِظَامُ. ❹

عاصم بن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان مٹکوں سے مراد بڑے مٹکے ہیں۔

[٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنَّ يَحْيَى بْنَ عُقَيْلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومشکوں کی مقدار میں ہوتو نہ ناپاک ہوتا ہے اور نہ ہی (اس سے وضوء کرنے میں) کوئی مضائقہ ہے۔ محمد بن یحییٰ کہتے

❶ المصنف لعبدالرزاق: ٢٦٦
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٢
❸ انظر تخريج الحديث السابق
❹ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٤

يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا وَلَا بَأْسًا)). فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ: قِلَالُ هَجَرَ؟ قَالَ: قِلَالُ هَجَرَ فَأَظُنُّ أَنَّ كُلَّ قُلَّةٍ تَأْخُذُ فِرْقَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي لُوطٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❶

[٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَوَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ❷

[٣٤]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الْبَلَدِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُلْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَسَارَ لَيْلًا، فَمَرُّوا عَلَى رَجُلٍ جَالِسٍ عِنْدَ مَقْرَاةٍ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ أَوَلَغَتِ السِّبَاعُ اللَّيْلَةَ فِي مَقْرَاتِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا صَاحِبَ الْمَقْرَاةِ لَا تُخْبِرْهُ هٰذَا مُتَكَلِّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ❸

ہیں کہ میں نے یحییٰ بن عقیل رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا اس سے مراد 'ہجر' مقام کے مٹکے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (ہاں اس سے مراد) ہجر کے مٹکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ (ہجر کا) ایک مٹکا پانی کے دو فرق کے برابر ہوتا ہے۔ (ایک "فرق" تین صاع کے برابر ہوتا ہے جو ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق نو لیٹر بنتا ہے، یعنی ہجر کا ایک مٹکا اٹھارہ لیٹر کا ہوتا تھا)۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب پانی دو مٹکے یا اس سے زائد مقدار میں ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے موقع پر) ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو اس (درخت) کے بیر "ہجر" کے مٹکوں جتنے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے بڑے تھے، اس کے تنے سے دو ظاہری اور دو باطنی نہریں نکل رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ جو باطنی نہریں ہیں وہ جنت میں ہیں اور جو ظاہری نہریں ہیں وہ (دنیا میں) نیل اور فرات ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ساری رات چلتے رہے، اسی اثناء میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے تالاب پر بیٹھا ہوا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے تالاب والے! کیا گزشتہ رات تمہارے تالاب میں درندوں نے منہ مارا ہے؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے تالاب والے! تم اسے مت بتانا، یہ تکلّف سے کام لے رہا ہے، جو پانی ان درندوں کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کا نصیب تھا اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پینے اور وضوء کرنے کے کام آئے گا۔

❶ السنن الکبری للبیهقی: ١/ ٢٦٣

❷ مسند أحمد: ١٢٦٧٣

❸ الموطأ للإمام مالك: ١/ ٢٣-٢٤

[۳۵]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ، نا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۳۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ السَّلُولِيُّ أَبُو سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا، يَقُولُ: أَهْلُ الْعِلْمِ يَكْتُبُونَ مَا لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ، وَأَهْلُ الْأَهْوَاءِ لَا يَكْتُبُونَ إِلَّا مَا لَهُمْ.

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم اس بات کو بھی لکھتے ہیں جو ان کے حق میں ہو اور اسے بھی لکھتے ہیں جو ان کے خلاف ہو لیکن اہلِ بدعت صرف اسی بات کو لکھتے ہیں جو ان کے حق میں ہو۔

[۳۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي زَائِدَةَ، يَقُولُ: كِتَابَةُ الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ مَوْضِعِهِ. ❷

امام یحییٰ بن ابو زائدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کو لکھ لینا اس کو چھوڑ دینے (یعنی نہ لکھنے) سے بہتر ہے۔

[۳۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، وَبُرْهَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً فَإِنَّهُ لَا يَحْمِلُ الْخَبَثَ)). كَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَوَهَمَ فِي إِسْنَادِهِ وَكَانَ ضَعِيفًا كَثِيرَ الْخَطَأِ، وَخَالَفَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ رَوَوْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ قَوْلِهِ: لَمْ يُجَاوِزْهُ. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔ اسی طرح قاسم عمری نے ابن منکدر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اسے وہم ہوا ہے، نیز وہ ضعیف بھی ہے اور کثیر الخطاء بھی۔ روح بن قاسم، سفیان ثوری اور معمر بن راشد نے محمد بن منکدر کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن منکدر سے ان کے ان الفاظ کو روایت کیا ہے کہ پانی اس مقدار سے تجاوز نہ کرے۔

[۳۹]...... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ہی فرمان ہے کہ جب پانی

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ تقييد الحديث، ص: ۱۰۰

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۱/ ۲۶۲

إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجَّسْ . ❶

چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو (اس میں کوئی بھی چیز ڈالنے سے) اس کو ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، ح وَنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو بَكْرٍ ، نا وَكِيعٌ ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٤١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا الثَّوْرِيُّ ، وَمَعْمَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، مِثْلَهُ سَوَاءً . ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٢]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . ❹

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٤٣]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو بَكْرٍ ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجَّسْ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا . ❺

محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو (کسی بھی چیز کے اس میں گرنے کے باعث) اس کو ناپاک نہیں کہا جا سکتا۔ یا اسی کے مثل کوئی کلمہ کہا۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٤٤ ـ الأوسط لابن المنذر: ١/ ٢٦٤

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سلف برقم: ٣٩

❹ سلف برقم: ٣٩

❺ سلف برقم: ٣٩

[٤٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا. كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ رَوَوْهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالُوا: أَرْبَعِينَ غَرْبًا، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: أَرْبَعِينَ دَلْوًا، سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، كَذَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی کی مقدار چالیس مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا۔ اسی طرح بہت سے رُواۃ اس کے قائل اور بہت سے اس کے مخالف بھی ہیں، جنہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے (مٹکوں کی جگہ) ''چالیس بڑے ڈول'' کے الفاظ بیان کیے ہیں، جبکہ بعض نے ''چالیس (عام) ڈول'' کا لفظ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح متعدد رُواۃ نے اسے بیان کیا ہے اور بہت سوں نے اس کے خلاف بھی بیان کیا ہے، ان سب نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، بعض نے ''چالیس بڑے ڈول'' کا ذِکر کیا ہے اور بعض نے ''چالیس (عام) ڈول'' بیان کیا ہے۔ سلیمان بن سنان نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ الْمَاءِ الْمُتَغَيِّرِ
اس پانی کا بیان جس کا ذائقہ یا بُو بدل جائے

[٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ السَّرَّاجِ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيحِهِ أَوْ عَلٰى طَعْمِهِ)). ❷

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے، سوائے اس (پانی) کے جس کی بُو یا ذائقہ بدل جائے۔

[٤٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سُرَيْجٌ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِلَّا مَا غَيَّرَ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ)). لَمْ يُجَاوِزْ بِهِ رَاشِدًا، وَأَسْنَدَهُ الْغُضَيْضِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ. ❸

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی کو (کوئی چیز) ناپاک نہیں کرتی، سوائے اس چیز کے جو اس کا ذائقہ اور بُو تبدیل کر دے۔ اس حدیث کی سند راشد سے آگے نہیں بڑھی، البتہ غضیضی نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٩٧. ❷ مسند البزار: ٢٤٩ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٦٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠

❸ سنن ابن ماجه: ٥٢١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٧٥٠٣

[٤٧]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْغُضَيْضِيُّ، نا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو الْحَجَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَالصَّوَابُ فِي قَوْلِ رَاشِدٍ. ❶

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، سوائے اس چیز کے جو اس کی بُو یا ذائقہ بدل دے۔ رشدین بن سعد کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور وہ معاویہ بن صالح سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے، لہٰذا درست بات یہی ہے کہ یہ راشدؒ کا ہی قول ہے۔

[٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ أَبُو سُلَيْمَانَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ)). مُرْسَلٌ وَوَقَفَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَلَى رَاشِدٍ. ❸

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ اس پر اس کی بُو یا ذائقہ غالب آ جائے (یعنی بدل جائے)۔ یہ روایت مرسل ہے اور ابو اسامہ نے راشد تک موقوف روایت کیا ہے۔

[٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَا: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ. ❹

ابوعون رحمہ اللہ اور راشد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، مگر اس صورت میں کہ وہ اس کی بُو یا ذائقہ تبدیل کر دے۔

[٥١]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلا شبہ ہر قسم کا پانی

---

❶ المصنف لعبدالرزاق: ٢٦٤ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٤٤
❷ انظر تخريج الحديث السابق
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٩٢
❹ مصنف عبد الرزاق: ٢٦٤

الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، يَقُولُ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ كُلُّهُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . ❶

پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، سَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِيَاضِ تَلِغُ فِيهَا الْكِلَابُ ، قَالَ: أُنْزِلَ الْمَاءُ طَهُورًا لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . ❷

داؤد بن ابو ہند روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے ان کچے تالابوں اور حوضوں کے بارے میں حکم پوچھا جن میں کتے منہ ڈالتے رہتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: بلا شبہ پانی پاک نازل کیا گیا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، أنا دَاوُدُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَاءَ طَهُورًا فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . ❸

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک نازل فرمایا ہے، لہٰذا اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٤]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، ح وَثنا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَخْزُومِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا الْمَحِيضُ وَالنَّتْنُ . وَقَالَ يُوسُفُ: وَالْجِيَفُ . وَقَالُوا: وَلُحُومُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بضاعہ کے کنویں سے وضوء کر لیتے ہیں، جبکہ اس میں حیض والے چیتھڑے اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اور یوسف کے الفاظ ہیں: (اس میں) مرے ہوئے جانور بھی پھینکے جاتے ہیں۔ بعض رُواۃ نے ان الفاظ کو بھی بیان کیا ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ حدیث ابن ابی عون کے الفاظ تک ہے، البتہ یوسف نے عبداللہ بن عبداللہ کے واسطے کا بھی ذکر کیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٩ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٩

❸ سلف برقم: ٥١

الْكِلَابِ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. ❶

[٥٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيُسْتَقَى الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، رَوَاهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطٍ، فَقَالَ: عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ قَالَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ. ❷

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سن رہا تھا جب آپ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! بضاعہ کے کنویں سے استعمال کے لیے پانی لیا جاتا ہے، جبکہ اس میں کتوں کے گوشت، حیض کے چیتھڑے اور لوگوں کے بول و براز کی گندگی پھینکی جاتی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ ابراہیم بن سعد نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو ابن اسحاق سے روایت کیا، انہوں نے سلیط سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبدالرحمان بن رافع سے بیان کیا۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اس کو اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

[٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي تَكُونُ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَرِدُ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے ان تالابوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں واقع تھے، اور یہ بھی بتلایا گیا کہ کتے اور درندے بھی ان پر آتے رہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو وہ پیتے ہیں وہ ان کا حصہ ہوتا ہے اور جو باقی بچ جاتا ہے وہ (ہمارے) پینے اور وضوء کرنے کے کام آ سکتا ہے۔

[٥٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے استعمال

❶ مسند أحمد: ١١١١٩ - سنن أبي داؤد: ٦٦ - جامع الترمذي: ٦٦ - سنن النسائي: ١/ ١٧٤

❷ مسند أحمد: ١١٨١٨ - معالم السنن للخطابي: ١/ ٣٧

❸ سنن ابن ماجه: ٥١٩ - السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٨

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، بِئْرِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا مَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

کے لیے بضاعہ کے کنویں، جو بنو ساعدہ کی ملکیت میں ہے، سے پانی لایا جاتا ہے، حالانکہ اس میں حائضہ عورتوں کے چیتھڑے، کتوں کے گوشت اور لوگوں کے بول و براز کی گندگی پھینکی جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٥٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْمَحَائِضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضوء کرلیا کریں؟ جبکہ اس میں حیض والی عورتوں کے چیتھڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً پانی پاک ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي،

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

❶ سنن النسائی: ١/ ١٧٤

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: شَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ. ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بضاعہ کے کنویں سے پانی پیا۔

[٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّا بِحَوْضٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ أَتَرِدُ عَلَى حَوْضِكَ هٰذَا السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ایک حوض کے پاس سے گزرے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حوض والے بھائی! کیا تمہارے اس حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض والے بھائی! ہمیں مت بتلانا، کیونکہ ہم بھی درندوں کا پانی استعمال کر لیتے ہیں اور وہ بھی ہمارا کر سکتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ
اہل کتاب کے پانی سے وضوء کا بیان

[٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثُونَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِالشَّامِ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا الْمَاءِ؟ مَا رَأَيْتُ مَاءً عَذْبًا وَلَا مَاءَ سَمَاءٍ أَطْيَبَ مِنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ بِهِ مِنْ بَيْتِ هٰذِهِ الْعَجُوزِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ أَتَاهَا، فَقَالَ: أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، قَالَ:

اسلم بیان کرتے ہیں کہ جب ہم شام میں تھے تو میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لے کر آیا، آپ نے اس سے وضوء کیا، پھر پوچھا: تم یہ پانی کہاں سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اس سے زیادہ میٹھا پانی نہیں دیکھا، بلکہ میرے خیال میں آسمان (یعنی بارش) کا پانی بھی اس سے زیادہ صاف نہیں ہوتا۔ تو میں نے کہا: میں یہ پانی اس عیسائی بڑھیا کے گھر سے لے کر آیا ہوں۔ جب آپ نے وضوء کر لیا تو آپ اس بڑھیا کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے بڑھیا! اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ

❶ ٢٢٨٦٠ ...

فَكَشَفَتْ رَأْسَهَا فَإِذَا مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ: عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنَّمَا أَمُوتُ الْآنَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ تو اس بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا اُتارا تو وہ ثغامہ پھول کے مانند تھا (یعنی اس کے سر کے بال سفید تھے) پھر اس نے کہا: میں تو اب بوڑھی ہو چکی ہوں، اب تو بس میں مرنے ہی والی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا (کہ میں نے اسے اسلام کی دعوت پہنچا دی ہے)۔

[٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ خَلَّادِ بْنِ أَسْلَمَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ أَتَاهَا، فَقَالَ: أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ مُحَمَّدًا ﷺ، فَكَشَفَتْ عَنْ رَأْسِهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ: عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَأَنَا أَمُوتُ الْآنَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

اسلم ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی عورت کے گھر سے وضوء کیا تو (اس سے) فرمایا: اے بڑھیا: اسلام لے آؤ، سلامتی پا لو گی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق دے کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس عورت نے اپنے سر سے کپڑا اُتارا تو (اس کے بال) ثغامہ پھول کے مثل (سفید) تھے، پھر اس نے کہا: میں تو بہت بوڑھی ہو چکی ہوں اور اب بس مرنے ہی والی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

بَابُ الْبِئْرِ إِذَا وَقَعَ فِيهَا حَيَوَانٌ

اس کنویں کا بیان جس میں جاندار گر جائے

[٦٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ يَعْنِي فَمَاتَ، فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأُخْرِجَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنْزَحَ، قَالَ: فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُسِمَتْ بِالْقُبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ. [1]

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ایک زنجی شخص زم زم کے کنویں میں گر کر مر گیا۔ (''زنج'' سوڈان کے لوگوں کی ایک نسل ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اس شخص کا تعلق اسی نسل سے تھا) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں یہ حکم فرمایا کہ اسے کنویں سے باہر نکالا جائے اور کنویں کا پانی نکالا جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ چشمے کا پانی ان کے قابو سے باہر ہو گیا اور وہ حجر اسود کی طرف سے آ گیا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حکم فرمایا کہ سوتی کپڑوں اور ریشمی دھاری دار چادروں کے ساتھ اس پر ڈاٹ لگا دی جائے، جب تک کہ لوگ اس سے پانی نہ نکال لیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے اس سے پانی نکال لیا تو اس کا بند پھر ٹوٹ پڑا۔

[1] معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٩١٢

[٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ غُلَامًا وَقَعَ فِي بِئْرِ زَمْزَمَ فَنُزِحَتْ. ❶

ابو طفیل روایت کرتے ہیں کہ ایک لڑکا زم زم کے کنویں میں گر گیا تو اس کا پانی نکالا گیا۔

[٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُلُّ نَفْسٍ سَائِلَةٌ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهَا، وَلٰكِنْ رُخِّصَ فِي الْخُنْفِسَاءِ وَالْعَقْرَبِ وَالْجَرَادِ وَالْجُدْجُدِ إِذَا وَقَعْنَ فِي الرِّكَاءِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَدْ ذَكَرَ الْوَزَغَةَ. ❷

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ہر وہ جان جس کا خون بہتا ہو (وہ اگر کنویں میں گر جائے تو) اس سے وضوء نہیں کیا جا سکتا، البتہ بھونرے، بچھو، ٹڈی اور جھینگر کے بارے میں رخصت دی گئی ہے، اگر یہ کنویں میں گر جائیں تو (اس کنویں کا پانی استعمال کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے چھپکلی کا بھی ذکر کیا تھا۔

بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ
سمندر کے پانی کا حکم

[٦٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُبَابِ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْخَيَّاطُ، نا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ، نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْبَحْرَ حَلَالٌ مَيْتَتُهُ، طَهُورٌ مَاؤُهُ)). ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی خود بھی پاک ہے اور دوسروں کو بھی پاک کرتا ہے۔

[٦٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَحْرِ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ)). ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي:١٩٠٧

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي:١٩١٧

❸ سيأتي برقم:٧٠

❹ [illegible] الحاكم:١/ ١٤٣ـ المعجم الكبير للطبراني:١٧٥٩

إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، وَالْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ)). لَفْظُ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، فَأَسْنَدَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَعَلَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ. ❶

سے سمندر (کے پانی) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ یہ الفاظ فضل بن زیاد کے روایت کردہ ہیں اور عبدالعزیز بن عمران نے اس کے خلاف روایت کیا ہے اور یہ ابن ابی ثابت ہے اور یہ قوی نہیں۔

[۷۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ أَبُو زَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ الزَّيَّاتِ مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[۷۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالَا: نا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❷

ابوطفیل عامر بن واثلہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه:٣٨٨۔مسند أحمد:١٥٠١٢۔صحيح ابن حبان:١٢٤٤ ❷ التلخيص:١/ ١٢۔وذكره الزيلعي:١/ ٩٩

[٧٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، نا مُعَاذُ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلٌ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَمَاؤُهُ طَهُورٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

[٧٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَاءِ الْبَحْرِ قَالَ: ((الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ)). أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوكٌ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سمندر کے پانی کے بارے میں فرمایا: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی ابن ابی عیاش متروک ہے۔

[٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاهِدٍ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، نا مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر کا پانی خود بھی پاک ہوتا ہے اور پاک کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔
اس روایت کا موقوف ہونا صحیح موقف ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٢، ١٤٣
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٣
❸ مصنف عبد الرزاق: ٣٢٠
❹ انظر تخريج الحديث السابق

فَقَالَ: ((مَاءُ الْبَحْرِ طَهُورٌ)). كَذَا قَالَ: وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

[٧٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلَا طَهَّرَهُ اللَّهُ)) إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا؛ اسے اللہ تعالیٰ بھی پاک نہیں کرتا۔

[٧٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ ذُكِرَ لِي أَنَّ رِجَالًا يَغْتَسِلُونَ مِنَ الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ يَقُولُونَ: عَلَيْنَا الْغُسْلُ مِنْ مَاءٍ غَيْرِهِ وَمَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ لَا طَهَّرَهُ اللَّهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ کچھ لوگ اخضر نامی سمندر سے غسل کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں: اب ہمیں کسی اور پانی سے بھی غسل کر لینا چاہیے، حالانکہ جسے سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا؛ اسے اللہ بھی پاک نہیں کرتا۔

[٨٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، قَالَ الْمَحَامِلِيُّ، وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ بَنِي الْأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). الْحَدِيثُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں تو تھوڑا سا پانی بھی اپنے ساتھ لے لیتے ہیں، اور اگر ہم اسی سے وضوء کرنے لگیں تو پیاسے رہنا پڑے گا، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر لیا کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٠ ـ مسند أحمد: ٢٥١٨

عَلٰى لَفْظِ الْقَعْنَبِيِّ، وَاخْتَصَرَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ. ❶

[٨١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبَطِيخِيُّ، نَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوَانَ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَهْمٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدَامِيُّ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ہم اس سے وضوء کر لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٨٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا ابْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَمَاؤُهُ طَهُورٌ)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر کا مردار حلال اور اس کا پانی پاک ہے۔

بَابُ كُلِّ طَعَامٍ وَقَعَتْ فِيهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ
جس کھانے کے اندر ایسا جانور گر جائے جس میں خون نہ ہو

[٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ الموطأ لامام مالك: [illegible] ـ جامع الترمذي: ٦٩ ـ سنن النسائي: ١/ ٥٠ ـ مسند أحمد: ٧٢٣٣، ٨٧٣٥، ٨٩١٢، ٩١٠٠، ٩٠٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٤٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣ ـ صحيح ابن خزيمة: ١١١ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٤٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ سلف برقم ٧٤

الْحِمْصِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيِّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْأَخْيَلِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا سَلْمَانُ كُلُّ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَقَعَتْ فِيهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ فَمَاتَتْ فِيهِ فَهُوَ حَلَالٌ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَوُضُوؤُهُ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ بَقِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

فرمایا: اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس مین ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے جس میں خون نہ ہو اور وہ اسی میں مر جائے تو اس (کھانے اور مشروب کو) کھانا پینا حلال اور (ایسے پانی سے) وضوء کرنا جائز ہے۔ اس روایت کو بقیہ کے علاوہ کسی نے بھی سعید بن ابوسعید الزبیدی سے روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے۔

بَابُ الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ

گرم پانی کا بیان

[٨٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ مَاءٌ فِي قُمْقُمَةٍ وَيَغْتَسِلُ بِهِ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے پیتل کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور وہ اس سے غسل کرتے تھے۔

[٨٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَخَّنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَا فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ)). غَرِيبٌ جِدًّا، خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لیے دھوپ میں رکھ کر پانی گرم کیا، تو آپ نے فرمایا: اے سرخ وسپید رنگ والی! ایسا مت کر، کیونکہ یہ برص بیماری لگا دیتا ہے۔ یہ روایت نہایت غریب ہے (یعنی اس میں بہت زیادہ تفرد پایا جاتا ہے) اور (اس کی سند میں مذکور راوی) خالد بن اسماعیل متروک راوی ہے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی: ١/ ٢٥٣۔ الکامل لابن عدی: ٣/ ١٢٤١، ١٢٤٢

❷ السنن الکبریٰ للبیہقی: ١/ ٦

[۸۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْشَمُ، نا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ أَوْ يُغْتَسَلَ بِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ)). عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْشَمُ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ فُلَيْحٍ غَيْرُهُ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس پانی سے وضوء یا غسل کیا جائے جو دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو۔ اور فرمایا: یہ برص بیماری لگانے کا باعث بنتا ہے۔ عمرو بن محمد اعشم منکرالحدیث ہے اور فلیح سے اس کے علاوہ کسی نے بھی اس کو روایت نہیں کیا اور نہ ہی زہریؒ سے مروی ہونا درست بات ہے۔

[۸۸]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَزْهَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ، فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ. ❷

حسان بن ازہر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس پانی سے غسل مت کرو جسے دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو، کیونکہ وہ برص بیماری لگا دیتا ہے۔

بَابُ الْمَاءِ يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ

اس پانی کا بیان جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو

[۸۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ: أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الَّذِي يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ. ❸

امام اوزاعی رحمہ اللہ ایک آدمی، جس کا انہوں نے نام بھی لیا تھا، سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اس پانی سے وضوء کیا جائے جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو۔

بَابُ تَأْوِيلِ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

فرمانِ باری تعالیٰ: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو۔'' کی تفسیر

[۹۰]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ قَالَ: يَعْنِي إِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ. ❹

زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے کو دھوؤ'' سے مراد یہ ہے کہ جب تم سو کر اُٹھو۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٧ ❷ نصب الراية للزيلعي: ١/ ١٠٣

❸ سنن الدارمي: ٦٦٥

❹ صحيح مسلم: ٢٧٧ـ سنن أبي داود: ١٧٢ـ جامع الترمذي: ٦١ـ سنن النسائي: ١/ ٨٦ـ سنن ابن ماجه: ٥١٠ـ مسند أحمد: ٢٣٠٢٩

[۹۱] ...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا الْوَلِيدُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (المائدة: ٦) قَالَ: ((إِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ)). ❶

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ السِّوَاكِ

مسواک کے بچے ہوئے پانی (یعنی جس میں مسواک بھگوئی گئی ہو) سے وضوء کا بیان

[۹۲] ...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجْشَرٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ السِّوَاكِ.

قیس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کرتے تھے کہ اس پانی سے غسل کریں جو مسواک سے بچا ہو۔

[۹۳] ...... نا الْحُسَيْنُ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ، ثنا قَيْسٌ، قَالَ: كَانَ جَرِيرٌ يَقُولُ لِأَهْلِهِ: تَوَضَّئُوا مِنْ هَذَا الَّذِي أَدْخَلَ فِيهِ سِوَاكَهُ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

قیس سے ہی مروی ہے کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں سے کہا کرتے تھے: اس پانی سے وضوء کرو جس میں میں نے اپنی مسواک رکھی تھی۔

[۹٤] ...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ الضَّبِّيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ، نا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وُضُوءِهِ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضوء کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کر لیا کرتے تھے۔

[۹۵] ...... نا ابْنُ أَبِي حَيَّةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وُضُوءِهِ. ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضوء کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کر لیا کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٩٣١٣

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٧٢

❸ أخرجه الخطيب في التاريخ: ١١/ ١٦

❹ مسند البزار: ٢٧٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٠٢٠

بَابُ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں کا بیان

[٩٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ، نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ مِنْ إِنَاءِ ذَهَبٍ، أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَالِكَ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے یا چاندی کے برتنوں میں یا ایسے برتنوں میں کچھ پیتا ہے جن میں سونا یا چاندی لگا ہو تو بلا شبہ وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

[٩٧]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أنا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ أَنْ يُشْرَبَ فِيهَا، وَأَنْ يُؤْكَلَ فِيهَا، وَنَهَى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ. ❷

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا اور (اسی طرح) آپ ﷺ نے قسی، میثرہ اور حریر ریشم کا لباس پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

بَابُ الدِّبَاغِ

چمڑے کو دباغت کے ذریعے پاک کرنے کا بیان

(کھال پر نمک، کیکر کے پتے یا کوئی مصالحہ وغیرہ مل کر اسے پاک کرنے کو دباغت یا رنگنا کہتے ہیں۔)

[٩٨]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ح ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يُونُسَ، وَعُقَيْلٍ جَمِيعًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((هَلَّا انْتَفَعْتُمْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھا لیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اس کو کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ عقیل نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: کیا پانی اور دباغت میں ایسا اثر موجود نہیں ہے جو اسے پاک کر دے؟ ابن ہانی نے یہ الفاظ بیان

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٨۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٣٣٥

❷ مسند أحمد: ١١٢٤

بِإِهَابِهَا؟))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)). زَادَ عَقِيلٌ. ((أَوَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالدِّبَاغِ مَا يُطَهِّرُهَا))، . وَقَالَ ابْنُ هَانِيءٍ. ((أَوَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا)). ❶

کہے ہیں: کیا پانی اور کیکر کے پتوں میں وہ تاثیر نہیں ہے جو اسے پاک کر سکتی ہے؟

[۹۹]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَقَالَ: زَادَ عَقِيلٌ فِي حَدِيثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا وَالدِّبَاغِ)). ❷

اختلاف رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ البتہ عقیل نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا پانی، کیکر کے پتوں اور رنگنے میں وہ چیز نہیں ہے جو اس کو پاک کر دیتی ہے؟

[۱۰۰]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذِهِ؟))، فَقَالُوا: أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: ((أَفَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ وَانْتَفَعُوا بِهِ؟))، فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُردہ بکری کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ یہ بکری سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ دی گی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اس کی کھال کیوں نہ اُتار لی؟ تاکہ وہ اسے دباغت کر لیتے اور (اسے فروخت کر کے یا کسی اور کام میں لا کر) اس سے فائدہ حاصل کر لیتے۔ تو صحابہ نے عرض کیا: یہ تو مری ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مردہ جانور کا صرف کھانا ہی حرام قرار دیا گیا ہے۔

[۱۰۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ إِمْلَاءً، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَقُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالُوا: نا أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ دَاجِنٍ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَدْ نَفَقَتْ، فَقَالَ: ((أَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کی پالتو بکری کے پاس گزرے جو مر چکی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی کھال کو اپنے کسی فائدے میں کیوں نہ لے آئے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رنگنا (دباغت کرنا) ہی اس کو پاک کرنا ہے۔ ابن صاعد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس کی پاکیزگی اسے رنگنا ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٣٦٩، ٣٠١٨، ٣٠٥٢، ٣٤٥٢۔صحيح ابن حبان: ١٢٨٤، ١٢٨٥

❷ المستخرج لأبي نعيم: ١/ ٤٠١

❸ صحيح مسلم: ٣٦٦۔سنن أبي داود: ٤١٢٧۔جامع الترمذي: ١٧٢٨۔سنن النسائي: ٧/ ١٧٥۔سنن ابن ماجه: ٣٦١٣۔مسند أحمد: ١٨٧٨٢۔صحيح ابن حبان: ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩

اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا)). وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: إِنَّ دِبَاغَهُ ذَكَاتُهُ. ❶

[١٠٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، وَأَبُو سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ لَحْمُهَا وَدِبَاغُ إِهَابِهَا طَهُورُهَا)). ❷

ایک اور سند سے بھی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے یہی حدیث مروی ہے، اور فرمایا: اس کا صرف گوشت حرام کیا گیا ہے، البتہ اس کی کھال دباغت کر لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔

[١٠٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا وَقَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ لَحْمُهَا وَرُخِّصَ لَكُمْ فِي مَسْكِهَا. هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ. ❸

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے۔ اور فرمایا: تم پر اس (مردہ بکری) کا صرف گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کی کھال کے استعمال کی تمہیں اجازت دی گئی ہے۔ یہ تمام سندیں صحیح ہیں۔

[١٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ: ((أَلَا نَزَعْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مری ہے کہ نبی ﷺ نے اس مری ہوئی بکری کے مالکوں سے کہا: تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اُتاری؟ تا کہ اس کی دباغت کر کے اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔

[١٠٥]...... نا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ دَاجِنَةً لِمَيْمُونَةَ مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا أَلَا دَبَغْتُمُوهُ فَإِنَّهُ ذَكَاةٌ لَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پالتو بکری مرگئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ تم نے اُسے رنگ کیوں نہ لیا؟ کیونکہ یہی تو اس کی پاکیزگی ہے۔

[١٠٦]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردار

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقى: ١/ ٢٤٧ـ مسند الشافعى: ١/ ٢٦

❷ إتحاف المهرة: ٧/ ٣٦٨

❸ [illegible] ٩٠١

الخياط ، نا عبد الرحمن بن يونس السراج ، ثنا حجاج بن محمد ، عن شريك ، عن الأعمش ، عن إبراهيم ، عن الأسود ، عن عائشة ، عن النبي ﷺ قال: ((ذكاة الميتة دباغها)) . قال إبراهيم: وكان أصحاب عبد الله يقولون: ذكاة الصوف غسله . خالفه حسين المروروذي ، عن شريك ، فقال عن الأعمش ، عن عمارة بن عمير ، عن الأسود ، عن عائشة ، عن النبي ﷺ: ((دباغها طهورها)) . ❶

(کے چمڑے) کی پاکیزگی اس کو رنگنا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی کہا کرتے تھے: اون کی پاکیزگی اس کو دھونا ہے۔ حسین المروروذی نے اس کی مخالفت کی ہے، انہوں نے شریک سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عمارہ بن عمیر، انہوں نے اسود سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو رنگنا ہی اس کو پاک کرنا ہے۔

[١٠٧]...... حدثناه ابن كامل ، نا ابن أبي خيثمة ، عنه . ❷

ایک اور سند سے یہی حدیث ہے۔

[١٠٨]...... حدثنا أبو بكر النيسابوري ، ثنا يونس بن عبد الأعلى ، ثنا ابن وهب ، أخبرني عمرو بن الحارث ، والليث بن سعد ، عن كثير بن فرقد ، عن عبيد الله بن مالك بن حذافة ، حدثه عن أمه العالية بنت سبيع ، أن ميمونة زوج النبي ﷺ حدثتها ، أنه مر برسول الله ﷺ نفر من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار ، فقال لهم رسول الله ﷺ: ((لو أخذتم إهابها)) ، قالوا: إنها ميتة ، قال رسول الله ﷺ: ((يطهرها الماء والقرظ)) . ❸

زوجہ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ گزرے جو گدھے کے مثل اپنی ایک بکری کو کھینچ کر لے جا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کی کھال اُتار لیتے تو؟ انہوں نے کہا: یہ تو مری ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔

[١٠٩]...... نا محمد بن مخلد ، نا عبد الله بن الهيثم العبدي ، ثنا معاذ بن هشام ، نا أبي ، عن قتادة ، عن الحسن ، عن جون بن قتادة ، عن سلمة بن المحبق ، أن نبي الله ﷺ دعا في غزوة تبوك بماء من عند امرأة ، فقالت: ما عندي ماء إلا

سلمہ بن محبق روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ایک عورت سے پانی منگوایا تو اس نے کہا: میرے پاس صرف وہی پانی موجود ہے جو مردہ جانور کی کھال سے بنے ہوئے مشکیزے میں پڑا ہے۔ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا اس نے اسے رنگا نہیں؟ تو اس عورت نے کہا:

---

❶ مسند أحمد: ٢٥٢١٤ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٩٠

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سنن أبي داود: ٤١٢٦ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٤ ـ مسند أحمد: ٢٦٧٩٥ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٩١

فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا؟))، قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَإِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا)). ❶

کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یقیناً اس کی پاکیزگی اس کو رنگنا ہی ہے۔

[۱۱۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا قَالَ: ((دِبَاغُ الْأَدِيمِ ذَكَاتُهُ)). ❷

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھال کو رنگنا ہی اس کی پاکیزگی ہے۔

[۱۱۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا قَالَ: ((دِبَاغُهَا طُهُورُهَا)).

ایک اور سند سے نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ چمڑے کو رنگنا ہی اس کا پاک ہونا ہے۔

[۱۱۲]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَفَّانُ، وَالْحَوْضِيُّ، وَمُوسَى، قَالُوا: نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا وَقَالَ: ((دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہ الفاظ ہیں کہ اس کا رنگنا ہی اس کی پاکیزگی ہے۔

[۱۱۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِبَاغُ كُلِّ إِهَابٍ طُهُورُهُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چمڑے (کھال) کو رنگنا ہی اس کو پاک کرنا ہوتا ہے۔

[۱۱۴]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاطُ، نا ابْنُ أَبِي مَذْعُورٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)) ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

[۱۱۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ ''کہہ

❶ سنن أبي داود: ٤١٢٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٣ ـ مسند أحمد: ١٥٩٠٨ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٢٢

❷ نصب الراية للزيلعي: ١/ ١١٧

❸ مسند أحمد: ١٨٩٥، ٢٤٣٥، ٢٥٢٢، ٢٥٣٨، ٣١٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٨٧، ١٢٨٨ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٤٣

❹ جامع الترمذي: ١٧٢٨ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٣ ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٠٩ ـ الموطأ لإمام مالك: ٢/ ٤٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٩٥ ـ مسند الشافعي: ١/ ٢٦

أَبُوبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا جَدِّي ، نا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ أَبُو مُحَمَّدٍ ، نا زَافِرٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ (الأنعام: ١٤٥)، قَالَ: ((الطَّاعِمُ الْآكِلُ ، فَأَمَّا السِّنُّ وَالْقَرْنُ وَالْعَظْمُ وَالصُّوفُ وَالشَّعْرُ وَالْوَبَرُ وَالْعَصَبُ فَلَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّهُ يُغْسَلُ)) . وَقَالَ شَبَابَةُ: إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَهُوَ اللَّحْمُ فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَهُوَ حَلَالٌ ، أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ضَعِيفٌ . ❶

دیکھیے جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے (یعنی قرآن) میں اس میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو جسے وہ کھاتا ہو۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہ اَلطَّاعِم سے مراد کھانے والا ہے اور دانت، سینگ، ہڈی، اُون، بال، رؤاں اور پٹھا، ان تمام کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اس لیے کہ انہیں دھولیا جاتا ہے۔ شبابہؒ فرماتے ہیں: مردہ جانور کا صرف وہ حصہ حرام کیا گیا ہے جسے کھایا جاتا ہے اور وہ گوشت ہے، البتہ چمڑا (کھال)، دانت، ہڈی، بال اور اُون حلال ہیں۔ اس روایت کی سند میں جو ابو بکر ہذلی راوی ہے وہ ضعیف ہے۔

[١١٦]...... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَيْرُوتَ ، نا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا بَأْسَ بِمِسْكِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَ ، وَلَا بَأْسَ بِصُوفِهَا وَشَعْرِهَا وَقُرُونِهَا إِذَا غُسِلَ بِالْمَاءِ)) . يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ مَتْرُوكٌ ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ . ❷

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مردار کے چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اُون، بال اور سینگوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ ہے؛ جب انہیں پانی کے ساتھ دھو لیا جائے۔ یوسف بن سفر متروک راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

[١١٧]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً . ❸

ایک اور سند سے بالکل اسی کے مثل حدیث ہے۔

[١١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کا صرف گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے، البتہ کھال، بال

---

❶ سيأتي مرفوعاً برقم: ١٢٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٣٥٨ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

بْنُ آدَمَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((إِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَأَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَلَا بَأْسَ بِهِ)) عَبْدُ الْجَبَّارِ ضَعِيفٌ. ❶

اور اُون استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں عبدالجبار نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۱۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَابِدُ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَوْ زَيْنَبَ، أَوْ غَيْرِهِمَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ مَيْمُونَةَ مَاتَتْ شَاةٌ لَهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟))، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَمْتِعُ بِهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((طَهُورُ الْأُدْمِ دِبَاغُهُ)). وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ. ❷

سیدہ اُم سلمہ، سیدہ زینب یا کسی اور زوجۂ رسول رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے کوئی فائدہ کیوں نہیں اُٹھایا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس سے کیسے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟ وہ تو مردہ تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھال کو رنگنا اس کو پاک کرنا ہوتا ہے۔ ایک اور سند سے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ کا بیان مروی ہے کہ ہماری ایک بکری تھی جو مر گئی۔

[۱۲۰]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هَوْذَةَ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ حَلَالٌ إِلَّا مَا أُكِلَ مِنْهَا، فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالْقَرْنُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ فَكُلُّ هٰذَا حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَا يُذَكَّى)). أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوكٌ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ ”کہہ دیجیے جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے (یعنی قرآن) میں اس میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو جسے وہ کھاتا ہو۔“ سنو! مردار کی ہر چیز حلال ہے، سوائے اس حصے کے جسے کھایا جاتا ہے (یعنی گوشت کے سوا)، البتہ کھال، سینگ، بال، اُون، دانت اور ہڈی، یہ سب کے سب حلال ہیں، اس لیے کہ انہیں ذبح نہیں کیا جاتا۔ اس کی سند میں ابو بکر الہذلی متروک ہے۔

❶ سلف برقم: ۹۸

❷ سلف بنحوه برقم: ۱۰۸

❸ [illegible] ۳۰۲۶۰۱

[١٢١] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ ﷺ: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی چمڑا دباغت کر لیا جاتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

[١٢٢] ...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مَرْدَانْشَاهَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طَهُورُهَا)). ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردہ جانور کے چمڑے (یعنی کھال) کو رنگنا ہی اسے پاک کرنا ہے۔

[١٢٣] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ، نا سُوَيْدٌ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى شَاةٍ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟))، قَالُوا: مَيْتَةٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ادْبُغُوا إِهَابَهَا، فَإِنَّ دِبَاغَهُ طَهُورُهُ)). الْقَاسِمُ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ مردہ بکری ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھال کو رنگ لو، کیونکہ اس کو رنگنا اس کی پاکیزگی ہے۔ اس کی سند میں قاسم نامی راوی ضعیف ہے۔

[١٢٤] ...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَهُورُ كُلِّ أَدِيمٍ دِبَاغُهُ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کھال کو رنگنا اس کی پاکیزگی ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور تمام راوی ثقہ ہیں۔

[١٢٥] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، قَالَ: نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری تھی جس کا وہ دودھ پیا کرتی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) اسے موجود نہ پایا تو پوچھا: بکری کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ مر گئی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٣٠٢٦

❷ سيأتي برقم: ١٢٣

❸ سلف برقم: ١٢١

❹ سلف برقم: ١٠٦

سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ لَهَا شَاةٌ تَحْتَلِبُهَا، فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَتِ الشَّاةُ؟))، قَالُوا: مَاتَتْ، قَالَ: ((أَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا))، قُلْنَا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ دِبَاغَهَا يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ)). تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کو کارآمد کیوں نہ بنا لیا؟ ہم نے کہا: وہ تو مردہ تھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو رنگنے سے وہ حلال ہو جاتا تھی جس طرح شراب کا سرکہ حلال ہو جاتا ہے۔ اس روایت کو اکیلے فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[١٢٦]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغَلِّسٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْبَلْخِيُّ، نَا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ، نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا كَانَ أَوْ رَمَادًا أَوْ مِلْحًا، أَوْ مَا كَانَ بَعْدُ أَنْ تُرِيدَ صَلَاحَهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردار جانوروں کی کھالوں سے فائدہ اٹھا لیا کرو، جب اسے مٹی، راکھ، نمک یا کسی بھی ایسی چیز سے رنگ لیا جائے کہ جس کے بعد آپ اسے استعمال کر سکتے ہوں۔

بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِمَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ
نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے لیے ہاتھ دھونے کا حکم

[١٢٧]...... نَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ أَوْ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ تب تک کسی برتن، یا وضوء کے پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے، کیونکہ اسے علم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر اس کے جسم کے کس کس حصے پر لگتا رہا ہے۔

[١٢٨]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ، عَنْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے اور وہ وضوء کرنا چاہے تو وہ اپنے ہاتھ کو تب تک برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے

❶ سيأتي برقم: ٤٧٠٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٠

❸ مسند أحمد: ٩٨٦٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٦٤، ١٠٦٥

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلَا عَلَى مَا وَضَعَهَا)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

دھو نہ لے، کیونکہ یقیناً اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں لگتا رہا اور اس نے کہاں رکھا۔

[۱۲۹]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ أَوْ أَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا، فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا. إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا اور کہاں کہاں لگتا رہا۔ ایک آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ حوض پر ہو (تو پھر بھی پہلے ہاتھ دھوئے؟) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکر مارا اور فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ حوض پر ہو؟

[۱۳۰]...... نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ إِمْلَاءً، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ بَاتَتْ تَطُوفُ يَدُهُ)). وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ أَيْضًا. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے، یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھو لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا اور کس کس جگہ پر لگتا رہا۔

---

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ صحيح البخاري: ١٦٢ ـ صحيح مسلم: ٢٧٨ ـ سنن أبي داود: ١٠٣، ١٠٤ ـ جامع الترمذي: ٢٤ ـ سنن النسائي: ١/ ٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٩٣

❸ صحيح مسلم: ٨٧ ـ سنن أبي داود: ١٠٥ ـ مسند أحمد: ٧٤٣٨

بَابُ النِّيَّةِ

نیت کا بیان

[١٣١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ، أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہی (شمار) ہوگی اور جس کی نیت کسی دنیوی غرض ومقصد یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اسی کام میں شمار ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہوگی۔

[١٣٢]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا الْحَجَبِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: أَلْقُوا هٰذَا وَاقْبَلُوا هٰذَا، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ: إِنَّ هٰذَا كَانَ لِغَيْرِي، وَلَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهِي)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت کچھ ایسے صحیفے (اعمال نامے) لائے جائیں گے جن پر مہر ثبت ہوگی، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیا جائے گا، تو اللہ عز وجل فرشتوں سے فرمائے گا: ان کو رہنے دو (یعنی انہیں قبول نہ کرو) اور ان (کے علاوہ دوسروں) کو قبول کرلو۔ تو فرشتے کہیں گے: تیری عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف نیک اعمال ہی دیکھے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ چونکہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے، اس لیے فرمائے گا: یقیناً یہ عمل میرے علاوہ کسی اور (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے لیے کیا گیا تھا اور آج میں صرف وہی عمل قبول کروں گا جس سے مطلوب ومقصود فقط میری رضا مندی اور خوشنودی کا حصول تھا۔

[١٣٣]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّنْدَلِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، نا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

سیدنا ضحاک بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہترین شریک ہوں، سو جو شخص میرے ساتھ کسی اور کو شریک

---

❶ صحيح البخاري: ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣ ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ ـ سنن أبي داود: ٢٢٠١ ـ جامع الترمذي: ١٦٤٧ ـ سنن النسائي: ١/ ٥٨ ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٢٧

❷ مسند البزار: ٣٤٣٥ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٦٢٤ ـ شعب الايمان للبيهقي: ٦٨٣٦

الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، وَغَيْرُهُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِي شَرِيكًا فَهُوَ لِشَرِيكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوا أَعْمَالَكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا أُخْلِصَ لَهُ، وَلَا تَقُولُوا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ، فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَلَا تَقُولُوا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوهِكُمْ، فَإِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ)). ❶

ٹھہرائے گا تو وہ (اور اس کا عمل) میرے شریک کے لیے ہی ہوگا (یعنی اس کے لیے میرے پاس کوئی جزا نہیں ہے) اے لوگو! اپنے اعمال کو اللہ عز وجل ہی کے لیے خالص رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اسی کے لیے کیا جائے۔ اور ایسے مت کہو کہ یہ اللہ کے لیے اور رشتہ داری کی خاطر ہے، کیونکہ وہ رشتہ داری کی خاطر ہی رہ جائے گا، اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے کچھ حصہ نہیں ہوگا (یعنی وہ رشتہ داروں کو تو راضی کر لے گا لیکن اللہ تعالیٰ سے کوئی صلہ نہیں پا سکے گا) اور نہ ہی یوں کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور تمہاری خوشنودی کی خاطر ہے، کیونکہ وہ عمل تمہاری خوشنودی کی خاطر ہی رہ جائے گا، اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے کچھ نہیں ہوگا۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
کھڑے پانی میں غسل کرنے کا بیان

[١٣٤]...... نَا النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)). فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: تَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص حالتِ جنابت میں کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! پھر وہ کس طرح غسل کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس سے پانی لے کر الگ غسل کر لے۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ الرَّجُلِ فَضْلَ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ
بیوی کے وضوء سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کا بیان

[١٣٥]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا عَبْدَةُ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، نا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ ہم ایک ہی برتن سے وضوء کر لیتے تھے۔

❶ مسند البزار: ٣٥٦٧

❷ صحیح مسلم: ٢٨٣۔ صحیح ابن حبان: ١٢٥٢

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: نا حَارِثَةُ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَتَطَهَّرُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. ❶

[۱۳۶]...... نَا الْحُسَيْنُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا عَارِمٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَتَوَضَّأُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ میں نے خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں وضوء کرتے دیکھا۔

[۱۳۷]...... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: أَجْنَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فِيهَا فَضْلَةٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((الْمَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ))، فَاغْتَسَلَ مِنْهُ. ❸

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جنبی ہو گئی تو میں نے ایک برتن سے غسل کیا اور اس میں کچھ پانی بچ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسی سے غسل کرنے لگے۔ میں نے کہا: اس سے تو میں نے غسل کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پر جنابت کے اثرات نہیں ہوتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غسل کر لیا۔

[۱۳۸]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَمَالِكٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُمْ. ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا یہ عمل ہوتا تھا کہ مرد و عورت ایک ہی برتن سے وضوء کر لیا کرتے تھے۔ ایوب، مالک اور ابن جریج وغیرہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[۱۳۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا رَوْحُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا۔

❶ صحيح البخاري: ٢٦١ـ صحيح مسلم: ٣٢١ـ مسند أحمد: ٢٤٠١٤ـ صحيح ابن حبان: ١١٠٨، ١١١١، ١١٩٤، ١١٩٢، ١١٩٥، ١٢٦٢، ١٢٦٤

❷ سنن ابن ماجه: ٣٦٨

❸ مسند أحمد: ٢٦٨٠٢

❹ صحيح البخاري: ١٩٣ـ الموطأ لإمام مالك: ٥٦ـ سنن أبي داود: ٧٩، ٨٠ـ سنن النسائي: ١/ ٥٧ـ سنن ابن ماجه: ٣٨١ـ مسند أحمد: ٢٦٨٠٢.

عُبَادَةَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: مُبْلَغُ عِلْمِي وَالَّذِي يَسْكُنُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنَا، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

[١٤٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ زَنْجُويْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطِرُ بِبَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَخْبَرَنِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

[١٤١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: تَوَضَّأَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. ❸

اُم المومنین سیدہ میمونہ بن حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے جنابت کا غسل کیا۔ رمادی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے غسلِ جنابت کیا۔

[١٤٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ، أَوْ قَالَ: شَرَابِهَا. قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ. أَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ

سیدنا حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے وضوء والے بچے ہوئے پانی سے وضوء کیا جائے۔ یا فرمایا: عورت کے بچے ہوئے پانی سے۔ ایک اور سند سے نبی ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان منقول ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت کے وضوء والے بچے ہوئے پانی سے وضوء کیا جائے۔ ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور ان سے نقل ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے، ان سے اس روایت کو حکم کے قول سے عمران بن جریر اور غزوان بن جحیر السدوسی

❶ مسند أحمد: ٤٤٨١، ٥٧٩٩، ٥٩٢٨، ٦٢٨٣۔ صحیح ابن حبان: ١٢٦٣، ١٢٦٥

❷ مسند أحمد: ٣٤٦٥

❸ سلف برقم: ١٣٧

عَـاصِـمٍ، وَاخْتُـلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ جَرِيرٍ، وَغَـزْوَانُ بْـنُ حُـجَيْرٍ السَّدُوسِيُّ عَنْهُ مَوْقُوفًا، مِنْ قَوْلِ الْحَكَمِ غَيْرِ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❶

نے موقوف روایت کیا ہے، یعنی اس کی سند نبی ﷺ تک نہیں پہنچتی۔

[١٤٣]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الـرِّفَاعِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أنا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا سَالِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي خَوْلَةُ بِنْـتُ قَيْـسٍ أَنَّهَـا كَانَتْ تَخْتَلِفُ يَدُهَا وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَتَوَضَّأُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ. ❷

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک ہی برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتا تھا اور وہ اور نبی ﷺ (ایک ہی برتن سے) وضوء کر لیتے تھے۔

بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ

استنجاء کا بیان

[١٤٤]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَـخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْـرَاهِيـمَ، عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰنِ بْنِ يَـزِيدَ، عَنْ سَـلْـمَـانَ، قَـالَ: قَـالَ لَـهُ بَـعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْـزِئُ بِـهِ: إِنِّـي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَـيْءٍ حَتَّـى الْـخِـرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ أَمَرَنَا ﷺ أَنْ لَا نَسْتَقْبِـلَ الْـقِبْـلَةَ وَلَا نَسْتَـدْبِـرَهَـا، وَلَا نَسْتَنْجِي بِـأَيْـمَانِنَا، وَلَا نَسْتَكْفِي بِدُونِ ثَلَاثِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ وَلَا رَجِيعٌ. ❸

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مشرک نے مذاق اُڑاتے ہوئے ان سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے صاحب (یعنی نبی ﷺ) تمہیں ہر چیز سکھاتے ہیں، یہاں تک بول وبراز کے طریقے بھی۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، انہوں نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) نہ تو قبلہ کی طرف رُخ کریں اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کریں، نہ ہم اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور نہ ہی (استنجاء کے لیے) تین پتھروں سے کم استعمال کریں (اوران تین پتھروں میں) ہڈی اور گوبر نہ ہو۔

[١٤٥]...... نـا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا حُمَيْدُ بْـنُ الرَّبِيعِ، نا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: نا الْأَعْمَشُ، بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[١٤٦]...... نـا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيـمَ الدَّوْرَقِيُّ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْـمَـدُ بْـنُ سِـنَـانٍ، قَـالَا: أنـا عَبْـدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے صاحب (محمد ﷺ) تمہیں (ہر بات کی) تعلیم دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ تمہیں بول وبراز کے

---

❶ سنن أبي داود: ٨٢۔جامع الترمذي: ٦٤۔سنن ابن ماجه: ٣٧٣۔مسند أحمد: ١٧٨٦٣، ٢٠٦٥٥۔صحيح ابن حبان: ١٢٦٠

❷ سنن أبي داود: ٧٨۔سنن ابن ماجه: ٣٨٢۔مسند أحمد: ٢٧٠٦٧۔الأدب المفرد للبخاري: ١٠٥٤۔شرح المعاني للطحاوي: ١/ ٢٥

❸ صحيح مسلم: ٢٦٢۔جامع الترمذي: ١٦۔سنن النسائي: ١/ ٣٨۔سنن ابن ماجه: ٣١٦۔مسند أحمد: ٢٣٧٠٣

❹ [illegible] الحديث السابق

مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ لَيَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ أَوْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ، وَقَالَ: ((لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

آداب بھی سکھاتے ہیں۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، وہ ہمیں اس بات سے منع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرے یا ہم قبلہ کی طرف رُخ کریں اور وہ ہمیں (استنجاء میں) گوبر اور ہڈی کے استعمال سے منع فرماتے ہیں۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

[١٤٧]..... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِحَاجَةٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثِ أَحْجَارٍ فَإِنَّهَا تُجْزِيهِ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے تین پتھروں سے صفائی کرنی چاہیے، بلاشبہ یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

[١٤٨]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، ح وَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالُوا: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَمَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنْ يَأْتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَجَاءَهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا رِكْسٌ ائْتِنِي بِحَجَرٍ)) تَابَعَهُ أَبُو شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا جَدِّي، نَا أَبِي، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کو تین پتھر لا کر دیں، تو وہ دو پتھر اور ایک گوبر لے آئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا: بلاشبہ یہ گندگی ہے، مجھے کوئی پتھر لا کر دو۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں۔ میں دو پتھر لے آیا اور ایک گوبر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا: بلاشبہ یہ گندگی ہے، مجھے اس کے علاوہ کوئی اور چیز لا کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں ابو اسحاق پر اختلاف کیا گیا ہے اور میں نے دوسرے مقامات پر اختلاف بھی بیان کر دیا ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٤٠۔سنن النسائي: ١/ ٤١۔مسند أحمد: ٢٤٧٧١

❷ مسند أحمد. ٤٢٩٩

فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ، قَالَ: فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: ((إِنَّهَا رِكْسٌ فَأْتِنِي بِغَيْرِهَا)). اخْتُلِفَ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ بَيَّنْتُ الِاخْتِلَافَ فِي مَوَاضِعَ أُخَرَ. ❶

[١٤٩]..... نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَجْمِرَ بِعَظْمٍ، أَوْ رَوْثٍ، أَوْ حُمَمَةٍ. إِسْنَادٌ شَامِيٌّ لَيْسَ بِثَابِتٍ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم ہڈی، گوبر یا کوئلے سے استنجاء کریں۔

[١٥٠]..... نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ، أَوْ رَوْثَةٍ، أَوْ حُمَمَةٍ. عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم بوسیدہ ہڈی، گوبر یا کوئلے سے استنجاء کریں۔ علی بن رباح کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[١٥١]..... حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا أَبُو طَاهِرٍ، وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، قَالَا: نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ أَوْ جِلْدٍ. هٰذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ

نبی ﷺ کے ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، گوبر یا چمڑے سے استنجاء کرے۔ یہ اسناد بھی ثابت نہیں ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے۔

---

❶ صحيح البخارى: ١٥٦ - مسند أحمد: ٤٢٩٩

❷ سيأتى بعده من حديث على بن رباح عن ابن مسعود

❸ مسند أحمد: ٤٣٧٥

أَيْضًا . ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَجْهُولٌ .

[١٥٢]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ أَوْ عَظْمٍ، وَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَا تُطَهِّرَانِ)) إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ گوبر یا ہڈی سے استنجاء کیا جائے، اور فرمایا: بلا شبہ یہ دونوں پاک نہیں کرتے۔

[١٥٣]...... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، نا أُبَيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ: ((أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ، حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ)) . إِسْنَادٌ حَسَنٌ . ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بول وبراز کیے بعد صفائی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی تین پتھر نہیں پاتا؟ دو پتھر مقعد کے دونوں کناروں کی صفائی کے لیے اور ایک پتھر مقعد کے لیے۔

[١٥٤]...... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ التَّغَوُّطِ، فَأَمَرَهُ ((أَنْ يَتَنَكَّبَ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَقْبِلُهَا وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا، وَلَا يَسْتَقْبِلُ الرِّيحَ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ، أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ، أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنْ تُرَابٍ)) . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُبَشِّرٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور انہوں نے آپ سے پاخانہ کرنے کے بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ قبلے سے کنارہ کش رہیں، نہ اس کی طرف منہ کریں اور نہ ہی پیٹھ، اور ہوا کی سمت کی طرف بھی رُخ نہ کریں اور تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کریں اور (ان تین پتھروں) میں گوبر نہ ہو، یا فرمایا کہ تین لکڑیوں کے ساتھ، یا مٹی کے تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرے۔ اسے مبشر بن عبید کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

---

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١١٧٩

❷ أخرجه العقيلي: ١/ ١٦ـ والبيهقي: ١/ ١١٤

بْنِ عُبَيْدٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

[١٥٥]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُضَرِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ فَلْيَسْتَنْجِ بِثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ بِثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ)). قَالَ زَمْعَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ طَاوُسٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا سَوَاءً. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْمُضَرِيِّ، وَهُوَ كَذَّابٌ مَتْرُوكٌ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ وَهْبٍ، وَوَكِيعٌ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ زَمْعَةَ، وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ قَوْلَهُ. وَقَدْ سَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْ قَوْلِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے تو اسے تین لکڑیوں، تین پتھروں یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنا چاہیے۔ آگے اس حدیث کی مختلف سندوں کا بیان ہے۔

[١٥٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمَنَّ قِبْلَةَ اللهِ فَلَا يَسْتَقْبِلْهَا وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، ثُمَّ لِيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ لِيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ قبلۃ اللہ کی لازماً تکریم کرے، نہ وہ اس کی طرف رُخ کرے اور نہ پیٹھ، پھر اسے تین پتھروں، تین لکڑیوں یا مٹی کے تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرنا چاہیے، پھر وہ یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اس چیز کو نکال دیا جو میرے لیے اذیت کا باعث بن سکتی تھی اور اس نے اس چیز کو مجھ پر روک رکھا جو میرے لیے فائدے کا باعث ہے۔"

[١٥٧]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا ابْنُ

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے جو مرسل مروی ہے۔

وَهْبٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا مُرْسَلًا.

[١٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

صرف سند کا فرق ہے، حدیث وہی ہے۔

[١٥٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ، وَحَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيٌّ، نا سُفْيَانُ، نا سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَكَانَ زَمْعَةُ يَرْفَعُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ يَعْنِي: لَمْ يَرْفَعْهُ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے اور طاؤس نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔ علی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا زمعہ اسے مرفوع روایت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے سلمہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مرفوع قرار نہیں دیا۔

بَابُ السِّوَاكِ
مسواک کا بیان

[١٦٠]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي السِّوَاكِ عَشْرُ خِصَالٍ: مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ تَعَالَى، وَمَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ، وَمَفْرَحَةٌ لِلْمَلَائِكَةِ، جَيِّدٌ لِلثَّةِ، وَمُذْهِبٌ بِالْحَفَرِ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُطَيِّبُ الْفَمَ، وَيُقَلِّلُ الْبَلْغَمَ، وَهُوَ مِنَ السُّنَّةِ، وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: رب تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث، شیطان کی ناراضی کا سبب، فرشتوں کی خوشی کا ذریعہ، مسوڑھوں کے لیے اچھی ہوتی ہے، دانتوں کا زرد رنگ ختم کرنے والی ہے، نگاہ کو تیز، منہ کو پاکیزہ اور بلغم کو کم کرتی ہے، (نبی ﷺ کی) سنت ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ الشیخ ابوالحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معلّٰی بن میمون ضعیف اور متروک ہے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْخَلَاءِ
بیت الخلاء میں قبلہ رُخ ہونے کا مسئلہ

[١٦١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ

مروان اصفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کے جانور کو قبلہ رخ بٹھایا، پھر خود بیٹھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) پیشاب

أَنَـاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا، فَـقُـلْـتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: بَلٰى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْـقِبْـلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ. هٰذَا صَحِيحٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

کرنے لگے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، اس سے صرف اس صورت میں منع کیا گیا ہے جب کھلی جگہ پر پیشاب کیا جائے لیکن اگر تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جو تمہارے لیے اوٹ کا کام دے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔
یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٦٢]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَـكْـرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَـدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ: أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ يَسْتَدْبِرَهَا. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم جب پانی بہائیں تو اپنی پیٹھیں قبلہ کی طرف کریں یا اپنی شرمگاہیں اس طرف کریں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو رحلت فرمانے سے قبل ایک سال دیکھا کہ آپ ﷺ قبلہ رُخ بیٹھ کر پیشاب کر رہے تھے۔ اس حدیث کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں، اور ابن شوکر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ) وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے یا اس کی جانب پیٹھ کرے۔

[١٦٣]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْـمَـاعِيلَ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَبُو سَهْـلٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ خَـالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْـقِبْـلَةَ بِـغَـائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِـمَوْضِعِ خَلَائِهِ أَنْ يَسْتَـقْـبِـلَ بِـهِ الْـقِبْلَةَ. بَيْنَ خَالِدٍ وَعِرَاكٍ خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلے کی طرف رُخ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلے کی طرف رُخ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ قضائے حاجت کی جگہ پر جا کر قبلہ کی طرف رُخ کر سکتے ہیں۔ اس حدیث کے دو راویوں خالد اور عراک کے درمیان خالد بن ابی صلت کا بھی ذکر ہے۔

[١٦٤]...... نـا عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ مُـحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْـجَـمَّـالُ، نـا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا کہ لوگ (قضائے حاجت کے دوران قبلے کی

❶ سنن أبی داود: ١١ ـ صحيح ابن خزيمة: ٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤

❷ سنن أبی داود: ١٣ ـ جامع الترمذی: ٩ ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٥ ـ مسند أحمد: ١٤٨٧٢ ـ صحيح ابن خزيمة: ٥٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٢٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤

نُصَيْرٍ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيِّبٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ: كَانُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ مُنْذُ كُنْتُ رَجُلًا . وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَهُمْ ، فَقَالَ عِرَاكٌ: قَالَتْ عَائِشَةُ: بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَهُ ، فَأَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَحُوِّلَتْ إِلَى الْقِبْلَةِ . وَهٰذَا مِثْلُهُ . تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ خَالِدٍ .

طرف رُخ یا پیٹھ کرنے کو) ناپسند سمجھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے بیت الخلاء کے بارے میں حکم دیا تو اسے قبلہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ اور یہ اسی کے مثل ہے۔ یحیٰی بن مطر نے خالد سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٦٥]..... نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، نا عَمِّي ، نا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ ، نا يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَحَوَّلَ مَقْعَدَتَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ . هٰذَا الْقَوْلُ أَصَحُّ هٰكَذَا ، رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ ، وَالْقَاسِمُ بْنُ مُطَيِّبٍ ، وَيَحْيَى بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِرَاكٍ . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ عِرَاكٍ ، وَتَابَعَهُمَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ إِلَّا إِنَّهُ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ .

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے بارے میں سنا کہ وہ بول و براز کرتے ہوئے قبلے کی طرف منہ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں تو آپ ﷺ نے لیٹرین کا منہ ہی قبلے کی طرف کر دیا۔ یہ قول صحیح تر ہے۔ دو اور اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے، مگر اس میں راوی حدیث میں نام کی جگہ ''عن رجل'' کا لفظ ہے۔

[١٦٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ ، وَعِنْدَهُ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ وَلَا اسْتَدْبَرْتُهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ مُذْ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ عِرَاكٌ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَوْلُ النَّاسِ فِي ذَالِكَ ((أَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ)) . هٰذَا أَضْبَطُ إِسْنَادٍ ، وَزَادَ فِيهِ خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ وَهُوَ الصَّوَابُ .

خالد بن ابی صلت بیان کرتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عہد خلافت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عراک بن مالک بھی وہیں ان کے پاس موجود تھے۔ تو حضرت عمرؒ نے فرمایا: میں نے ایک مدت سے بول و براز کرتے ہوئے قبلے کی طرف نہ تو رُخ کیا اور نہ ہی پیٹھ۔ تو عراک نے کہا: مجھے سیدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں لوگوں کے موقف کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے بیت الخلاء (کی سمت تبدیل کرنے) کے بارے میں حکم فرمایا اور اس کا رُخ قبلہ کی جانب کر دیا۔ یہ دیگر سندوں کی بہ نسبت مضبوط سند ہے اور اس میں خالد بن ابی صلت کا اضافہ ہے اور یہی درست ہے۔

[١٦٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِهٰذَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقْبِلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ)). وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يَذْكُرُونَ كَرَاهِيَةَ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوجِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ فَعَلُوهَا حَوِّلُوا مَقْعَدَتِي إِلَى الْقِبْلَةِ))، وَهٰذَا مِثْلُهُ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے قضائے حاجت کرنے کی جگہ کا رُخ قبلے کی طرف کر دو۔ یحییٰ بن اسحاق کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو لوگ قبلہ کی جانب شرمگاہیں کرنے کی کراہت بیان کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ایسا کیا ہے (یعنی مکروہ سمجھ لیا ہے، چنانچہ) میری قضائے حاجت والی جگہ کو قبلے کی طرف پھیر دو۔

[١٦٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِخَلَائِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَرِهُوا ذَالِكَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس وقت نبی ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا کہ لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھ رکھا ہے تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ آپ کے بیت الخلاء کا رُخ قبلے کی جانب پھیر دیا جائے۔

[١٦٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَلَمَّا دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْحَرَجِ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کام کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے قبلے کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔ اس روایت کی سند عیسیٰ بن ابو عیسیٰ حناط راوی ضعیف ہے۔

[١٧٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، نا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ نا وَرْقَاءُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بول و براز کرتے ہوئے نہ تو قبلے کی طرف رُخ کرو اور نہ ہی اس جانب پیٹھ کیا کرو، البتہ مشرق و مغرب کی طرف کر سکتے ہو۔ (یہ حکم اہل مدینہ کے لیے تھا کیونکہ ان کے مغرب

❶ سنن ابن ماجه: ٣٢٤ـ مسند أحمد: ٢٥٠٦٢

❷ [illegible] ١٧٢

((لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)). ❶

(کی جانب قبلہ نہیں پڑتا تھا لیکن ہمارے یہاں قبلہ چونکہ مغرب سمت کی ہے اس لیے ہم اس جانب رُخ یا پیٹھ نہیں کر سکتے)۔

[۱۷۱]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى، قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: عَجِبْتُ لِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَمَا قَالَا؟ قُلْتُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَقَالَ نَافِعٌ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ مَذْهَبًا مُوَاجِهَ الْقِبْلَةِ. فَقَالَ: أَمَّا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَفِي الصَّحْرَاءِ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى خَلْقًا مِنْ عِبَادِهِ يُصَلُّونَ فِي الصَّحْرَاءِ فَلَا تَسْتَقْبِلُوهُمْ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهُمْ، وَأَمَّا بُيُوتُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَتَّخِذُونَهَا لِلنَّتْنِ فَإِنَّهُ لَا قِبْلَةَ لَهَا. عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ وَهُوَ عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❷

عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع کی روایت کردہ حدیث (دونوں) بہت عجیب لگے۔ شعبیؒ نے پوچھا: کیا کہا ہے انہوں نے؟ میں نے کہا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ تم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلے کی طرف نہ تو منہ کر کے بیٹھو اور نہ ہی پیٹھ۔ جبکہ نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ پر تشریف لے گئے جس کا رُخ قبلے کی جانب تھا۔ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے وہ صحراء (یعنی کھلی جگہ میں قضائے حاجت کرنے) کے بارے میں ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک مخلوق ایسی بھی ہے جو صحراء میں نماز پڑھتی ہے، چنانچہ تم ان کی طرف رُخ یا پیٹھ مت کیا کرو۔ البتہ یہ جو گھروں میں تم لوگوں نے بول و براز کے لیے بیت الخلاء بنا رکھے ہیں ان کے لیے قبلے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ الحناط کا نام عیسیٰ بن میسرہ ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[۱۷۲]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: ظَهَرْتُ عَلَى إِجَارِ عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ أَظُنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی ہمشیرہ) اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر ایسے وقت میں چڑھا کہ مجھے نہیں لگتا تھا کہ کوئی اس وقت باہر نکل سکتا ہے، لیکن میری (گھر کے اندر) نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

❶ مسند أحمد: ۲۳۵۲۴۔صحيح ابن حبان: ۱٤۱٦، ۱٤۱۷

❷ سيأتي بعده من طريق واسع بن حبان عن ابن عمر

اللهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ . ❶

بَابٌ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

استنجاء کا بیان

[۱۷۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا أَبُو يَعْقُوبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَتْبَعَهُ عُمَرُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أَتَوَضَّأَ كُلَّمَا بُلْتُ ، وَلَوْ فَعَلْتُ كَانَتْ سُنَّةً)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضوء کروں، اور اگر میں نے ایسا کر لیا تو یہ سنت بن جائے گی۔

[۱۷۴]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّونَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (التوبة: ۱۰۸) ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِي الطُّهُورِ ، فَمَا طُهُورُكُمْ هٰذَا؟)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلْ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهِ؟)) ، قَالُوا: لَا ، غَيْرَ أَنَّ أَحَدَنَا إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِالْمَاءِ ، فَقَالَ: ((هُوَ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُوهُ)) . عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ❸

سیدنا ابوایوب، سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم (یہ تینوں انصاری صحابہ) رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر نقل کرتے ہیں: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ ''اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' نبی ﷺ نے (اس آیت کے نزول کے بعد) فرمایا: اے انصار کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے پاک رہنے کے سلسلے میں تمہاری تعریف کی ہے، تو تمہارے پاک رہنے کا یہ کونسا طریقہ ہے (جسے اللہ نے بھی پسند فرمایا)؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نماز کے وقت وضوء کرتے ہیں اور جنبی ہو جانے پر غسل کر لیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص جب بول و براز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرنا پسند کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے (جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف

❶ مسند أحمد: ۴۶۰۶، ۴۶۱۷، ۴۹۹۱۔صحيح ابن حبان: ۱۴۱۸، ۱۴۲۱

❷ سنن أبي داود: ۴۲۔سنن ابن ماجه: ۳۲۷۔مسند أحمد: ۲۴۶۴۳۔المعجم الأوسط للطبراني: ۴۵۸۱۔الحلية لأبي نعيم: ۴/ ۳۵۴

❸ سنن ابن ماجه: ۳۵۵۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۵۵، ۲/ ۳۳۴۔السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۰۵

فرمائی ہے) لہٰذا تم اس پر عمل پیرا رہنا۔ اس روایت کی سند میں عتبہ بن حکیم نامی راوی قوی نہیں ہے۔

بَابُ الْأَسْآرِ
مختلف قسم کے جُوٹھوں کا بیان

[١٧٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ بِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ. إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى ضَعِيفٌ، وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پانی سے وضوء کیا جو درندے استعمال کر چکے تھے۔ اس روایت کی سند میں جو ابراہیم راوی ہے وہ ابن ابی یحییٰ ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ نے اس کی متابعت کی ہے اور یہ بھی حدیث میں قوی نہیں ہے۔

[١٧٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ: ((وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ)). ابْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم گدھوں کے استعمال کیے ہوئے پانی سے وضوء کر لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اسی سے ہی نہیں) بلکہ درندوں کے استعمال شدہ پانی سے بھی کر سکتے ہو۔ ابن ابوحبیبہ ضعیف ہے، اور یہ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ ہی ہیں۔

[١٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: وَحَدَّثَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، بِهٰذَا نَحْوَهُ. [2]

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[١٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، نا أَبُو كَامِلٍ، نا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتے کی (خرید وفروخت یا کسی بھی ذریعے سے کی جانے والی) کمائی ناپاک ہے (یعنی حلال نہیں ہے) اور وہ خود اس سے بھی زیادہ ناپاک ہے۔

---

[1] مسند الشافعي: ١/ ٢٢

[2] انظر تخريج الحديث السابق

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَهُوَ أَخْبَثُ مِنْهُ)). يُوسُفُ السَّمْتِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

[۱۷۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو النَّضْرِ، نا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَدُونَهُمْ دَارٌ فَيَشُقُّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِي دَارَنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِأَنَّ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا)). قَالُوا: فَإِنَّ فِي دَارِهِمْ سِنَّوْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((السِّنَّوْرُ سَبُعٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، وَهُوَ صَالِحُ الْحَدِيثِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر میں تشریف لایا کرتے تھے اور ان سے بھی پہلے ایک گھر آتا تھا (آپ ﷺ ان کے ہاں نہیں جاتے تھے) تو ان پر یہ بات بہت گراں گزرتی۔ چنانچہ (ایک روز) انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر تشریف لاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں نہیں آتے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔ تو انہوں نے کہا: تو (جن کے گھر میں آپ جاتے ہیں) ان کے گھر میں بلا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: بلا تو ایک درندہ ہے (یعنی وہ ناپاک نہیں ہے)۔
ابوزرعہ سے روایت کرنے والے اکیلے عیسیٰ بن میسّب ہی ہیں، اور یہ روایت حدیث میں معتبر ہیں۔

[۱۸۰]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، جَمِيعًا، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((السِّنَّوْرُ سَبُعٌ)). وَقَالَ وَكِيعٌ: الْهِرُّ سَبُعٌ. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا درندہ ہے۔ وکیع نے بلے کی جگہ بلی کا لفظ بیان کیا ہے۔

بَابُ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِي الْإِنَاءِ
برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا بیان

[۱۸۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْأَعْمَشُ، نا أَبُو صَالِحٍ، وَأَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

❶ مسند أحمد: ۲۵۱۲

❷ مسند أحمد: ۸۳۴۲، ۹۷۰۸۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۶۵۶

❸ مسند أحمد: ۹۷۰۸۔ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۸۳۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۱/ ۳۲۔ مسند اسحاق بن راهويه: ۱۷۸

رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). صَحِيحٌ. ❶

[۱۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). صَحِيحٌ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے وہ چیز انڈیل دینی چاہیے (جو اس برتن میں ہو) اور اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۱۸۳]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، نا عَارِمٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ: يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کتے کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال جائے کہ اس برتن میں جو کچھ ہو اسے انڈیل دیا جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ یہ روایت صحیح موقوف ہے۔

[۱۸۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيدَ، نا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْهِلَالِيُّ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔

[۱۸۵]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔

❶ مسند أحمد: ۷٤٤۷، ۹٤۸۳، ۱۰۲۲۱۔صحیح ابن حبان: ۱۲۹٦

❷ مسند أحمد: ۷٦۰٤، ۹۵۱۱، ۱۰۳٤۱، ۱۰۵۹۵۔صحیح ابن حبان: ۱۲۹۷۔شرح مشكل الآثار للطحاوی: ۲٦٤۸، ۲٦٤۹، ۲٦۵۰

أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)). الْأَوْزَاعِيُّ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فِي مَرَضِهِ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

امام اوزاعی رحمہ اللہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تب گئے تھے جب وہ بیمار تھے اور انہوں نے اُن سے حدیث نہیں سنی۔

[۱۸۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ، يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ، وَالْهِرَّةُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ)). قُرَّةُ يَشُكُّ، هَذَا صَحِيحٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ، اور اگر بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ یہ دھونے کی تعداد، ایک یا دو مرتبہ کا شک قرہ کو ہوا ہے، البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

[۱۸۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبَانُ، نا قَتَادَةُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةَ بِالتُّرَابِ)). وَهَذَا صَحِيحٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

[۱۸۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہی ہے۔

[۱۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: الْأُولَى بِالتُّرَابِ. هَذَا صَحِيحٌ.

ایک اور سند سے اسی کے مثل مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی بار مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

[۱۹۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)). هَذَا صَحِيحٌ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

❶ سلف برقم: ۱۸۱ و ۱۸۵

[١٩١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَهُمْ وَلَهَا؟))، فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ، وَقَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ)). صَحِيحٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: لوگوں کو انہیں مارنے سے کیا غرض؟ پھر آپ ﷺ نے شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کرنے والے کتے کے بارے میں اجازت دے دی، اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور آٹھویں مرتبہ مٹی مل کر دھوؤ۔

[١٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْخَضِرُ بْنُ أَصْرَمَ، نا الْجَارُودُ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِحْدَاهُنَّ بِالْبَطْحَاءِ)). الْجَارُودُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے، ان میں سے ایک مرتبہ ریت کے ساتھ۔ جارود سے مراد ابن ابی یزید ہے جو کہ متروک ہے۔

[١٩٣]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّهُ يَغْسِلُهُ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس کتے کے بارے میں فرمایا جو برتن میں منہ ڈال دے کہ وہ اس برتن کو تین، پانچ یا سات مرتبہ دھوئے۔

[١٩٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُغْسَلُ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ مَتْرُوكُ

اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ دھویا جائے۔ عبدالوھاب اسے اسماعیل سے روایت کرنے میں اکیلے ہیں اور یہ متروک الحدیث ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر نے اسماعیل سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: اسے سات مرتبہ دھوؤ۔ اور یہی درست ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٦٧٩٢، ٢٠٥٦٦۔ صحيح ابن حبان: ١٢٩٨

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٨٩٥

❸ سيأتي برقم: ١٩٥

الْحَدِيثِ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: ((فَاغْسِلُوهُ سَبْعًا))، وَهُوَ الصَّوَابُ.

[۱۹۵]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، نا أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: وَثنا بِهِ أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ، نا أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). وَهُوَ الصَّحِيحُ، هٰذَا صَحِيحٌ. ❶

اس اسناد کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور یہی درست ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[۱۹۶]...... نا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. هٰذَا مَوْقُوفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس (میں موجود چیز) کو انڈیل دو، پھر اسے تین مرتبہ دھولو۔ یہ روایت موقوف ہے اور اسے عبدالملک کے عطاء سے روایت کرنے کے علاوہ کسی نے بھی اس طرح روایت نہیں کیا۔ واللہ اعلم

[۱۹۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ أَهْرَاقَهُ وَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

عطاء رحمہ اللہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب برتن میں کتا منہ ڈال جاتا تھا تو آپ اس (برتن میں موجود چیز) کو انڈیل دیتے اور تین مرتبہ دھو لیتے تھے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ
بلی کے جوٹھے کا بیان

[۱۹۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب کوئی بلی گزرتی تھی تو آپ اس کے آگے برتن رکھ دیتے تھے۔ وہ اس میں سے پی لیتی۔ پھر آپ ﷺ اس کے جوٹھے سے وضوء فرما لیتے۔ ابوبکرؒ فرماتے ہیں: یعقوب

❶ مسند أحمد: ۷۳٤٦، ۷۳٤۷، ۹۹۲۹۔صحيح ابن حبان: ۱۲۹٤

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۳۰۹

عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمُرُّ بِهِ الْهِرُّ فَيُصْغِي لَهَا الْإِنَاءَ، فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْقُوبُ هٰذَا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، وَعَبْدُ رَبِّهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

سے مراد ابو یوسف قاضی ہیں، اور عبدربہ کا نام عبداللہ بن سعید المقبر ی ہے اور یہ ضعیف ہیں۔

[۱۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي سُؤْرِ الْهِرِّ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. مَوْقُوفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے جُوٹھے کے بارے میں فرمایا کہ اسے انڈیل دیا جائے اور اس برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھو لیا جائے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[۲۰۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو اس (میں موجود چیز) کو انڈیل دو اور اسے ایک مرتبہ دھولو۔

[۲۰۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ، قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً وَأَهْرِقْهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بلی کے متعلق فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ اسے ایک مرتبہ دھولو اور اس (کے اندر جو کچھ ہو اس) کو انڈیل دو۔

[۲۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ فِي السِّنَّوْرِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ: ((يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ لَيْسَ بِحَافِظٍ، وَهٰذَا مَوْقُوفٌ وَلَا يَصِحُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هٰذَا أَشْبَهُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بلے کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ اسے سات مرتبہ دھو لے۔ لیث بن ابوسلیم قوی حافظ کے مالک نہیں ہیں اور یہ روایت موقوف ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا منسوب ہونا درست نہیں ہے، زیادہ درست یہ لگتا ہے کہ یہ عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے۔

[۲۰۳]...... قَالَ جَعْفَرٌ: نا مُوسَى، قَالَ: وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ:

عطاء رحمہ اللہ اس بلی کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ وہ اسے سات مرتبہ دھو لے۔

❶ شرح المعانی للطحاوی: ۱/ ۱۹

سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ، قَالَ: ((يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

[۲۰۴]...... وَثنا أَبُو بَكْرٍ، نا غُنْدَرٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسے دو یا تین مرتبہ دھولے۔

[۲۰۵]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، وَبَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْأُولَى بِالتُّرَابِ وَالْهِرُّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ)). قُرَّةُ يَشُكُّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَذَا رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ مَرْفُوعًا، وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ قُرَّةَ: وُلُوغُ الْكَلْبِ مَرْفُوعًا وَوُلُوغُ الْهِرِّ مَوْقُوفًا. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ، اور اگر بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ قرہ کو شک ہوا ہے (یعنی انہیں پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ ایک مرتبہ دھونے کا حکم ہے یا دو مرتبہ) امام ابوبکرؒ فرماتے ہیں: ایسے ہی عاصم نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے قرہ سے کتے کے منہ ڈالنے کے الفاظ مرفوع روایت کیے ہیں جبکہ بلی کے منہ ڈالنے کے الفاظ موقوف روایت کیے ہیں۔

[۲۰۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بلی کے بارے میں؛ جو برتن میں منہ ڈال دے؛ فرمایا کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھولو۔ اسی طرح ایوبؒ نے محمد کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

[۲۰۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَخْبَرَنِي خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ، كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ. هَذَا مَوْقُوفٌ وَلَا يَثْبُتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فِي بَعْضِ أَحَادِيثِهِ اضْطِرَابٌ. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی کے منہ ڈالنے سے بھی برتن کو دھویا جائے جس طرح کتے کے منہ ڈالنے سے دھویا جاتا ہے۔
یہ روایت موقوف ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ یحییٰ بن ایوب کی بعض احادیث میں اضطراب ہے۔

❶ سلف برقم: ۱۸۶ ❷ شرح المعانی للطحاوی: ۱/ ۱۹ ❸ معرفة السنن والآثار للبیهقی: ۳۱۶

[٢٠٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ)). لَا يُثْبَتُ هٰذَا مَرْفُوعًا ، وَالْمَحْفُوظُ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلی کے منہ ڈالنے سے بھی برتن کو دھویا جائے جس طرح کتے کے منہ ڈالنے سے دھویا جاتا ہے۔ یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں ہے، البتہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر منقول ہے، بلکہ ان سے منقول ہونے کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

[٢٠٩]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ ، نا الصَّاغَانِيُّ ، نا ابْنُ عُفَيْرٍ ، بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوف مروی ہے۔

[٢١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، نا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ . وَلَيْثٌ سَيِّءُ الْحِفْظِ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بلا برتن میں منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ اس روایت کی سند میں راوی لیث قوی حافظ نہیں رکھتے تھے۔

[٢١١]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، بِهٰذَا مِثْلَهُ .

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢١٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْهِرَّ مِثْلَ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعًا . قَالَ: وَنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْهِرُّ؟ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ أَوْ شَرٌّ مِنْهُ .

امام طاؤس رحمہ اللہ بلی کو کتے کے مثل ہی قرار دیتے تھے کہ اس (کے جوٹھے برتن) کو بھی سات مرتبہ دھویا جائے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: بلی (کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونے کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے کہا: یہ بھی کتے کے ہی قائم مقام ہے، یا اس سے بھی بُری ہے۔

[٢١٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبِي ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالُوا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْإِنَاءِ تَلِغُ فِيهِ السِّنَّوْرُ ، قَالَ: اغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس برتن میں بلا منہ ڈال دے اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

---

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٣١٦

[٢١٤]...... نـا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّـوبَ ، نـا ابْـنُ أَبِي زَائِدَةَ ، نا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَتْ: كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ إِنَـاءٍ وَاحِدٍ وَقَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَالِكَ . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضوء کر لیا کرتے تھے، اور اس سے پہلے بلی بھی اسی برتن سے پی چکی ہوتی تھی۔

[٢١٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُـو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْهَيْثَمِ يَعْنِي الصَّرَّافَ ، عَنْ حَـارِثَةَ ، عَنْ عَـمْرَةَ ، عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَالِكَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے، حالانکہ اس سے پہلے بلی بھی اس سے پی چکی ہوتی تھی۔

[٢١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُـو حَـاتِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَـعْـفَرٍ الرَّازِيُّ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيُّ ، عَـنْ مَـنْـصُـورِ بْـنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ)) ، يَعْنِي الْهِرَّ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تمہارے گھر کے ایک فرد کے مثل ہے۔ یعنی بلی۔

[٢١٧]...... نـا الْحُسَيْنُ ، ثنا الرَّمَادِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ بُـكَيْـرٍ ، نـا الـدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَـنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَـارٍ ، عَـنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ هِرَّةً أَكَلَتْ مِنْ هَرِيسَةٍ فَأَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْهَا ، وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَـوَضَّأُ بِفَضْلِهَا . رَفَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْـنِ صَـالِـحٍ ، وَرَوَاهُ عَـنْـهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَوَقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بلی نے ہریسہ (آٹے کا حلوا، جو گھی اور شکر ملا کر بنایا جاتا ہے) میں سے تھوڑا سا کھا لیا، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس سے کھا لیا، اور آپ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلی کے جُوٹھے پانی سے وضوء کرتے دیکھا۔ دراوردی نے داؤد بن صالح کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے، ہشام بن عروہ نے بھی ان سے روایت کیا ہے اور اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف بیان کیا ہے۔

[٢١٨]...... حَـدَّثَـنَـا الْـحُسَيْـنُ ، نـا مُـحَمَّدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بلی کے آگے برتن

❶ سنن ابن ماجه: ٣٦٨

❷ سنن أبي داود: ٧٦ ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٧٧٠

❸ صحيح ابن خزيمة: ١٠٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٠

إِسْحَاقَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصْغِي إِلَى الْهِرَّةِ الْإِنَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا . ❶

رکھ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس سے پی لیتی، پھر آپ ﷺ اس کے جُوٹھے سے وضوء بھی کر لیتے تھے۔

[۲۱۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ ، نا مَالِكٌ ، وَثنا الْحُسَيْنُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ، نا مَالِكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ ، دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وُضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ ، فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، قَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)) . ❷

کبشہ بنت کعب بن مالک جو سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے عقدِنکاح میں تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گھر آئے تو میں نے ان کے وضوء کے لیے پانی رکھا تو ایک بلی آ گئی، وہ اس پانی کو پینا چاہتی تھی، تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن اس کے آگے کر دیا، یہاں تک کہ بلی نے پی لیا۔ پھر انہوں نے مجھے دیکھا تو میں ان ہی کی طرف دیکھ رہی تھی، انہوں نے کہا: اے بھتیجی! کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تم پر چکر لگانے والے، یا چکر لگانے والیوں میں سے ہے (یعنی یہ تو تمہارے گھروں میں بہ کثرت آتی جاتی رہتی ہے، اگر تم اس کے جُوٹھے کو ناپاک سمجھنے لگ جاؤ گے تو بار بار برتن دھونا تمہارے لیے گراں ہوگا، اس لیے اس کے جُوٹھے کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے)۔

[۲۲۰]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَلِيًّا ، سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا بَأْسَ بِهِ .

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بلے کے جُوٹھے کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ تو ایک درندہ ہے (جو ناپاک نہیں ہے) اور اس کے جُوٹھے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

[۲۲۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول نے پانی

❶ سلف برقم: ۱۹۸ ❷ سنن أبي داود: ۷۵۔جامع الترمذي: ۹۲۔سنن النسائي: ۱/ ۵۵ ، ۱۷۸۔سنن ابن ماجه: ۳۶۷۔الموطأ لإمام مالك: ۵۴۔صحيح ابن خزيمة: ۱۰۴۔صحيح ابن حبان: ۱۲۹۹۔المستدرك للحاكم: ۱۶۰۱۔مسند أحمد: ۲۲۵۸۰ ، ۲۲۶۳۶

مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وُضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاهُنَا مَاءٌ؟))، فَأُتِيَ بِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ))، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ حَتّٰى فَرَغُوا مِنْ آخِرِهِمْ. قَالَ ثَابِتٌ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ رَجُلًا. ❶

تلاش کیا لیکن نہ ملا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ پانی ہوگا؟ چنانچہ (جتنا موجود تھا) وہ لایا گیا اور میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس برتن میں ڈالا جس میں پانی تھا، پھر فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر وضوء کرو۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ رہا ہے اور لوگ اس سے وضوء کرتے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ سبھی نے وضوء کر لیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ستر (۷۰) کے قریب۔

[۲۲۲]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يَزِيدَ الظَّفَرِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَوَضَّأَ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَمَا صَلّٰى مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ، وَمَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے (گویا) وضوء ہی نہیں کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو، اور اس نے (گویا) نماز ہی نہیں پڑھی جس نے وضوء نہ کیا ہو، اور وہ شخص (گویا) مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جسے مجھ سے محبت نہ ہو اور جس نے انصار سے محبت نہ کی اس نے (گویا) مجھ سے محبت نہیں کی۔

[۲۲۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، نا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). ❸

ربیح بن عبدالرحمان بن ابوسعید اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا وضوء ہی نہیں ہوتا جو وضوء (شروع) کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے۔

[۲۲۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، نا أَبُو بَدْرٍ، نا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَسَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کے پانی کو ہاتھ لگاتے تھے تو بسم اللہ پڑھتے تھے۔ ابوبدر یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب وضوء کرنے کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے تو بسم اللہ پڑھ لیتے تھے، پھر اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔

---

❶ مسند أحمد: ۱۲۶۹٤ ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٤٤

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۱/ ٤٤

❸ سنن ابن ماجه: ۳۹۷ ـ مسند أحمد: ۱۱۳۷۰ ـ سنن الدارمي: ٦٩٧ ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱٤۷ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۱/ ٤۳

طَهُورِهِ يُسَمِّي اللّٰهَ . وَقَالَ أَبُو بَدْرٍ: كَانَ يَقُومُ إِلَى الْوُضُوءِ فَيُسَمِّي اللّٰهَ ثُمَّ يُفْرِغُ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْهِ . ❶

[٢٢٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، وَيَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، نا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ أَبِيهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي ، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ)) . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: يُقَالُ أَنَّ أَبَاهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ . ❷

رباح بن عبداللہ بن ابوسفیان بن حویطب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس شخص کا وضوء نہیں ہوتا جو وضوء سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے، اس شخص کا اللہ پر بھی ایمان نہیں ہوتا جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور جسے انصار سے محبت نہ ہو وہ (گویا) مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ ابن صاعد کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق رباح کی دادی کے والد سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

[٢٢٦]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، قَالَا: نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ ، تُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِوُضُوءٍ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي ، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ)) .

رباح بن عبداللہ بن ابوسفیان بن حویطب نے اپنی دادی سے سنا اور وہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضوء کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور بسم اللہ نہ پڑھی ہو تو وضوء بھی نہیں ہوتا، جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ پر بھی ایمان نہیں رکھتا اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

[٢٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا ابْنُ

رباح اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے

❶ مسند البزار: ٢٦١

❷ جامع الترمذي: ٢٥ ، ٢٦ ـ مسند أحمد: ١٦٦٥١ ، ٢٣٢٣٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٩٨ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٦٠

❸ انظر تخريج الحديث السابق

زَنْجُوَيْهِ أَبُو بَكْرٍ ، نا عَفَّانُ ، نا وُهَيْبٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) الْحَدِيثَ .

والد کو بیان کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اطہر سے یہ فرمان سنا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس کا وضوء نہیں ہوتا جس نے وضوء (کی ابتداء) پر بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

[٢٢٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَرْمَلَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ)) .

سیدنا زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس کا وضوء نہیں ہوتا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

[٢٣٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

[٢٣١]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الشَّوْكِ ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ ، نا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، وَثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ ، نا الْأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فِي طُهُورِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ فَلْيَشْهَدْ أَنْ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو اسے بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے، کیونکہ یہ عمل اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے، اور اگر اس نے وضوء میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو تو اس کے جسم کے صرف وہی اعضاء پاک ہوں گے جن پر سے پانی گزرے گا، پھر جب وہ وضوء کر کے فارغ ہو جائے تو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھے، جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس روایت کی سند میں یحییٰ بن ہشام نامی راوی ضعیف ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِذَا قَالَ ذَالِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ)). يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ ضَعِيفٌ. ❶

[۲۳۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّهَيْرِيُّ نا مِرْدَاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوءِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضوء کیا اور بسم اللہ پڑھی اس کا سارا جسم ہی پاک ہو گیا اور جس نے وضوء کیا اور بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے جسم کے صرف اعضائے وضوء ہی پاک ہوتے ہیں۔

[۲۳۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طَهُورًا لِجَسَدِهِ))، قَالَ: ((وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طَهُورًا لِأَعْضَائِهِ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضوء کیا اور وضوء (کی ابتدا) پر بسم اللہ پڑھی تو یہ اس کے (سارے) جسم کو پاک کرنے والا بن جائے گا۔ فرمایا: اور جس نے وضوء کیا اور وضوء (کی ابتداء) پر بسم اللہ نہ پڑھی تو یہ اس کے صرف (وضوء کے) اعضاء کو ہی پاک کرنے والا بنے گا۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ
نبیذ سے وضوء کرنے کا بیان

[۲۳٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیذ سے وہ شخص وضوء کر سکتا ہے جسے پانی نہ ملے۔ ابو محمد فرماتے ہیں: یعنی وہ نبیذ جو نشہ آور نہ ہو۔ اس روایت میں مُسیّب کو دو مقامات پر وہم ہوا ہے: ایک سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ذکر میں اور دوسرا اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہنے میں۔ اس میں مُسیب پر اختلاف کیا گیا ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤۔ التلخيص للحافظ: ١/ ٧٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٥

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤

يَعْنِي الَّذِي لَا يُسْكِرُ، وَوَهِمَ فِيهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ فِي مَوْضِعَيْنِ: فِي ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى الْمُسَيَّبِ. ❶

[۲۳۵]...... فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا الْمُسَيَّبُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ. ❷

اسی اسناد کے ساتھ یہ روایت موقوفاً مروی ہے اور نبی ﷺ تک مرفوع نہیں ہے، اور معتبر بات یہی ہے کہ یہ عکرمہ کا قول ہے، نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی نہیں ہے۔ اور مسیّب ضعیف راوی ہے۔

[۲۳۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ. ❸

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبیذ اس شخص کے لیے وضوء کے پانی کے طور پر استعمال ہوسکتا ہے جسے اس کے علاوہ کوئی اور چیز دستیاب نہ ہو۔

[۲۳۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبِي، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ إِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ مُسْكِرًا فَلَا يَتَوَضَّأُ بِهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ أَبِي: كُلُّ شَيْءٍ تَحَوَّلَ عَنِ اسْمِ الْمَاءِ لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيذِ.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبیذ تب وضوء کے لیے استعمال ہوگا جب آدمی اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پائے۔ اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ نشہ آور ہوتو پھر وہ اس سے وضوء نہیں کرسکتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: ہر وہ چیز جس پر پانی کا نام صادق نہ آئے اس بارے میں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اس سے وضوء کیا جائے اور (جس شخص کو پانی نہ ملے اور) وہ تیمّم کرلے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؛ بہ نسبت اس کے کہ وہ نبیذ سے وضوء کرے۔

[۲۳۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبیذ سے وضوء تب ہی کیا جاسکتا ہے جب آدمی کو پانی نہ ملے۔

[۲۳۹]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ

عکرمہ رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ نبیذ اس شخص کے لیے وضوء کے پانی کا کام دے سکتا ہے جسے پانی دستیاب نہ ہو۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١١، ١٢

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥٣٩٥

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

[٢٤٠]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، نا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ: يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيذِ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جسے پانی نہ مل رہا ہو، تو انہوں نے فرمایا کہ وہ نبیذ سے وضوء کرلے۔

[٢٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ. ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبیذ سے وہی شخص وضوء کرسکتا ہے جسے پانی نہ ملے۔ ابن محرر متروک الحدیث ہے۔

[٢٤٢]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ مَجَّاعَةُ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ مَاءً وَوَجَدَ النَّبِيذَ فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ)). أَبَانُ هُوَ ابْنُ أَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَمَجَّاعَةُ ضَعِيفٌ، وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ رَأْيُ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوعٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی نہ پائے اور اسے نبیذ مل جائے تو وہ اسی سے وضوء کرلے۔ ابان سے مراد ابن ابی عیاش ہے جو متروک الحدیث ہے اور مجاعۃ نامی راوی ضعیف ہے۔ معتبر بات یہی ہے کہ یہ عکرمہ رحمہ اللہ کا قول ہے، نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔

[٢٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاعِظُ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ بِنَبِيذٍ، فَتَوَضَّأَ بِهِ وَقَالَ: ((شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، وَقِيلَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ، كَذَلِكَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرُهُمَا عَنْهُ أَنَّهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے لیلۃ الجن (یعنی جس رات آپ ﷺ نے جنوں سے ملاقات کی تھی اور انہیں قرآن سنایا تھا) نبی ﷺ کو نبیذ سے وضوء کروایا تو آپ ﷺ نے اس سے وضوء کیا اور فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور پاک کرنے کی بھی۔ ابن لہیعہ حدیث کے معاملے میں معتبر نہیں ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ لیلۃ الجن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ موجود نہیں تھے۔ اسی طرح اس بات کو علقمہ بن قیس اور ابوعبیدہ بن عبداللہ وغیرہ نے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں

قَالَ: مَا شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْجِنِّ . ❶

نے فرمایا: میں لیلۃ الجن میں موجود نہیں تھا۔

[٢٤٤]...... نا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ قَانِعٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟)) ، فَقَالَ: مَعِي نَبِيذٌ فِي إِدَاوَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صُبَّ عَلَيَّ مِنْهُ)) ، فَتَوَضَّأَ ، وَقَالَ: ((هُوَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)) . تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لیلۃ الجن میں نبی ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میرے پاس ایک برتن میں نبیذ موجود ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے وضوء کراؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وضوء کیا اور فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور پاک کرنے کی بھی۔ اسے روایت کرنے والا اکیلا ابن لہیعہ ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢٤٥]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَشَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَيْلَةَ أَتَاهُ دَاعِي الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا . هَذَا الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ . ❷

علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ (صحابہ) میں سے کوئی نبی ﷺ کے ساتھ اس رات موجود تھا جب جنات کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ یہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح منقول ہے۔

[٢٤٦]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ: حَضَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا . ❸

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لیلۃ الجن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نبی ﷺ کے ساتھ) موجود تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٢٤٧]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ؟)) ، قَالَ: لَا ، قَالَ: ((أَمَعَكَ نَبِيذٌ؟)) ، قَالَ: نَعَمْ ، فَتَوَضَّأَ بِهِ .

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لیلۃ الجن میں ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس نبیذ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی کے ساتھ وضوء کر لیا۔ یہ روایت دو اعتبار سے درست نہیں ہے اور اس کے درست نہ ہونے کا جو نکتہ ہے

---

❶ مسند أحمد: ٣٧٨٢، ٣٨١٠، ٤٢٩٦، ٤٣٠١، ٤٣٨١۔المعجم الكبير للطبراني: ٩٩٦١۔مسند البزار: ١٤٣٧

❷ مسند أحمد: ٤١٤٩۔صحيح ابن حبان: ١٤٣٢، ٦٣٢٠، ٦٥٢٧

❸ [illegible] ٢٤٣

لَا يُثْبَتُ مِنْ وَجْهَيْنِ وَنُكْتَةٌ ذَكَرْتُهَا فِيهِ .

اسے میں ذکر کر چکا ہوں۔

[۲۴۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ بْنِ كَامِلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ ، وَأَبُو رَافِعٍ لَمْ يُثْبَتْ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَلَيْسَ هُوَ بِقَوِيٍّ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔لیکن اس سند میں بھی علی بن زید راوی ضعیف ہے، ابورافع کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور یہ حدیث حماد بن سلمہ کی مصنفات میں نہیں ہے۔عبدالعزیز بن ابورزمہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور یہ بھی قوی نہیں ہے۔

[۲۴۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ)) ، قَالَ: لَا مَعِي نَبِيذٌ ، قَالَ: فَدَعَى بِهِ فَتَوَضَّأَ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات کی رات فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میرے پاس نبیذ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو منگوایا اور وضوء کر لیا۔

[۲۵۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَأَتَاهُمْ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟)) ، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِلَّا إِدَاوَةٌ فِيهَا نَبِيذٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)) ، فَتَوَضَّأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى الثِّقَاتِ . ❶

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں قرآن سنایا۔ پھر رات کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قسم بہ خدا نہیں ہے، البتہ ایک برتن ہے جس میں نبیذ ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور بھی حلال و پاکیزہ ہے اور پانی بھی پاک ہے (یعنی ان دونوں سے نبیذ بنایا جاتا ہے تو یہ بھی حلال اور پاک ہی ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ساتھ وضوء کر لیا۔ اس روایت کی سند میں جو حسین بن عبیداللہ راوی ہے یہ اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ کر ثقہ رُواۃ سے منسوب کر دیتا تھا۔

[۲۵۱]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ سلف برقم: ۲۴۳

عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((خُذْ مَعَكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ)) ثُمَّ انْطَلَقَ وَأَنَا مَعَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَلَمَّا أَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَإِذَا هُوَ نَبِيذٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْطَأْتُ بِالنَّبِيذِ، فَقَالَ: ((تَمْرَةٌ حُلْوَةٌ وَمَاءٌ عَذْبٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَالْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ضَعِيفَانِ. ❶

میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: اپنے پاس پانی کا ایک برتن لے لو۔ پھر آپ چل پڑے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پھر انہوں نے لیلۃ الجن والی اپنی حدیث بیان کی (اور پھر کہا) کہ جب میں نے آپ ﷺ کو وضوء کروانے کے لیے برتن سے پانی ڈالا تو دیکھا کہ وہ تو نبیذ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں غلطی سے (پانی کی جگہ) نبیذ لے آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور بھی میٹھی ہوتی ہے اور پانی بھی میٹھا۔ یونس اور ابواسحاق سے اکیلے حسن بن قتیبہ نے روایت کیا ہے اور حسن بن قتیبہ اور محمد بن عیسیٰ دونوں ضعیف ہیں۔

[۲۵۲]..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا هَاشِمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، ثنا الْوَلِيدُ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ أَخِيهِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَيْلَةَ الْجِنِّ بِوَضُوءٍ، فَجِئْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَإِذَا فِيهَا نَبِيذٌ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. الرَّجُلُ الثَّقَفِيُّ الَّذِي رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَجْهُولٌ، قِيلَ: اسْمُهُ عَمْرٌو وَقِيلَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن میں مجھ سے وضوء کا پانی منگوایا تو میں آپ کے پاس ایک برتن لے کر آیا، جب دیکھا تو اس میں نبیذ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے (اسی سے) وضوء کر لیا۔ اس روایت کی سند میں جس ثقفی راوی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن غیلان ہے۔

[۲۵۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: رَجُلٌ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ عِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ فِي جَنَابَةٍ؟ قَالَ: ((لَا))، فَذَكَرْتُ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَ: ((أَنْبِذَتُكُمْ هَذِهِ الْخَبِيثَةُ إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ زَبِيبٌ وَمَاءٌ)).

ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا: جس آدمی کے پاس پانی نہ ہو لیکن اس کے پاس نبیذ موجود ہو، تو کیا وہ اس سے غسل جنابت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے ان سے لیلۃ الجن والی روایت کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے یہ جو نبیذ ہیں یہ ناپاک ہیں، جبکہ وہ جو نبیذ ہوتا تھا وہ صرف منقہ (خشک انگور) اور پانی ہوتا تھا۔

❶ سلف برقم: ۲۴۳

❷ سلف برقم: ۲۴۲

[۲۵۴]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّبِيذِ. تَفَرَّدَ بِهِ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ.

حارث سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبیذ کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔ اسے اکیلے حجاج بن ارطاۃ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں معتبر بھی نہیں ہے۔

[۲۵۵]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثنا أَبُو سَهْلٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ.

مزیدہ بن جابر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّسْمِيَةِ ابْتِدَاءُ الطَّهَارَةِ
وضوء شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب

[۲۵٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور جو شخص وضوء سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضوء نہیں ہوتا۔

[۲۵۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا قُتَيْبَةُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. [2]

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

بَابُ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا بیان

[۲۵۸]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسند أحمد: ٩٤١٨

[2] انظر تخريج الحديث السابق

الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ مَرَّةً مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً إِلَّا بِهِ))، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوءٌ، مَنْ تَوَضَّأَ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ النَّبِيِّينَ قَبْلِي)). ❶

نے پانی منگوایا اور اس کے ساتھ وضوء کیا اور (وضوء کے اعضاء کو) ایک ایک مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ وضوء کی وہ مقدار ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضائے وضوء کو دو دو مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ وضوء ہے، جو شخص اس طرح وضوء کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا۔ پھر آپ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے، پھر پانی منگوایا، وضوء کیا اور اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضوء ہے۔

[٢٥٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٦٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، نا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ، ح ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَيْضًا ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا شَبَابَةُ، نا سَلَّامُ بْنُ سَلْمٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ. ❸

صرف سند کا فرق ہے، حدیث وہی ہے۔

[٢٦١]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ رُشَيْدٍ، وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ إِلَّا بِهِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) ایک ایک مرتبہ (دھویا) یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کی نماز کو اللہ تعالیٰ اس وضوء کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)، اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جسے اللہ تعالیٰ دو دو مرتبہ اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو)

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٨٠۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٢٨٤
❷ انظر تخريج الحديث السابق
❸ انظر تخريج الحديث السابق

((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ يُضَاعَفُ اللّٰهُ لَهُ الْأَجْرَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي)). تَفَرَّدَ بِهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ. ❶

تین تین مرتبہ (دھویا) اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے رسولوں کا وضوء ہے۔ اس روایت کو حفص بن میسرہ سے اکیلے مسیب بن واضح نے روایت کیا ہے اور مسیّب ضعیف راوی ہے۔

[۲۶۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثِنْتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذَالِكَ وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک مرتبہ وضوء کیا (یعنی اعضائے وضوء ایک ایک بار دھوئے) تو یہ وضوء کی وہ مقدار ہے جو ضروری ہے، جس نے دو دو مرتبہ وضوء کے اعضاء دھوئے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور جس نے اعضائے وضوء کو تین تین بار دھویا تو یہ میرا وضوء ہے اور ان انبیاء کا وضوء ہے جو مجھ سے قبل مبعوث ہوئے۔

[۲۶۳]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَقَالَ: ((هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ، وَوُضُوءُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ تَوَضَّأَهُ أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ قَبْلِي)). ❸

سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا (اور وضوء کے اعضاء کو) ایک ایک مرتبہ (دھویا)، اور فرمایا: یہ وضوء کی مقررہ مقدار ہے اور یہ اس شخص کا وضوء ہے کہ جو اتنا بھی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)، پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جو اس طرح وضوء کرے گا تو اللہ عزوجل اسے دوہرے اجر سے نوازے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ (دھویا)، پھر فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کا وضوء ہے۔

[۲۶۴]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نَا

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین تین مرتبہ اعضائے وضوء دھوتے بھی دیکھا

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٠۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٧٠٧، ٧٠٨

❷ مسند أحمد ٥٧٣٥

❸ سنن ابن ماجه ٤٢٠

الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَأَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً. ❶

اور ایک ایک مرتبہ دھوتے بھی دیکھا۔

[٢٦٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ، نا شَرِيكٌ، عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِي الثُّمَالِيَّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

ثابت ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا آپ سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کرتے ہوئے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ دھویا؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٢٦٦]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ. كَذَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ، وَلَيْسَ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ. ❸

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں اذان کا طریقہ دِکھلایا گیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء فرمایا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ راوی عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی ہیں، یہ وہ عبداللہ نہیں ہیں جنہیں خواب میں اذان کا طریقہ دِکھلایا گیا تھا۔

[٢٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ.

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں طریقہ اذان دِکھلایا گیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کرتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور کو تین مرتبہ، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح بھی دو مرتبہ کیا۔

[٢٦٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

اسی اسناد کے ساتھ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح بھی دو مرتبہ کیا اور اپنے پاؤں بھی دو مرتبہ دھوئے۔

[٢٦٩]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کو

❶ شرح معانی للطحاوی: ١/ ٣٠

❷ جامع الترمذی: ٤٥

❸ سیأتی برقم: ٢٧٠

عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُفْيَانُ بِهٰذَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔

[٢٧٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمَدِينَةِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيَّ أَتَى إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا لَهُ بِتَوْرِ مَاءٍ، فَأَكْفَأَ التَّوْرَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يُكْفِيءُ التَّوْرَ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ فَغَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ يَدٍ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ أَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ أَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ . ❶

عمرو بن حسن المازنی صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضوء فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا، پھر برتن (کے پانی) کو اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا اور دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے برتن میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہاتے ہوئے انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن کے اندر ڈالا اور پانی کا ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین چلوؤں کے ساتھ (ناک میں پانی چڑھایا اور) جھاڑا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہر ایک بازو کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا، پھر تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے سر کا مسح کیا (مسح کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ) آپ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے (شروع کر کے، سر پر پھیرتے ہوئے) پچھلے حصے کی طرف لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

[٢٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضوء کا پانی منگوایا، پھر وضوء کرنے لگے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور جھاڑا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور کہنی تک اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ اور پھر اسی طرح بائیں بازو کو بھی کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ اور پھر اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا،

❶ مسند أحمد: ١٦٤٣١ - صحيح ابن حبان: ١٠٧٧، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٩٣

ذَالِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ: هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ. ❶

پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو میرے اسی وضوء کی طرح وضوء کرتے دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا، پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس دوران اس کے دل میں (اللہ کی طرف متوجہ رہنے کے علاوہ) کوئی خیال پیدا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔ ابن شہابؒ فرماتے ہیں: ہمارے علماء کہا کرتے تھے کہ جو بھی شخص نماز کے لیے اس طرح وضوء کرے گا تو یہ کامل ترین وضوء ہے۔

[۲۷۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى مِرْفَقَيْهِ. ابْنُ عَقِيلٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔ ابن عقیل راوی قوی نہیں ہے۔

[۲۷۳]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نَا أَبُو قِلَابَةَ، نَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ. مَعْمَرٌ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا. ❸

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو اپنی انگوٹھی کو ہلایا کرتے تھے (تاکہ اس کے نیچے والی جگہ پر بھی پانی پہنچ جائے)۔ معمر اور اس کا والد دونوں ضعیف راوی ہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

[۲۷٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَمِّي، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ: هَلُمُّوا أَتَوَضَّأُ لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضوء کر کے بتلاؤں، (پھر انہوں نے وضوء کرتے ہوئے) اپنے چہرے کو دھویا اور کہنیوں تک بازو دھوئے، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے کناروں کو چھوا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور داڑھی

❶ مسند أحمد: ٤١٨، ٤١٩، ٤٢١، ٤٢٨۔صحيح ابن حبان: ١٠٥٨، ١٠٦٠

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٥٦

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٥٧ وانظر سيأتي برقم: ٣١١

وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ حَتَّى مَسَّ أَطْرَافَ الْعَضُدَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَمَرَّ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَلِحْيَتِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. ❶

پر سے گزارا (یعنی مسح کیا) پھر اپنے پاؤں دھوئے۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ وَالْبُدَاءَةِ بِهِمَا أَوَّلَ الْوُضُوءِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی ترغیب اور یہ دونوں کام وضوء کے آغاز میں کرنا

[٢٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مِهْرَانَ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے نہایت ضروری ارکان ہیں۔

[٢٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُقْرِءُ النَّقَّاشُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِّ بْنِ يُوسُفَ التِّرْمِذِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرٍ الْبَلْخِيُّ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا)). تَفَرَّدَ بِهِ عِصَامٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ))، وَأَحْسَبُ عِصَامًا حَدَّثَ بِهِ مِنْ حِفْظِهِ، فَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ فَاشْتَبَهَ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ))، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

اسی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے ارکان ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا۔ عصام، ابن مبارک سے روایت کرنے والے اکیلے راوی ہیں اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے، درست یہ ہے کہ سلیمان بن موسیٰ کے واسطے سے ابن جریج نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے کہ جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔ عصام کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ اس نے اپنے حافظے سے ہی اس روایت کو بیان کیا ہے اور اس پر سند مختلط ہوگئی ہے، کیونکہ یہ ابن جریج کی والی اس حدیث کی سند کے ساتھ مشتبہ ہے جو وہ سلیمان، زہری اور عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس عورت کا بھی اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا جائے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ واللہ اعلم

[٢٧٧]...... وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ

اور جو کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے متعلق ابن

---

❶ سلف برقم: ٢٧١ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٥٢۔ وانظر سيأتي برقم: ٢٨١، ٣٤٠

بْنِ مُوسٰی، فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)). ❶

جریج کی حدیث ہے تو سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔

[۲۷۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی بھی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی بھی چڑھانا چاہیے۔

[۲۷۹]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے، اسے چاہیے کہ وہ کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی چڑھائے۔

[۲۸۰]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسٰی، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الشَّامِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

یہ روایت سلیمان بن موسیٰ شامی سے بالکل اسی طرح مروی ہے اور وہ نبی ﷺ سے (مرسل) بیان کرتے ہیں۔

[۲۸۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَهٰذَا خَطَأٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ الْمُرْسَلُ أَصَحُّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔ محمد بن ازہر نامی یہ راوی ضعیف ہے اور اس نے غلطی کی ہے، اور اس سے پہلے جو مرسل روایت ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[۲۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سيأتي برقم: ۲۸۱ موصولا

❷ سلف برقم: ۲۷۵۔وسيتكرر برقم: ۳۴۰

الْعَبَّاسِ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيفٌ. ❶

فرمایا: کُلی اور ناک میں پانی چڑھانا سُنت ہے۔ اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے۔

[۲۸۳]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ رِجْلَيْهِ فَأَنْقَاهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ الَّذِي رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))، ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَافَقْتُمُونِي عَلٰى هٰذَا. ❷

ابوعلقمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک روز وضوء کا پانی منگوایا، پھر اصحابِ رسول میں سے چند لوگوں کو بلایا (اور ان کے سامنے وضوء کرنے لگے) آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ کُلی کی، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا (ہر) بازو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو اچھی طرح مَل کر دھوئے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طریقے کے مطابق وضوء کرتے دیکھا جس طریقے سے تم نے مجھے وضوء کرتے دیکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کیا، اور اچھی طرح وضوء کر لیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا ہے۔ پھر (آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: اے فلاں! کیا اسی طرح ہے ناں؟ (یعنی کیا میں نے ٹھیک کہا ہے ناں؟) تو اس صحابی نے کہا: جی ہاں۔ پھر (دوسرے سے) پوچھا: اے فلاں! کیا اسی طرح ہے ناں؟ اس نے بھی جی ہاں میں جواب دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے تمام اصحابِ رسول سے گواہی طلب کی، پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَافَقْتُمُونِي عَلٰى هٰذَا ''تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس (کی توفیق سے) تم نے اس بات پر میری موافقت کی۔''

❶ سیتکرر برقم: ۳۴۶

❷ سلف برقم: ۲۷۱

[٢٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ الْأَشْجَعِيِّ، نا أَبِي، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَتَى عُثْمَانُ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا يَتَوَضَّأُ، يَا هٰؤُلَاءِ أَكَذَالِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. عِنْدَهُ صَحِيحٌ إِلَّا التَّأْخِيرُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذَا اللَّفْظِ. وَرَوَاهُ الْعَدَنِيَّانِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، وَالْفِرْيَابِيُّ، وَأَبُو أَحْمَدَ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالُوا كُلُّهُمْ: إِنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هٰذَا. وَخَالَفَهُمْ وَكِيعٌ رَوَاهُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُثْمَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. كَذَا قَالَ وَكِيعٌ وَأَبُو أَحْمَدَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ، وَالْمَشْهُورُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ. ❶

بُسر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقاعد پر آئے (’مقاعد‘ ان دکانوں کو کہا جاتا تھا جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب تھیں، بعض نے اسے زِینے اور سیڑھی کے معنی میں لیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مقام ہے جسے لوگوں نے کسی کام کی خاطر بیٹھنے کے لیے مخصوص کیا ہوا تھا) پھر آپ نے وضوء کا پانی منگوایا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے ہاتھوں کو تین تین مرتبہ اور اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ پھر آپ نے صحابہ کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! کیا اسی طرح ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ روایت سر کا مسح آخر میں کرنے کے سوا باقی ساری صحیح ہے، کیونکہ یہ الفاظ معتبر نہیں، ابن اشجعی نے اپنے باپ کے واسطے سے سفیان سے اسی اسناد اور انہی الفاظ کے ساتھ اکیلے نے ہی روایت کیا ہے۔ اسے دو عدنی راویوں، یعنی عبداللہ بن ولید اور یزید بن ابو حکیم نے روایت کیا ہے، اور فریابی، ابواحمد اور ابوحذیفہ نے بھی اسی اسناد کے ساتھ اسے روایت کیا اور سب نے یہی بیان کیا کہ بلاشبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کرتے ہوئے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ اور اس پر انہوں نے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ وکیع نے ان کے خلاف بیان کیا ہے، انہوں نے امام ثوری رحمہ اللہ، ابونضر اور ابوانس کے واسطے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اسی طرح وکیع اور ابواحمد نے ثوری، ابونضر اور ابوانس مالک بن ابی عامر کے واسطے سے بیان کیا ہے۔ اور مشہور سند یہ ہے کہ ثوری رحمہ اللہ نے ابونضر سے، انہوں نے بُسر بن سعید سے اور انہوں نے سیدنا

❶ مسند أحمد: ٤٨٧، ٤٨٨

[٢٨٥]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا وَكِيعٌ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ ، أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ هٰكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالُوا: نَعَمْ . وَتَابَعَهُ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنِ الثَّوْرِيِّ . وَالصَّوَابُ عَنِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ بُسْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ . ❶

ابوانس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضوء کیا اور آپ کے پاس نبی ﷺ کے کچھ صحابہ بھی موجود تھے، آپ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ (دھویا) پھر کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے نہیں دیکھا؟ ان سب نے کہا: جی ہاں۔ ابواحمد زبیری نے ثوری کے حوالے سے اس کی موافقت کی ہے اور درست سند یہ ہے کہ ثوری، ابونضر سے، وہ بُسر سے اور وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

[٢٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو كُرَيْبٍ ، نا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، وَثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ خَلَّلَ أَصَابِعَهُ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا ، حِينَ غَسَلَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ . لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ حَرْفًا بِحَرْفٍ ، قَالَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَوْضِعٌ فِيهِ عِنْدَنَا وَهْمٌ؛ لِأَنَّ فِيهِ الِابْتِدَاءَ بِغَسْلِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَبَدَأَ فِيهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَتَابَعَهُ أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ فَبَدَأَ فِيهِ بِالْمَضْمَضَةِ

ابووائل روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضوء کرتے دیکھا، آپ نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، تین بار کُلی کی، تین بار ہی ناک میں پانی چڑھایا، اپنے بازو تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا اور اپنے کانوں کے اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے پاؤں دھوئے، پھر اپنی انگلیوں کا خلال کیا اور جس وقت آپ نے اپنا چہرہ دھویا تھا اس وقت تین مرتبہ اپنی داڑھی کا خلال کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا۔ ان دونوں کے الفاظ لفظ بہ لفظ ایک جیسے ہی مروی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک مقام ایسا ہے کہ ہماری نظر میں وہاں راوی کو وہم ہوا ہے، کیونکہ اس روایت میں چہرہ دھونے سے ابتداء کی گئی ہے، یعنی کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے بھی پہلے۔ عبدالرحمان بن مہدی نے اسرائیل کے واسطے سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور انہوں نے اس میں چہرہ دھونے سے پہلے کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا ذِکر کیا۔ ابوغسان مالک بن اسماعیل نے اسرائیل سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے بھی اس میں چہرہ

❶ مسند أحمد: ٤٠٤

وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَهُوَ الصَّوَابُ . ❶

دھونے کے ذکر سے پہلے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان کیا، اور یہی درست ہے۔

[۲۸۷]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ظَهْرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَخَلَّلَ أَصَابِعَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ . يَتَقَارَبَانِ فِيهِ . ❷

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے کو بھی تین مرتبہ دھویا، اپنے بازو تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندر اور باہر سے مسح کیا۔ اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا، اپنے پاؤں دھوئے اور پاؤں کی انگلیوں کا تین مرتبہ خلال کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا۔

بَابُ الْمَسْحِ بِفَضْلِ الْيَدَيْنِ

ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا بیان

[۲۸۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِبَلَلِ يَدَيْهِ . ❸

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء فرمایا اور اپنے ہاتھوں پر لگے ہوئے پانی سے ہی اپنے سر کا مسح کیا۔

[۲۸۹]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَتَوَضَّأُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَا فَضَلَ فِي يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَمَسَحَ هٰكَذَا. وَوَصَفَ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ: بِيَدَيْهِ مِنْ مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور آپ وضوء فرماتے تو اپنے سر کا مسح اسی پانی سے کر لیتے تھے جو ان کے ہاتھوں کو لگا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس طرح وضوء کرتے۔ ابن داؤد نے اس طریقے کی وضاحت بیان کی کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصے سے اگلے حصے کی جانب لاتے، پھر ہاتھوں کو اگلے حصے سے پیچھے کی جانب واپس لے جاتے۔

❶ جامع الترمذی: ۳۱۔سنن ابن ماجه: ۴۳۰۔مسند أحمد: ۴۰۳۔صحیح ابن حبان: ۱۰۸۱

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۴۹

❸ انظر ما بعده

مِنْ مُقَدَّمِ رَأْسِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ. ❶

بَابُ مَا رُوِيَ فِي جَوَازِ تَقْدِيمِ غَسْلِ الْيَدِ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى

دائیں ہاتھ سے پہلے بایاں ہاتھ دھونے کا جواز

[٢٩٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا مَرْوَانُ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَقَالَ: أَبْدَأُ بِالْيَمِينِ أَوْ بِالشِّمَالِ؟ فَأَضْرَطَ عَلِيٌّ بِهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ.

زیادؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے وضوء کے بارے میں سوال کیا اور کہا: کیا میں دائیں جانب سے شروع کروں یا بائیں جانب سے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے گوز مارا (یعنی بے وضوء ہو گئے) پھر پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ سے وضوء شروع کیا۔

[٢٩١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا: أَبْدَأُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ فِي الْوُضُوءِ؟ فَأَضْرَطَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِشِمَالِهِ قَبْلَ يَمِينِهِ. ❷

بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا میں وضوء میں دائیں سے پہلے بایاں ہاتھ دھوسکتا ہوں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے گوز مارا (یعنی بے وضوء ہو گئے) پھر پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے اپنے بائیں ہاتھ سے وضوء شروع کیا۔

[٢٩٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ فِي الْوُضُوءِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَبَدَأَ بِمَيَاسِرِهِ.

بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضوء میں دائیں ہاتھ سے ابتداء کرتے ہیں۔ تو آپ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا تو اپنے بائیں ہاتھ سے ابتداء کی۔

[٢٩٣]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أُبَالِي إِذَا تَمَمْتُ وُضُوئِي بِأَيِّ أَعْضَائِي بَدَأْتُ.

عبداللہ بن عمرو بن ہند بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں وضوء پورا کرتا ہوں تو اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اپنے کس عضو سے ابتداء کی ہے؟ (یعنی پہلے دایاں دھویا ہے یا بایاں؟)۔

[٢٩٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا إِسْمَاعِيلُ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٠١٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٧۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٣٩

بْنُ مُوسَى، نا مُعْتَمِرٌ، وَخَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا.

[٢٩٥]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسٰى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا أُبَالِي لَوْ بَدَأْتُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ إِذَا تَوَضَّأْتُ.

زیادؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں وضوء کرتا ہوں تو اگر بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں دھولوں تو اس بات کی پروانہیں کرتا۔

[٢٩٦]...... نا جَعْفَرٌ، نا مُوسٰى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلَيْكَ قَبْلَ يَدَيْكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَثْبُتُ.

مجاہدؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پاؤں دھونے سے ابتداء کرلو۔ یہ روایت مرسل ہے اور ثابت نہیں ہے۔

[٢٩٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُودِيِّ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَبَدَأَ بِمَيَاسِرِهِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ. صَحِيحٌ.

ابوعبیدین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو وضوء کرے تو بایاں ہاتھ دھونے سے شروع کرے، تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ

[٢٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، وَثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ

عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ہی ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، تین مرتبہ بازو دھوئے، تین مرتبہ ہی مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ وہ رسول اللہ ﷺ کا کامل وضوء دیکھے تو اسے یہ وضوء دیکھ لینا چاہیے۔ اور شعیبؒ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضوء کرتے دیکھا۔ ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں کہا: آپ نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح

اللّٰهِ ﷺ كَامِلًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا ۔ وَقَالَ شُعَيْبٌ ـ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ . هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ فِيهِ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا . وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ: زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، وَشُعْبَةُ ، وَأَبُو عَوَانَةَ ، وَشَرِيكٌ ، وَأَبُو الْأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَهَارُونُ بْنُ سَعْدٍ ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، وَأَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حُيَيٍّ ، وَحَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، وَجَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ ، فَرَوَوْهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، فَقَالُوا فِيهِ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً . إِلَّا أَنَّ حَجَّاجًا مِنْ بَيْنِهِمْ جَعَلَ مَكَانَ عَبْدِ خَيْرٍ عَمْرًوا ذَامِرَ ، وَوَهِمَ فِيهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا غَيْرَ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَمَعَ خِلَافِ أَبِي حَنِيفَةَ فِيمَا رَوَى لِسَائِرِ مَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ، فَقَدْ خَالَفَ فِي حُكْمِ الْمَسْحِ فِيمَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ فِي الْوُضُوءِ مَسْحُ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً . وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى ، وَأَبُو يُوسُفَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ . ❶

کیا۔ حُفاظِ حدیث کی ایک جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے جن میں یہ ثقات راوی بھی ہیں: زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابوعوانہ، شریک، ابواشہب جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطاۃ، ابان بن تغلب، علی بن صالح بن حُیَی، حازم بن ابراہیم، حسن بن صالح اور جعفر الاحمر، ان سب نے خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ نے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ لیکن ان میں سے حجاج نے عبدِ خیر کی جگہ عمرو ذامر کا نام ذِکر کیا ہے اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔ البتہ ہم ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ علم نہیں رکھتے کہ جس نے یہ بیان کیا ہو کہ آپ نے اپنے سر کا مسح تین مرتبہ کیا، سوائے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے۔ ابوحنیفہ نے اس روایت کو ان تمام رُواۃ کے خلاف بیان کیا ہے جو اس کو روایت کرتے ہیں۔ اور انہوں نے مسح کے حکم کی اس روایت میں بھی مخالفت کی ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے منقول ہے، اور یہ فرماتے ہیں کہ وضوء میں سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہی سُنت ہے۔ اسے ابراہیم بن یحییٰ اور ابویوسف نے، حجاج، خالد اور عبدِ خیر کے واسطے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٢٩٩]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ ثنا إِسْحَاقُ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطَ ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، وَثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ

عبدِ خیر ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (ایک روز) فجر کی نماز پڑھنے کے بعد باہر کھلی جگہ میں آ کر بیٹھ گئے اور اپنے غلام سے کہا کہ میرے لیے وضوء کا پانی لاؤ۔ چنانچہ غلام ان کے پاس ایک تھال میں برتن رکھ کر لے آیا جس میں پانی تھا، ہم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے پانی کا برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے

❶ مسند أحمد: ٨٧٦

الرَّاسِبِيُّ، نا الْوَلِيدُ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: نَا زَائِدَةُ، نا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: جَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَالِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُورُهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضِ الْكَلِمَةِ وَالشَّيْءِ وَمَعْنَاهُ قَرِيبٌ، صَحِيحٌ۔ ❶

دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں کہ آپ نے تینوں بار ہاتھ کو برتن کے اندر نہیں ڈالا، جب تک کہ انہیں تین مرتبہ دھو نہیں لیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا، آپ نے ان میں سے ہر عمل تین تین بار کیا۔ پھر آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور (پانی لے کر) تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، یہاں تک کہ اسے پانی نے ڈھانپ لیا (یعنی پانی کے اندر چلا گیا) پھر اس میں جتنا پانی آ سکتا تھا اتنا لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اس پر پھیرا (تاکہ اس پر بھی پانی لگ جائے) پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس سے چلو بھر کر پی لیا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کے نبی ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، سو جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی ﷺ کا وضوء دیکھے تو یہی ہے آپ ﷺ کا وضوء۔ بعض نے کچھ کلمات والفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے لیکن ان کا معنی تقریباً یہی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

❶ مسند أحمد: ٨٧٦، ٩١٠، ٩١٩، ٩٢٨، ٩٤٥، ٩٨٩، ٩٩٨، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٢٧، ١٠٤٧، ١١٧٨، ١١٩٧، ١١٣٣، ١٣٢٣۔ صحيح ابن حبان: ١٠٥٦، ١٠٧٩

بَابُ تَجْدِيدِ الْمَاءِ لِلْمَسْحِ
مسح کے لیے الگ پانی لینے کا بیان

[۳۰۰]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَوَانِيُّ، نا حَسَنُ بْنُ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، حَدَّثَنِي أَخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَأَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا اور سر کے مسح کے لیے الگ پانی لیا۔

بَابُ تَثْلِيثِ الْمَسْحِ
تین بار مسح کرنا

[۳۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسل رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ هٰكَذَا. إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ضَعِيفٌ. ❶

عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا تو اپنے ہر ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ ہی (ناک میں پانی چڑھایا اور) ناک صاف کیا، تین مرتبہ ہی کلی کی، تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، اپنے ہر بازو کو بھی تین تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا اور اپنے دونوں پاؤں بھی تین تین مرتبہ دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ اس روایت کی سند میں اسحاق بن یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

[۳۰۲]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا، تین بار ہی اپنے چہرے کو دھویا اور اپنی داڑھی کا خلال بھی تین بار کیا، اپنے دونوں بازوؤں کو

❶ سيأتي بعده من طريق أبي وائل عن عثمان

واسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا. ❶

تین تین بار دھویا، اپنے سر کا مسح بھی تین بار کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو تین تین بار دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوں ہی (وضوء) کیا تھا۔

[٣٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَرْدَانَ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا، وَوَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ هٰكَذَا، وَقَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَجْزَأَهُ)). ❷

حمران بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس سے کم وضوء کرے گا اس سے بھی کفایت کر جائے گا۔

[٣٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي عَلٰى عُثْمَانَ مَنْزِلَهُ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَتَمَضْمَضُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: أَلا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِمَاءٍ وَهُوَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَمَضْمَضَ ثَلاثًا، وَنَثَرَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيكُمُوهُ. ❸

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابن دارہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں آیا تو انہوں نے میرے کلی کرنے کی آواز سنی تو انہوں نے کہا: اے محمد۔ میں نے کہا: جی حضور! انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا، اور آپ مقاعد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے تین مرتبہ کلی کی تو تین مرتبہ ناک (میں پانی چڑھایا اور اور) جھاڑا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازو تین تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، میں نے چاہا کہ میں آپ لوگوں کو بھی یہ دِکھلا دوں۔

❶ سلف برقم: ٢٨٦
❷ سنن أبی داود: ١٠٧ ـ مسند البزار: ٤١٨
❸ سلف برقم: ٢٧١

[۳۰۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، وَالْمَقَاعِدُ بِالْمَدِينَةِ حَيْثُ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمَهُ مُعْتَذِرًا إِلَيْهِ، وَقَالَ: لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ)). ❶

بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضوء کیا، اور مدینہ میں مقاعد مسجد کے پاس اس جگہ واقع تھا جہاں فوت شدگان کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی تھی، سو آپ نے تین تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، تین مرتبہ ناک (میں پانی چڑھایا اور پھر اس) کو جھاڑا، تین مرتبہ کلی کی، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے۔ دورانِ وضوء ایک شخص نے انہیں سلام کہا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وضوء سے فارغ ہو گئے، جب وضوء سے فارغ ہوئے تو اس سے معذرت کرتے ہوئے بات کی اور فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے اس طرح وضوء کیا اور (اس دوران) کوئی بات نہ کی، پھر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے انہیں بخش دیا جائے گا۔

[۳۰۶]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمُوهُ. ❷

عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر اور کانوں کا مسح بھی تین مرتبہ کیا، اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضوء ہے، میں نے چاہا کہ تمہیں بھی یہ دکھا دوں۔

[۳۰۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالَا: نا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضوء کیا اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ اپنے ناک (میں پانی چڑھایا اور اس کو) جھاڑا، تین مرتبہ کلی کی، اپنے چہرے اور بازوؤں کو تین تین

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٣٢

❷ سلف برقم: ٢٩٩

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ)).

مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ تین مرتبہ دھوئے، پھر بات کرنے سے پہلے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان جتنے گناہ ہوئے ہوں گے بخش دیے جائیں گے۔

[٣٠٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَرَجَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ، كُنْتُ عَلٰى وُضُوءٍ وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ. ❶

سعید مخزومی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ نکلے، یہاں تک کہ مقاعد پر آ بیٹھے، پھر وضوء کا پانی منگوایا اور تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، تین مرتبہ کُلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے اور بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح وضوء کیا، میں باوضوء ہی تھا لیکن میں نے چاہا کہ تمہیں بھی دکھلا دوں کہ نبی ﷺ نے کیسے وضوء کیا تھا۔

[٣٠٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)۔

[٣١٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كَامِلٍ إِمْلَاءً، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضوء کو دو دو مرتبہ دھویا۔

❶ سلف برقم: ٢٧١

❷ مسند أحمد: ٧٨٧٧، ٨٧٦٢۔ صحيح ابن حبان: ١٠٩٤

أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. ❶

[۳۱۱]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إِصْبَعِهِ. ❷

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے لیے وضوء فرماتے تھے تو اپنی اُنگلی میں پہنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَوَضِّىءِ وَالْمُغْتَسِلِ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُ مِنَ الْمَاءِ

وضوء اور غسل کرنے والے کے لیے کتنی مقدار پانی کا استعمال مستحب ہے؟

[۳۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، نَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثنا أَبُو رَيْحَانَةَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوضِيهِ الْمُدُّ، وَيَغْسِلُهُ الصَّاعُ. ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سفینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُد پانی سے وضوء کرلیا کرتے تھے اور ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ایک مُد کی مقدار دو ہتھیلی پانی کے برابر ہوتی ہے اور ایک صاع میں چار مُد ہوتے ہیں)۔

[۳۱۳]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِنَحْوِ الْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُد کے برابر پانی سے وضوء اور ایک صاع جتنے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

[۳۱۴]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ، قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نَا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ، نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو رطل پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کیا کرتے تھے، اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ (ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق ایک رطل ۳۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا ہے یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام)۔

❶ مسند أحمد: ١٦٤٦٤

❷ سنن ابن ماجه: ٤٩٩۔مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٣٩

❸ مسند أحمد: ٢١٩٣٠

❹ صحيح البخاري: ٢٠١۔صحيح مسلم: ٣٢٥ (٥١) سنن أبي داود: ٩٢۔سنن النسائي: ١/ ١٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٦٨۔مسند أحمد: ٢٤٨٩٧

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ . تَفَرَّدَ بِهِ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❶

اسے اکیلے موسیٰ بن نصر نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

بَابُ السُّنَنِ الَّتِي فِي الرَّأْسِ وَالْجَسَدِ
سر اور جسم کے بارے میں سنتیں

[٣١٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) . قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَضْمَضَةُ . رَوَاهُ خَارِجَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَقَالَ: وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ . تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، وَخَالَفَهُ أَبُو بِشْرٍ، وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، فَرَوَيَاهُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَوْلَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس کام فطرت کا حصہ ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، (وضوء کے دوران) ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا اور استنجاء کرنا۔ زکریا بیان کرتے ہیں کہ مصعب نے کہا: میں دسواں بھول گیا ہوں، البتہ وہ کلی کرنا ہوسکتا ہے۔ اسے خارجہ نے زکریا سے روایت کیا اور آخری کام کی وضاحت کی کہ اس سے مراد قضائے حاجت کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ اسے اکیلے مصعب بن شیبہ نے روایت کیا ہے، ابوبشر اور سلیمان التیمی نے اس کی مخالفت کی ہے اور ان دونوں نے اسے طلق بن حبیب سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے، نہ کہ نبی ﷺ کے فرمان کے طور پر۔

بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ وَالْعَقِبَيْنِ
دونوں پاؤں اور ایڑھیاں دھونے کا وجوب

[٣١٦]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ)) . ❸

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (وضوء میں خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں اور پاؤں کے تلووں کے لیے ہلاکت ہے۔

---

❶ سیتکرر برقم: ٢١٣٨

❷ مسند أحمد: ٢٥٠٦٠

❸ مسند أحمد: ١٧٧١٠

[٣١٧]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَيُدَلِّكُ عَقِبَيْهِ، وَيَقُولُ: ((خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ، لَا يُخَلِّلُ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهَا بِالنَّارِ، وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کیا کرتے تھے تو انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے اور اپنی ایڑھیوں کومَل کر دھویا کرتے تھے، اور فرماتے: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے آگ نہیں گزارے گا (لیکن خشک رہ جانے والی ایڑھیوں کو آگ کا عذاب ہوگا۔

[٣١٨]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ لَا يُخَلِّلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو، اللہ عزوجل روزِ قیامت انہیں آگ میں نہیں ڈالے گا۔

[٣١٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي الْوَلِيدِ، قَالَا: نا هَمَّامٌ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكُ بْنُ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَوْ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَنَحْنُ نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا، فَلَمَّا صَلَّى جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، یا کہا کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھنے لگا، جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: وعلیک السلام، واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو وہ پھر نماز پڑھنے لگا اور ہم اس کی نماز کو بغور دیکھ رہے تھے، ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ نماز میں کیا غلطی کر رہا ہے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو (مجلس میں) آیا، نبی ﷺ کو سلام عرض کیا اور لوگوں کو بھی سلام کہا، تو نبی ﷺ نے اس سے پھر فرمایا: وعلیک السلام، واپس جاؤ اور نماز پڑھ کر آؤ، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمامؒ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ یہ حکم دیا یا تین مرتبہ۔ چنانچہ اس آدمی نے کہا: میں نے کوئی کمی نہیں کی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہو رہا

❶ مسند أحمد: ٢٤١٢٣

❷ مسند أحمد: ٧١٢٢

النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) قَالَ هَمَّامٌ: فَلا أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَالِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَلَوْتُ فَلا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلاتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لا تَتِمُّ صَلاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَمَا أُذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، وَيَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتّٰى يُقِيمَ صُلْبَهُ وَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ))، قَالَ هَمَّامٌ: وَرُبَّمَا قَالَ: ((جَبْهَتَهُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ))، فَوَصَفَ الصَّلاةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ: ((لا تَتِمُّ صَلاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذَالِكَ)). ❶

ہے کہ آپ میری نماز میں کیا غلطی دیکھ رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کسی کی بھی نماز اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسی طرح کامل وضوء نہ کرلے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرمایا ہے، وہ اپنے چہرے کو دھوئے اور کہنیوں تک بازو دھوئے، اپنے سر کا مسح کرے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر (نماز پڑھنے کے لیے) اللہ اکبر کہے، ثناء پڑھے، پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد اسے (قرآن کی جو بھی سورت) آسان لگے یا جس کا اسے حکم ہو وہ پڑھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے، یہاں تک کہ اس کے جوڑ اطمینان کی حالت میں ہو جائیں اور کشادہ ہو جائیں، پھر وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ اس کی کمر بھی بالکل سیدھی ہو جائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے، پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور اپنے چہرے کو۔ ہمام نے ان الفاظ کی بجائے کہا ہے کہ اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے، یہاں تک کہ اس کے جوڑ آرام وسکون کی حالت میں ہو جائیں اور کشادہ ہو جائیں، پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر اپنی پیٹھ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو بھی سیدھا کرلے۔ پھر آپ ﷺ نے چاروں رکعات کا یہی طریقہ بیان کیا، یہاں تک کہ مکمل بیان کر دیا، پھر فرمایا: تم میں سے کسی بھی شخص کی نماز تب تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اس طرح نہ پڑھے۔

[۳۲۰]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَرْسَلَهُ إِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ يَسْأَلُهَا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِنَّ وَكَانَتْ تُخْرِجُ لَهُ

عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں کہ علی بن حسین رحمہ اللہ نے انہیں سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور وہ ان کے لیے وضوء کا پانی رکھا کرتی تھیں۔ کہتے

❶ مسند أحمد: ۱۸۹۹۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۸۷۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۲۲۴۵

الْوَضُوءَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِنَاءً، فَقَالَتْ: فِي هٰذَا كُنْتُ أُخْرِجُ لَهُ الْوَضُوءَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا، وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَتْ: وَقَدْ أَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لَكَ تَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا أَجِدُ فِي الْكِتَابِ إِلَّا غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهَا: فَبِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْإِنَاءُ؟ قَالَتْ: قَدْرُ مُدٍّ بِالْهَاشِمِيِّ، أَوْ مُدٍّ وَرُبُعٍ. قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ حَدَّثَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، وَقَدْ حَدَّثَ أَهْلُ بَدْرٍ مِنْهُمْ: عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ بَدَأَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ.[1]

ہیں کہ ایک روز میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے میرے سامنے ایک برتن رکھا اور کہا: میں اس برتن میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وضوء کا پانی رکھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ وضوء کی ابتداء یوں کرتے کہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوتے، پھر وضوء کرتے اور اپنا چہرہ مبارک تین مرتبہ دھوتے، پھر تین مرتبہ کُلی کرتے اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھاتے، پھر اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر اپنے سر کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کرتے، پھر اپنے پاؤں دھو لیتے۔ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے پاس تمہارے چچازاد یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے تو میں نے انہیں (یہ طریقۂ وضوء) بتلایا تو انہوں نے کہا: میں نے تو کتاب اللہ میں صرف دو دو مرتبہ اعضائے وضوء کو دھونا اور سر اور کانوں کا مسح کرنا پڑھا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) پھر میں نے ان سے پوچھا: برتن کتنی مقدار کا ہوتا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ایک ہاشمی مُد کے بہ قدر، یا سوا مُد کے برابر۔ عباس بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس صحابیہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے کُلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے سے پہلے چہرہ دھویا، جبکہ بدری صحابہ، جن میں سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما بھی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے پہلے چہرہ دھویا، اور لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ))
نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ کان بھی سر کا حصہ ہیں

[۳۲۱] ...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْعُرَيَانِ الْهَرَوِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ وَهُوَ وَهْمٌ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی جیسے سر کے لیے مسح کا حکم ہے اسی طرح کانوں پر بھی مسح ہی کیا جائے گا)۔ راویٔ حدیث نے اسی طرح بیان کیا اور یہ وہم ہے، درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے (یعنی نبی ﷺ کا فرمان

[1] مسند أحمد: ٢٧٠١٥

وَالصَّوَابُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا، هٰذَا وَهْمٌ وَلَا يَصِحُّ وَمَا بَعْدَهُ وَقَدْ بَيَّنْتُ عِلَلَهَا. ❶

نہیں ہے بلکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے) یہ وہم ہے۔ یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت صحیح نہیں، اور میں نے اس کی علت بیان کر دی ہے۔

[۳۲۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَالْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ الْبَزَّازُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). رَفْعُهُ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى هٰذَا ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان، سر ہی کا حصہ ہیں۔ اسے مرفوع کہنا وہم ہے اور درست بات یہی ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اس کی سند میں قاسم بن یحییٰ نامی راوی ضعیف ہے۔

[۳۲۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَرَفْعُهُ أَيْضًا وَهْمٌ. وَرَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَاضِي غَزَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَرَفْعُهُ أَيْضًا وَهْمٌ وَوَهِمَ فِي ذِكْرِ الثَّوْرِيِّ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ مَوْقُوفًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ اسی طرح عبدالرزاق نے عبیداللہ سے بیان کیا ہے اور اس کو مرفوع کہنا بھی وہم ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے ابن ابی السری، عبدالرزاق اور ثوری کے حوالے سے عبیداللہ سے بیان کیا ہے اور اسے بھی مرفوع کہنا وہم ہے۔
ثوری کے ذکر میں بھی اسے وہم ہوا ہے، اور صرف عبدالرزاق نے عبیداللہ کے بھائی عبداللہ بن عمر اور نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔

[۳۲٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ، مَوْقُوفٌ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اسے محمد بن اسحاق نے بھی نافع، عبداللہ بن نافع اور ان کے والد کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

❶ الكامل لابن عدي: ١/ ٢٩٥، ٢٩٦۔ والخطيب في تاريخ بغداد: ١٤/ ١٦١

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

[۳۲۵]...... حَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ، وَيَقُولُ: هُمَا مِنَ الرَّأْسِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کانوں کا مسح کیا کرتے تھے اور فرماتے: یہ دونوں بھی سر کا حصہ ہیں۔

[۳۲۶]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. قَالَ الشَّيْخُ: وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ الَّذِي رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ الْعُرْيَانِ، عَنْ حَاتِمٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرْفُوعًا فَهُوَ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

نافع ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: پہلی حدیث جسے یحییٰ بن عریان نے حاتم، اسامہ بن زید اور نافع کے واسطوں سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ وہم ہے اور درست یہ ہے جو اسامہ بن زید اور ہلال بن اسامہ الفہری کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔

[۳۲۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

ہلال بن اسامہ الفہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

[۳۲۸]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

سعید بن مرجانہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔

[۳۲۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ، نا غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام غیلان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ یہ زید العمی اور مجاہد کے واسطے سے سیدنا ابن عمر

اللّٰهِ النَّحَّاسُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. وَرُوِيَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرْفُوعًا.

ؓ سے مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے۔

[۳۳۰]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَنَزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَطِيَّةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ محمد بن فضل سے مراد ابن عطیہ ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[۳۳۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ، ثنا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). ❶

سیدنا ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔

[۳۳۲]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، ثنا أَبُو كَامِلٍ بِهٰذَا. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو كَامِلٍ، عَنْ غُنْدَرٍ، وَوُهِمَ عَلَيْهِ فِيهِ تَابَعَهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ اسے غندر سے روایت کرنے میں ابوکامل ہے اور اس پر وہم کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔ ربیع بن بدر نے اس کی موافقت کی ہے اور وہ متروک ہے۔ درست بات یہ ہے کہ یہ روایت ابن جریج کے واسطے سے سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[۳۳۳]...... فَأَمَّا حَدِيثُ الرَّبِيعِ بْنِ بَدْرٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ أَبُو الْحَسَنِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، نا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

سیدنا ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

❶ أخرجه العقيلي: ٤/ ٦٧۔ والخطيب في تاريخ بغداد: ٣/ ٢٣٤

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

[٣٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ، نَا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا كَثِيرُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: نَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَمَضْمَضُوا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کیا کرو اور ناک میں پانی چڑھایا کرو، اور کان؛ سر کا ہی حصہ ہیں۔ ربیع بن بدر (جو کہ اس حدیث کی سند میں مذکور ہے) متروک راوی ہے۔

[٣٣٥]...... وَأَمَّا حَدِيثُ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَلَى الصَّوَابِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نَا وَكِيعٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نَا الْحَسَّانِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

[٣٣٦]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٣٣٧]...... نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٣٨]...... نَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[۳۳۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) وَهِمَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِي قَوْلِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ علی بن عاصم کو اپنے اس قول عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ میں وہم ہوا ہے، اور جو روایت اس سے پہلے والی ہے وہ ابن جریج کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

[۳۴۰]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ، وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاخْتُلِفَ عَنْهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے، جابر جعفی اور عطاء کے واسطے سے روایت کی گئی ہے اور اس سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

[۳۴۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ أَبُو سَعِيدٍ بِبَالِسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضوء کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[۳۴۲]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ، نا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلْيَسْتَنْثِرْ)).

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ لفظ بھی ہے کہ ناک سے پانی جھاڑنا چاہیے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٤٤٥، مسند أبي يعلى الموصلي: ٦٣٧٠

❷ مصنف، رقم: ٢٨١

[٣٤٣]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ الْعَائِذِيُّ أَبُو الْحَسَنِ الْأَنْطَاكِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا، نا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) جَابِرٌ ضَعِيفٌ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُطِيعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے ارکان ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس حدیث کی سند میں جابر راوی ضعیف ہے اور اس سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو مطیع حکم بن عبداللہ نے ابراہیم بن طہمان، جابر اور عطاءؒ کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے اور یہی زیادہ درست بات لگتی ہے۔

[٣٤٤]..... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا أَبُو مُطِيعٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ مِنْ وَظِيفَةِ الْوُضُوءِ لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا.

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے لوازم ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اسے عمر بن قیس مکی نے عطاء کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

[٣٤٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْخَصِيبُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو مَنْصُورٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ، وَمِنَ الْوَجْهِ فِي الْإِحْرَامِ. عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ضَعِيفٌ، وَرَوَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ.

عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وضوء کے معاملے میں کان، سر کا حصہ ہیں اور احرام میں یہ چہرے کا حصہ ہیں۔ عمر بن قیس ضعیف راوی ہے اور اس نے اسماعیل بن مسلم سے روایت کیا، انہوں نے عطاء رحمہ اللہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٣٤٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا سُنت ہے اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اسماعیل بن مسلم ضعیف راوی ہے اور قاسم بن غصن بھی اسی کے مثل ہے۔ علی بن ہشام نے اس کے

((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيفٌ، وَالْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ مِثْلُهُ. خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، فَرَوَاهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا. ❶

خلاف بیان کیا ہے اور ان دونوں نے اسماعیل بن مسلم مکی اور عطاء کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ بھی صحیح نہیں۔

[٣٤٧]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ میمون بن مہران کے حوالے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔

[٣٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٥٠]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ يَاسِينَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، بِهَذَا مِثْلَهُ. مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ يُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ یہ راوی محمد بن زیاد متروک الحدیث ہے اور اسے یوسف بن مہران نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٢٨٣

❷ سلف برقم: ٣٣٩

[٣٥١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان؛ سر کا ہی حصہ ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

[٣٥٢]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا ابْنُ عُلَاثَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَمَضْمَضُوا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيفَانِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کیا کرو اور ناک میں پانی چڑھایا کرو، کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ عمرو بن حصین اور ابن علاثہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٣٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ ابن محرر متروک راوی ہے۔

[٣٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ الْقَلَانِسِيِّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا الْبَخْتَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، نا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ، وَأَبُوهُ مَجْهُولٌ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کی سند میں بختری بن عبید ضعیف راوی ہے، اس کے والد کے حالات معلوم نہیں ہیں اور یہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

[٣٥٥]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ الْأَحْمَرُ، نا [illegible] بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ علی بن جعفر نے عبدالرحیم کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے جبکہ اس کا موقوف ہونا ہی درست بات ہے اور حسن نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

❶ سنن ابن ماجه: ٤٤٥

❷ [illegible] برقم: ٣٠٩

((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). رَفَعَهُ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي مُوسَى. ❶

[٣٥٦]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مَوْقُوفٌ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ وَغَيْرُهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ.

حسن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ یہ روایت موقوف ہے، ابراہیم بن موسیٰ الفراء وغیرہ نے عبدالرحیم کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور یہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

[٣٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). وَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَاقَيْنِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً. شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَقَدْ وَقَفَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ. ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے کویوں (یعنی وہ گوشے جو ناک کی طرف ہوتے ہیں) پر بھی مسح کیا کرتے تھے، اور بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ اس روایت کی سند میں شہر بن حوشب قوی راوی نہیں ہے اور سلیمان بن حرب نے حماد کے حوالے سے اسے موقوف روایت کیا ہے اور ثقہ اور معتبر راوی ہیں۔

[٣٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). ❸

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادٌ، عَنْ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے، یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٠٩٦

❷ سنن أبي داود: ١٣٤ ـ جامع الترمذي: ٣٧ ـ سنن ابن ماجه: ٤٤٤ ـ مسند أحمد: ٢٢٢٢٣

❸ شرح المعاني والآثار للطحاوي: ١/ ٣٣

سِنَانٌ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ))، بِالشَّكِّ.

یعنی راوی کو شک ہوا ہے۔

[۳۶۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا أَبُو مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). أَسْنَدَهُ هَؤُلَاءِ عَنْ حَمَّادٍ، وَخَالَفَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ تمام رُواۃ نے اسے حماد سے روایت کیا اور سلیمان بن حرب نے ان کے خلاف بیان کیا، یہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

[۳۶۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ وَصَفَ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ مَاقَيْهِ بِالْمَاءِ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ، إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي أُمَامَةَ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ بَدَّلَ، أَوْ كَلِمَةً قَالَهَا سُلَيْمَانُ أَيْ أَخْطَأَ. خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، رَوَاهُ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ غَسَلَ مَاقَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْأُذُنَيْنِ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ بیان کیا اور فرمایا: آپ ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو پانی کے ساتھ آنکھوں کے کویوں (یعنی وہ گوشے جو ناک کی طرف ہوتے ہیں) پر بھی مسح کرتے تھے۔ راوی نے کہا: کیا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں؟ تو سلیمان بن حرب نے کہا: یہ صرف ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں، سو جس نے بھی اس کے علاوہ کہا اس نے (اس کو) تبدیل کر دیا، یا سلیمانؒ نے کوئی ایسی بات کی جس سے مراد تھا کہ اس نے غلطی کی۔ حماد بن سلمہ نے اس کے خلاف بیان کیا اور اسے سنان بن ربیعہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اپنی آنکھوں کے کویوں کو دھوتے تھے۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے کانوں کا ذکر نہیں کیا۔

[۳۶۲]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ فِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ وَشَهْرٌ ضَعِيفٌ، وَالْحَدِيثُ فِي رَفْعِهِ شَكٌّ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: قَالَ أَبِي: سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو رَبِيعَةَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ.

دعلج بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن ہارون سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مستند نہیں ہے، اس میں شہر بن حوشب ہے جو ضعیف راوی ہے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں شک ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: سنان بن ربیعہ ابوربیعہ مضطرب الحدیث ہے۔

[٣٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو حَيْوَةَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). هٰذَا مُرْسَلٌ وَرُوِيَ عَنْهُ مُتَّصِلًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَصِحُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ یہ روایت مرسل ہے اور ان سے متصل بھی روایت کی گئی ہے جو یہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں۔ ابوبکر بن ابومریم ضعیف راوی ہے۔

[٣٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کی سند میں ابوبکر بن ابومریم راوی ضعیف ہے۔

[٣٦٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَابِرٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

[٣٦٦]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُرْجَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ، نا عَفَّانُ بْنُ سَيَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَكَمِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). عَبْدُ الْحَكَمِ لَا يُحْتَجُّ بِهِ، وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، مِنْ قَوْلِهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ عبدالحکم راوی قابل حجت نہیں ہے اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا گیا ہے، اس کی اسناد میں ایک آدمی نامعلوم ہے، اس نے اسے اپنے باپ کے حوالے سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٣٥٧

❷ سلف برقم: ٣٥٧

وَفِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ. ❶

[٣٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ، وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

ایک انصاری شخص نے اپنے باپ کے حوالے سے روایت کیا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یاد رکھو! بلاشبہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

[٣٦٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، نا الْيَمَانُ أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْأُذُنَيْنِ، فَقَالَتْ: مِنَ الرَّأْسِ، وَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا إِذَا تَوَضَّأَ. الْيَمَانُ ضَعِيفٌ.

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کانوں کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ سر کا حصہ ہیں۔ اور انہوں نے (مزید) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ اس روایت کی سند میں یمان راوی ضعیف ہے۔

[٣٦٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالُوا: نا زَائِدَةُ، نا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: جَلَسَ عَلِيٌّ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، وَطَسْتٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

عبد خیر ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (ایک روز) فجر کی نماز پڑھنے کے بعد باہر کھلی جگہ میں آ کر بیٹھ گئے اور اپنے غلام سے کہا کہ میرے لیے وضوء کا پانی لاؤ۔ چنانچہ غلام ان کے پاس تھال میں ایک برتن رکھ کر لایا جس میں پانی تھا، ہم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے پانی کا برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں: آپ نے تینوں بار ہاتھ کو برتن کے اندر نہیں ڈالا، جب تک کہ انہیں تین مرتبہ دھو نہیں لیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا۔ آپ

❶ الكامل لابن عدي: ٢/ ٤٥٠

الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَالِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُورُهُ. وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ. ❶

نے ان میں سے ہر عمل تین تین بار کیا۔ پھر آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور (پانی لے کر) تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، یہاں تک کہ اسے پانی نے ڈھانپ لیا (یعنی پانی کے اندر چلا گیا) پھر اس میں جتنا پانی آ سکتا تھا اتنا لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اس پر پھیرا (تاکہ اس پر بھی پانی لگ جائے) پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس سے چلو بھر کر پی لیا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کے نبی ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، سو جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی ﷺ کا وضوء دیکھے تو یہی ہے آپ ﷺ کا وضوء۔ بعض نے کچھ کلمات والفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے لیکن ان کا معنی تقریباً یہی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[۳۷۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُنَيْنِ، وَاللَّفْظَةُ لِابْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالُوا: نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ دَعَا بِوَضُوءٍ بِكُوزٍ، فَجِيءَ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَضْمَضَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

ایوب بن عبداللہ ابو خالد القرشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن بن ابو الحسن کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مگ میں پانی منگوایا۔ پانی لایا گیا اور اسے ایک برتن میں ڈالا گیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا مسح کیا، اپنے کانوں کا مسح کیا، اپنی داڑھی کا خلال کیا اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ یہ رسول اللہ ﷺ کا وضوء ہے۔

❶ مسند الشامیین: ۱۳۳۶

وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَمَسَحَ أُذُنَيْهِ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ هٰذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

[٣٧١]...... حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَمُؤَخِّرَهُ وَصُدْغَيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا. ❶

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضوء کیا تو اپنے سر کے اگلے حصے، پچھلے حصے اور اپنے کانوں کے پچھلے حصوں (کن پٹیوں) پر مسح کیا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں داخل کیں اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کیا۔

[٣٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذَالِكَ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا يَقُولُ الثَّقَفِيُّ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ فِعْلِهِ

حُمید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ وضوء کیا کرتے تھے تو اپنے کانوں کے بیرونی حصے اور ان کے اندرونی حصے پر مسح کرتے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔ ابن صاعدؒ کہتے ہیں کہ یہ ثقفی وغیرہ کا قول ہے، وہ اسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر روایت کرتے ہیں۔

[٣٧٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْأُذُنَيْنِ.

حُمید الطّویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں پر مسح کیا، پھر فرمایا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں کانوں کے مسح کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

[٣٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّاصِحِ بِمِصْرَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ، قَالُوا: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا ملتے تھے، پھر داڑھی میں نیچے کی طرف انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔ دو مختلف سندوں کے ساتھ یہ روایت مرسل مروی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: اسے ابومغیرہ نے اوزاعیؒ سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٢٩ ـ جامع الترمذي: ٣٤ ـ مسند أحمد: ٢٧٠١٦

حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، قَالَ أَبِي: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، وَقَتَادَةُ قَالَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. مُرْسَلًا وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ. قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَاهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مَوْقُوفًا. ❶

[٣٧٥]...... حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ، نَحْوَ قَوْلِ ابْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل گزشتہ روایت ہی کے مثل ہے، مگر اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

[٣٧٦]...... حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو ٹوپی کو اوپر اٹھا لیتے اور اپنے سر کے اگلے حصے پر مسح کرتے۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي فَضْلِ الْوُضُوءِ وَاسْتِيعَابِ جَمِيعِ الْقَدَمِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

وضوء کی فضیلت اور دورانِ وضوء پورے پاؤں تک اچھی طرح پانی پہنچانا

[٣٧٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الزَّيَّاتُ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ: حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْنَا لِلصَّلَاةِ أَنْ نَغْسِلَ أَرْجُلَنَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم نماز کے لیے وضوء کریں تو اپنے پاؤں دھوئیں۔

[٣٧٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا

شداد ابوعمار، جنہوں نے نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کی

❶ سيأتي برقم: ٥٥٥

❷ سنن ابن ماجه: ٤٣٢

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، وَثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نا شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ، وَقَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُو أُمَامَةَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي أَنَّكَ رُبُعُ الْإِسْلَامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يُقَرِّبُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا فِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مَعَ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُومُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). [1]

زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کس بات کی بناء پر آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ اسلام کا چوتھائی ہیں؟ (یعنی آپ اسلام قبول کرنے والے چوتھے شخص ہیں)۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث بیان کی۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضوء کے بارے میں بتلائیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضوء کرنا چاہے وہ پانی کو قریب کر لے، پھر کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور جھاڑے تو اس کے منہ کے اور اس کے ناک کے بانسے کے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں سب پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے چہرے کو اسی طرح دھوئے جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے بمع اس کی داڑھی کے کناروں کے سب گناہ پانی کے ساتھ ہی بہہ جاتے ہیں، پھر جب کہنیوں تک اپنے بازو دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے ہی نہیں بلکہ اس کی انگلیوں کے پوروں کے گناہ بھی پانی کے ساتھ ہی بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے سر کا مسح کرے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں تک سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوئے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کے پاؤں کی انگلیوں تک سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے جس کا وہ اہل ہے، پھر وہ دو رکعت نماز پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

[۳۷۹]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، بِهٰذَا

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ یہ اسناد ثابت صحیح ہے۔

[1] مسند أحمد: ۱۷۰۱۹

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ . هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ .

[۳۸۰]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، نا لَيْثٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَوْ عَنْ أَخِي أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا عَلَى أَعْقَابِ أَحَدِهِمْ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ أَوْ مِثْلُ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) . فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ أَعَادَ الْوُضُوءَ .

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ، یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے ایک شخص کی ایڑھیوں پر درہم یا ناخن جتنی جگہ پر پانی نہیں پہنچا تھا (یعنی دورانِ وضوء وہ جگہ خشک رہ گئی تھی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: (خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ پھر ان میں سے ہر شخص دیکھا کرتا تھا کہ اگر کسی جگہ پر پانی نہ پہنچا ہوتا تو وہ دوبارہ وضوء کرتا تھا۔

[۳۸۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نا عَمِّي ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ ، يَقُولُ: نا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الظُّفُرِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ)) . تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ . [1]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے وضوء کیا ہوا تھا اور اپنے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح وضوء کرو۔ اس روایت کو قتادہ سے اکیلے جریر بن حازم نے روایت کیا ہے، البتہ یہ ثقہ ہیں۔

[۳۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ ، ثنا الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ الْحَرَّانِيُّ ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ .

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا (آگے گزشتہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا)۔

[۳۸۳]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، نا الْحَارِثُ بْنُ بَهْرَامَ ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا، جس نے وضوء کیا ہوا تھا اور اس کے ایک پاؤں پر اس

[1] سنن أبي داود: ۱۷۳ ـ سنن ابن ماجه: ٦٦٥ ـ مسند أحمد: ۱۲٤۸۷ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۸۳

سِقْلَابٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّأَ وَبَقِيَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلُ ظُفُرِ إِبْهَامِهِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَأَتِمَّ وُضُوءَكَ)). فَفَعَلَ وَالْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ. الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

کے انگوٹھے کے بقدر جگہ باقی رہ گئی تھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ اور پورا وضوء کر کے آؤ۔ چنانچہ اس نے (دوبارہ وضوء) کیا۔ مذکورہ احادیث کا معنی ایک دوسرے کے قریب ہی ہے۔ اس روایت کی سند میں وازع بن نافع حدیث کے حوالے سے ضعیف راوی ہے۔

[٣٨٤]...... وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلًا فِي رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ حِينَ تَطَهَّرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِهٰذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ؟ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ اللُّمْعَةَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ. ❷

عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جس پر وضوء کرتے ہوئے پانی نہیں پہنچا تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وضوء کے ساتھ تم نماز میں شریک ہوئے ہو؟ اور آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس خشک جگہ کو دھوئے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

[٣٨٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلًا وَبِظَهْرِ رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَبِهٰذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَرْدُ شَدِيدٌ وَمَا مَعِي مَا يُدَفِّينِي، فَرَقَّ لَهُ بَعْدَمَا هَمَّ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: اغْسِلْ مَا تَرَكْتَ مِنْ قَدَمِكَ وَأَعِدِ الصَّلَاةَ، وَأَمَرَ لَهُ بِخَمِيصَةٍ.

عبید بن عمیر لیثی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے پاؤں کی پُشت پر کچھ جگہ خشک رہ گئی تھی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اسی وضوء کے ساتھ تم نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! سردی بہت سخت ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو مجھے (سردی سے) بچا لے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) اس کے ساتھ نرم رویہ اختیار کر لیا، جبکہ اس سے پہلے آپ اس کے ساتھ سختی سے نمٹنے لگے تھے۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: جو تو نے اپنے پاؤں کا حصہ خشک چھوڑ دیا ہے اسے دھو اور دوبارہ نماز پڑھ۔ اور اسے ایک دھاری دار کُرتا دینے کا بھی حکم فرمایا۔

[٣٨٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ رَجُلٍ

رسول اللہ ﷺ کے ایک پسندیدہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ان کے پاس تشریف لائے اور غسل فرمایا، آپ کے جسم کا ایک حصہ خشک رہ گیا تو ہم نے

❶ مسند أحمد: ١٣٤ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٢٤٠

❷ صحيح مسلم: ٢٤٣ (٣١)

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرْضِيٌّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَقَدْ بَقِيَتْ لُمْعَةٌ مِنْ جَسَدِهِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَكَانَ لَهُ شَعْرٌ وَارِدٌ، فَقَالَ بِشَعْرِهِ هٰكَذَا عَلَى الْمَكَانِ فَبَلَّهُ. عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا بَصْرِيٌّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَغَيْرُهُ مِنَ الثِّقَاتِ يَرْوِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

کہا: اے اللہ کے رسول! اس جگہ پر پانی نہیں پہنچا، آپ ﷺ کے بال لمبے اور گھنے تھے، تو آپ نے اپنے بالوں کو ہی اس جگہ پر مَل کر اسے تر کر لیا۔ عبدالسلام بن صالح بصری قوی راوی نہیں ہے، اس کے علاوہ دوسرے راوی ثقہ ہیں وہ اسے اسحاق کے واسطے سے علاء سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[۳۸۷]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ، نا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَدَوِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَرَأَى عَلَى عَاتِقِهِ لُمْعَةً بِهٰذَا، وَقَالَ: فَقَالَ بِشَعْرِهِ وَهُوَ رَطْبٌ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَهُوَ الصَّوَابُ.

علاء بن زیاد العدوی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسلِ جنابت کیا اور اپنے کندھے پر کچھ جگہ خشک دیکھی تو اپنے گیلے بالوں کو ہی اس جگہ پر مَل لیا۔ یہ روایت مرسل ہے اور یہی بات درست ہے۔

بَابُ التَّنَشُّفِ مِنْ مَاءِ الْوُضُوءِ
وضوء کے بعد تولیے یا رومال وغیرہ سے پانی پونچھنا

[۳۸۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا بَعْدَ وُضُوئِهِ. أَبُو مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پرانا کپڑا ہوتا تھا جس کے ساتھ آپ وضوء کے بعد پانی پونچھا کرتے تھے۔ ابومعاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور یہ متروک ہے۔

[۳۸۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، نا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو میں نے آپ کے وضوء کا کچھ پانی لے لیا اور اسے (برکت کے لیے) اپنے کنویں میں ڈال دیا۔

❶ جامع الترمذی: ٥٣٠۔ سنن ابن ماجه: ٤٦٨۔ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤۔

اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَصَبَبْتُهُ فِي بِئْرِي.

بَابٌ فِي نَضْحِ الْمَاءِ عَلَى الْفَرْجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

[۳۹۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو يَحْيَى الْجَحْدَرِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ. ❶

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نزولِ وحی کے پہلے پہلے دِنوں میں آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو وضوء اور نماز کا طریقہ دِکھلایا، پھر جب وہ وضوء سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لیا اور اسے اپنی شرم گاہ پر مار لیا۔

[۳۹۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، نا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا رِشْدِينُ، عَنْ عَقِيلٍ، وَقُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَرَاهُ الْوُضُوءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ بِهَا فِي الْفَرْجِ. ❷

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام جب نبی ﷺ پر (وحی لے کر) نازل ہوئے تو انہوں نے آپ کو وضوء کا طریقہ دِکھلایا، پھر جب وہ وضوء سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لیا اور شرم گاہ پر چھینٹے مار لیے۔

بَابٌ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ

جب مرد وعورت کی شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ بھی ہو

[۳۹۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب شرم گاہ شرم گاہ کے ساتھ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، جب میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا تو ہم نے بھی غسل کیا۔

---

❶ مسند أحمد: ١٧٤٨٠ ❷ مسند أحمد: ٢١٧٧١

❸ مسند أحمد: ٢٥٢٨٣ـ صحيح ابن حبان: ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٨١، ١١٨٥، ١١٨٦

[۳۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْأَةَ وَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ؟ قَالَتْ: فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا . رَفَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ ، وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ وَغَيْرُهُمْ مَوْقُوفًا . ❶

قاسم بن محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو بیوی سے ہمبستری کرے اور انزال نہ کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے کیا تھا تو ہم نے بھی اس صورت میں غسل کیا۔ آگے دو سندوں کا ذِکر ہے: ایک کے ساتھ مرفوع اور دوسری سند کے ساتھ موقوف مروی ہے۔

[۳۹٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ ، نا عَمِّي ، حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ هَلْ عَلَيْهِ غَسْلٌ؟ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَالِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتا ہے، پھر وہ سست پڑ جاتا ہے تو کیا اس پر غسل لازم آتا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (وہیں) بیٹھی ہوئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ بھی ایسے کرتے ہیں، پھر ہم غسل کر لیتے ہیں۔

[۳۹٥]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ أَبُو أَيُّوبَ الْحَدَّادُ بَصْرِيٌّ ، عَنْ أَبِي ظِلَالٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَقَدِ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَكَانَ نُكْتَةٌ مِثْلَ الدِّرْهَمِ يَابِسٌ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَسَلَتَ شَعْرَهُ مِنَ الْمَاءِ وَمَسَحَهُ بِهِ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ . الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ ضَعِيفٌ . وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور آپ نے (نماز سے پہلے) غسلِ جنابت کیا تھا، تو درہم کے برابر ایک جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا، تو (آپ ﷺ سے) کہا گیا: اے اللہ کے رسول! اس جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے بالوں سے پانی نچوڑا اور اسے اس جگہ پر پھیر دیا اور نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ اس روایت کی سند میں متوکل بن فضیل راوی ضعیف ہے اور عطاء بن عجلان سے بھی روایت کی گئی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، وہ ابن ملیکہ کے واسطے سے سیدہ

❶ السنن النسائی الکبریٰ: ۱۹٤ ـ سنن ابن ماجه: ٦٠٨
❷ مسند أحمد: ٢٤٣٩١

عَجْلَانَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

[۳۹٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَنَابَةٍ فَرَأَى لُمْعَةً بِجِلْدِهِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَعَصَرَ خَصْلَةً مِنْ شَعْرِ رَأْسِهِ فَأَمَسَّهَا ذَالِكَ الْمَاءَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت کیا تو اپنے جسم پر ایک جگہ دیکھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے بالوں کا گچھا نچوڑا اور اس پانی کو اس جگہ پر پھیر دیا۔

[۳۹۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَفَّانُ، نا هَمَّامٌ، نا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَجْهَدَ نَفْسَهُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیوی کی چار شاخوں (یعنی جائے مجامعت) پر بیٹھے اور اپنے نفس کے ساتھ کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

[۳۹۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَاجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ))، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ایک راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ اگرچہ انزال نہ بھی ہو۔

[۳۹۹]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْغُسْلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالْجُمُعَةِ، وَالْحِجَامَةِ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ)). مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار امور پر غسل کیا جائے: جنابت کے وقت، جمعہ کے دن، سینگی لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے پر۔ مصعب بن شیبہ نہ تو قوی ہے اور نہ حافظ ہے۔

❶ صحیح مسلم: ۳٤۸ (۸۷)۔ مسند أحمد: ۷۱۹۸، ۸۵۷٤، ۹۱۰۷، ۱۰۷٤۳، ۱۰۷٤۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۱۷٤، ۱۱۷۸، ۱۱۸۲

وَلَا بِالْحَافِظِ . ❶

[٤٠٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَسْكَرِيُّ، نا أَبُو عُمَرَ الْمَازِنِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، ثنا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الْأَرْضِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ پانی پر جنابت کا اثر ہوتا ہے، نہ زمین پر جنابت پڑتی ہے اور نہ ہی کپڑے پر جنابت اثر انداز ہوتی ہے۔

[٤٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ح نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يُجْنَبْنَ: الْإِنْسَانُ، وَالْمَاءُ، وَالْأَرْضُ، وَالثَّوْبُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار چیزیں جنبی نہیں ہوتیں: انسان، پانی، زمین اور کپڑا۔

[٤٠٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ بِيَدَيْهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا فَصَبَّهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ فَأَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت فرماتے تھے تو ابتداء میں اپنے ہاتھ دھوتے، پھر اسی طرح وضوء کرتے جیسے نماز کے لیے وضوء فرماتے تھے، پھر اپنے ہاتھ کو (پانی کے) برتن میں ڈالتے اور اس (پانی) کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، یہاں تک کہ جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو اچھی طرح تر کر لیا ہے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ پانی کا چلو لیتے اور اسے اپنے سر پر بہا لیتے، پھر غسل کر لیتے اور اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیتے۔

[٤٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ، نا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ

جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (غسل جنابت میں) اسی طرح وضوء کیا کرتے تھے جس طرح نماز کے لیے کرتے تھے، پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے اور ہم بالوں کی چوٹیاں بنی ہونے کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٥١٩٠

❷ صحيح البخاري: ٢٤٨، ٢٦٢، ٢٧٢۔ صحيح مسلم: ٣١٦۔ مسند أحمد: ٢٤٢٥٧۔ صحيح ابن حبان: ١١٩٦

يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفْرَةِ. ❶

[٤٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلًا مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَأَفْرَغَ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ بِمِلْءِ كَفَّيْهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَأَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ. ❷

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسلِ جنابت (کا پانی) قریب کیا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا اور اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے اسے دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو اچھی طرح زمین پر رگڑا، پھر اسی طرح وضوء کیا جس طرح آپ نماز کے لیے وضوء کرتے تھے، پھر آپ نے اپنی ہتھیلیاں بھر کر اپنے سارے جسم کو دھویا، پھر اس جگہ سے ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں دھو لیے۔ میں آپ ﷺ کے پاس رومال لے کر آئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٤٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلًا، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَنْ يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے غسل جنابت کیا تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا، پھر اپنے ہاتھ کو دیوار پر یا زمین پر رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا، پھر آپ ﷺ نے اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیا، پھر (غسل والی جگہ سے) ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں دھو لیے۔

[٤٠٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، نا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایسی عورت تھی جو اپنے سر کی بہت سخت چوٹیاں بنایا کرتی تھی، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں صرف

❶ مسند أحمد: ٢٥٥٥٢

❷ صحيح البخاري: ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٧٤، ٢٧٦۔صحيح مسلم: ٣١٧ (٣٧)۔سنن أبي داود: ٢٤٥۔جامع الترمذي: ١٠٣۔سنن النسائي: ١/ ١٣٧۔سنن ابن ماجه: ٤٦٧

سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ امْرَأَةً أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، أَوْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ تُفْرِغِي عَلَيْكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ)). ❶

یہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو ڈال لو، پھر اپنے جسم پر پانی بہا لو، تم پاک ہو جاؤ گی۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی روایات

[٤٠٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الِاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کو مسنون قرار دیا ہے۔

[٤٠٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو السَّرِيِّ يَعْنِي هَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ، نا وَكِيعٌ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٠٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نا بَرَكَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلَاثًا فَرِيضَةً. هَذَا بَاطِلٌ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا بَرَكَةُ، وَبَرَكَةُ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ وَكِيعٍ، الَّذِي كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هَذَا مُرْسَلًا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَنَّ الِاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا، وَتَابَعَ وَكِيعًا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنبی شخص کے لیے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل تین تین مرتبہ کرنا فرض قرار دیا ہے۔ یہ روایت باطل ہے، کیونکہ اسے برکۃ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا اور برکۃ وہ شخص ہے جو اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔ درست بات یہ ہے کہ وکیع کی وہ حدیث جو ہم نے اس سے پہلے رقم کی ہے، جو ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کو مسنون قرار دیا ہے۔ وہ مرسل ہے، اور عبیداللہ بن موسیٰ وغیرہ نے وکیع کی موافقت کی ہے۔

[٤١٠]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا

ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل

---

❶ صحيح مسلم: ٣٣٠ـ سنن أبي داود: ٢٥١ـ سنن ابن ماجه: ٦٠٣ـ جامع الترمذي: ١٠٥ـ سنن النسائي: ١/ ١٣١ـ مسند أحمد: ٢٦٤٧٧ـ صحيح ابن حبان: ١١٩٨

❷ أي رقم: ٤١٥، ٤١٦

السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالِاسْتِنْشَاقِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کا حکم فرمایا۔

[٤١١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ أَعَادَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ وَاسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ. وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: إِذَا نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ إِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ انْصَرَفَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ. قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ: لَيْسَ لِعَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ، عَائِشَةُ بِنْتُ عَجْرِدٍ لَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر جنابت کا غسل کیا ہو (اور کلی نہ کی ہو اور ناک میں پانی نہ چڑھایا ہو) تو وہ دوبارہ کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور وہیں سے دوبارہ نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی ہو۔ ابن عرفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر غسل جنابت میں آدمی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائے تو وہ نماز توڑ دے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور دوبارہ نماز پڑھے۔ الشیخ الحافظ فرماتے ہیں: عائشہ بنت عجرد سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور عائشہ ایسی مستند راویہ نہیں ہے کہ جس سے حجت قائم کی جا سکے۔

[٤١٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: يُعِيدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ غسل جنابت میں (کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھولنے پر) نماز کو دوہرائے گا لیکن وضوء میں نہیں دوہرائے گا۔

[٤١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْبَاطٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يُعِيدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: وہ صرف جنبی ہونے کی صورت میں ہی نماز دوہرائے گا۔

[٤١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرِدٍ، فِي جُنُبٍ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ، قَالَتْ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ.

عائشہ بنت عجرد اس جنبی شخص کا حکم روایت کرتی ہیں جو (دورانِ غسل) کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جاتا ہے، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ (یاد آنے پر) کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور نماز کو دوہرائے۔

[٤١٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

الْمَحَامِلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ. تَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ فَوَصَلَهُ، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُمَا. ❶

ہمیں کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم فرمایا۔ داؤد بن محبر نے اس کی موافقت کی اور اسے موصول بیان کیا جبکہ ان دونوں کے علاوہ دیگر نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٤١٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، نا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، نا حَمَّادٌ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ حَمَّادٍ غَيْرُ هٰذَيْنِ، وَغَيْرُهُمَا يَرْوِيهِ عَنْهُ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا يَذْكُرُ أَبَا هُرَيْرَةَ. ❷

دو مختلف سندوں سے اسی حدیث کا بیان ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغُسْلِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ
عورت کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

[٤١٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا. خَالَفَهُ شُعْبَةُ. ❸

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ مرد، عورت کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرے اور عورت، مرد کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرے، البتہ وہ دونوں اکٹھے شروع کر سکتے ہیں۔

[٤١٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت، مرد کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضوء بھی کر سکتی ہے اور اس کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل بھی کر سکتی ہے لیکن

---

❶ سلف برقم: ٤٠٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٥٢

❸ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٤

تَتَوَضَّأُ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ الرَّجُلِ وَطَهُورِهِ، وَلَا يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَلَا طُهُورِهَا. وَهٰذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

مرد، عورت کے غسل یا وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضوء نہیں کر سکتا۔ یہ روایت صحیح موقوف ہے اور یہی درست ہونے کے زیادہ لائق ہے۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے قرآن پڑھنے کی ممانعت

[٤١٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

[٤٢٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٢١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٤٢٢]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْأَبْهَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

صرف سند کا فرق ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٤٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنبی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٨٨

مَسْلَمَةَ ، حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)) . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا كَانَ بِمِصْرَ وَهٰذَا غَرِيبٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ ، وَرَوَى عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ .

روایت کی سند میں مذکور راوی عبدالملک مصر کا باسی تھا اور یہ غریب ہے (یعنی اس کی روایات میں تفرد ہوتا ہے) اس نے مغیرہ بن عبدالرحمان سے روایت کیا اور وہ ثقہ ہیں، انہوں نے ابومعشر سے اور انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

[٤٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَقْرَآنِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں پڑھ سکتے۔

[٤٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ ، نا أَبُو الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فِي الرَّحَبَةِ ، فَخَرَجَ إِلَى أَقْصَى الرَّحَبَةِ ، فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَبَوْلًا أَحْدَثَ أَوْ غَائِطًا ، ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ قَبَضَهُمَا إِلَيْهِ ، ثُمَّ قَرَأَ صَدْرًا مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يُصِبْ أَحَدَكُمْ جَنَابَةٌ ، فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا . هُوَ صَحِيحٌ عَنْ عَلِيٍّ . ❶

ابوالغریف الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ اس میدان کے ایک کونے کی طرف چلے گئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے پیشاب کیا یا پاخانہ۔ پھر آپ آئے اور پانی کا برتن منگوایا (وہ لایا گیا) تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے قرآن پکڑا اور شروع سے کچھ حصہ پڑھا، پھر فرمایا: قرآن اس حالت میں پڑھا کرو جب تم میں سے کوئی جنبی نہ ہو، لیکن اگر کسی کو جنابت لاحق ہو تو پھر وہ ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

[٤٢٦]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ ، نا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ - قَالَ أَبُو مَالِكٍ: وَأَخْبَرَنِي مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى كِلَاهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہارے لیے بھی اسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں، جب تم جنبی ہو تو قرآن نہ پڑھا کرو، نہ ہی رکوع میں اور نہ ہی سجدے میں (قرآن پڑھا کرو) اور تم اس حال میں نماز نہ پڑھو کہ تمہارے بال بندھے ہوئے

❶ ٨٧٢

اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ إِنِّي أَرْضَى لَكَ مَا أَرْضَى لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تَقْرَأِ الْقُرْآنَ وَأَنْتَ جُنُبٌ، وَلَا أَنْتَ رَاكِعٌ، وَلَا أَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تُصَلِّ وَأَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ، وَلَا تَدْبَحْ تَدْبِيحَ الْحِمَارِ)). ❶

ہوں (جیسے عورتیں بالوں کی چوٹی بنا لیتی ہیں) اور دورانِ نماز اس طرح مت جھکو جس طرح گدھا جھکتا ہے۔ (حدیث میں مذکور لفظ ''دبح'' کا مطلب یہ ہے کہ رکوع میں کمر کو پھیلا دینا اور سر کو اس طرح نیچے جھکانا کہ سر سُرین سے بھی نیچے ہو جائے)۔

[٤٢٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا أَبُو الْأَسْوَدِ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ، قَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: ((اسْتُرْ عَلَيَّ حَتَّى أَغْتَسِلَ))، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَأَخْبَرْتُ بِذَالِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ، فَقَالَ: ((نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا أَقْرَأُ حَتَّى أَغْتَسِلَ)). ❷

سیدنا عبداللہ غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا، پھر فرمایا: میرے لیے پردے کا انتظام کرو، تاکہ میں غسل کرلوں۔ میں نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ جنبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے جب یہ بات سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتلائی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یہ کہہ رہا ہے کہ آپ نے حالتِ جنابت میں کھانا کھایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب میں وضوء کر لیتا ہوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن قرآن تب تک نہیں پڑھتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

[٤٢٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْغَافِقِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ((إِذَا تَوَضَّأْتُ وَأَنَا جُنُبٌ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا أُصَلِّي وَلَا أَقْرَأُ حَتَّى أَغْتَسِلَ)).

سیدنا عبداللہ بن مالک غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: میں جنبی ہونے پر جب وضوء کرلوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن نماز اور قرآن تب تک نہیں پڑھتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

[٤٢٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قرآن پڑھنے سے کوئی کام منع نہیں کرتا تھا، سوائے اس کے کہ آپ جنبی ہوں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے کہا: انہوں نے اس سے اچھی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

---

❶ مسند أحمد: ٦١٩، ١٢٤٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٩

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: مَا أَحْدَثَ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ. ❶

[٤٣٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ، قَالَا: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ السِّمْسَارُ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ. إِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَغَيْرُهُ لَا يَذْكُرُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔ اس کی اسناد صالح ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣١]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص حالتِ جنابت میں قرآن پڑھے۔

[٤٣٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: نَا أَبُو نُعَيْمٍ، نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ مُضْطَجِعًا إِلَى جَنْبِ امْرَأَتِهِ، فَقَامَ إِلَى جَارِيَةٍ لَهُ فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، وَفَزِعَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَضْجَعِهِ فَقَامَتْ وَخَرَجَتْ فَرَأَتْهُ عَلَى جَارِيَتِهِ، فَرَجَعَتْ إِلَى الْبَيْتِ فَأَخَذَتِ الشَّفْرَةَ ثُمَّ خَرَجَتْ، وَفَرَغَ فَقَامَ فَلَقِيَهَا تَحْمِلُ الشَّفْرَةَ،

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے، پھر وہ اپنی لونڈی کے پاس آئے جو کمرے کے ایک کونے میں لیٹی ہوئی تھی اور اس سے ہمبستری کی۔ آپ کی بیوی نیند سے گھبرا کر اٹھیں تو انہوں نے آپ کے بستر پر آپ کو موجود نہ پایا تو وہ (آپ کے پیچھے نکلیں) تو دیکھا کہ آپ لونڈی کے ساتھ ہمبستری کر رہے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر واپس گھر گئیں اور چھری اُٹھا کر (ان کی طرف) نکل پڑیں، آپ گھبرا گئے اور اُٹھ آئے، جب اسے ملے تو دیکھا کہ اس نے چھری اُٹھائی ہوئی ہے، تو آپ نے استفسار فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: اگر آپ مجھے

❶ سنن أبي داود: ٢٢٩ـ جامع الترمذي: ١٤٦ـ سنن النسائي: ١/ ١٤٤ـ سنن ابن ماجه: ٥٩٤ـ مسند أحمد: ٦٢٧، ٦٣٩، ٨٤٠، ١٠١١، ١٠٢٣ـ صحيح ابن حبان: ٧٩٩، ٨٠٠ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٧ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٠٨ـ مسند البزار: ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٨، ٨٩ـ شرح السنة للبغوي: ٢٧٣

فَقَالَ: مَهْيَمْ؟ فَقَالَتْ: مَهْيَمْ لَوْ أَدْرَكْتُكَ حَيْثُ رَأَيْتُكَ لَوَجَأْتُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ بِهٰذِهِ الشَّفْرَةِ، قَالَ: وَأَيْنَ رَأَيْتِنِي؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ عَلَى الْجَارِيَةِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتِنِي، وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَتْ: فَاقْرَأْ فَقَالَ:

أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
كَمَا لَاحَ مَشْهُورٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
أَتَى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

فَقَالَتْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ الْبَصَرَ ثُمَّ غَدَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ فَضَحِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ ﷺ. ❶

اسی جگہ ملتے جہاں میں آپ کو دیکھ کر آئی تھی تو میں نے یہ چھری آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان اتار دینی تھی۔ آپ نے پوچھا: تم نے مجھے کہاں دیکھا؟ اس نے دیکھا: میں نے آپ کو لونڈی کے ساتھ دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا: تم نے مجھے نہیں دیکھا، اور رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔ تو (ان کی بیوی نے) کہا: تو پڑھیں۔ چنانچہ آپ نے یہ اشعار پڑھے:

أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
كَمَا لَاحَ مَشْهُورٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ

''ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جس طرح وہ وہ چمک اُٹھا اور فجر سے بھی زیادہ روشن اور مشہور ہوا۔''

أَتَى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

''ہم جب بصارت وبصیرت کھو چکے تھے تب وہ ہدایت لے کر آئے، تو ہمارے دِل اس بات پر یقین کرنے والے بن گئے کہ آپ جو بھی کہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔''

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

''وہ رات بھی یوں گزارتے تھے کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا تھا (یعنی سونے کی بجائے رب تعالیٰ کی عبادت میں رات گزارتے تھے) جبکہ اس وقت بستر مشرکوں کا بوجھ برداشت کر رہے ہوتے تھے۔''

پھر (ان کی بیوی نے) کہا: میں اللہ پر ایمان لائی اور میں اپنی آنکھوں دیکھی بات کی تکذیب کرتی ہوں۔ پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ بتلایا تو آپ اسقدر ہنسے کہ مجھے آپ ﷺ کی داڑھیں دِکھائی دینے لگیں۔

❶ سير أعلام النبلاء: ١/ ٢٣٨

[٤٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، نا ابْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اندر آئے ...... پھر انہوں نے اسی کے مثل واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔

[٤٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ وَلَا النُّفَسَاءُ الْقُرْآنَ. يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی حائضہ، جنبی اور نفاس والی عورت قرآن نہ پڑھے۔ اس روایت کی سند میں یحییٰ راوی سے مراد ابن ابی انیسہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ فِي نَهْيِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ
بے وضوء شخص کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت

[٤٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((أَلَّا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ)). مُرْسَلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تھا اس میں یہ فرمان بھی تھا کہ تم قرآن کو باوضوء حالت میں ہی ہاتھ لگانا۔

[٤٣٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى نَجْرَانَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابوبکر بن محمد بن حزم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران بھیجا تھا تو جو انہیں خط لکھا تھا اس میں بالکل یہی حکم تھا جو گزشتہ روایت میں بیان ہوا ہے۔

[٤٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن کو صرف باوضوء شخص ہی ہاتھ لگائے۔

❶ سيأتي مرفوعاً برقم: ١/١٨٧٩

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٣٢١۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٧

سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا)). ❶

[٤٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ كِتَابًا فِيهِ: ((وَلَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا)).

ابوبکر بن حزم روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک خط لکھا، اس میں یہ حکم بھی تھا کہ تم قرآن کو باوضوء حالت میں ہی ہاتھ لگانا۔

[٤٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فَكَانَ فِيهِ: ((لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ)). ❷

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف خط لکھا اور اس میں یہ فرمان بھی تھا کہ قرآن کو صرف باوضوء شخص ہی ہاتھ لگائے۔

[٤٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، نا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، نا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ عَلَى طُهْرٍ)). قَالَ لَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ: سَمِعْتُ جَعْفَرًا، يَقُولُ: سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ عَائِشَةَ وَعَمَّارٍ، قِيلَ لَهُ: سَمِعَ مَطَرٌ مِنْ حَسَّانَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. ❸

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم قرآن کو صرف اسی حالت میں ہاتھ لگاؤ جب تم باوضوء ہو۔ ابن مخلد نے ہم سے کہا: میں نے جعفر کو بیان کرتے سنا کہ حسان بن بلال نے عائشہ اور عمار سے سنا۔ ان سے پوچھا گیا: کیا مطر نے حسان سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (قبولِ اسلام سے پہلے) تلوار لٹکائے (نعوذ باللہ نبی ﷺ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٢١٧۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٨٨

❷ سنن النسائي: ٨/ ٥٨۔المراسيل لأبي داود: ٢٥٩

❸ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٨٥۔المعجم الكبير للطبراني: ٣١٣٥

بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي، قَالَا: نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ خَتَنَكَ وَأُخْتَكَ قَدْ صَبَوْا، فَأَتَاهُمَا عُمَرُ وَعِنْدَهُمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُقَالُ لَهُ: خَبَّابٌ، وَكَانُوا يَقْرَؤُونَ طه، فَقَالَ: أَعْطُونِي الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَكُمْ أَقْرَأْهُ وَكَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ الْكِتَابَ، فَقَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ: إِنَّكَ رِجْسٌ، وَلَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، فَقُمْ فَاغْتَسِلْ أَوْ تَوَضَّأْ، فَقَامَ عُمَرُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَأَ طه. الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

کے قتل کا ارادہ لے کر) نکلے تو ان سے کسی نے کہا: آپ کے بہنوئی اور بہن تو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) ان کے گھر آئے اور ان کے پاس خباب نامی ایک مہاجر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ سب سورۃ طٰہٰ کی قرأت کر رہے تھے، تو آپ نے کہا: مجھے بھی یہ کتاب دو جو تمہارے پاس ہے، میں نے بھی یہ پڑھنی ہے، اور عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھنے لگے۔ پھر آپ کی بہن نے آپ سے کہا: آپ (مشرک ہونے کی وجہ سے) ناپاک ہیں، جبکہ اسے صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں، اس لیے اُٹھیے اور غسل یا وضوء کیجیے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور وضوء کیا، پھر قرآن کو پکڑا اور سورۃ طٰہٰ پڑھنے لگے۔ قاسم بن عثمان قوی راوی نہیں ہے۔

[٤٤٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي سَفَرٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَقُلْنَا لَهُ: تَوَضَّأْ حَتَّى نَسْأَلَكَ عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: سَلُونِي فَإِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا أَرَدْنَا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ. ❶

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ نے قضائے حاجت کی، تو ہم نے آپ سے کہا: وضوء کر لیجیے، تاکہ ہم آپ سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کر سکیں۔ تو آپ نے فرمایا: تم سوال کر سکتے ہو، کیونکہ میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ پھر آپ نے ہمیں وہ آیت پڑھ کر سنائی جو ہم چاہتے تھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان پانی نہیں تھا۔ اس روایت کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں اور ایک جماعت نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٤٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فَخَرَجَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَوْ تَوَضَّأْتَ لَعَلَّنَا أَنْ نَسْأَلَكَ عَنْ آيَاتٍ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ إِنَّمَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا يَشَاءُ. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ سفر پر روانہ ہوئے تو (راستے میں) قضائے حاجت کی، پھر آئے تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضوء کر لیں تو ہم آپ سے چند آیات کے بارے میں پوچھ لیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا، کیونکہ اسے صرف وہی ہاتھ لگا سکتے ہیں جو باوضوء ہوں، پھر انہوں نے ہمیں قرآن پڑھ کر سنایا جتنا وہ چاہتے تھے۔ اس روایت کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٤٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّغَانِيُّ،

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں

❶ ...أ... ٤٤٦

ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْأَعْمَشُ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَوَضَّأْ لَعَلَّنَا نَسْأَلُكَ عَنْ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: ((سَلُونِي فَإِنِّي لَا أَمَسُّهُ إِنَّهُ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ))، فَسَأَلْنَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ. الْمَعْنَى قَرِيبٌ كُلُّهَا صِحَاحٌ.

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، کہ آپ (ایک طرف کو) چل پڑے اور قضائے حاجت کی، پھر آئے تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! وضوء کر لیجیے، تا کہ ہم آپ سے قرآنی آیات کے بابت پوچھ سکیں، تو آپ نے فرمایا: تم سوال کرو، کیونکہ میں نے اسے چھونا نہیں ہے، اسے تو صرف باوضوء لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ پھر ہم نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے وضوء کرنے سے پہلے ہی ہمیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ یہ تمام روایات قریب المعنیٰ ہی ہیں اور ساری صحیح ہیں۔

[٤٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: وَثنا عُثْمَانُ، نا جَرِيرٌ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا وَكِيعٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، نَحْوَهُ وَهٰذَا مِثْلُهُ.

دومختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَنْسِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ سَلْمَانَ، أَنَّهُ قَرَأَ بَعْدَ الْحَدَثِ. كُلُّهَا صِحَاحٌ. ❶

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے بے وضوء ہونے کے بعد قرآن کی قرأت کی۔ یہ تمام روایات صحیح ہیں۔

بَابُ مَا وَرَدَ فِي طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَحُكْمِهِ رَطْبًا وَيَابِسًا

منی سے لباس وجسم پاک کرنے کا بیان اور خشک وتر ہونے کی صورت میں اس کا حکم

[٤٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کپڑوں کو لگ جانے والی منی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بلغم اور تھوک کے ہی حکم میں ہے، تمہیں صرف یہی کفایت کر جائے گا کہ تم کسی کپڑے یا گھاس کے ساتھ اسے پونچھ دو۔ اسحاق الازرق کے علاوہ

❶ سلف برقم: ٤٤٢

الثَّوْبَ، قَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرَةٍ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى ثِقَةٌ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ. ❶

کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا، وہ شریک سے اور وہ محمد بن عبدالرحمان جو ابن ابی لیلیٰ ہیں، سے روایت کرتے ہیں جو ثقہ ہیں، لیکن ان کے حافظے کا کچھ مسئلہ ہے۔

[٤٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ النُّخَامَةِ وَالْبُزَاقِ أَمِطْهُ عَنْكَ بِإِذْخِرَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کپڑوں کو لگ جانے والی منی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ تو بلغم اور تھوک کے حکم میں ہی ہے، اسے تم گھاس کے ساتھ اپنے کپڑے سے پونچھ دیا کرو۔

[٤٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَأَغْسِلُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچا کرتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور اگر وہ تر ہوتی تو میں اسے دھو دیتی۔

[٤٥٠]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَتْبَعُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَغْسِلُهُ. صَحِيحٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے پر منی لگی دیکھا کرتی تو اسے دھو دیتی تھی۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٥١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بُقْعَةٍ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو جب منی لگ جاتی تھی تو آپ اسے دھو لیتے، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں آپ کے کپڑے پر دھونے کی وجہ سے پڑنے والا نشان دیکھ رہی ہوتی۔ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤١٨۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٥٣۔نصب الراية للزيلعي: ١/ ٢١٠۔معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٥٠١٥

❷ مسند أحمد: ٢٤٣٧٨، ٢٦٣٩٥

❸ أحمد: ٢٤٢٠٧، ٢٥٠٩٨، ٢٥٢٩٣، ٢٥٩٨٥۔صحيح ابن حبان: ١٣٨١۔١٣٨٢

ثَوْبِهِ. صَحِيحٌ. ❶

[٤٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ أَبِي الْفُضَيْلِ، عَنْ أُمِّ الْقَلُوصِ عَمْرَةَ الْغَاضِرِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرَى عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةً وَلَا الْأَرْضِ جَنَابَةً وَلَا يُجَنِّبُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ. لَا يُثْبَتُ هٰذَا، أُمُّ الْقَلُوصِ لَا تُثْبَتُ بِهَا حُجَّةٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ نہ تو کپڑے پر جنابت کا اثر ہوتا ہے، نہ زمین پر جنابت اثر کرتی ہے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو جنبی کرتا ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس کی سند میں اُم قلوص راویہ کو معتبر نہیں مانا جاتا۔

بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ كَيْفَ يَصْنَعُ
جب جنبی شخص سونا یا کھانا پینا چاہے تو کیا کرے؟

[٤٥٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَكَلَ. صَحِيحٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جنابت لاحق ہو جاتی اور آپ سونے کا ارادہ رکھتے تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کر لیتے اور جب آپ کھانا کھانا چاہتے تو (صرف) اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور پھر کھانا کھا لیتے۔

[٤٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَكَلَ. صَحِيحٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونا چاہتے اور آپ جنبی ہوتے تو نماز کے وضوء جیسا وضوء کر کے سو جاتے اور جب کھانا کھانے کا ارادہ رکھتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر کھانا کھا لیتے۔

[٤٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو سونے سے پہلے اسی طرح وضوء کرتے جس طرح آپ نماز کے لیے وضوء

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٩ـ صحيح مسلم: ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٣٠

❷ سيأتي برقم: ٤٥٥

❸ سنن أبي داود: ٢٢٨ـ جامع الترمذي: ١١٩ـ سنن ابن ماجه: ٥٨١، ٥٨٢، ٥٨٣ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٨٩٩٧

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ طَعِمَ. صَحِيحٌ. ❶

فرماتے تھے اور جب آپ حالتِ جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھو کر منہ کی کلی کر لیتے، پھر کھانا کھا لیتے۔

بَابُ نَسْخِ قَوْلِهِ: ((الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ))

نبی ﷺ کے اس فرمان کا نسخ کہ "پانی سے پانی لازم آتا ہے۔"

[٤٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرِ بْنُ بَحِيرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ: أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَمَرَنَا بِالاغْتِسَالِ بَعْدُ. صَحِيحٌ. ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ نوجوان یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ پانی سے پانی لازم آتا ہے (یعنی غسل تب ہی لازم آتا ہے جب انزال ہو، وگرنہ نہیں) تو یہ ایک ایسی رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے ابتدائی دنوں میں دی تھی، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں غسل کرنے کا حکم فرما دیا تھا۔ (یعنی بعد میں یہ حکم فرما دیا تھا کہ خواہ انزال ہو یا نہ ہو، میاں بیوی کی شرم گاہیں مل جانے سے غسل لازمی ہو جاتا ہے)۔

[٤٥٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدَانُ، نا أَبُو حَمْزَةَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّاسِ أَنْ يَأْخُذُوا بِالْآخِرِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ وَلَا يَغْتَسِلُ وَذَالِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ. ❸

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عروہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں حکم پوچھا جو ہمبستری کرے لیکن انزال نہ ہو؟ تو انہوں نے کہا: لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کے آخری حکم پر عمل کریں۔ اور مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے، یہ فتح مکہ سے قبل کی بات ہے، پھر اس کے بعد آپ ﷺ بھی غسل کرنے لگے اور لوگوں کو بھی غسل کا حکم فرمایا۔

بَابُ نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَالْأَمْرِ بِالتَّنَزُّهِ مِنْهُ وَالْحُكْمِ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

پیشاب کی نجاست کا بیان اور اس سے بچنے کا حکم، نیز ان جانوروں کے پیشاب کا حکم جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

[٤٥٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الطُّوسِيُّ، نا أَبُو

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں ایک کنویں پر بیٹھا ہوا

---

❶ مسند أحمد: ٢٤٠٨٣۔صحيح ابن حبان: ١٢١٧، ١٢١٨

❷ سنن أبي داود: ٢١٥۔جامع الترمذي: ١١٠۔سنن ابن ماجه: ٦٠٩۔مسند أحمد: ٢١١٠٠۔صحيح ابن حبان: ١١٧٣، ١١٧٩

❸ صحيح ابن حبان: ١١٨٠

إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى بِئْرٍ أَدْلُو مَاءً فِي رَكْوَةٍ لِي، فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ؟))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي، أَغْسِلُ ثَوْبِي مِنْ نُخَامَةٍ أَصَابَتْهُ، فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ إِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ، يَا عَمَّارُ، مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِي فِي رَكْوَتِكَ إِلَّا سَوَاءٌ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا، وَإِبْرَاهِيمُ، وَثَابِتٌ ضَعِيفَانِ.

تھا اور اپنے ڈول میں پانی نکال رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرے کپڑے پر بلغم لگ گئی تھی اسے دھو رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! کپڑے کو صرف پانچ چیزوں کی وجہ سے دھویا جا سکتا ہے: پاخانہ، پیشاب، قے، خون اور منی لگ جانے سے۔ اے عمار! تمہارا بلغم، تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے ڈول میں موجود پانی، سب برابر ہی ہیں۔ اس روایت کو ثابت بن حماد کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور یہ نہایت ضعیف راوی ہے، اور ابراہیم اور ثابت بھی ضعیف ہیں۔

[٤٥٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)). الْمَحْفُوظُ مُرْسَلٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچا کرو، کیونکہ قبر کا عمومی عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس روایت کے بارے میں معتبر موقف یہی ہے کہ یہ مرسل ہے۔

[٤٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ)). سَوَّارٌ ضَعِيفٌ. خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، فَرَوَاهُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کا پیشاب (کپڑوں وغیرہ کو) لگ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں سوّار راوی ضعیف ہے۔ یحییٰ بن علاء نے اس کے خلاف بیان کیا اور ان دونوں نے مطرف سے، اس نے محارب بن دثار سے اور اس نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٤٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَهْوَازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أُكِلَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب (کپڑوں وغیرہ کو لگ جانے) میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے۔ عمرو بن حصین اور یحییٰ بن علاء دونوں ضعیف

لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ)) . ، لَا يُثْبَتُ ، عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَيَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ ضَعِيفَانِ ، وَسَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ أَيْضًا مَتْرُوكٌ ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَقِيلَ عَنْهُ: ((مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسُؤْرِهِ)) .

ہیں، سوّار بن مصعب بھی متروک ہے، اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے اور اس سے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا جوٹھا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[٤٦٢]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسُؤْرِهِ)) . كَذَا يُسَمِّيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ: مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ فَقَلَبَ اسْمَهُ وَإِنَّمَا هُوَ: سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ .

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا جوٹھا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ بن رجاء نے اس کا نام مصعب بن سوّار لیا ہے اور انہوں نے اس کے نام کو اُلٹ کر دیا، کیونکہ اس کا نام سوّار بن مصعب ہے۔

[٤٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، مِنْ حِفْظِهِ نا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسَلْحِهِ .

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے گوبر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٤٦٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ السَّمَّانُ الْبَصْرِيُّ ، نا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)) . الصَّوَابُ مُرْسَلٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچنے کی کوشش کیا کرو، کیونکہ بلاشبہ قبر کا عام عذاب اسی وجہ سے ہوگا۔ اس روایت کے بارے میں درست مؤقف یہی ہے کہ یہ مرسل ہے۔

[٤٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، نا عَفَّانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ ، نا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) . صَحِيحٌ . [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

[1] مسند أحمد: ٨٣٣١، ٩٠٣٣، ٩٠٥٩۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١٩٢، ٥١٩٣

[٤٦٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ)). لَا بَأْسَ بِهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمومی طور پر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے، سوتم پیشاب سے بچنے کی کوشش کیا کرو۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ مَا لَمْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ
اس بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم جو ابھی کچھ کھاتے نہ ہوں

[٤٦٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَوَّانَ بْنِ شُعْبَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ النَّخَعِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُهُ أَخْذًا عَنِيفًا، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ وَلَا يَضُرُّ بَوْلُهُ)). وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو: فَقَالَ: دَعِيهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ فَلَا يُقَذِّرُ بَوْلُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے نبی ﷺ پر پیشاب کر دیا تو میں نے اسے سختی کے انداز میں اٹھا لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب نقصان دہ نہیں ہے (یعنی کپڑے ناپاک نہیں ہوئے)۔ داؤد بن عمیر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اس لیے اس کا پیشاب کپڑوں کو گندا نہیں کرتا۔

[٤٦٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)). قَالَ قَتَادَةُ: وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غُسِلَا جَمِيعًا. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھو لیا جائے۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ حکم تب تک ہے جب تک وہ کھانا نہ کھائیں، جب کھانا شروع کریں تو پھر دونوں کے پیشاب کو ہی دھویا جائے گا۔

---

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١٩٤
❷ مسند أحمد: ٥٦٣، ٧٥٧، ١١٤٨، ١١٤٩

[٤٦٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا ابْنُ الصَّبَّاحِ، نا عَفَّانُ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هِشَامٍ، وَوَقَفَهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ. ❶

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ عبدالصمد نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور ابن ابی عروبہ نے اسے قتادہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

[١/٤٧٠]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)). قَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھولیا جائے۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کھانا نہ کھاتے ہوں، لیکن جب وہ کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

[٢/٤٧٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ: ((وَلِّنِي قَفَاكَ))، فَأُوَلِّيهِ قَفَائِي وَأَنْشُرُ الثَّوْبَ يَعْنِي أَسْتُرُهُ، فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((هٰكَذَا يُصْنَعُ يُرَشُّ مِنَ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثَى)). ❷

سیدنا ابوالسمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، جب آپ غسل کرنا چاہتے تو فرماتے: منہ دوسری طرف پھیر لو۔ چنانچہ میں دوسری طرف منہ پھیر لیتا اور کپڑا پھیلا دیتا، یعنی آپ کے لیے پردہ ڈال دیتا۔ (ایک روز) حسن یا حسین رضی اللہ عنہ (جو ابھی بچے تھے) کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا، تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مارے اور فرمایا: اس طرح کیا جائے، بچہ ہو تو چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی ہو تو دھو لیا جائے۔

[٤٧١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ جِلْدَهُ بَوْلُ صَبِيٍّ وَهُوَ صَغِيرٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ بِقَدْرِ الْبَوْلِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے جسم مبارک پر بچے کا پیشاب لگ گیا تو آپ نے پیشاب کی مقدار کے مطابق اتنا ہی پانی اس پر بہا دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٧٨ ـ جامع الترمذي: ٦١٠ ـ سنن ابن ماجه: ٥٢٥ ـ مسند أحمد: ٥٦٣

❷ سنن أبي داود: ٣٧٦ ـ سنن النسائي: ١/ ١٢٦ ـ سنن ابن ماجه: ٥٢٦ ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٨٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٦٦

[٤٧٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ، قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ، قَالَ: كَذَالِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَوْلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا: اس پر پیشاب کی مقدار جتنا ہی پانی بہا دیا جائے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پیشاب پر اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی سند میں ابراہیم راوی سے مراد ابن ابی یحییٰ ہے جو ضعیف ہے۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي النَّوْمِ قَاعِدًا لَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ

اس مسئلہ کی روایات کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا

[٤٧٣]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو هِلَالٍ، نا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي مَسْجِدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَنَامُ فَلَا نُحْدِثُ لِذَالِكَ وُضُوءًا. صَحِيحٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آیا کرتے تھے اور (نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے) سو جاتے، تو ہم اس کے بعد نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٧٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ لِأَحَدِهِمْ غَطِيطًا ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذَا عِنْدَنَا وَهُمْ جُلُوسٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول کو دیکھا کہ وہ نماز کے لیے لوگوں کو بیدار کر رہے ہوتے تھے، یہاں تک کہ میں ان میں سے کسی نہ کسی کے خراٹے بھی سنتا تھا، پھر وہ نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہے جب وہ بیٹھے ہوں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى يُخْفِقُوا بِرُئُوسِهِمْ ثُمَّ يَقُومُونَ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. صَحِيحٌ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ عشاء کا انتظار کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اپنے سروں کو جھکا دیتے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے اور (نیا) وضوء نہیں کرتے تھے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٣٧٦ـ سنن أبي داود: ٢٠٠ـ جامع الترمذي: ٧٨ـ مسند أحمد: ١٣٩٤١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٤٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٢٠ـ مسند البزار: ٢٨٢

بَابٌ فِي طَهَارَةِ الْأَرْضِ مِنَ الْبَوْلِ

زمین کو پیشاب (کی نجاست) سے پاک کرنے کا بیان

[٤٧٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمْ خَرَجْتُمْ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا))، فَفَعَلُوا ذَالِكَ وَصَحُّوا فَأَقْبَلُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوا بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرینہ قبیلے کے لوگ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو مدینے کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقے کے اونٹوں کے پاس (ان کے باڑے میں) چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو ٹھیک ہو جاؤ گے)۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے۔ پھر وہ (ان اونٹوں کے) چرواہوں کے پاس آئے اور انہیں قتل کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو بھگا لے گئے اور اسلام سے بھی مُرتد ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگ بھیجے تو انہیں پکڑ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے، ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیریں اور انہیں سیاہ پتھروں والی زمین میں پھینک دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

[٤٧٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَانِهِ فَاحْتُفِرَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَعْمَلْ عَمَلَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). سَمْعَانُ مَجْهُولٌ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ کے بارے میں حکم فرمایا تو وہاں کی مٹی کھرچ دی گئی اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا۔ پھر دیہاتی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آدمی ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن ان کے اعمال جیسے عمل نہیں کرتا (تو اس کا کیا انجام ہوگا؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اس سند کی روایت میں سمعان راوی کے حالات معلوم نہیں ہیں۔

[٤٧٨]...... أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک

❶ صحيح البخاري: ٢٣٣، ٣٠١٨، ٦٨٠٤۔صحيح مسلم: ١٦٧١ (٩)، (١٠)، (١١)، (١٢)، (١٣)۔مسند أحمد: ١٢٠٤٢، ١٢٦٣٩، ١٣١٢٩، ١٤٠٦١۔صحيح ابن حبان: ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ٤٤٦٧، ٤٤٧٢۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨١٠، ١٨١٢، ١٨١٨

❷ مسند أحمد: ٣٧١٨

إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟))، قَالَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))، قَالَ: فَذَهَبَ الشَّيْخُ فَأَخَذَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّاسُ فَأَقَامُوهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُوهُ عَسَى أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَصَبُّوا عَلَى بَوْلِهِ الْمَاءَ. كَذَا قَالَ يُوسُفُ: الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ، الْمُعَلَّى مَجْهُولٌ.

بہت بوڑھا دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا: اے محمد! قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تو نے اس کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر نبی مبعوث فرمایا ہے! میں نے اس کے لیے نماز وروزے والی کوئی بڑی تیاری تو نہیں کر رکھی، البتہ اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ بوڑھا واپس ہوا تو مسجد میں ہی پیشاب کرنے لگ پڑا، اس کے پاس سے جو لوگ گزر رہے تھے وہ اسے اٹھانے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، ممکن ہے کہ یہ جنتی ہو۔ پھر لوگوں نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔ یوسف نے بھی اسی طرح معلیٰ مالکی ہی بیان کیا ہے اور یہ مجہول ہے۔

[٤٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ فَانْكَشَفَ فَبَالَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً)). عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ تَابِعِيٌّ، وَهُوَ مُرْسَلٌ. ❶

عبداللہ بن معقل بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر کپڑا ہٹایا اور پیشاب کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس جگہ پر اس نے پیشاب کیا ہے وہ مٹی اتار دو اور اس کی جگہ پر پانی انڈیل دو۔ اس روایت کے راوی عبداللہ بن معقل تابعی ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔

بَابُ صِفَةِ مَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ وَمَا رُوِيَ فِي الْمُلَامَسَةِ وَالْقُبْلَةِ

وضوء کے نواقض کا بیان اور (بیوی کو) چھونے اور بوسہ لینے کے بارے میں روایات

[٤٨٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَا: ثنا وَكِيعٌ، نا مِسْعَرٌ،

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور حسانی نے یوں بیان کیا ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے موزے پر مسح کرنے کے بارے میں مسافر کو تین دن تک رخصت دی ہے، لیکن اگر وہ جنبی ہو جائے (تو پھر مسح کی مدت ختم ہو جائے گی) البتہ بول وبراز

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٥٩۔ مصنف عبد الرزاق: ٥١٤٣

عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، - وَقَالَ الْحَسَّانِيُّ -: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلَٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ رِيحٍ. لَمْ يَقُلْ فِي هٰذَا: أَوْ رِيحٍ، غَيْرُ وَكِيعٍ، عَنْ مِسْعَرٍ. ❶

یا ہوا خارج ہونے پر (یہ رخصت برقرار رہے گی)۔ وکیع کے علاوہ دیگر نے مسعر سے روایت کرتے ہوئے ہوا خارج ہونے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٨١]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: ((يَغْتَسِلُ))، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ))، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَعَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَالِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الرِّجَالَ شَقَائِقُ النِّسَاءِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری پائے، لیکن اسے یہ یاد نہ ہو کہ احتلام ہوا ہے یا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کر لے۔ اور آپ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جسے لگتا ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے، لیکن وہ تری نہ پائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا جب عورت یہ دیکھے تو اس پر بھی غسل لازم ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلاشبہ مرد، عورتوں کے ہی پہلو ہیں۔

[٤٨٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْغُسْلُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَغُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَغُسْلُ الْمَيِّتِ، وَالْغُسْلُ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ)). مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ ضَعِيفٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ امور سے غسل لازم ہوتا ہے: جنابت سے، جمعے کے دن، میت کو غسل دینے سے اور حمام میں نہانے سے۔ اس روایت کی سند میں مصعب بن شیبہ نامی راوی ضعیف ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٩٦، ٢٣٨٧، ٣٥٣٥۔سنن النسائي: ١/ ٨٣۔سنن ابن ماجه: ٢٢٦، ٤٧٨۔صحيح ابن حبان: ١١٠٠۔صحيح ابن خزيمة: ١٧، ١٩٣۔مسند أحمد: ١٨٠٩١، ١٨٠٩٥۔صحيح ابن حبان: ١١٠٠، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٥۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٧٦

❷ سنن أبي داود: ٢٣٦۔جامع الترمذي: ١١٣۔سنن ابن ماجه: ٦١٢۔مسند أحمد: ٢٦١٩٥

❸ سنن أبي داود: ٣٤٨، ٣١٦٠۔مسند أحمد: ٢٥١٩٠۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٣٠٠۔صحيح ابن خزيمة: ٢٥٦

[٤٨٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِلَّا قَدْ أَصَابَهُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ فَقَالَ: ((تَوَضَّأْ وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ))، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ (هود: ١١٤)، الْآيَةُ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ فَقَالَ: ((بَلْ هِيَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً)). صَحِيحٌ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کسی ایسی عورت سے ملتا ہے جو اس کے لیے حلال نہ ہو اور وہ سب کام جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے یہ بھی اس کے ساتھ کر لیتا ہے، البتہ اس کے ساتھ مجامعت نہیں کرتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح وضوء کر، پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ "دِن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصے میں نماز پڑھ۔" پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ حکم اسی کے لیے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[٤٨٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَيَّارٍ مَدِينِيٌّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنَ الْقُبْلَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي إِسْنَادِهِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بوسہ لینے کی وجہ سے نماز دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے اور نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ منصور بن زاذان نے اس کی سند میں اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٤٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز کے لیے نکلتے تو مجھے بوسہ دیا کرتے تھے اور (دوبارہ) وضوء نہیں فرماتے تھے۔

❶ جامع الترمذي: ٣١١٣ـ مسند أحمد: ٢٢١١٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٥

❷ سيأتي برقم: ٤٩٢، ٤٩٣

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا يَتَوَضَّأُ. ❶

[٤٨٦]...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ سَلْمِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ الثِّقَاتُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِنْهُمْ مَعْمَرٌ، وَعُقَيْلٌ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَقَالَ مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ، وَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ صَحِيحًا، لَمَا كَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِخِلَافِهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ منصور اور زہری کے واسطے سے اکیلے سعید بن بشیر نے روایت کیا ہے۔ اور اس پر موافقت نہیں کی گئی اور یہ حدیث کے معاملے میں قوی نہیں ہے۔ معتبر روایت یہ ہے جو زہری اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں بھی بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حُفاظ اور ثقہ رُواۃ نے اسے زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا، ان میں سے معمر، عقیل اور ابن ابی ذئب بھی ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ، زہری رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ بوسہ لینے پر وضوء لازم آتا ہے۔ اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے جو سعید بن بشیر، منصور، زہری اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں تو زہری رحمہ اللہ اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے۔ واللہ اعلم

[٤٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ. ❷

امام ابن شہاب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: آدمی پر اپنی بیوی کا بوسہ لینے پر وضوء لازم ہو جاتا ہے۔

[٤٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ ضَحِكَتْ. تَفَرَّدَ بِهِ حَاجِبٌ عَنْ وَكِيعٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ وَكِيعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ پھر آپ ہنس پڑیں (کیونکہ وہ بیوی آپ ہی تھیں)۔ اس روایت کو وکیع سے اکیلے حاجب نے روایت کیا ہے اور اسے اس میں وہم ہوا ہے۔ اور درست یہ ہے کہ وکیع سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ روزے کی حالت

❶ سيأتي برقم: ٤٩٣

❷ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٧٤

صَائِمٌ، وَحَاجِبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ كِتَابٌ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ. ❶

میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ یہ روایت حاجب کے پاس لکھی ہوئی نہیں تھی بلکہ انہوں نے اپنے حافظے سے ہی بیان کی ہے۔

[٤٨٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَرَّاقُ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا بَلَغَهَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ. وَلَا أَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ هٰكَذَا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: نا ابْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول آیا کہ بوسہ لینے پر وضوء لازم ہو جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے، پھر (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ میرے علم میں نہیں ہے کہ علی بن عبدالعزیز کے علاوہ کسی نے عاصم بن علی سے اس طرح روایت کیا ہو۔ ابن ابی داؤد نے اسے بیان کیا اور کہا: ہمیں مصفّی نے بیان کیا، انہوں نے بقیہ، عبدالملک بن محمد، ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٤٩٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ لَهَا: لَئِنْ كَانَ ذَالِكَ مَا كَانَ إِلَّا مِنْكِ فَسَكَتَتْ. ❸

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو وضوء کرنے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے اور وضوء کو دوہراتے نہیں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اگر یہ ایسا ہی ہے تو پھر نبی ﷺ آپ کا ہی بوسہ لیتے ہوں گے۔ تو آپ خاموش ہوگئیں۔

[٤٩١]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، نا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

---

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٧٥

❷ مسند أحمد: ٢٤١١٠، ٢٥٦٠٠

❸ سيأتي برقم: ٢٢٥٦

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٤٩٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ غَالِبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا قَبَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. غَالِبٌ هُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَتْرُوكٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات مجھے بوسہ دیتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں فرماتے تھے۔ اس روایت کی سند میں غالب راوی سے مراد ابن عبید اللہ ہے اور یہ متروک ہے۔

[٤٩٣]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. يُقَالُ: إِنَّ الْوَلِيدَ بْنَ صَالِحٍ وَهِمَ فِي قَوْلِهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَإِنَّمَا هُوَ حَدِيثُ غَالِبٍ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَإِنَّمَا هُوَ حَدِيثُ غَالِبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ولید بن صالح کو عبدالکریم سے روایت کرتے ہوئے وہم ہوا ہے اور یہ غالب کی حدیث ہے۔ اور ثوریؒ نے عبدالکریم اور عطاء کے واسطے سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے اور یہی درست ہے، اور یہ غالب ہی کی حدیث ہے۔ واللہ اعلم

[٤٩٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ. ❶

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا ہے۔ اور یہی درست ہے۔

[٤٩٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز کے لیے نکل گئے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: وہ تو آپ ہی ہوں گی؟ تو آپ ہنس پڑیں۔ ابن مالج بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہ کرتے۔ میں نے کہا: وہ تو آپ ہی ہوسکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

❶ سیأتی برقم: ٥٠٩

ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ؟ فَضَحِكَتْ. وَقَالَ ابْنُ مَالَجَ: يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، قُلْتُ: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ؟ فَضَحِكَتْ. ❶

[٤٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَلَقَّاهُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ فَيُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي. قَالَ عُرْوَةُ: قُلْتُ لَهَا مَنْ تَرِينَهُ غَيْرُكِ؟ فَضَحِكَتْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے، پھر نماز کے لیے وضوء کرتے تو آپ کو ازواجِ مطہرات میں سے کوئی زوجہ ملتیں تو آپ ان کا بوسہ لے لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کی مراد آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

[٤٩٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّبَّانِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي النَّجْمِ بِالرَّافِقَةِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کیا کرتے تھے، پھر (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

[٤٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ وَذُكِرَ لَهُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا.

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں اور ان سے اعمش کی حبیب اور عروہ کے واسطے سے روایت کردہ حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: سفیان ثوریؒ اس حدیث کا باقی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ حبیب نے عروہ سے کچھ بھی سماع نہیں کیا۔

[٤٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نماز پڑھتیں، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر ہی گر رہے ہوتے

❶ سنن أبي داود: ١٧٩ - جامع الترمذي: ٨٦ - سنن ابن ماجه: ٥٠٢ - مسند أحمد: ٢٥٧٦٦

وَذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثَا الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ وَفِي الْقُبْلَةِ. قَالَ يَحْيَى: احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ.

اور (اسی طرح) بوسے میں بھی۔ یحییٰ فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کر دو کہ یہ دونوں اسی کے مشابہ ہیں کہ جیسے ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٥٠٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَخْزَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، هٰذَا حَدِيثُ غُنْدَرٍ، وَقَالَ وَكِيعٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، لَمْ يَرْوِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ غَيْرُ أَبِي رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَا نَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ غَيْرُ الثَّوْرِيِّ، وَأَبِي حَنِيفَةَ، وَاخْتُلِفَ فِيهِ فَأَسْنَدَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَسْنَدَهُ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَفْصَةَ وَكِلَاهُمَا أَرْسَلَهُ، وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَا مِنْ حَفْصَةَ وَلَا أَدْرَكَ زَمَانَهُمَا. وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فَوَصَلَ إِسْنَادَهُ. وَاخْتُلِفَ عَنْهُ فِي لَفْظِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء فرمایا کرتے تھے، پھر وضوء کرنے کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ یہ غندر کی حدیث ہے، اور وکیع نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ ابوعاصم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ ابوروق عطیہ بن حارث کے علاوہ کسی نے اسے ابراہیم التیمی سے روایت نہیں کیا اور ہم نہیں جانتے کہ ثوریؒ اور ابوحنیفہؒ کے علاوہ کسی نے اس سے بیان کیا ہو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ امام ثوریؒ نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوحنیفہؒ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے مرسل روایت کیا ہے۔ ابراہیم التیمی نے نہ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے اور نہ ہی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے، بلکہ ان دونوں کا زمانہ بھی نہیں پایا۔ معاویہ بن ہشام نے بھی اس حدیث کو ثوری، ابوروق، ابراہیم التیمی اور ان کے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو موصول قرار دیا ہے۔ اور ان سے اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا گیا ہے، عثمان بن ابوشیبہ اسی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اور عثمان نے بیان کیا کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ واللہ اعلم

عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

[٥٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْجُرْجَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ، ثُمَّ لَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ، أَوْ قَالَتْ: يُصَلِّي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ وضوء کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر وضوء نہیں دوہراتے تھے۔ یا کہا کہ پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔

[٥٠٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ ثُمَّ يُصَلِّي، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ وضوء کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے۔

[٥٠٣]...... وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ، فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَارُودِ الْقَطَّانُ، نا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَلَا يُحْدِثُ وُضُوءًا.

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز کے لیے وضوء کیا کرتے تھے، پھر (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے اور نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔

[٥٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. كَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کا بوسہ لیا کرتے تھے اور آپ نے روزہ رکھا ہوتا تھا۔ اسی طرح عثمان بن ابوشیبہ نے بیان کیا۔

[٥٠٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الدِّمَشْقِيُّ أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا هِشَامٌ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، ثنا

زینب روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے اور اسے چھوتا ہے، تو کیا اس پر وضوء لازم ہوتا ہے؟ تو

❶ سنن أبي داود: ١٧٨ ـ سنن النسائی: ١/ ١٠٤ ـ مسند أحمد: ٢٥٧٦٦ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ١٢٦، ١٢٧

❷ سيأتي برقم: ٢٢٥٦

الْأَوْزَاعِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ زَيْنَبَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ وَيَلْمِسُهَا، أَيَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ؟ فَقَالَتْ: لَرُبَّمَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَبَّلَنِي ثُمَّ يَمْضِي فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. زَيْنَبُ هَذِهِ مَجْهُولَةٌ وَلَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ. ❶

انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی ﷺ وضوء فرماتے تو مجھے بوسہ دیتے، پھر آپ (مسجد کی طرف) چل پڑتے اور نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ زینب نامی یہ راویہ نامعلوم ہے اور اس کو معتبر بھی نہیں کہا جا سکتا۔

[٥٠٦]...... حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کا بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ امام عطاءؒ بوسے میں وضوء کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[٥٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٥٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ قَالَا: نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو بَدْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ لَا يُحْدِثُ وُضُوءًا. قَوْلُهُ: عَبْدُ اللهِ بْنُ غَالِبٍ وَهْمٌ وَإِنَّمَا أَرَادَ غَالِبَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ هُوَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ ضَعِيفٌ، وَلَيْسَ بِالَّذِي يَرْوِي عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن غالب کا ذکر کرنا وہم ہے، اس سے مراد غالب بن عبیداللہ ہے جو متروک ہے۔ ابوسلمہ الجہنی کا نام خالد بن سلمہ ہے، یہ بھی ضعیف ہے اور یہ وہ نہیں ہے جس سے زکریا بن ابوزائدہ روایت کرتے ہیں۔

[٥٠٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. ❺

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٥٠٣ ـ مسند أحمد: ٢٤٣٢٩

❷ الخلافيات للبيهقي: ١/ ٢٨١

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ سلف برقم: ٤٩٢

❺ سلف برقم: ٤٩٤

[۵۱۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، نا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. هٰذَا خَطَأٌ مِنْ وُجُوهٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہ کرتے۔ یہ متعدد وجوہ سے غلط ہے۔

[۵۱۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا.

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بوسے میں وضوء (دوبارہ کرنے) کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[۵۱۲]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. صَحِيحٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[۵۱۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالُوا: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدَيَّ عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي مَدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولا تو میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر لگے جو کھڑے تھے (یعنی آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے) تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعاء پڑھتے سنا: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي مَدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ''میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں، تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری مدحت وثناء کو شمار نہیں کر سکتا، تو بس ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔'' یہ ابن کرامہ کے الفاظ ہیں اور ابن ابوداود

❶ سلف برقم: ۴۹۵

أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). هٰذَا لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: بِمُعَافَاتِكَ مِنْ غَضَبِكَ. تَابَعَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَخَالَفَهُمْ وُهَيْبٌ، وَمُعْتَمِرٌ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، فَرَوَوْهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالُوا: عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَا هُرَيْرَةَ. ❶

[٥١٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، نا حُرَيْثٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ أَغْتَسِلْ بَعْدُ فَجَاءَ نِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَأَدْفَيْتُهُ. ❷

[٥١٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِي، فَقُلْتُ: قَامَ إِلٰى جَارِيَتِهِ مَارِيَةَ، فَقُمْتُ أَتَجَسَّسُ الْجُدُرَ وَلَيْسَ لَنَا كَمَصَابِيحِكُمْ هٰذِهِ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ، فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى صَدْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ضَعِيفٌ. خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَوُهَيْبٌ وَغَيْرُهُمَا، رَوَوْهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا ❸

نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ’’تیرے غصے سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔‘‘ عبدہ بن سلیمان نے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور وہیب، معتمر اور ابن نمیر نے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے اعرج کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کرتے اور میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا، تو آپ میرے پاس آجاتے اور میں آپ کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی اور آپ کو گرمائش پہنچاتی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر موجود نہ پایا تو میں نے سوچا کہ آپ اپنی لونڈی ماریہ کے پاس گئے ہوں گے، چنانچہ میں اُٹھی اور دیواروں کو ٹٹولنے لگی، کیونکہ ان دِنوں ہمارے پاس یہ تمہارے چراغ نہیں ہوا کرتے تھے، تو مجھے محسوس ہوا کہ آپ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں، میں نے اپنے ہاتھ آپ کے قدموں پر رکھے تو آپ سجدے میں پڑے یہ دعاء فرمارہے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ’’اے اللہ! بلاشبہ تیری سزا سے تیری معافی کی اور تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں، تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری مدحت وثناء کو شمار نہیں کرسکتا، تو بس ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔‘‘ اس روایت کی سند میں فرج بن

❶ صحيح مسلم: ٤٨٦۔جامع الترمذی: ٣٤٩٣۔السنن الكبرٰى للبيهقی: ١٢٧١۔مسند أحمد: ٢٥٦٥٥۔صحيح ابن حبان: ١٩٣٢

❷ الكامل لابن عدی: ٢/ ٦١٨

❸ [illegible] ٤٧٦

فضالہ راوی ضعیف ہے۔ یزید بن ہارون اور وہیب وغیرہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے، ان سب نے یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابراہیم کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٥١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ: مَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ عَلَى وُضُوءٍ أَعَادَ الْوُضُوءَ . صَحِيحٌ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص نے باوضوء حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا وہ دوبارہ وضوء کرے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٥١٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ ، نا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا . صَحِيحٌ .

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً بوسہ بھی لمس (چھونے) کی ہی ایک صورت ہے، لہٰذا تم اس کے بعد وضوء کرلیا کرو۔

[٥١٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ ، نا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسِّهِ بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ ، وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ . صَحِيحٌ . ❶

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: آدمی کا اپنی بیوی کو چومنا اور اپنے ہاتھ سے اس کا ٹٹولنا ملامسہ (ایک دوسرے کو چھونے) کی ہی ایک صورت ہے، اور جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے ٹٹولے تو اس پر وضوء واجب ہو جاتا ہے۔

[٥١٩]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ وَيَأْمُرُ فِيهَا بِالْوُضُوءِ .

سالم ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ بوسہ بھی لمس کا حصہ ہے اور اس بارے میں آپ ہمیں وضوء کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

[٥٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بوسہ لینے پر وضوء لازم آتا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

❶ الموطأ لإمام مالك: ١/ ٤٣

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ. صَحِيحٌ.

[٥٢١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: بوسہ، چھونے کی ہی ایک صورت ہے۔

[٥٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٥٢٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلًّى، نا هُشَيْمٌ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، وَحَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيهَا الْوُضُوءُ. زَادَ الْمُعَلَّى، وَابْنُ عَرَفَةَ: وَاللَّمْسُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ. صَحِيحٌ.

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بوسہ، چھونے کی ہی ایک صورت ہے اور اس میں وضوء لازم آتا ہے۔ معلّی اور ابن عرفہ نے یہ اضافہ کیا کہ چھونے سے مراد وہ صورتیں ہیں جو جماع کے علاوہ ہوں۔

[٥٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ. صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینا چھونے کا ہی حصہ ہے۔

[٥٢٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ. صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ بوسہ لینا چھونے کی ہی ایک صورت ہے۔

[٥٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلَهُ.

قَالَ: وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مِثْلَهُ، أَوْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ نَحْوَهُ. صَحِيحٌ.

بَابُ مَا رُوِيَ فِي لَمْسِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ وَالذَّكَرِ وَالْحُكْمِ فِي ذَالِكَ

عورت اور مرد کا اپنی کسی بھی شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں روایات اور اس کا حکم

[٥٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). قَالَ: فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عُرْوَةُ فَسَأَلَ بُسْرَةَ: فَصَدَّقَتْهُ بِمَا قَالَ. هٰذَا صَحِيحٌ. تَابَعَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحِزَامِيُّ، وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، فَرَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ هٰكَذَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلْتُ بُسْرَةَ بَعْدَ ذَالِكَ فَصَدَّقَتْهُ. ❶

نبی ﷺ کی صحابیہ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وہ ہرگز نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ وضوء کر لے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ عروہ نے اس کا انکار کیا اور انہوں نے سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی جو انہوں نے کہا تھا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ ربیعہ بن عثمان، منذر بن عبداللہ الحزامی، عنبسہ بن عبدالواحد اور حمید بن اسود نے اس کی موافقت کی اور ان سب نے اس روایت کو ہشام سے اسی طرح روایت کیا اور وہ اپنے باپ سے، وہ مروان سے اور وہ سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

[٥٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). صَحِيحٌ. ❷

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جیسا وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٥٢٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا، جو نبی ﷺ کی صحابیہ ہیں، بیان

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٩٣۔صحيح ابن حبان: ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧

❷ جامع الترمذي: ٨٣۔سنن النسائي: ١/ ٢١٦۔سنن ابن ماجه: ٤٧٩۔مسند أحمد: ٢٧٢٩٥۔الموطأ لإمام مالك: ١١٦۔صحيح ابن حبان: ١١١٢۔مسند الشافعي: ١/ ٣٤

الرَّهَاوِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے تو اسے نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْعَدَوِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْكِسَائِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ)). ❶

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص (وضوء کرنے کے بعد) اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے دوبارہ وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جس طرح وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا حَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا سِتْرٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ پر لگائے اور اس کے ہاتھ اور شرم گاہ کے درمیان نہ کوئی رُکاوٹ ہو اور نہ کوئی پردہ حائل ہو تو اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جس طرح وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے وضوء کرنا

❶ سلف في سابقيه من طريق مروان

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٣١

❸ مسند أحمد: ٨٤٠٤، ٨٤٠٥۔صحيح ابن حبان: ١١١٨

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاصِحٍ بِمِصْرَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَإِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ قُبُلَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ)). ❶

چاہیے اور جب عورت اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے بھی وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اس کو وضوء کرنا چاہیے اور جو بھی عورت اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے بھی وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَمَسُّونَ فُرُوجَهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: بِأَبِي وَأُمِّي هَذَا لِلرِّجَالِ أَفَرَأَيْتَ النِّسَاءَ؟ قَالَ: ((إِذَا مَسَّتْ إِحْدَاكُنَّ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ لِلصَّلَاةِ)). عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْعُمَرِيُّ ضَعِيفٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی شرم گاہوں کو ہاتھ لگاتے ہیں، پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضوء نہیں کرتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حکم تو مردوں کے لیے ہو گیا، عورتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے بھی نماز کے لیے وضوء کرنا چاہیے۔ اس روایت کی سند میں عبدالرحمان العمری راوی ضعیف ہے۔

[٥٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے عضو تناسل، یا اپنے خصیوں کو، یا اپنے جسم کی ان جگہوں پر ہاتھ لگائے جہاں

❶ صحيح ابن حبان: ١١١٧

❷ مسند أحمد: ٧٠٧٦۔السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٣٢

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٥٤۔المجروحين لابن حبان: ٢/ ٥٤

أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ رَفْغَيْهِ فَلْيَتَوَضَّأْ)). كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، وَوَهِمَ فِي ذِكْرِ الْأُنْثَيَيْنِ وَالرَّفْغِ وَإِدْرَاجِهِ ذَالِكَ فِي حَدِيثِ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ ذَالِكَ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ، غَيْرِ مَرْفُوعٍ، كَذَالِكَ رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ هِشَامٍ، مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَغَيْرُهُمَا. ❶

میل جمع ہوتا ہے، تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔ اسی طرح عبدالحمید بن جعفر نے اسے ہشام کے واسطے سے روایت کیا ہے لیکن اسے خصیوں اور میل والی جگہ کے ذکر میں وہم ہوا ہے، اور یہ اس نے بسرہ والی حدیث میں جو وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، ادراج کیا ہے، اور معتبر بات یہ ہے کہ یہ عروہ کا قول ہے؛ نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔ اسی طرح اور بھی ثقہ راویوں نے ہشام سے روایت کیا ہے، ان میں سے ابوالسختیانی اور حماد بن زید وغیرہ بھی ہیں۔

[٥٣٧]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ، قَالُوا: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَا: نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)). قَالَ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ: إِذَا مَسَّ رَفْغَيْهِ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي الْأَشْعَثِ صَحِيحٌ. ❷

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے وضوء کرنا چاہیے۔ عروہ کہا کرتے تھے: جب وہ اپنے جسم کی میل والی جگہوں کو، یا اپنے خصیوں کو یا اپنے عضوِ تناسل کو ہاتھ لگائے تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبِي، يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ رَفْغَيْهِ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❸

ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے: جب آدمی اپنے جسم کی میل والی جگہوں، اپنے خصیوں یا اپنی شرم گاہ کو چھوئے تو وہ تب تک نماز نہ پڑھے جب تک وضوء نہ کر لے۔

[٥٣٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ

نبی ﷺ کی صحابیہ سیدہ بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے

❶ سلف برقم: ٥٢٩

❷ سلف برقم: ٥٢٩

❸ سلف برقم: ٥٢٩

حَجَّاجًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَقَدْ كَانَتْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَيَيْهِ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). ❶

عضو تناسل یا اپنے خصیوں کو ہاتھ لگائے تو وہ تب تک نماز نہ پڑھے جب تک کہ وضوء نہ کر لے۔

[٥٤٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُمْ يُؤَسِّسُونَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَهُمْ يَنْقُلُونَ الْحِجَارَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَنْقُلُ كَمَا يَنْقُلُونَ؟ قَالَ: ((لَا وَلَكِنِ اخْلِطْ لَهُمُ الطِّينَ يَا أَخَا الْيَمَامَةِ، فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ))، فَجَعَلْتُ أَخْلِطُ لَهُمْ وَيَنْقِلُونَهُ. ❷

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ مسجد نبوی کی بنیاد رکھ رہے تھے اور پتھر لا لا کر وہاں اکٹھے کر رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بھی پتھر نہ لائیں جس طرح لوگ لا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے یمامہ کے بھائی! نہیں، البتہ تم انہیں گارا تیار کر کے دو، کیونکہ اس کے بارے میں تم زیادہ جانتے ہو۔ چنانچہ میں انہیں گارا بنا کر دینے لگا اور وہ اسے لے کر جاتے رہے۔

[٥٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ)). قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَأَلْتُ أَبِي، وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا، فَقَالَا: قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ مِمَّنْ يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَوَهَّنَاهُ وَلَمْ يُثْبِتَاهُ. ❸

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی موجود تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تمہارے جسم کا ایک عضو ہی ہے (یعنی اسے ہاتھ لگ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے)۔ ابن ابی حاتمؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور ابوزرعہ سے محمد بن جابر کی اس حدیث کے بابت سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں جو قیس بن طلق راوی ہیں اس کا شمار ان رُواۃ میں نہیں ہوتا جنہیں معتبر قرار دیا جا سکتا ہے، ان دونوں نے اسے کمزور قرار دیا اور اس کی توثیق نہیں کی۔

[٥٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نَا

سیدنا عمر بن خطاب، عبداللہ بن موہب اور عصمہ بن مالک الخطمی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے

❶ سلف برقم: ٥٢٩

❷ صحیح ابن حبان: ١١٢٢

❸ سنن ابن ماجه: ٤٨٣ـ١٦٢٨٦ـصحيح ابن حبان: ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي احْتَكَكْتُ فِي الصَّلَاةِ فَأَصَابَتْ يَدِي فَرْجِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا أَفْعَلُ ذَالِكَ)).

رسول! میں نماز میں خارش کرتا ہوں تو میرا ہاتھ میری شرم گاہ پر لگ جاتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔

[٥٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ فَرْوَةَ الْبَلَدِيُّ أَبُو رَوْحٍ، نا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((وَهَلْ هِيَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ أَوْ مُضْغَةٌ)). كَذَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ. ❶

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں نبی ﷺ کی طرف روانہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، پھر ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر ایک آدمی آیا جو صورت سے بدوی لگ رہا تھا، اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! دورانِ نماز آدمی کے اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو اس کے جسم کا ہی ایک عضو ہے۔ ابوروح نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[٥٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَقَالَ: ((بَضْعَةٌ مِنْكَ)). أَيُّوبُ مَجْهُولٌ. ❷

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے جسم کا ایک عضو ہے۔ اس روایت کی سند میں ایوب نامی راوی مجہول الحال ہے۔

[٥٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرْخَسِيُّ، نا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّاءَ الْحَافِظُ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ أَنَا وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ،

رجاء بن مرجاء الحافظ بیان کرتے ہیں کہ میں، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور یحییٰ بن معین رحمہم اللہ مسجد خیف میں جمع تھے اور یہ اصحاب شرم گاہ کو چھونے کے مسئلے پر مناظرہ کر رہے تھے۔ یحییٰ نے فرمایا: اس کو چھونے کے بعد وضوء کیا جائے گا

❶ سنن أبي داود: ١٨٢، ١٨٣۔ جامع الترمذي: ٨٥۔ سنن النسائي: ١/ ١٠١۔ سنن ابن ماجه: ٤٨٣۔ صحيح ابن حبان: ١١١٩

❷ الكامل لابن عدي: ١/ ٣٤٤

وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، فَتَنَاظَرُوا فِي مَسِّ الذَّكَرِ ، فَقَالَ يَحْيَى: يُتَوَضَّأُ مِنْهُ ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِقَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ ، وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بِحَدِيثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ ، وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِحَدِيثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، وَقَالَ لِيَحْيَى: كَيْفَ تَتَقَلَّدُ إِسْنَادَ بُسْرَةَ ، وَمَرْوَانُ أَرْسَلَ شُرْطِيًّا حَتَّى رَدَّ جَوَابَهَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ يَحْيَى: وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ ، فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: كِلَا الْأَمْرَيْنِ عَلَى مَا قُلْتُمَا ، فَقَالَ يَحْيَى: مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ . فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَإِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ ، فَقَالَ يَحْيَى: عَنْ مَنْ؟ قَالَ: سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَإِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَا فَابْنُ مَسْعُودٍ أَوْلَى أَنْ يُتَّبَعَ ، فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ: نَعَمْ وَلَكِنْ أَبُو قَيْسٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ ، ثنا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: مَا أُبَالِي مَسَسْتُهُ أَوْ أَنْفِي . فَقَالَ أَحْمَدُ: عَمَّارٌ وَابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهٰذَا وَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهٰذَا . ❶

اور علی بن مدینی نے کوفیوں کے قول کے مطابق ہی رائے دی اور ان ہی کے قول کی تقلید کی۔ یحییٰ بن معینؒ نے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا والی حدیث کو دلیل بنایا جبکہ علی بن مدینی نے قیس بن طلق کی روایت کردہ حدیث سے حجت پکڑی اور یحییٰ سے کہا: آپ بسرہ والی روایت کی کیسے تقلید کر سکتے ہیں جبکہ مروان نے ان کی طرف ایک سپاہی بھیجا تھا جو ان سے اس کا جواب لے کر آیا تھا۔ یحییٰ نے کہا: بہت سے لوگوں نے قیس بن طلق کی حدیث کے بارے میں رائے زنی کی ہے اور اس کی حدیث کو قابلِ حجت قرار نہیں دیا گیا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دونوں جو کہہ رہے ہو اپنی اپنی جگہ درست ہے۔ پھر یحییٰؒ نے کہا: مالک نے نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کیا کہ انہوں نے شرم گاہ کو چھونے سے وضوء کیا تھا۔ پھر علی بن مدینیؒ نے کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس سے وضوء نہیں کیا جائے گا، یہ تو تمہارے جسم کا ایک عضو ہے۔ تو یحییٰؒ نے پوچھا: یہ روایت کس سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا: اسے سفیان نے ابوقیس سے، انہوں نے ہزیل سے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور جب ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان کے مؤقف کو تسلیم کیا جائے۔ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن ابوقیس کو حدیث کے معاملے میں معتبر قرار نہیں دیا جاتا۔ تو انہوں نے کہا: مجھے ابونعیم نے بیان کیا کہ ہمیں مسعر نے عمیر بن سعید کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں (دورانِ نماز) اپنی شرم گاہ یا اپنی ناک کو ہاتھ لگاؤں۔ پھر امام احمدؒ نے فرمایا: سیدنا عمار اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما برابر ہیں، سو جو چاہے اس کا مؤقف لے لے اور جو چاہے اس کے مؤقف پر عمل کر لے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیہقی: ١/ ١٣٦

[٥٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا أُبَالِي مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ مَسَسْتُ أَنْفِي أَوْ أُذُنِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس میں کوئی پرواہ نہیں کہ میں نماز کے دوران اپنی شرم گاہ، یا اپنے ناک یا کان کو ہاتھ لگا لوں۔

[٥٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْثَرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا أُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي فِي الصَّلَاةِ أَوْ مَسِسْتُ أُذُنِي.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میں دورانِ نماز اپنی شرم گاہ کو یا اپنے کان کو چھو لوں۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي مَسِّ الْإِبْطِ
بغل کو چھونے کے بارے میں روایات کا ذکر

[٥٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسِّ الْإِبْطِ، فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.

عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بغل کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے وضوء کیا جائے گا۔

[٥٤٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ وَمَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

مجاہدؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی وضوء کرے اور اپنی بغل کو ہاتھ لگائے تو وہ دوبارہ وضوء کرے۔

[٥٥٠]...... قَالَ: وَنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص پر دوبارہ وضوء کرنا لازم نہیں ہے۔

[٥٥١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ إِبْطَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی (وضوء کے بعد) اپنی بغل کو ہاتھ لگائے تو اسے (دوبارہ) وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٥٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الْإِصْطَخْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُسْلِمٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: وَذُكِرَ مَسُّ الْإِبْطِ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ: رُبَّ إِبِطٍ يَنْبَغِي أَنْ يُغْتَسَلَ مِنْهُ.

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب کے پاس بغل کو چھونے کا مسئلہ ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کچھ بغلیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انہیں ہاتھ لگانے سے نہانا پڑ جاتا ہے۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنَ الْبَدَنِ كَالرُّعَافِ وَالْقَيْءِ وَالْحِجَامَةِ وَنَحْوِهِ

خارج از بدن امور، یعنی نکسیر پھوٹنے، قے آنے اور سینگی وغیرہ کے بعد وضوء کا بیان

[٥٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ أَبُو عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ)) [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز (جسم سے) باہر نکلتی ہے (یعنی بول و براز، قے، نکسیر اور گندی ہوا وغیرہ) اس پر وضوء لازم آتا ہے اور جو چیز اندر داخل ہوتی ہے (یعنی کھانا پینا، انجکشن یا سینگی لگوانا وغیرہ) اس پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٥٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ، ثنا أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَزِدْ عَنْ غَسْلِ مَحَاجِمِهِ. حَدِيثٌ رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، وَوَقَفَهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ الصَّوَابُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائی تو نماز پڑھ لی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا، اور نہ ہی اس حصے سے زیادہ دھویا جس حصے پر سینگی لگوائی تھی۔

[٥٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، قَالُوا: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا. [3]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا مَل لیتے تھے، پھر داڑھی میں نیچے کی طرف انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔

---

[1] السنن الکبرٰی للبیهقی: ١/ ١١٦ ـ المعجم الکبیر للطبرانی: ٧٨٤٨

[2] السنن الکبرٰی للبیهقی: ١/ ١٤١

[3] سنن ابن ماجه: ٤٣٢

[٥٥٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ، وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ أَحْيَانًا وَيَتْرُكُ أَحْيَانًا. مَوْقُوفٌ وَهُوَ الصَّوَابُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضوء کرتے تھے تو اپنے رُخساروں کو تھوڑا سا مَل لیا کرتے تھے اور کبھی کبھار اپنی داڑھی میں نیچے کی طرف اُنگلیاں ڈال کر خلال کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی نہیں بھی کرتے تھے۔ یہ روایت موقوف ہے اور یہی درست ہے۔

[٥٥٧]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا مَل لیتے تھے اور داڑھی میں اپنی انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔

[٥٥٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي جَمِيلٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مِثْلَهُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا أَيْضًا.

قتادہ اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تھے۔۔۔ اس سے آگے اسی کے مثل ہے۔ اسی طرح اسے ولید نے اوزاعی سے اسی اسناد کے ساتھ مرسل بھی روایت کیا ہے۔

[٥٥٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت جیسی ہی ہے۔ اس کا مرسل ہونا ہی درست بات ہے۔

[٥٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، نا أَبِي، نا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَرْقَمَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ، ثُمَّ لِيُعِدْ وُضُوءَهُ وَيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ جائے تو اسے نماز توڑ دینی چاہیے اور جا کر خون دھونا چاہیے، پھر وہ دوبارہ وضوء کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔ اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی متروک ہے۔

[1] سنن أبي داود: ١٤٥ - سنن ابن ماجه: ٤٣١

سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكٌ . ❶

[٥٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا حَامِدٌ، نا سُرَيْجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الضَّمْضَمِ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْبَحْرُ مَاءٌ طَهُورٌ لِلْمَلَائِكَةِ إِذَا نَزَلُوا تَوَضَّئُوا وَإِذَا صَعِدُوا تَوَضَّئُوا .

ضحاک روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سمندر کا پانی فرشتوں کے لیے وضوء کے پانی کے طور پر کام دیتا ہے جب وہ (زمین پر) اترتے ہیں تو (اسی سے) وضوء کرتے ہیں اور جب (آسمان پر) چڑھتے ہیں تو (تب بھی اسی سے) وضوء کرتے ہیں۔

[٥٦٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَالْقَاسِمُ أَخُوهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حطان، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ)).

علی بن طلق حنفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

[٥٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، أَنَّ دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ حَدَّثَهُمْ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو دورانِ نماز قے آ جائے یا متلی آئے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے، پھر اگر اس نے اس دوران کوئی بات نہ کی ہو تو وہ وہیں سے نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی۔ ابن جریج فرماتے ہیں: اگر وہ اس دوران بات کر لے تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

[٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دورانِ نماز قے آ جائے یا جی متلانے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز توڑ کر وضوء کرے اور پھر اگر وہ (اس دوران) کوئی بات نہ کرے تو اسی نماز پر ہی بنیاد رکھے

---

❶ الكامل لابن عدى: ٥/ ١٩٢٨

❷ سنن أبي داود: ٢٠٥، ١٠٠٥۔جامع الترمذی: ١١٦٤۔السنن الكبرىٰ للنسائى: ٨٩٧٥۔صحيح ابن حبان: ٢٢٣٧، ٤١٩٩، ٤٢٠١

❸ سنن ابن ماجه: ١٢٢١۔الكامل لابن عدى: ١/ ٢٨٨

اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)).

(جہاں سے اس نے چھوڑی تھی)۔

[٥٦٥]..... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٦٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٥٦٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَلَسَ أَوْ قَاءَ أَوْ رَعَفَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُتِمَّ عَلَى صَلَاتِهِ)).

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا (دورانِ نماز) جی متلائے، یا قے آئے، یا نکسیر پھوٹ جائے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور اسے چاہیے کہ اپنی نماز مکمل کرے۔

[٥٦٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٦٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، وَعَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ، عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفَانِ، كَذَا رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَأَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ الْحُفَّاظُ عَنْهُ يَرْوُونَهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، مُرْسَلًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ عباد بن کثیر اور عطاء بن عجلان دونوں ضعیف راوی ہیں۔ اسی طرح اسماعیل بن عیاش نے ابن جریج اور ابن ابوملیکہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور سلیمان بن ارقم نے اس کی موافقت کی ہے اور یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن جریج کے اصحاب کامل حفظ وثبت والے ہیں اور یہ سب اس روایت کو ابن جریج اور ان کے باپ کے واسطے سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

[٥٧٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ،

جریج سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ عَلَى مَا مَضَى مِنْهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)).

میں سے کسی شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ جائے یا اس کا جی متلانے لگے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور پھر اگر اس نے اس دوران کوئی بات نہ کی ہو تو جتنی نماز اس کی ہو چکی تھی؛ واپس جا کر اس سے آگے والی مکمل کرنی چاہیے۔

[٥٧١]...... وَحَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٥٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ مَذْيًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ ، وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ الَّذِي يَرْوِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو قے آئے، یا متلی آئے، یا مذی خارج ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نماز توڑ کر وضوء کرے اور اگر اس دوران کوئی بات نہ کرے تو واپس جا کر اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے (جہاں سے چھوڑی تھی)۔

[٥٧٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ رُعَافًا ، أَوْ قَيْئًا ، أَوْ مَذْيًا ، أَوْ قَلْسًا فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَى مَا مَضَى مَا بَقِيَ وَهُوَ مَعَ ذَالِكَ يَتَّقِي أَنْ يَتَكَلَّمَ)).

جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکسیر، قے، مذی یا متلی پائے تو اسے وضوء کرنا چاہیے، پھر اس نے جتنی نماز پڑھ لی ہو اس سے آگے جو باقی رہتی ہو اسے پورا کرے، بشرطیکہ اس دوران اس نے کوئی بھی بات کرنے سے احتراز کیا ہو۔

[٥٧٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سِرَاجٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَا: نَا حَفْصٌ الْفَرَّاءُ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقَلْسُ حَدَثٌ)). سَوَّارٌ مَتْرُوكٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ زَيْدٍ غَيْرُهُ.

زید بن علی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متلی آنا بھی وضوء ٹوٹنے کا باعث ہے۔ اس روایت کی سند میں سوّار نامی راوی متروک ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو زید سے روایت نہیں کیا۔

[٥٧٥]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نَا وَكِيعٌ، نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ قَيْئًا أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. ❶

عاصم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے، یا قے آ جائے، یا نکسیر پھوٹ پڑے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے، پھر وہ اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے (جہاں سے اس نے چھوڑی تھی) جب تک کہ اس نے بات نہ کی ہو۔

[٥٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا شَبَابَةُ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَوَجَدَ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ رُعَافًا أَوْ قَيْئًا فَلْيَضَعْ ثَوْبَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ فَلْيُقَدِّمْهُ الْحَدِيثَ.

عاصم بن ضمرہ اور حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کروائے اور وہ اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے، یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے، یا اسے قے آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ناک پر کپڑا رکھے اور لوگوں میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے (امامت کی جگہ پر) کھڑا کر دے۔ آگے وہی حدیث ہے۔

[٥٧٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُرَيْمٌ، عَنْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ سَالَ مِنْ أَنْفِي دَمٌ، فَقَالَ: ((أَحْدِثْ وُضُوءًا)). قَالَ الْمَحَامِلِيُّ: أَحْدِثْ لِمَا حَدَثَ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میری ناک سے خون بہہ رہا تھا (یعنی میری نکسیر پھوٹ گئی تھی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ وضوء کرو۔ محاملی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ دوبارہ وضوء کرو، اس لیے کہ اس نے (پہلے) وضوء کو توڑ دیا ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ٢٥٦

وُضُوءًا.

[٥٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جَوَّانَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، بِهٰذَا أَنَّهُ رَعَفَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْدِثْ لَهُ وُضُوءًا)). عَمْرٌو الْقُرَشِيُّ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ كَذَّابٌ.

سیدنا ابوہاشم رمانی روایت کرتے ہیں کہ ان کی نکسیر پھوٹ پڑی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے لیے نیا وضوء کرو۔ اس روایت کی سند میں عمرو القرشی سے مراد عمرو بن خالد ابوخالد الواسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں کہ ابوخالد واسطی کذاب ہے۔

[٥٧٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ تَوَضَّأَ ثُمَّ بَنٰى عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ)). عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جب دورانِ نماز نکسیر پھوٹتی تھی تو آپ (دوبارہ) وضوء فرماتے، پھر جو نماز باقی رہتی ہوتی تھی اسی پر ہی بناء رکھتے۔ عمر بن ریاح متروک راوی ہے۔

[٥٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ، نا أَبِي، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ الْقُرَشِيُّ بِالرَّقَّةِ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى غَسْلِ مَحَاجِمِهِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی، پھر نماز پڑھ لی اور وضوء نہیں کیا، بلکہ سینگی والی جگہ سے زیادہ جسم کا کچھ حصہ نہیں دھویا۔

[٥٨١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، نا أَبِي، نا بَقِيَّةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: قَالَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ)). عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَلَا

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون سے وضوء لازم ہوتا ہے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں دیکھا ہے اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں۔

❶ الكامل لابن عدي: ٥/ ١٧٠٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٤١

رَآهُ، وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَان.

[٥٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَمًا سَائِلًا)). خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خون کے ایک یا دو قطروں سے وضوء لازم نہیں آتا، البتہ اگر وہ خون بہہ رہا ہو تو پھر لازم آئے گا۔ حجاج بن نُصیر نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٥٨٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو سَهْلٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوءٌ حَتَّى يَكُونَ دَمًا سَائِلًا)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَسُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو قطرے خون نکلنے پر وضوء لازم نہیں آتا، جب تک کہ وہ بہنے والا خون نہ ہو۔ اس روایت کی سند میں محمد بن فضل بن عطیہ راوی ضعیف ہے، نیز سفیان بن زیاد اور حجاج بن نُصیر بھی ضعیف ہیں۔

[٥٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ مُلَاعِبٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ)). أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ (نماز توڑ کر) واپس جائے، پھر وضوء کرے اور اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے۔ ابوبکر الداھری عبداللہ بن حکیم متروک الحدیث ہے۔

[٥٨٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ شَبَّةَ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، نا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران (نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے) بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ناک پر ہاتھ رکھ لے، پھر نماز توڑ دے۔

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ)). ❶

[٥٨٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُو مَنْصُورٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ بِأَنْفِهِ وَلْيَخْرُجْ مِنْهَا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ناک کو روک لے اور نماز سے نکل آئے۔

[٥٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ناک پکڑ لے اور نماز توڑ دے۔

[٥٨٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْخَلَّالُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ حُمَيْدٍ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نا الْوَلِيدُ، ح قَالَ: وَأَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي دَمِ الْحُبُونِ، يَعْنِي: الدَّمَامِيلَ. وَكَانَ عَطَاءٌ يُصَلِّي وَهِيَ فِي ثَوْبِهِ، هٰذَا بَاطِلٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَعَلَّ بَقِيَّةَ دَلَّسَهُ عَنْ رَجُلٍ ضَعِيفٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھوڑے پھنسیوں کے خون کے بارے میں رخصت دی ہے۔ عطاءؒ اپنے اسی لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے جس پر پھوڑے پھنسی کا خون لگا ہوتا تھا۔ اس روایت کا ابن جریج سے مروی ہونا باطل ہے، شاید بقیہ نے کسی ضعیف شخص سے روایت کر کے اس میں تدلیس کر دی ہو۔ واللہ اعلم

[٥٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا نُعَيْمٌ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ عَلَى أَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ناک پکڑ کر نماز توڑ دے اور وضوء کرے۔

❶ صحيح ابن حبان: ٢٢٣٨، ٢٢٣٩

❷ سلف برقم: ٥٨٥

[٥٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ الْجَوْزَدَانِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيهِ أَبِي، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ. ❶

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قے آئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ دمشق کی مسجد میں میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے یہ بات ذکر کی، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے، میں نے ہی آپ ﷺ کو وضوء کا پانی دیا تھا۔

[٥٩١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالُوا: نا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، نا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: حَدَّثَنِي مَعْدَانُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٩٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّ ابْنَ الْوَلِيدِ بْنَ هِشَامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، نا مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى قَوْلِهِ: أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اس قول أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ تک اسی کے مثل مروی ہے۔

❶ سنن أبی داود: ٢٣٨١۔جامع الترمذی: ٨٧۔السنن الكبرىٰ للنسائی: ٨٧۔مسند أحمد: ٢١٧٠١، ٢٢٣٨١، ٢٧٥٠٢۔صحيح ابن حبان: ١٠٩٧۔السنن الكبرىٰ للبيهقی: ١/ ١٤٤۔المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٦

[٥٩٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ، نا أَبُو مَعْمَرٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ ثَوْبَانُ: صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وَضُوءَهُ. ❶

سند کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ اس میں ثوبان رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ نقل کیے گئے ہیں کہ میں آپ پر وضوء کا پانی ڈال رہا تھا۔

[٥٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُلَّمَا تَوَضَّأْتُ سَالَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَسَالَ مِنْ قَرْنِكَ إِلَى قَدَمَيْكَ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْكَ)). عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَلَا يَصِحُّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جب بھی وضوء کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضوء کر لے تو پھر چاہے تیرے سر سے لے کر پاؤں تک ہی خون بہنے لگے؛ تجھ پر وضوء لازم نہیں آتا۔ اس روایت کی سند میں عبدالملک نامی راوی ضعیف ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[٥٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، نا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، نا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: نا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، نا ثَوْبَانُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ أَذَاهُ فَتَقَيَّأَ، فَقَاءَ فَدَعَانِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِي الْقُرْآنِ))، قَالَ: ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هٰذَا مَكَانُ إِفْطَارِي أَمْسِ)). لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ غَيْرُ عُتْبَةَ بْنِ السَّكَنِ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھے ہوئے تھے کہ آپ کو ایک ایسا غم پہنچا کہ جس نے آپ کو تکلیف میں ڈال دیا اور آپ کو قے آ گئی۔ آپ ﷺ نے قے کی تو مجھ سے وضوء کا پانی منگوایا، پھر آپ نے وضوء کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا قے آنے پر وضوء کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو میں اس کا حکم قرآن میں پاتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اگلے دِن روزہ رکھا، تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: یہ اس روزے کی جگہ رکھا ہے جو میں نے گزشتہ دِن چھوڑا تھا۔ عتبہ بن سکن کے علاوہ کسی نے اس کو اوزاعیؒ سے روایت نہیں کیا اور وہ منکر الحدیث ہے۔

بَابٌ فِي مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ قَاعِدًا وَقَائِمًا وَمُضْطَجِعًا وَمَا يَلْزَمُ مِنَ الطَّهَارَةِ فِي ذٰلِكَ

بیٹھ کر، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر سو جانے اور اس میں وضوء لازم ہونے کا بیان

[٥٩٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو

❶ السنن الکبرى للبيهقي: ١/ ٣٥٧

نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَصِحُّ. ❶

سجدے کی حالت میں نیند آ گئی، یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے، یا منہ سے پھونک نکلنے لگی، پھر آپ اُٹھے اور (باقی) نماز پڑھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ تو سو گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وضوء صرف اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو چت لیٹ کر سوئے، کیونکہ جب وہ چت لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس کو قتادہؒ سے اکیلے ابوخالد نے روایت کیا ہے اور یہ روایت صحیح نہیں۔

[٥٩٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ)). ❷

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آنکھ؛ پیٹھ کا بندھن ہے، سو جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن ڈھیلا پڑ جاتا ہے (یعنی نیند آنے سے ہوا وغیرہ خارج ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں)۔

[٥٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❸

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٥٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَّابِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے اس پر وضوء لازم نہیں آتا اور جو شخص لیٹ (کر سو) جائے اس پر وضوء لازم ہو جاتا ہے۔

[٦٠٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ سنن أبي داود: ٢٠٢ـ جامع الترمذي: ٧٧ـ مسند أحمد: ٢٣١٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٧٤٨ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٢١

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٨٧٥

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢٤٣١

الْأَقْطَعُ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ؛ پیٹھ کا بندھن ہے، سو جو شخص سو جائے اسے وضوء کر لینا چاہیے۔

بَابُ أَحَادِيثِ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلَاةِ وَعِلَلِهَا

نماز میں قہقہہ لگانے کے بابت مروی احادیث اور ان کی علتوں کا بیان

[٦٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِي حُفْرَةٍ، فَضَحِكْنَا مِنْهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِإِعَادَةِ الْوُضُوءِ كَامِلًا وَإِعَادَةِ الصَّلَاةِ مِنْ أَوَّلِهِ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَالِكَ. الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفَانِ، وَكِلَاهُمَا قَدْ أَخْطَأَ فِي هٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ وَإِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، وَكَانَ الْحَسَنُ كَثِيرًا مَا يَرْوِيهِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَمَّا قَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، فَوَهْمٌ قَبِيحٌ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، رَوَاهُ عَنْهُ كَذَالِكَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَهُشَيْمٌ، وَوُهَيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا اور وہ گڑھے میں گر گیا، تو ہم یہ دیکھ کر ہنس پڑھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (ہنسنے کی وجہ سے) دوبارہ پورا وضوء کرنے کا اور شروع سے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اس میں حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ دونوں ضعیف راوی ہیں، انہوں نے ان دونوں سندوں میں غلطی کی ہے۔ حسن بصریؒ نے حفص بن سلیمان منقری اور ابوالعالیہ کے واسطے سے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے اور حسنؒ وہ ہیں جو اسے نبی ﷺ سے کثرت کے ساتھ مرسل روایت کیا کرتے تھے۔ حسن بن عمارہ کا یوں سند بیان کرنا: عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ قبیح وہم ہے۔ اس روایت کو خالد الحذاء نے حفصہ بنت سیرین اور ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو ان سے سفیان ثوری، ہُشیم، وُہیب اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق اس حدیث کو حسن بن دینار سے روایت کرنے میں اضطراب کا شکار ہوئے ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے اس حدیث کو ان سے اور ان کے آگے حسن بصری سے روایت کیا ہے اور ایک مرتبہ ان کے، قتادہ، ابوالملیح اور ان کے والد کے واسطے سے روایت کیا ہے

❶ سنن أبي داود: ٢٠٣ـسنن ابن ماجه: ٤٧٧ـمسند أحمد: ٨٨٧ـشرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٣٢

وَغَيْرُهُمْ وَقَدِ اضْطَرَبَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي رِوَايَتِهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ فَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، وَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَتَادَةُ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَذَالِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَعْمَرٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ وَنَذْكُرُ أَحَادِيثَهُمْ بِذَالِكَ بَعْدَ هٰذَا. ❶

اور قتادہ نے اسے صرف ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اسی طرح ان سے اس حدیث کو سعید بن ابوعروبہ، معمر، ابوعوانہ اور سعید بن بشیر وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ہم اس کے بعد ان سب کی احادیث کو بھی ذکر کریں گے۔

[٦٠٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ، فَضَحِكَ نَاسٌ مِنْ خَلْفِهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَصْرِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ (ایک روز) ایک نابینا شخص آیا اور مسجد میں موجود گڑھے میں گر گیا، تو آپ کے پیچھے کھڑے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ حسن بن دینار راوی متروک الحدیث ہے۔ اور اس روایت کو عبدالرحمان بن عمرو بن جبلہ بصری نے بھی روایت کیا ہے اور وہ بھی متروک الحدیث ہے۔ اس نے سلام بن ابومطیع، قتادہ، ابوالعالیہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

[٦٠٣]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الدَّانَاجُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ أَبُو الْأَحْوَصِ الْأَبْرَمُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّرَسُوسِيُّ قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

ابوالعالیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا تو لوگ نبی ﷺ کے پیچھے (نماز پڑھتے ہوئے) ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ ابواُمیہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا اور کنویں میں

❶ "الكامل لابن عدي: ٢/ ٧١٦

الْعَالِيَةَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْمَى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَقَالَ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَدَخَلَ أَعْمَى الْمَسْجِدَ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ مُخَلَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَبِئْرٌ وَسَطَ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَعْمَى فَوَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ نَاسٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. قَالَ أَبُو أُمَيَّةَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَلَّامٍ غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ. وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خُوطٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. ❶

گر گیا، تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے (نماز میں ہی) ہنس پڑے۔ ابن مُخلد نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ سے یوں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور مسجد کے درمیان میں ایک کنواں تھا، ایک نابینا شخص آیا اور اس میں گر پڑا۔ کچھ لوگوں کو ہنسی آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ ابواُمیہ کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبدالرحمان بن عمرو بن جبلہ کے علاوہ کسی نے سلام سے روایت نہیں کیا اور وہ متروک راوی ہے اور اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔ اور داؤد بن محبر نے بھی اسے روایت کیا ہے اور یہ بھی متروک ہے اور حدیث گھڑا کرتا تھا، اس نے ایوب بن خوط سے روایت کیا ہے اور یہ بھی ضعیف ہے، اس سے آگے قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ کا واسطہ ہے۔

[٦٠٤]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، نا أَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَطِئَ فِي خَبَالٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَصُرِعَ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)). وَالصَّوَابُ مِنْ ذَالِكَ قَوْلُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، مُرْسَلًا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا اور زمین میں پڑے ہوئے ایک گڑھے میں گر گیا اور اس کی چیخ نکل گئی، جسے سن کر کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ اس مسئلے میں درست اس کا بیان ہے جس نے اس حدیث کو قتادہ اور ابوالعالیہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٦٠٥]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، نا عَبْدُ

ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا، اور نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١١٥٤

❷ سيأتي برقم: ٦١٣

الـرَّزَّاقِ، أنـا مَـعْـمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الـرِّيَـاحِـيِّ، أَنَّ أَعْـمَى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُـصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ مِنْهُمْ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو اُن میں سے ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٠٦]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْـرَاهِـيـمُ بْـنُ إِسْـحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، وَخَـلَـفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَـنْ أَبِـي الْعَالِيَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَـانَ يُصَلِّي بِـأَصْـحَـابِهِ، فَجَاءَ ضَرِيرٌ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ الْـقَـوْمُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الَّـذِينَ ضَحِكُوا أَنْ يُعِيدُوا الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا جو کنویں میں گر گیا، لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جنہیں ہنسی آئی تھی، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٠٧]...... حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِـي طَـالِـبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٦٠٨]...... وَحَـدَّثَـنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[٦٠٩]...... حَـدَّثَنَا عُثْمَانُ، أنا إِبْرَاهِيمُ، نا الْحَسَنُ بْـنُ عَبْـدِ الْـعَـزِيـزِ، نا أَبُو حَفْصٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، مِثْلَهُ.

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٦١٠]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْـمَانُ، نا إِبْرَاهِيمُ، ثنا عُبَيْدُ الـلّٰـهِ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ، عَـنْ قَتَـادَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَهٰذَا هُـوَ الـصَّـحِيحُ عَنْ قَتَادَةَ، اتَّفَقَ عَلَيْهِ مَعْمَرٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، فَـرَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَتَابَعَهُمْ عَلَيْهِ

صرف سند کی بحث ہے۔

سَلْمُ بْنُ أَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ قَتَادَةَ فَأَرْسَلَهُ، فَهٰؤُلَاءِ خَمْسَةٌ ثِقَاتٌ رَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، وَأَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ، وَدَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ كُلُّهُمْ مَتْرُوكُونَ، وَلَيْسَ فِيهِمْ مَنْ يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِرِوَايَتِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مُخَالِفٌ، فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ ثِقَاتٌ مِنْ أَصْحَابِ قَتَادَةَ، وَأَمَّا حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ بَعِيدٌ مِنَ الصَّوَابِ أَيْضًا، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ مَتْرُوكٌ، وَالرَّاوِي لَهُ عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَقَدْ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْمَعْرُوفُ بِسَنْدَلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْكَرِيمِ.

[٦١١]...... فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا أَيُّوبُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَهْقَهَ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ)). [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تو وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

[٦١٢]...... وَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَنَّانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّرْخُمِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ حسن بن قتیبہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ جب آدمی قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ وضوء بھی دوبارہ کرے

[1] الکامل لابن عدی: ۳/ ۱۰۲۷

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَرْقَرَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)). وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ: إِذَا قَهْقَهَ الرَّجُلُ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَحَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ شَيْخٌ لِأَهْلِ الْمِصِّيصَةِ يُقَالُ لَهُ: سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ وَكَانَ ضَعِيفًا سَيِّءَ الْحَالِ فِي الْحَدِيثِ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ. ❶

اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ اس حدیث کو اہل مصیصہ کے ایک بزرگ نے بھی بیان کیا ہے جس کا نام سفیان بن محمد الفزاری ہے، یہ ضعیف بھی ہے اور حدیث کے بارے میں بہتر حال کا مالک بھی نہیں۔ اس نے اسے عبداللہ بن وہب، یونس، زہری، سلیمان بن ارقم، حسن اور انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

[٦١٣] ...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَحْسَنُ حَالَاتِ سُفْيَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنْ يَكُونَ وَهِمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، عَلَى ابْنِ وَهْبٍ إِنْ لَمْ يَكُنْ تَعَمَّدَ ذَالِكَ فِي قَوْلِهِ: عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ. فَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، وَمَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ. وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي الْإِسْنَادِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَلَا ذَكَرَ فِيهِ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ، وَالْحَسَنِ، سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ، وَإِنْ كَانَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَدْ رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَهٰذِهِ أَقَاوِيلُ أَرْبَعَةٌ عَنِ الْحَسَنِ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ؛ لِأَنَّ الْحَسَنَ إِنَّمَا سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ

سند کی بحث ہے۔

❶ الكامل لابن عدى: ٢/ ١٧٦٢

الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٦١٤]...... حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ ضُرٌّ، أَوْ قَالَ: أَعْمَى فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. فَذَكَرْتُهُ لِحَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، فَقَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ، عَنْ حَفْصَةَ، فَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا.

حسن روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا، جسے بصارت کا عارضہ لاحق تھا، یا کہا کہ نابینا تھا، اور وہ کنویں میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے۔ تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنس پڑے تھے، کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ میں نے یہ حدیث حفص بن سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث حسن کو بیان کی تھی، انہوں نے حفصہ سے، اور یہی درست ہے کہ یہ حسن بصریؒ سے مرسل مروی ہے۔

[٦١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: هَذَا الْحَدِيثُ يَدُورُ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: قَدْ رَوَاهُ الْحَسَنُ مُرْسَلًا، فَقَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: فَقَدْ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ مُرْسَلًا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: قَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ مُرْسَلًا، فَقَالَ: قَرَأْتُهُ فِي كِتَابِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ.

صرف سند کی بحث ہے۔

[٦١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بن ابوالحسن ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو نماز میں ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦١٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْحَسَنِ الْبُزَيْعِيُّ بِالْمِصِّيصَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي صَحِيفَةٍ عِنْدَ آلِ أَبِي عَتِيقٍ: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو ایک آدمی آیا اور وہ کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦١٨]...... وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، بِمُخَالَفَةِ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي حُفْرَةٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ مَنْ يَضْحَكُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن ہی بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور وہ گڑھے میں گر گیا، کچھ لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنس پڑے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بن ابوالحسن روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جو نماز میں ہنس پڑے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٢٠]...... وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ نا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي، مِثْلَ قَوْلِ مَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ، وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔۔۔ اس سے آگے موہب بن یزید کے قول کے مطابق ہی ہے اور یہی درست ہے جو وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں۔

[٦٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا الْوَلِيدُ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا وُضُوءَ فِي الْقَهْقَهَةِ وَالضَّحِكِ.

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قہقہہ لگانے اور ہنسنے میں وضوء لازم نہیں آتا۔ اگر وہ روایت جو زہریؒ نے حسن کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کی ہے وہ صحیح ہے تو وہ اس کے خلاف اور متضاد فتویٰ نہ دیتے۔ واللہ اعلم۔ اسی طرح

فَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَحِيحًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، لَمَا أَفْتَى بِخِلَافِهِ وَضِدِّهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَوَهِمَ فِيهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى مَنْصُورٍ وَإِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِينَ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُمَا أَحْفَظُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِلْإِسْنَادِ.

ہشام بن حسان نے حسن سے مرسل روایت کی ہے کیونکہ وہ بلاواسطہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نے اس سے پہلے بھی اس حدیث کو لکھا ہے اور ابوحنیفہؒ نے اس حدیث کو منصور بن زاذان، حسن اور معبد الجہنی کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ابوحنیفہؒ کو منصور پر وہم ہوا ہے اور اسے محمد بن سیرین اور معبد کے واسطے سے صرف منصور بن زاذان نے روایت کیا ہے اور یہ معبد صحابی نہیں ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ تابعین میں سے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تقدیر کے مسئلہ میں کلام کی۔ اُنہوں نے اس کو منصور اور ابن سیرین سے بیان کیا۔ غیلان بن جامع اور ہُشیم بن بشیر اسناد کے اعتبار سے دونوں ہی ابوحنیفہ سے زیادہ حافظے والے ہیں۔

[٦٢٢]...... فَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ أَقْبَلَ أَعْمٰى يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ، فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَهْقَهُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

سیدنا معبد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ آپ نماز میں تھے کہ ایک نابینا آیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا، وہ گڑھے میں گر گیا، لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ قہقہے لگانے لگے، جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا اس کو چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٣]...... وَأَمَّا حَدِيثُ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، بِمُخَالَفَةِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، نا أَبِي، نا غَيْلَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا معبد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے مصلی مبارک کے قریب ایک کنواں تھا جس کے دہانے پر کھجور کی بنی ہوئی ٹوکری پڑی تھی، وہ نابینا شخص چلتا ہوا آ رہا تھا تو اس کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ نماز میں ہی ہنس پڑے تو نبی ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا: تم میں

سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْغَدَاةَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَعْمَى وَقَرِيبٌ مِنْ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِئْرٌ عَلَى رَأْسِهَا جُلَّةٌ، فَجَاءَ الْأَعْمَى يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا قَضَى الصَّلَاةَ: ((مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ)).

سے جو شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٤]...... وَأَمَّا حَدِيثُ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، نا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَخَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ عَلَى بِئْرٍ عَلَيْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ مَنْ كَانَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)). لَفْظُ زِيَادٍ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص، جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، کنویں پر سے گزرا جس پر کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ٹوکری پڑی تھی، تو وہ اس کنویں میں گر گیا، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ ہنس پڑے، پھر جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٥]...... وَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا هُشَيْمٌ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، ح قَالَ: ثنا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَتَرَدَّى فِيهَا فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَهُ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ،

ابن سیرینؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی۔۔۔ پھر راوی نے اسی معنی کی حدیث بیان کی، البتہ اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ وہ شخص اس میں گر گیا تو آپ کے پیچھے کھڑے لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسی کے مثل حکم فرمایا۔ آگے صرف سند کا بیان ہے۔

وَقَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ خَطَأٌ قَبِيحٌ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، كَذَلِكَ.

[٦٢٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ وَهِيَ حَفْصَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكُوا مِنْهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے کہ ایک آدمی آیا، جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، وہ کنویں میں گر گیا تو لوگ اس وجہ سے ہنس پڑے، تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٢٧]..... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللهِ، وَقَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، بِهَذَا.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٦٢٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، قَالَا: ثنا مُوسَى، وَابْنُ عَائِشَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْمَى فَوَطِئَ عَلَى خَصَفَةٍ عَلَى رَأْسِ بِئْرٍ فَتَرَدَّى فِي الْبِئْرِ، فَضَحِكَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْضَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَكَذَا رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ خَالِدٍ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آیا اور وہ اس ٹوکری سے ٹکرا گیا جو کنویں کے اُوپر پڑی تھی، پھر وہ کنویں میں گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان چند صحابہ کو، جو ہنسے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اسی طرح وہیب بن خالد نے بھی اسے خالد، ایوب السختیانی اور حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٢٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، نا أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِي الْبِئْرِ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى أَمَرَ كُلَّ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی اور لوگوں میں ایک نابینا شخص بھی تھا، جو کنویں میں گر گیا، نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے، جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہر اس شخص کو حکم دیا جو ہنسا تھا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔ اسی طرح اس حدیث کو معمر نے ایوب اور حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٣٠]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٦٣١]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبَانُ، نا مَطَرٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ، فَمَرَّ عَلَى بِئْرٍ قَدْ غُشِيَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيُّ الْبَصْرِيُّ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، تو وہ کنویں پر سے گزرا جس کو ڈھانپا گیا تھا اور وہ اس میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا، جو ہنسے تھے، کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اسی طرح حفص بن سلیمان المنقری البصری نے حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٣٢]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو النُّعْمَانِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ عَلَى بِئْرٍ، فَضَحِكَ

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص آیا اور وہ کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے

بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ. وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ وَغَيْرُهُمْ، فَاتَّفَقُوا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ وَلَا ذَكَرَ أَلَهُ صُحْبَةٌ أَمْ لَا؟ وَلَمْ يَصْنَعْ خَالِدٌ شَيْئًا وَقَدْ خَالَفَهُ خَمْسَةٌ أَثْبَاتٌ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ وَقَوْلُهُمْ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ.

حفصہ کے واسطے سے ابولعالیہ سے مرسل روایت کیا۔ ان سے اس حدیث کو ایک جماعت نے بیان کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، زائدہ بن قدامہ، یحییٰ بن سعید القطان، حفص بن غیاث، روح بن عبادہ اور عبدالوہاب بن عطاء وغیرہ ہیں، انہوں نے ہشام، حفصہ اور ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں اتفاق کیا ہے۔ اس حدیث کو خالد بن عبداللہ واسطی نے ہشام، حفصہ اور ابوالعالیہ کے واسطے سے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نہ تو اس شخص کا نام لیا اور نہ ہی یہ بیان کیا کہ وہ صحابی تھے یا نہیں؟ اور پانچ ثبت وثقاہت کے حامل اصحاب نے اس کی مخالفت کی اور ان کا قول ہی زیادہ درست ہے۔

[٦٣٣]...... فَأَمَّا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَتَرَدّٰى فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنَ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ایک انصاری شخص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی گزرا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی اور وہ کنویں میں گر گیا، لوگوں میں سے چند ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٣٤]...... أَمَّا حَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَنْ تَابَعَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ خَالِدٍ عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا جو ہنسا تھا، کہ وہ وضوء اور نماز دونوں کو دوہرائے۔

[٦٣٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعَاوِيَةُ، نا زَائِدَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَمَرَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، وہ مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، پھر وہ شخص اس گڑھے میں گر گیا جو مسجد میں ہی تھا، کچھ لوگ ہنس پڑے، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٣٦]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، أنا عُبَيْدُ اللهِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٦٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٦٣٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا أَبِي ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا أَبِي، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ أَعْمَى وَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا، نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٣٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، فِيمَا أَرَى

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو نمازِ فجر یا رات کی کوئی نماز پڑھا رہے تھے، اور مسجد میں ایک کنواں تھا، ایک شخص کہ جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی وہ اس میں گر گیا، تو

عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّی بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ أَوْ بَعْضَ صَلَاةِ اللَّیْلِ، وَكَانَ فِی الْمَسْجِدِ بِئْرٌ وَكَانَ رَجُلٌ فِی بَصَرِهِ ضُرٌّ فَوَقَعَ فِیهَا، فَضَحِكَ النَّاسُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((مِمَّا ضَحِكْتُمْ؟)) فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: ((مَنْ ضَحِكَ فَلْیُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

لوگ ہنسنے لگے، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم کس وجہ سے ہنسے ہو؟ لوگوں نے آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٤٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِیمُ الْحَرْبِیُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِی هَاشِمٍ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ، قَالَ: ضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ ضَحِكَ فَلْیُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں (نماز پڑھنے کے دوران) ہنس پڑے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہنسا ہے اس کو چاہیے کہ وہ وضوء اور نماز کو دوہرائے۔

[٦٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ الْحَسَّانِیُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، قَالَا: نا وَكِیعٌ، عَنْ شَرِیكٍ، عَنْ أَبِی هَاشِمٍ، وَقَالَ أَبُو هِشَامٍ: عَنْ وَكِیعٍ، قَالَ شَرِیكٌ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِی هَاشِمٍ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ أَنَّ أَعْمَى وَقَعَ فِی بِئْرٍ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِمَّنْ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ یُعِیدُوا الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا کنویں میں گر گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے جو نبی ﷺ کے ساتھ (نماز پڑھ رہے) تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ، نا یُوسُفُ بْنُ سَعِیدٍ، أنا أَبُو نُعَیْمٍ، وَهَیْثَمُ بْنُ جَمِیلٍ، قَالَا: نا شَرِیكٌ، عَنْ أَبِی هَاشِمٍ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ فِی الصَّلَاةِ، وَفِی الْمَسْجِدِ بِئْرٌ عَلَیْهَا جُلَّةٌ، فَجَاءَ أَعْمَى فَسَقَطَ فِیهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ یُعِیدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور مسجد میں ایک کنواں تھا جس پر ٹوکری رکھی ہوئی تھی، ایک نابینا شخص آیا اور اس میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم دیا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ، نا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِیَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ

ابراہیمؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی آیا اور نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، اس کو ٹھوکر لگی اور وہ کنویں میں گر گیا،

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، فَعَثَرَ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَضَحِكُوا فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٤٤]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ مُرْسَلًا؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، رَجَعَ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، لِأَنَّ أَبَا هَاشِمٍ ذَكَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ بِهِ عَنْهُ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: رَجَعَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا الَّتِي قَدَّمْتُ ذِكْرَهَا فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَأَبُو الْعَالِيَةِ فَأَرْسَلَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُسَمِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رَجُلًا سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَكَانَ عَالِمًا بِأَبِي الْعَالِيَةِ وَبِالْحَسَنِ، فَقَالَ: لَا تَأْخُذُوا بِمَرَاسِيلِ الْحَسَنِ وَلَا أَبِي الْعَالِيَةِ فَإِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا.

صرف سند کی بحث ہے۔

[٦٤٥]..... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، سَمِعْتُ جَرِيرًا، وَذَكَرَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ: مَا حَدَّثْتَنِي، فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَالْحَسَنِ؛ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا.

یہ بھی فقط سند کی بحث ہے۔

[٦٤٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، نا دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ أَرْبَعَةٌ يُصَدِّقُونَ مَنْ حَدَّثَهُمْ وَلَا

صرف سند کی بحث ہے۔

يُبَالُونَ مِمَّنْ يَسْمَعُونَ الْحَدِيثَ: الْحَسَنُ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ، وَحُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ. قَالَ الشَّيْخُ: وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّابِعَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَهُ وَذَكَرَ عِلَّتَهُ

[٦٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا أَبِي يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ عَنْ جَابِرٍ خِلَافُهُ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ضَعِيفٌ، وَيُكَنَّى بِأَبِي فَرْوَةَ الرَّهَاوِيِّ، وَابْنُهُ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَقَدْ وَهِمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي رَفْعِهِ إِيَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ فِي لَفْظِهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ مِنْ قَوْلِهِ: مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ جَمَاعَةٌ مِنَ الرُّفَعَاءِ الثِّقَاتِ، مِنْهُمْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَوَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے جو شخص دورانِ نماز ہنس پڑے، اس کو چاہیے کہ وہ (دوبارہ) وضوء کرے، پھر نماز بھی دوہرائے۔ ابوبکر نیشاپوری نے ہم سے کہا: یہ حدیث منکر ہے اور صحیح نہیں ہے، صحیح حدیث وہ ہے جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے خلاف ہے۔ الشیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: یزید بن سنان ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابوفروہ الرھاوی بیان کی گئی ہے اور اس کا بیٹا بھی ضعیف ہے۔ اسے اس حدیث میں دو مقامات پر وہم ہوا ہے: ایک تو اسے نبی ﷺ تک مرفوع بیان کرنے میں دوسرا اس کے الفاظ میں۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ اعمش سے، وہ ابوسفیان سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہنس پڑے وہ نماز کو تو دوہرائے لیکن وضوء کو نہ دوہرائے۔ اسی طرح اس کو ثقہ رُواۃ کی ایک جماعت نے اعمش سے بیان کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، ابومعاویہ الضریر، وکیع، عبداللہ بن داوٗد الخریبی اور عمر بن علی المقدمی وغیرہ ہیں۔ اور اسی طرح اسے شعبہ اور ابن جریج نے یزید بن ابوخالد اور ابوسفیان کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٤٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہنسنے میں وضوء کا حکم نہیں ہے۔

[1] الکامل لابن عدی: ۷/ ۲۷۲٤، ۲۷۲۵

أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. ❶

[٦٤٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٦٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ: فَقَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو دورانِ نماز ہنس پڑتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز کو تو دوہرائے گا لیکن وضوء دوبارہ نہیں کرے گا۔

[١/٦٥١]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز میں ہنس پڑے تو وہ نماز کو تو دوہرائے لیکن وضوء کو نہ دوہرائے۔

[٢/٦٥١]...... وَذَكَرَهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، فِي الَّذِي يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دورانِ نماز ہنس پڑتا ہے کہ وہ نماز تو دوبارہ پڑھے گا لیکن وضوء دوبارہ نہیں کرے گا۔

[٦٥٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: وَنا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا وَكِيعٌ، قَالَ: وَنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَرِيرٌ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ جب نماز میں ہنستے تو نماز کو دوہراتے لیکن نماز کو نہ دوہراتے۔

❶ إتحاف المهرة: ٣/ ١٥٩

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

[٦٥٣]...... حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، ثنا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الضَّحِكِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يُعِيدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے دورانِ نماز ہنسنے کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: وہ نماز کو دوہرائے گا اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرے گا۔

[٦٥٤]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ فِي الضَّحِكِ فِي الصَّلَاةِ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ الْوُضُوءِ. وَعَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دورانِ نماز ہنسنے کے بارے میں فرمایا: اس پر وضوء کا اعادہ نہیں ہے۔ یزید ابو خالد نے بھی شعبی سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٦٥٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذٍ، نا أَبِي، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ أَبَا سُفْيَانَ، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ وُضُوءٌ. وَعَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جو شخص نماز میں ہنس پڑے اس پر وضوء لازم نہیں آتا۔ یزید ابو خالد نے بھی شعبی سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٦٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے میں وضوء کا حکم نہیں ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٦٥٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. وَرَوَاهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے میں وضوء لازم نہیں آتا۔ اور اسے ابوشیبہ نے ابوخالد کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کیا ہے۔

أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[٦٥٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ الصَّيْرَفِيُّ، نا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارٍ، نا أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الضَّحِكُ يُنْقِضُ الصَّلَاةَ وَلَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ)). خَالَفَهُ إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ أَبِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہنسنا نماز کو توڑ دیتا ہے اور وضوء کو نہیں توڑتا۔ اسحاق بن بہلول نے اپنے باپ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

[٦٥٩]..... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَلَامُ يُنْقِضُ الصَّلَاةَ وَلَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ)). [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے اور وضوء کو نہیں توڑتا۔

[٦٦٠]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُوسَى، وَابْنُ عَائِشَةَ قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، كَانَ لَا يَرَى عَلَى الَّذِي يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ وُضُوءًا.

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اس شخص پر وضوء کے لازم ہونے کی رائے نہیں رکھا کرتے تھے جو نماز میں ہنس پڑتا تھا۔

[٦٦١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَا يَقْطَعُ التَّبَسُّمُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُقَرْقِرَ. رَفَعَهُ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسکرانا نماز کو نہیں توڑتا، جب تک کہ وہ کھلکھلا کر نہ ہنس پڑے۔ ثابت بن محمد نے سفیان رحمہ اللہ کے واسطے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے۔

[٦٦٢]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِذَا ضَحِكَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز ہنس پڑے تو اس پر وضوء کا اعادہ لازم ہے۔

[٦٦٣]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

حُمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ہمراہ نکلے، ان میں عبدالقیس کا ایک آدمی بھی تھا جو

[1] إتحاف المهرة: ٣/ ١٦٠

الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: خَرَجَ أَبُو مُوسَى فِي وَفْدٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ أَعْوَرُ، فَصَلَّى أَبُو مُوسَى فَرَكَعُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَتَرَدَّى الْأَعْوَرُ فِي بِئْرٍ، قَالَ الْأَحْنَفُ: فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَتَرَدَّى فِيهَا فَمَا مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا ضَحِكَ غَيْرِي وَغَيْرَ أَبِي مُوسَى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: مَا بَالُ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: فُلَانٌ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَأَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا الصَّلَاةَ.

ایک آنکھ سے نابینا تھا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب انہوں نے رکوع کیا اور واپس اُٹھنے لگے تو وہ نابینا شخص کنویں میں گر گیا۔ احنف کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی تو میرے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جو ہنسا نہ ہو۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کنویں میں گر گیا ہے۔ تو آپ نے انہیں دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[٦٦٤]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُشَيْمٌ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: صَلَّى أَبُو مُوسَى بِأَصْحَابِهِ، فَرَأَوْا شَيْئًا فَضَحِكُوا مِنْهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى حَيْثُ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ: مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

حُمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تو انہوں نے کوئی چیز دیکھی جس وجہ سے وہ ہنس پڑے، تو جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا تھا اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

[٦٦٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرَأَوْا شَيْئًا فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى حَيْثُ انْصَرَفَ: مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

حُمید بن ہلال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ لوگوں نے کوئی چیز دیکھی، جس وجہ سے آپ کے ساتھ (نماز پڑھنے والوں میں سے) کچھ لوگ ہنس پڑے، تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا تھا اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

[٦٦٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدٌ حَاتِمٌ الزِّمِّيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَتَبَسَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبَسَّمْتَ وَأَنْتَ تُصَلِّي، قَالَ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ دورانِ نماز ہی مسکرا پڑے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نماز پڑھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً حضرت میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور ان کے پروں پر غبار پڑا ہوا تھا، وہ میری طرف دیکھ کر ہنس دیے تو میں ان کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑا، اور وہ ایک قوم کی تلاش سے

فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَرَّ بِي مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَى جَنَاحَيْهِ غُبَارٌ فَضَحِكَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَاجِعٌ مِنْ طَلَبِ الْقَوْمِ)). ❶

واپس جا رہے تھے۔

[٦٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَادَاءُ، أنا صُبْحُ بْنُ دِينَارٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الضَّاحِكُ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُلْتَفِتُ وَالْمُفَرْقِعُ أَصَابِعَهُ بِمَنْزِلَةٍ)). ❷

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز میں ہنسنے والا، اِدھر اُدھر دیکھنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا، ایک ہی حکم میں ہیں۔

[٦٦٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي مُنَاوِلَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا جَدِّي، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ وُضُوءٍ، إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ لَهُمْ حِينَ ضَحِكُوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ❸

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص پر وضوء کا اعادہ ضروری نہیں ہے جو نماز میں ہنس پڑے، بلاشبہ یہ تو صرف ان (صحابہ) کے لیے حکم تھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ہنسے تھے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ
تیمّم کا بیان

[٦٦٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا مِثْلَ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ)) ❹

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین کو ہمارے لیے مسجد بنایا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کے مثل بنایا گیا ہے۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧٦٧ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٠٦٠

❷ مسند أحمد: ١٥٦٢١

❸ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٥٣

❹ صحيح مسلم: ٥٢٢ ـ مسند أحمد: ٢٣٢٥١ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٩٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢١٣

[٦٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَتُرْبَتُهَا طَهُورًا إِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ اور فرمایا: ساری کی ساری زمین کو ہمارے لیے مسجد بنا دیا گیا ہے اور اگر آدمی کو پانی نہ ملے تو اس (زمین) کی مٹی پاک کرنے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔

[٦٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. [1]

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بئرِ جمل کی طرف سے تشریف لائے تو آپ سے ایک شخص ملا اور اس نے آپ کو سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا) اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا (یعنی تیمّم کیا) پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٢]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

سیدنا ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بئرِ جمل کی طرف گئے تا کہ آپ قضائے حاجت کر سکیں، تو آپ کو ایک آدمی ملا جو دوسری طرف سے آ رہا تھا، اور اس نے آپ کو سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے (اور اس پر ہاتھ مارے اور انہیں) اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا (یعنی تیمّم کیا) پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٣]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، نا عَمْرٌو النَّاقِدُ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کرنے کے لیے بئرِ جمل کی

[1] صحيح البخاري: ٣٣٧ ـ صحيح مسلم: ٣٦٩ ـ مسند أحمد: ١٧٥٤١

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ ثِقَةً: فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ))، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

طرف نکلے تو آپ سے ایک آدمی ملا اور اس نے سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا اور (اس پہ مٹی لگا کر) اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا، پھر فرمایا: وعلیک السلام۔

[٦٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، نا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مِهْرَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاذٍ، نا أَبُو عِصْمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بِئْرِ جَمَلٍ، إِمَّا مِنْ غَائِطٍ أَوْ مِنْ بَوْلٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بول وبراز میں سے کسی حاجت سے فارغ ہو کر بئر جمل کی طرف سے آ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام عرض کیا، لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر ایک بار ہاتھ مارا اور اسے اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری بار ہاتھ مارا تو اسے کہنیوں تک اپنے بازوؤں پر پھیر لیا، پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٥]...... قَالَ أَبُو مُعَاذٍ: وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٦٧٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ، نا نَافِعٌ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ

نافع بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے کسی ضروری کام کی غرض سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا کام نمٹا چکے تو اس دن کی گفتگو میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) گلی میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا

رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ، ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ)) . ❶

اور آپ بول و براز سے فارغ ہو کر آ رہے تھے، اس نے آپ کو سلام کہا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، حتیٰ کہ وہ آدمی گلی میں نظروں سے اوجھل ہونے کے قریب ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور اپنے چہرے پر پھیر لیے، پھر دوسری بار مارے تو اپنے بازوؤں پر پھیر لیا، پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: یقیناً مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں اس کے سوا اور کوئی بات مانع نہیں تھی کہ میں بے وضوء تھا۔

[٦٧٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ ، نا حَيْوَةُ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر کے آ رہے تھے کہ آپ کو بئر جمل کے پاس ایک آدمی مل گیا، اس نے آپ کو سلام کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا) پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، نا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ (النساء: ٤٣) ، قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، أَوِ الْقُرُوحُ أَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو راہِ خدا میں کوئی زخم آ جائے، یا اسے پھوڑا پھنسی نکل آئے، یا چیچک کی بیماری لگ جائے، پھر وہ جنبی ہو جائے، اور اسے اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا، تو وہ تیمم کر سکتا ہے۔

[٦٧٩]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مریض کے لیے مٹی کے ساتھ تیمّم کرنے کی رخصت دی گئی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٠۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٨٥۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢١٥

❷ سنن أبي داود: ٣٣١۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٠٦

❸ صحيح ابن خزيمة: ٢٧٢۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٢٤

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ.

[۶۸۰]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَحْوَهُ. رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَوَقَفَهُ وَرْقَاءُ، وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

ایک سند کے ساتھ یہ مرفوعاً مروی ہے جبکہ ورقاء اور ابوعوانہ وغیرہ نے اسے موقوف کہا ہے، اور یہی درست ہے۔

[۶۸۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا أَبُو مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلَكَ، فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟))، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النساء: ۲۹)، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا. الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ. ❶

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک سرد رات میں احتلام ہو گیا اور میں (اس روز) غزوہ ذات السلاسل میں شریک تھا، مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں مر جاؤں گا، چنانچہ میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی۔ پھر یہ بات نبی ﷺ کو بتلائی گئی تو آپ نے فرمایا: اے عمرو! تو نے حالتِ جنابت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟ تو میں نے آپ کو وہ عذر بتلایا جو غسل کرنے سے مانع تھا اور میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ''تم اپنی جانوں کو قتل مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر بہت شفقت ورحم کرنے والا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور مجھے کچھ نہ کہا۔

[۶۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ،

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کسی مہم کے امیر مقرر ہوئے تھے، (اس مہم کے دوران) لوگوں کو اتنی سخت سردی کا سامنا ہوا کہ اس جیسی سردی انہوں نے پہلے نہیں دیکھی تھی،

❶ سنن أبي داود: ۳۴۴۔ مسند أحمد: ۱۷۸۱۲۔ صحيح ابن حبان: ۳۱۵۔ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۷۷

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَأَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ، فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هَذَا مَرَّ عَلَى وُجُوهِكُمْ مِثْلُهُ، فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابَهُ: ((كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَصَحَابَتِهِ لَكُمْ؟))، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، صَلَّى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَالَ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (النساء: ٢٩) فَلَوِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَمْرٍو.

آپ صبح کی نماز پڑھانے کے لیے نکلے تو کہا: قسم بخدا! مجھے تو گزشتہ رات احتلام ہو گیا ہے لیکن اللہ کی قسم میں نے اس جیسی سردی کبھی نہیں دیکھی جس کا آج تمہیں سامنا ہے۔ پھر آپ نے اپنی دونوں رانوں کی اندرونی جگہیں دھو لیں اور نماز والا وضوء کر لیا، پھر انہیں نماز پڑھا دی۔ جب آپ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: تم نے عمرو کو کیسا پایا؟ اور اس کا ساتھ تمہارے لیے کیسا رہا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی اچھے الفاظ میں تعریف کی، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! انہوں نے حالتِ جنابت میں ہی ہمیں نماز پڑھا دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو بلایا (اور ان سے پوچھا) تو انہوں نے آپ کو اس کا بتلایا اور یہ بھی بتایا کہ اس دن سردی بہت تھی، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ "تم اپنی جانوں کو قتل مت کرو۔" لہٰذا اگر میں غسل کر لیتا تو مر جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر ہنس دیے۔

[٦٨٣]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقَا، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الْأَسْلَعِ، قَالَ: أَرَانِي كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَمَرَّ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الْأَرْضَ ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا. هَذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ

ربیع بن بدر اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اسلع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے مجھے دِکھلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تیمّم کیسے سکھایا تھا، چنانچہ انہوں نے زمین پر اپنے ہاتھ مارے، پھر ان پر پھونک ماری، پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دونوں ہاتھوں کو داڑھی مبارک پر پھیرا، پھر انہیں دوبارہ زمین پر پھیرا، پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مَلا، پھر انہیں اپنے ہاتھوں کے بیرونی اور اندرونی اطراف پر پھیر لیا۔ یہ ابراہیم الحربی کے الفاظ ہیں اور یحییٰ بن اسحاق نے اپنی حدیث میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دِکھلایا کہ میں کیسے مسح کروں، پھر میں نے مسح کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر انہیں اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرا، پھر دوسری بار زمین پر ہاتھ مارے اور

الْحَرْبِيِّ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ: فَأَرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَمْسَحُ فَمَسَحْتُ، قَالَ: فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لِوَجْهِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتَّى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ. ❶

اپنے بازوؤں کی اندرونی اور بیرونی جگہ پر پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے کہنیوں کو چھو لیا۔

[٦٨٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَكَانَ يَتَيَمَّمُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ (النساء: ٤٣)؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرُدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: فَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ)). فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: ((أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ثُمَّ

شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور اسے ایک ماہ تک پانی ہی نہ ملے تو کیا وہ تیمم کرتا رہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمّم نہیں کر سکتا، اگرچہ اسے ایک ماہ تک بھی پانی نہ ملے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر آپ سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب لیتے ہیں: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ ''سو اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کر لیا کرو۔'' تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اگر اس بارے میں لوگوں کو رخصت دے دی جائے تو عنقریب ایسا ہونے لگ جائے گا کہ جب بھی انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا وہ مٹی کے ساتھ تیمّم کر لیا کریں گے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا آپ اس وجہ سے اس کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ابوموسیٰ نے ان سے کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث نہیں سنی جو انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی ضروری کام کی غرض سے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا، مجھے پانی نہ ملا، اور میں مٹی میں اس طرح لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے، پھر جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف یہی کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارتے اور پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیر لیتے، پھر انہیں چہرے پر پھیر لیتے۔ تو اس

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٨٧٥۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٢٠٨

تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ))، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ. ❶

کے جواب میں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ عمار رضی اللہ عنہ کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے؟ یوسفؒ نے یہ الفاظ بیان کیے: تم اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مارتے، پھر ان دونوں کو مٹی پر پھیرتے اور پھر ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیتے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قول سے مطمئن نہیں ہوئے تھے۔

[٦٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوعًا، وَوَقَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمّم دو ضربیں ہیں: (یعنی تیمّم میں ہاتھوں کو دو مرتبہ زمین پر مارا جاتا ہے) ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ اسی طرح علی بن ظبیان نے بھی اسے مرفوع بیان کیا ہے اور یحییٰ بن قطان اور ہُشَیم وغیرہ نے اسے موقوف بیان کیا ہے اور یہی درست ہے۔

[٦٨٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَيُونُسُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تیمّم دو ضربیں ہیں: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لیے۔

[٦٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَتَيَمَّمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنیوں تک تیمّم کیا کرتے تھے۔

[٦٨٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، نا

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

❶ صحيح البخاري: ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧۔ صحيح مسلم: ٣٦٨، ١١٠، ١١١۔ مسند أحمد: ١٨٣٢٨، ١٨٣٣٠، ١٨٣٣٤۔ صحيح ابن حبان: ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٧۔ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٩

سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبْنَا بِأَيْدِينَا عَلَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِهَا وُجُوهَنَا، ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً أُخْرَى الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِأَيْدِينَا مِنَ الْمَرَافِقِ إِلَى الْأَكُفِّ عَلَى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ.

ساتھ تیمم کیا، ہم نے اپنے ہاتھ پاک مٹی پر مارے، پھر ہم نے ہاتھوں کو پھونک ماری، پھر انہیں اپنے چہروں پر پھیر لیا، پھر ہم نے دوسری مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مارے، پھر ہم نے ہاتھوں پر پھونک ماری اور انہیں اپنے ہاتھوں پر؛ کہنیوں سے لے کر ہتھیلیوں تک بالوں کی جڑوں پر، اندرونی اور بیرونی طرف پھیر لیا۔

[٦٨٩]..... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِضَرْبَتَيْنِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفَانِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ دو ضربوں کا تیمم کیا: ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے۔ سلیمان بن ارقم اور سلیمان بن ابوداؤد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٦٩٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تیمم دو ضربیں ہیں: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔

[٦٩١]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہتھیلیوں کے لیے ہوتی ہے کہنیوں تک۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں اور درست بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨٠

[٦٩٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ. وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: اضْرِبْ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں جنبی ہو گیا تھا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: زمین پر ہاتھ مارو۔ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا۔

[٦٩٣]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبَانُ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ، وَقَالَ: مَا أَحْسَنَهُ. ❷

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تیمّم میں) کہنیوں تک (ہاتھ پھیرے جائیں)۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہیں بہت اچھی لگی اور فرمایا: کیا خوب حدیث ہے۔

[٦٩٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً أُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. ❸

سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تیمّم کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو ایک مرتبہ (زمین پر) مارتے، پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے، پھر دوسری مرتبہ ہاتھوں کو (زمین پر) مارتے، پھر انہیں اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیتے، اور اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

[٦٩٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَشُجَاعٌ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، نا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمّم دو ضربیں ہے: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب بازوؤں کے لیے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ مسند أحمد: ١٨٣١٩، ١٨٣٣٢، ١٨٣٣٣۔ صحيح ابن حبان: ١٣٠٦، ١٣٠٨، ١٣٠٩

❸ مسند أحمد: ١٨٣١٩، ١٨٣٣٢، ١٨٣٣٣۔ صحيح ابن حبان: ١٣٠٦، ١٣٠٨، ١٣٠٩

أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ.

[٦٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا فرمایا۔

[٦٩٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالُوا: نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ)). [1]

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمّم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔

[٦٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: اضْرِبْ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں جنبی ہو گیا تھا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: زمین پر ہاتھ مارو۔ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا۔

[٦٩٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ح حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمّم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔ رمادی بیان کرتے ہیں کہ یزید نے فرمایا: جس نے اس پر عمل کیا اس پر کوئی حرج نہیں۔

[1] مسند أحمد: ١٨٣١٩

عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ)) . قَالَ الرَّمَادِيُّ: قَالَ يَزِيدُ: مَنْ أَخَذَ بِهِ فَلَا بَأْسَ .

[۱/۷۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا غُنْدَرٌ ، نا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ)) ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف یہی کافی تھا (یہ فرمانے کے بعد) نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا، پھر اس میں پھونک ماری اور اسے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

[۲/۷۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا جَرِيرٌ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا ابْنُ كَرَامَةَ ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۷۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِئُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّهُ أَجْنَبَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَّكَ فِي التُّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنٍ ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ فِي التُّرَابِ ، ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ إِلَى الرُّسْغَيْنِ)) . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، وَوَقَفَهُ شُعْبَةُ ، وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا ، وَأَبُو مَالِكٍ فِي

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ دورانِ سفر جنبی ہو گئے تو وہ کمر کے بل اور پیٹ کے بل مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے، پھر جب آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو یہ واقعہ بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! تمہیں صرف یہی کافی ہو جانا تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کو مٹی پر مارتا، پھر ان میں پھونک مارتا اور پھر انہیں اپنے چہرے پر اور اپنے ہاتھوں پر کلائی تک پھیر لیتا۔ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان کے علاوہ کسی نے حصین سے مرفوع روایت نہیں کیا اور شعبہ اور زائدہ وغیرہ نے اسے موقوف بیان کیا ہے۔ ابو مالک کا عمار سے سماع محل نظر ہے اور سلمہ بن کہیل نے اس روایت کو یوں بیان کیا ہے کہ وہ ابو مالک سے، وہ ابن ابزیٰ سے اور وہ عمار رضی اللہ عنہ سے روایت

سَمَاعِهِ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرٌ، فَإِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ.

کرتے ہیں۔ اسے ثوری نے ان کے حوالے سے بیان کیا۔

[۷۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا شَبَابَةُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ، وَذَكَرَ التَّيَمُّمَ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

ابو مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفے میں خطبہ دیتے سنا اور انہوں نے تیمّم کا ذِکر کیا تو اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

[۷۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ، نا زَائِدَةُ، نا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَمَّارٍ، أَنَّهُ غَمَسَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ فِي التُّرَابِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمَفْصَلِ، وَقَالَ عَمَّارٌ: هٰكَذَا التَّيَمُّمُ. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا.[1]

ابو مالک سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو مٹی میں ملایا، پھر ان میں پھونک ماری، پھر اپنے چہرے پر اور اپنے ہاتھوں پر جوڑوں تک پھیر لیا۔ اور عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمّم اس طرح کرتے ہیں۔ اسے امام ثوریؒ نے ابو مالک اور عبدالرحمان بن ابزیٰ کے واسطے سے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے۔

[۷۰۴]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا أُمِرَ فِيهِ بِالْغُسْلِ فَعَلَيْهِ التَّيَمُّمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغُسْلِ تُرِكَ.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وضوء میں جس عضو کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے اس پر تیمّم کرنا لازم ہے اور جسے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا اسے چھوڑ دیا جائے۔

[۷۰۵]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَعَبْدُ الْبَاقِي، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُمِرْنَا بِالتَّيَمُّمِ لِمَا أُمِرْنَا فِيهِ بِالْغُسْلِ.

امام شعبی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ ہمیں ان اعضاء پر تیمّم کرنے کا حکم دیا گیا جن اعضاء کو وضوء میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ وَأَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے لیے تیمّم کرنے کا بیان

[۷۰۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْحَسَنُ بْنُ

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہر

[1] سنن أبي داود: ۳۲۲۔ سنن النسائي: ۱/ ۱۶۸۔ مسند أحمد: ۱۸۸۸۲

أَبِی الرَّبِیعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاةٍ. وَبِهِ كَانَ يُفْتِي قَتَادَةُ. ❶

نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا کرتے تھے، اور قتادہؒ بھی اسی کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

[۷۰۷]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاةٍ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا جائے گا۔

[۷۰۸]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاةٍ.

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز کے لیے تیمّم کیا جائے گا۔

[۷۰۹]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاةٍ. ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا کرتے تھے۔

[۷۱۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلاةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلاةِ الْأُخْرَى. وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک تیمّم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے، پھر دوسری نماز کے لیے الگ تیمّم کرے۔ حسن بن عمارہ ضعیف راوی ہے۔

[۷۱۱]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلانِيُّ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يُصَلَّى بِالتَّيَمُّمِ أَكْثَرَ مِنْ صَلاةٍ وَاحِدَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک تیمّم کے ساتھ ایک سے زائد نماز نہ پڑھی جائے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٢١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٢١

[٧١٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يُصَلَّى بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک تیمّم کے ساتھ ایک ہی نماز پڑھی جائے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ إِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ

تیمّم کرنے والے کا وضوء کر کے نماز پڑھنے والوں کو امامت کروانا مکروہ عمل

[٧١٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَاتِعٍ الْحِمْيَرِيُّ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ)). إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا وضوء کر کے نماز پڑھنے والوں کو امامت نہ کرائے۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

[٧١٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا هُشَيْمٌ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِينَ وَلَا الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیدی شخص، آزاد لوگوں کو اور تیمّم والا، باوضوء لوگوں کو امامت نہ کرائے۔

[٧١٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا يَعْقُوبُ، وَحَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فِي التَّيَمُّمِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ تیمّم کے بارے میں اسی جیسی روایت ہے۔

بَابٌ فِي بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ التَّيَمُّمُ فِيهِ وَقَدْرِهِ مِنَ الْبَلَدِ وَطَلَبِ الْمَاءِ

اس جگہ کا بیان جہاں تیمّم جائز ہوتا ہے اور شہر سے یا پانی کے موجود ہونے کے مقام سے اس جگہ کی مسافت

[٧١٦]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ''مربد النعم'' نامی جگہ پر تیمّم کرتے دیکھا، اور آپ مدینے کے مکانات دیکھ رہے تھے (یعنی وہ مقام مدینہ کے قریب ہی تھا)۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٣٤

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَيَمَّمُ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: مِرْبَدُ النَّعَمِ، وَهُوَ يَرٰى بُيُوتَ الْمَدِينَةِ. ❶

[۷۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ، وَصَلَّى وَهُوَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ''مربد النعم'' مقام پر تیمّم کر لیا کرتے تھے اور وہاں آپ نے نماز بھی پڑھی، اور یہ مقام مدینے سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ پھر آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو سورج ابھی بلند تھا، لیکن آپ نے اعادہ نہیں کیا (یعنی گو کہ آپ مدینہ پہنچ چکے تھے اور وہاں پانی بھی موجود تھا، لیکن آپ نے وضوء کر کے دوبارہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اسی پر اکتفاء کیا جو تیمّم کے ساتھ پڑھی تھی)۔

[۷۱۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

[۷۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: تَيَمَّمَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر تیمّم کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر جب (مدینے میں) تشریف لائے تو سورج ابھی بلند تھا (یعنی نماز کا وقت گزرا نہیں تھا) لیکن آپ نے دوبارہ نماز نہیں پڑھی۔

[۷۲۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ الْوَقْتِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دورانِ سفر جنبی ہو جائے تو وہ نماز کے آخری وقت تک ٹھہرا رہے (یعنی پانی ملنے کا انتظار کرے)، لیکن اگر پھر بھی پانی نہ ملے تو تیمّم کر کے نماز پڑھے۔

بَابٌ فِي جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سِنِينَ كَثِيرَةً
اس شخص کے لیے تیمّم کے جواز کا بیان جسے کئی سال تک پانی نہ ملے

[۷۲۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ،

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاک مٹی مسلمان کا وضوء ہے، اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۸۰۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۲۲۴

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ)) . ❶

[٧٢٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ ، نا أَيُّوبُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ: نُعِتَ لِي أَبُو ذَرٍّ فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ: أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلِي لَيَزْعُمُونَ ذَالِكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟)) ، قُلْتُ: إِنِّي أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ)) . ❷

ابوقلابہؒ بنو عامر کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میرے پاس سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کیے گئے تو میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: کیا آپ ہی ابوذر ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے (اپنا واقعہ) بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تجھے کس نے ہلاک کر ڈالا؟ میں نے کہا: میں اپنی بیوی کے ہمراہ پانی سے دُور ایک مقام پر تھا تو میں جنبی ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ پاک مٹی اس وقت تک پاک کرنے والے پانی کا کام دے سکتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ دس سال گزر جائیں، لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو پھر اسے اپنی چمڑی تک پہنچا (یعنی پھر غسل کر لے)۔

[٧٢٣]...... قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَا: نا خَلَفُ بْنُ مُوسَى الْعَمِّيُّ ، نا أَبِي ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ طَهُورٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ)) . ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مٹی اس شخص کے لیے پاک کرنے کا کام دے سکتی ہے جسے دس سال تک بھی پانی نہ ملے، لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو اسے اپنی چمڑی تک پہنچا (یعنی وضوء کر لے)۔

[٧٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ،

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ

❶ سنن أبي داود: ٣٣٢ـ جامع الترمذي: ١٢٤ـ سنن النسائي: ١/ ١٧١ـ مسند أحمد: ٢١٣٧١ ، ٢١٥٦٨ـ صحيح ابن حبان: ١٣١١ ، ١٣١٢ ، ١٣١٣

❷ مسند أحمد: ٢١٣٠٤

❸ انظر سابقيه

نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّ بَشَرَتَهُ الْمَاءَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ خَيْرٌ)) . ❶

پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضوء ہے، اگرچہ وہ دس سال تک بھی تیمّم کرتا رہے، لیکن جب اسے پانی مل جائے تو وہ اپنی چمڑی تک پانی پہنچائے (یعنی وضوء کرلے) کیونکہ یہی بہتر عمل ہے۔

[۷۲۵]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مِحْجَنٍ أَوْ أَبِي مِحْجَنٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ: ((إِنَّ ذَالِكَ طَهُورٌ)) . ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بلاشبہ یہ پاک کرنی والی ہے۔

[۷۲۶]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا ابْنُ حَنَّان، قَالَ الشَّيْخُ: ابْنُ حَنَّان هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّان الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وُضُوءٌ وَلَوْ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَسْهُ جِلْدَكَ)) . كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، كَمَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ . ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی وضوء ہے، اگرچہ دس سال (تک پانی نہ ملے) لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو اسے اپنی جلد تک پہنچا (یعنی غسل کرلے)۔ اسی طرح رجاء بن عامر نے بیان کیا ہے، اور درست بات یہ ہے کہ یہ بنوعامر کے ایک شخص سے مروی ہے، جیسا کہ ابن علیہ نے ایوب سے روایت کیا ہے۔

بَابُ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِصَاحِبِ الْجِرَاحِ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ وَتَعْصِيبِ الْجُرْحِ
زخمی شخص کے لیے پانی کے استعمال اور زخم پر مرہم پٹی کے ساتھ تیمّم کا جواز

[۷۲۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں انہیں نماز کا وقت ہو گیا، ان دونوں کے پاس پانی موجود نہیں تھا، تو انہوں نے پاکیزہ مٹی کے ساتھ تیمّم کرلیا، پھر انہیں اس نماز کے وقت میں ہی پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے وضوء کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے نے نماز نہ دوہرائی۔ پھر وہ دونوں جب

❶ سلف برقم: ۷۲۱
❷ سلف برقم: ۷۲۱
❸ سلف برقم: ۷۲۱

صَعِيدًا طَيِّبًا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: ((أَصَبْتَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ))، وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: ((لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ اللَّيْثِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُتَّصِلًا وَخَالَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ. ❶

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی، تو آپ ﷺ نے اس شخص سے، جس نے نماز نہیں دوہرائی تھی، فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے اور تیری وہی نماز تجھے کافی ہے۔ اور جس شخص نے وضوء کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی، اس سے فرمایا: تجھے دوگنا اجر ملے گا۔ اس حدیث کو لیث کے واسطے سے اسی اسناد کے ساتھ اکیلے عبداللہ بن نافع نے متصل روایت کیا ہے اور ابن مبارکؒ وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[۷۲۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ. ❷

عطاء بن یسارؒ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی جنبی ہو گئے تو انہوں نے تیمّم کر لیا۔۔۔ آگے اسی کے مثل حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

[۷۲۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا فِي كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ، نا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَلَبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ فِيَّ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ قَالُوا: مَا نَجْدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أُخْبِرَ بِذَالِكَ فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَا سَأَلُوا إِذَا لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ عَلَى جَرْحِهِ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ)). شَكَّ مُوسَى، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا أَهْلُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا اور اس کے سر میں زخم لگا دیا، پھر اس کو احتلام ہو گیا، تو اس نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا کہ کیا تم میرے بارے میں کوئی رخصت پاتے ہو؟ (یعنی تمہیں کوئی ایسا شرعی حکم یاد ہے کہ مجھے غسل نہ کرنا پڑے؟) انہوں نے کہا: ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے، کیونکہ تمہارے پاس پانی دستیاب ہے۔ چنانچہ اس نے غسل کیا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس بارے میں بتلایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے اسے مار ڈالا اللہ انہیں مار ڈالے، جب انہیں مسئلے کا علم نہیں تھا تو انہوں نے کسی سے پوچھ کیوں نہ لیا؟ بلاشبہ بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے، اسے تو صرف یہی کافی ہو جاتا تھا کہ وہ تیمّم کر لیتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا، پھر اس پر مسح کر

❶ سنن أبي داود: ۳۳۸۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۷۸

❷ سنن ابن ماجه: ۵۷۲

الْجَزِيرَةِ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَخَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ، فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ، فَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ، وَقِيلَ عَنْهُ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ، وَأَرْسَلَ الْأَوْزَاعِيُّ آخِرَهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَأَلْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَا: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَسْنَدَ الْحَدِيثَ. ❶

لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔ آگے سند کی بحث ہے۔

[۷۳۰]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمُ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَجُلًا أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتَى، فَأُفْتِيَ بِالْغُسْلِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ؟)). قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ بَعْدُ، فَقَالَ: ((لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ أَجْزَاءَهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا، پھر وہ جنبی ہو گیا، اس نے (اپنے اصحاب سے) فتویٰ مانگا تو اسے غسل کا فتویٰ دیا گیا، چنانچہ جب اس نے غسل کیا تو وہ فوت ہو گیا، نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: جنہوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، کیا بیمار کی شفاء سوال کر لینا نہیں ہے؟ (یعنی جب فتویٰ دینے والوں کو خود اس بارے میں حکم کا علم نہیں تھا تو انہوں نے کسی اور سے کیوں نہ پوچھ لیا؟) عطاءؒ بیان کرتے ہیں: یہ بات میرے احاطہ علم میں آئی کہ اس کے بعد نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور اپنے سر کی اس جگہ کو چھوڑ دیتا جہاں پر زخم آیا تھا تو یہ بھی اسے کافی ہو جاتا تھا۔

[۷۳۱]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، نَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۷۳۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِ سْمَاعِيلَ، نَا أَبُو

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٢٦ـمسند أحمد: ٣٠٥٦ـسنن الدارمي: ٣٠٥٧ـالمستدرك للحاكم: ١/ ١٧٨

❷ مسند أحمد: ٣٠٥٦ـصحيح ابن حبان: ١٣١٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

عُتْبَةَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِ هِقْلٍ.

[۷۳۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جَرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ)). قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجَرْحُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا، پھر اسے احتلام ہو گیا، تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ اس نے غسل کر لیا تو اس پر ایسی کپکپی طاری ہوئی کہ وہ مر گیا۔ جب نبی ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، کیا بیمار کی شفاء سوال کر لینا نہیں ہے؟ عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے احاطہ علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر کی اس جگہ کو چھوڑ دیتا جہاں اسے زخم لگا تھا (تو بھی کفایت کر جانا تھا)۔

[۷۳۴]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۷۳۵]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ.

ایک اور سند کے ساتھ پہلی حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۷۳۶]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ. وَتَابَعَهُمَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَمَاعَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.

امام اوزاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ عطاء بن ابی رباحؒ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے ولید بن مزید کے قول کے مثل ہی بیان کرتے سنا اور اسماعیل بن یزید بن سماعہ اور محمد بن شعیب نے ان دونوں کی موافقت کی ہے۔

بَابٌ فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ
سر کے کچھ حصے پر مسح کے جواز کا بیان

[۷۳۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. ❶

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو اپنی پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔

[۷۳۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں، سر کے اگلے حصے اور اپنی پگڑی پر مسح کیا۔

[۷۳۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، وَمُقَدَّمِ نَاصِيَتِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے، اور نصر بن علی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصے پر، اپنی پیشانی کے اگلے حصے پر، موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

[۷۴۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ. قَالَ بَكْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور اپنی پیشانی، موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سنی۔

---

❶ انظر ما بعده من طريق ابن مغيرة

❷ مسند أحمد: ١٨٢٣٤

الْمُغِيرَةِ . ❶

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کا بیان

[٧٤١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ . قَالَ الْأَعْمَشُ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، هٰذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ . وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ ذَالِكَ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ . ❷

ہمامؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے کہا گیا: آپ نے مسح کر لیا ہے، جبکہ آپ نے تو پیشاب کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ اعمش بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابراہیمؒ کو حیرت میں ڈال دیا کرتی تھی، کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ تو سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ ابو معاویہ کی حدیث ہے اور عیسیٰ بن یوسف نے بیان کیا کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابوعمرو! کیا آپ نے مسح کر لیا؟ حالانکہ آپ نے تو پیشاب کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے کوئی مانع نہیں ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ عبداللہ کے اصحاب کو بھی یہ حدیث حیرت میں ڈالا کرتی تھی، کیونکہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

[٧٤٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرًا تَوَضَّأَ مِنْ مُطَهَّرَةٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ .

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے قضائے حاجت کے بعد وضوء کیا تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ اپنے موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اصحابِ عبداللہ کو تعجب میں ڈالا کرتی تھی، وہ کہتے تھے کہ ان کا قبولِ اسلام کا زمانہ تو سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد کا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٢٧٤ (٨٣)۔سنن أبي داود: ١٥٠۔جامع الترمذي: ١٠٠۔سنن النسائي: ١/ ٧٦

❷ صحيح البخاري: ٣٨٧۔صحيح مسلم: ٢٧٢۔جامع الترمذي: ٩٣۔سنن النسائي: ١/ ٨١۔سنن ابن ماجه: ٥٤٣۔مسند أحمد: ١٩١٦٨۔صحيح ابن حبان: ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧۔المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٣٩

[٧٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٧٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ فَرَأَيْتُهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

[٧٤٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ. قَالُوا: بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: إِنَّمَا أَسْلَمْتُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا: سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو اسلام ہی سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد قبول کیا ہے۔

[٧٤٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا ابْنُ حَنَّانَ، نا بَقِيَّةُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے سورۃ المائدہ کا نزول ہوا تب سے لے کر تادمِ وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ مسح کرتے رہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا فِيهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[٧٤٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ مَوْلَى الْبَكَرَاتِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسافر کو تین دِن اور تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دِن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے، جبکہ اس نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں۔ ابواشعث فرماتے ہیں: مسافر تین دن اور تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

إِذَا تَطَهَّرَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا)) . وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً . ❶

[٧٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، مِثْلَهُ سَوَاءً . ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٧٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ ، وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ ، قَالَ: وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)) . ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں نے انہیں پاکیزہ (یعنی باوضوء) حالت میں پہنا ہو (تب مسح کر لیتا ہوں)۔

[٧٥٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: الْمَسْحُ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خُطَطٌ بِالْأَصَابِعِ .

امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: مسح موزوں کے اوپر والی جگہ پر انگلیوں کے ساتھ لکیریں بنانے کی صورت میں کیا جائے۔

[٧٥١]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، نا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَكِيعِيُّ ، ثنا أَبِي ، ثنا وَكِيعٌ ، نا فُضَيْلٌ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٧٥٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ ، نا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: وَضَّأْتُ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کو وضوء کروایا تو آپ نے موزے کے اُوپر اور نیچے (دونوں طرف) مسح کیا۔

❶ صحيح ابن خزيمة: ١٩٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٧٦ ـ صحيح ابن حبان: ١٣٢٤ ، ١٣٢٨ ـ العلل الكبير للترمذي: ٦٦

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند أحمد: ١٨١٩٦ ، ١٨٢٣٥ ـ صحيح ابن حبان: ١٣٢٦

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. ❶

[٧٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ ثَوْرٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

اس میں دو سندوں کا بیان ہے، پہلی سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے جبکہ دوسری سند سے یہ مرسل مروی ہے اور اس میں مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى ظُهُورِ الْخُفَّيْنِ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اُوپر مسح کرتے دیکھا۔

[٧٥٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَ سَعْدٌ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (مسافر کے لیے) تین دِن اور تین راتیں، اور مقیم کے لیے ایک دِن اور ایک رات تک موزے کے اُوپر مسح کا حکم دیتے سنا۔

[٧٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ وفد کے ساتھ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس وقت موٹے موزے پہنے ہوئے تھے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں یہ موزے پہنے کتنا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے یہ جمعہ کے روز پہنے تھے اور آج (اگلا) جمعہ ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔ یونسؒ نے صرف أَصَبْتَ

❶ مسند أحمد: ١٨١٩٧۔ سنن ابن ماجہ: ٥٥٠

❷ سنن أبي داود: ١٦١۔ جامع الترمذي: ٩٨۔ مسند أحمد: ١٨١٥٦، ١٨٢٢٨

الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَامًا، قَالَ عُقْبَةُ: وَعَلَيَّ خُفَّانِ مِنْ تِلْكَ الْخِفَافِ الْغِلَاظِ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: مَتَى عَهْدُكَ بِلُبْسِهِمَا؟ فَقُلْتُ: لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْيَوْمُ الْجُمُعَةُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ. وَقَالَ يُونُسُ: فَقَالَ: أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ: السُّنَّةَ. ❶

کا لفظ بیان کیا ہے، انہوں نے السُّنَّةَ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

[۷۵۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِمِصْرَ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَتَى أَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِي رِجْلَيْكَ؟، قُلْتُ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَهُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعے کے دِن شام سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور میں (اگلے) جمعے کے دِن مدینہ پہنچا اور میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تم نے اپنے پیروں میں موزے کب پہنے تھے؟ میں نے کہا: جمعے کے دِن۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں اتارا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔ ابوبکرؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اور ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

[۷۵۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا رَوْحٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کے بارے میں وقت مقرر نہیں کیا کرتے تھے۔

[۷۵۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ أَبُو الْعَبَّاسِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر مسح کا کوئی وقت متعین نہیں ہے، تب تک مسح کرتے رہو جب تک اُتار نہ دو۔

❶ سيأتي برقم: ٧٦٦

نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتٌ امْسَحْ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسافر موزوں پر تب تک مسح کر سکتا ہے جب تک وہ انہیں اُتار نہیں دیتا۔

[٧٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا شُجَاعٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا.

[٧٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً بِمَا يَصْنَعُ))، قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهْرٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا، وَلَا نَخْلَعَهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ)). ❶

زِر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: کس مقصد سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: حصولِ علم کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص اپنے گھر سے فقط حصولِ علم کی غرض سے نکلتا ہے تو اس کے ارادے سے خوش ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ زِر نے کہا: میں آپ کی خدمت میں موزوں پر مسح کے بارے میں حکم پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں اس لشکر میں شریک تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا، تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں تو تب ہم سفر کے دوران تین دِن تک ان پر مسح کریں اور قیام کی صورت میں ایک دِن اور ایک رات تک مسح کریں اور ہم بول و براز یا سو جانے کی وجہ سے بھی انہیں مت اُتاریں، البتہ جب جنبی ہو جائیں تو تب انہیں اُتار دیں۔ انہوں نے مزید بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ مغرب کی سمت ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے، اس کی مسافت ستر برس ہے، اسے تب تک بند نہیں کیا جائے گا جب تک کہ سورج اسی جانب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

[٧٦٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى،

علی بن ابراہیم بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر

❶ جامع الترمذی: ٣٥٣٥۔ سنن النسائی: ١/ ٨٣۔ سنن ابن ماجہ: ٤٧٨

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا، فَقَالَ لِي: حَدِّثْ بِهِ أَصْحَابَنَا فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوٰى مِنْ هٰذَا، يَعْنِي قَوْلَهُ: ((إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ)).

بن خزیمہ نیشاپوری کو فرماتے سنا: میں نے جب عبدالرزاق کی یہ روایت امام مزنیؒ سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اسے ہمارے اصحاب نے بھی بیان کیا ہے، کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس اس سے قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے، یعنی راوی کا یہ بیان کہ جب ہم نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں۔

[٧٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيَمْسَحُ أَحَدُنَا عَلٰى خُفَّيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)). ❶

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب اس نے وہ دونوں باوضوء حالت میں پہنے ہوں۔

[٧٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجْشَرٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، ثنا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً. ❷

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ہمیں موزوں پر مسح کا حکم فرمایا اور مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (کی مدت مقرر فرمائی)۔

[٧٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِي هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي بَيْتِ عُمَارَةَ الْقِبْلَتَيْنِ،

ابن عمارہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی (یعنی تحویلِ قبلہ سے پہلے بھی اور بعد بھی) تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایک دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے

❶ سلف برقم: ٧٤٩

❷ مسند أحمد: ٢٣٩٩٥

وَأَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: يَوْمًا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَثَلَاثًا))، قَالَ: ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا بَدَا لَكَ)). هٰذَا الْإِسْنَادُ لَا يُثْبَتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ اخْتِلَافًا كَثِيرًا قَدْ بَيَّنْتُهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَيُّوبُ بْنُ قَطَنٍ مَجْهُولُونَ كُلُّهُمْ وَاللهُ أَعْلَمُ. ❶

کہا: اے اللہ کے رسول! دو دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلکہ تین دن تک۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تین دن تک؟ (وہ یونہی پوچھتے رہے) یہاں تک کہ سات تک پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم بہتر سمجھو۔ یہ سند ثابت نہیں ہے اور اس میں یحییٰ بن ایوب پر بہت اختلاف کیا گیا ہے جسے میں نے دوسرے مقام پر بیان کر دیا ہے، اور عبدالرحمان، محمد بن یزید اور ایوب بن قطن، سب کے سب مجہول ہیں۔ واللہ اعلم

[٧٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بِفَتْحِ دِمَشْقَ، قَالَ: وَعَلَيَّ خُفَّانِ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ؟ فَتَذَكَّرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ: مُنْذُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ السُّنَّةَ. ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فتح دمشق کے موقع پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے موزے پہن رکھے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: اے عقبہ! تم نے کتنے دِنوں سے موزے نہیں اُتارے؟ میں نے یاد کیا تو پچھلے جمعے سے اس جمعے تک (میں نے موزے نہیں اتارے تھے) چنانچہ میں نے کہا: آٹھ دِن سے۔ تو انہوں نے فرمایا: بہت خوب، تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔

[٧٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا، وَقَالَ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ يَزِيدَ، وَعَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَحَدًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں صرف أَصَبْتَ السُّنَّةَ کے الفاظ ہیں (یعنی أَحْسَنْتَ کا ذِکر نہیں ہے) اور انہوں نے یزید اور علی بن رباح کے درمیان کسی کا ذِکر نہیں کیا۔

[٧٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ،

عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا

❶ سنن أبي داود: ١٥٨-٥٥٧

❷ سلف برقم: ٧٥٦

حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابًا لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ، فَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَخْلَعُهُمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ❶

انسان موزوں پر ہر وقت مسح کر سکتا ہے اور ہر وقت انہیں پہنے رکھ سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[٧٦٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَوْ كَانَ دِينُ اللّٰهِ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْخُفَّيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَلٰكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا. وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَخْلَدٍ. ❷

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ کا دین رائے پر مبنی ہوتا تو موزوں کے نچلی جانب مسح کرنا زیادہ حق رکھتا ہے ان کے اوپر والی جانب مسح کرنے سے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اُوپر مسح کرتے دیکھا۔

[٧٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، نا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كُنْتُ أَرٰى أَنَّ بَاطِنَ الْخُفَّيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا، حَتّٰى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا. ❸

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ موزوں کے نیچے والی جانب اُن کے اُوپر والی جانب کے بہ نسبت مسح کا زیادہ حق رکھتی ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اوپر مسح کرتے دیکھا۔

بَابُ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ
مشرکین کے برتنوں میں سے وضوء اور تیمّم کرنا

[٧٧١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو لوگوں نے (یعنی ہم سب نے) رات

❶ مسند أحمد: ٢٦٨٢٧

❷ مسند أحمد: ٧٣٧، ٩١٧، ٩١٨، ١٠٣١، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٢٦٤

❸ صحيح البخاري: ٣٥٧١۔ صحيح مسلم: ٦٨٢۔ مسند أحمد: ١٩٨٩٨۔ صحيح ابن حبان: ١٣٠١، ١٣٠٢

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ فَنَامُوا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ، قَالَ: ((ارْتَحِلُوا))، فَسَارَ شَيْئًا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا، وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ الصَّعِيدَ ثُمَّ صَلَّى، فَعَجَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْلُبُ الْمَاءَ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، قُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: إِيهَاتٌ إِيهَاتٌ لَا مَاءَ، قُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، قُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، قَالَ: فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ

کے ابتدائی حصے میں سفر کا آغاز کیا، (رات بھر سفر میں رہے اور) جب صبح ہونے کے قریب تھی تو رسول اللہ ﷺ نے (ایک جگہ) پڑاؤ کر لیا۔ لوگوں پر نیند کا غلبہ اس قدر ہوا کہ سورج بلند ہو گیا۔ سب سے پہلے اپنی نیند سے بیدار ہونے والے شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحابہ کی عادت یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ کو کوئی بھی نیند سے نہیں جگاتا ہوتا تھا، یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ لیکن (اس روز) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (نے یوں کیا کہ وہ) آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیریں کہنے لگے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کی آنکھ کھلی اور آپ نے دیکھا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو فرمایا: سفر شروع کرو۔ پھر تھوڑا سا چلے، یہاں تک کہ خوب دھوپ نکل آئی تو آپ ﷺ رُک گئے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی الگ ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے فلاں! تجھے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ مٹی سے تیمّم کرے اور نماز پڑھ لے۔ پھر آپ ﷺ نے سواروں کے ایک دستے کے ساتھ مجھے جلدی بھیج دیا، تاکہ میں (آگے جا کر) پانی ڈھونڈوں۔ ہمیں بہت زیادہ پیاس لگی ہوئی تھی۔ اسی دوران کہ ہم چلے جا رہے تھے تو اچانک میری نگاہ ایک عورت پر پڑی جو اپنی ٹانگیں دو مشکیزوں کے درمیان لٹکائے ہوئے جا رہی تھی (یعنی وہ جانور پر سوار تھی جس کے دونوں طرف پانی کے مشکیزے لٹک رہے تھے اور درمیان میں وہ سوار تھی)۔ ہم نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ملے گا؟ اس نے جواب دیا: یہاں کہیں بھی پانی نہیں ہے۔ ہم نے کہا: تمہارے گھر اور پانی (ملنے کی جگہ) کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا: ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا۔ ہم نے کہا: اللہ کے

لَنَا: ((هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ))، فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى صَرَّ لَهَا صُرَّةً، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَأَطْعِمِي عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا))، فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللّٰهُ ذَالِكَ الصَّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، وَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ، عَنْ سَلْمِ بْنِ زُرَيْرٍ. ❶

رسول کے پاس چلو۔ اس نے پوچھا: اللہ کا رسول کون؟ تو ہم اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس نے آپ ﷺ سے بھی وہی باتیں کیں جو ہمارے ساتھ کی تھیں، سوائے اس کے کہ اس نے (مزید یہ) بتلایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے (اس لیے قابل رحم ہے)۔ آپ ﷺ نے حکم پر اس کے دونوں مشکیزوں کو اس کے دہانوں کی طرف سے کھول دیا۔ ہم چالیس پیاسے لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا، اور اپنے ساتھ موجود ہر مشکیزہ اور برتن بھر لیا۔ پھر ہم نے اپنے (جنبی) ساتھی کو غسل بھی کرایا۔ البتہ ہم نے اُونٹوں کو پانی نہ پلایا۔ ان مشکیزوں کی ابھی بھی یہ حالت تھی کہ لگتا تھا پانی سے بھرے ہونے کی وجہ سے پھٹ پڑیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تمہارے پاس (کھانے کی چیزوں میں سے) جو کچھ بھی ہے لے کر آؤ۔ چنانچہ اس عورت کے لیے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں اس قدر جمع کر دی گئیں کہ ایک گٹھری بنا کر اس کو دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو، اور یاد رکھنا! ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرہ بھی کم نہیں کیا۔ جب وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی تو اس نے کہا: میں آج سب سے بڑے جادوگر سے ملی ہوں، یا پھر (واقعی) وہ نبی تھا، جیسا کہ وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے (لوگوں کی آبادی سے) الگ تھلگ رہنے والے اس قبیلے کو ہدایت بخش دی (یعنی) وہ عورت خود بھی اسلام لے آئی اور (اس کے قبیلے کے تمام) لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوالولید سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ امام مسلم نے احمد بن سعید الدارمی سے، انہوں نے ابوعلی الحنفی سے اور انہوں نے سلم بن زریر سے روایت کیا۔

❶ صحیح بخاری: ٣٥٧١۔صحیح مسلم: ٦٨٢۔مسند أحمد: ٩٨٩٨۔صحیح ابن حبان: ١٣٠١، ١٣٠٢

[۷۷۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، قَالَ: سَارَ بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ ، فَاسْتَيْقَظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَ هُمْ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، وَيَقُولُ: لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُونَ احْتَبَسَهُ فِي حَاجَتِهِ ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمُ ارْتَحِلُوا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ)) ، فَارْتَحَلَ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَتَمَّ صَلَاتَكُمْ)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا ، فَقَالَ لَهُ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟)) ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ ، قَالَ: ((فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ)) ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنِي الْأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ ، إِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا هٰذَا ، قَالَ: فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ ، فَقِيلَ لَهَا: يَا أَمَةَ اللّٰهِ أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: لَا مَاءَ وَاللّٰهِ لَكُمْ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هٰذِهِ السَّاعَةِ ، قَالُوا لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَتْ: وَمَنْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَتْ: مَجْنُونُ قُرَيْشٍ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ہمیں لے کر سفر پر روانہ ہوئے، پھر ہم نے (ایک جگہ) پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش سے بیدار ہوئے (یعنی ہم پر دھوپ پڑی تو ہماری آنکھ کھلی)۔ ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے تھے جن کے نام مجھے بھول گئے ہیں۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو آپ لوگوں کو منع کرنے لگے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بیدار کریں اور کہنے لگے: شاید کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ضروری مقصد کے پیش نظر آپ ﷺ کو یہاں روکا ہو۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کثرت سے تکبیر کہنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ (تکبیروں کی آواز سن کر) بیدار ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری نماز چھوٹ گئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز نہیں چھوٹی، اس جگہ سے کُوچ کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کُوچ کیا اور ابھی قریب ہی پہنچے تھے کہ آپ رُک گئے اور نماز پڑھی۔ پھر فرمایا: سنو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نماز کو پورا کر دیا ہے۔ صحابہ نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے استفسار فرمایا: تجھے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو، پھر جب تجھے پانی ملے تو غسل کر لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پانی کی تلاش میں بھیجا۔ ہم میں سے ہر شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا ایک برتن تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگتی تو ہم جلدی سے آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ چلتے رہے، یہاں تک کہ خوب دِن چڑھ گیا، لیکن انہیں پانی نہ ملا۔ اتنے میں انہیں ایک شخص دکھائی دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: یہیں ٹھہر جاؤ، تاکہ ہم دیکھیں کہ یہ کون ہے۔ پھر جب (ٹھیک سے) دکھائی دیا تو وہ ایک

بِمَجْنُونٍ وَلٰكِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَتْ: يَا هٰؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صِبْيَةً لِي صِغَارًا فِي غُنَيْمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتّٰى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ ، فَلَمْ يُمَلِّكُوهَا مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا حَتّٰى أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِهَا ، فَأَمَرَ بِالْبَعِيرِ فَأُنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ)) ، قَالُوا: أَيْمُ اللّٰهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قِرْبَةٍ مَاءٍ وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأْهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبَعِيرِ ، وَقَالَ: ((يَا هٰذِهِ دُونَكِ مَاءَكِ فَوَاللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللّٰهِ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكِ قَطْرَةٌ)) ، وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبُسِطَ ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ)) ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخُلُقِ النَّعْلِ ، وَبِخُلُقِ الثَّوْبِ ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ ، وَالْفِلْقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتّٰى جَمَعَ لَهَا ذَالِكَ ، ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ ، قَالَ: فَانْطَلَقَتْ حَتّٰى أَتَتْ قَوْمَهَا ، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ؟ قَالَتْ: أَخَذَنِي مَجْنُونُ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَحَدُ الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مَا بَيْنَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ تَعْنِي: السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا ، قَالَ: فَجَعَلَ خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُغِيرُ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ ، قَالَ: فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا: أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ مَا أَرَى هٰذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ أَلَا تَرَوْنَ يُغَارُ عَلٰى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ؟ قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: نَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَنُسْلِمُ ، قَالَ: فَجَاءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ أَهْلَ بَيْتٍ حَتّٰى بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمُوا .

عورت تھی جو پانی کے دو مشکیزے لیے جا رہی تھی۔ چنانچہ اس سے پوچھا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے لیے (یہاں کہیں بھی) پانی نہیں ہے، میں گزشتہ کل پانی لینے کے لیے نکلی تھی اور ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنے کے بعد اب یہاں پہنچی ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس چلو۔ اس نے کہا: اللہ کا رسول کون؟ صحابہ نے کہا: محمد ﷺ جو کہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: وہ جو قریش کا مجنون ہے؟ صحابہ نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، کیونکہ میں اپنے چھوٹے بچے بھیڑ بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کے پاس پہنچوں تو وہ پیاس کے باعث مر چکے ہوں۔ لیکن صحابہ نے اس کی ایک نہ مانی اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس کے اونٹ (کو بٹھانے) کا حکم فرمایا، چنانچہ اسے بٹھا دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کا مشکیزہ اوپر سے کھول دیا، پھر ایک بہت بڑا برتن منگوایا اور اسے پانی سے بھر دیا، پھر وہ برتن جنبی شخص کو دیا اور فرمایا: جاؤ اور غسل کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! ہمارے پاس جو بھی چمڑے کا برتن، پانی کا (خالی) مشکیزہ اور چھوٹا موٹا برتن تھا، ان سب کو پانی سے بھر لیا۔ وہ عورت (یہ سارا منظر) دیکھے جا رہی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے (اس عورت کے) مشکیزے کو سختی سے باندھ دیا اور اونٹ پر رکھوا دیا۔ اور فرمایا: اے عورت! اپنا پانی دیکھ لو، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ نہیں کیا تو تمہارے پانی سے ایک قطرہ تک کم بھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے لیے ایک چادر منگوائی اور بچھا دی، پھر ہم سے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہے وہ لے آئے۔ چنانچہ ہر شخص کچھ نہ کچھ جوتا، کپڑا، مٹھی بھر جو، مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کے ٹکڑے لے کر آیا، یہاں تک کہ یہ

سب اس عورت کے لیے اکٹھا کر کے اسے باندھ کر دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا تو اس نے آپ ﷺ کو بتلایا۔ پھر وہ عورت چلی گئی، یہاں تک کہ جب اپنی قوم کے پاس آئی تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس نے روک لیا تھا؟ اس نے کہا: مجھے قریش کے مجنون نے پکڑ لیا تھا، اللہ کی قسم! وہ دو میں سے ایک ضرور ہے، یا تو وہ زمین وآسمان میں سب سے بڑا جادوگر ہے، یا پھر واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گھوڑ سواروں کی جماعت ان کے (یعنی اس عورت کی قوم کے) اِردگرد حملے کرتے رہے لیکن وہ محفوظ رہے۔ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! میں دیکھ رہی ہوں کہ اس آدمی نے تمہاری صرف اس وجہ سے قدر کی ہے کہ اس نے تمہارا پانی لیا تھا، کیا تمہیں نہیں دِکھائی دے رہا کہ تمہارے اِردگرد (تمام قوموں) پر حملے کیے جا رہے ہیں لیکن تم محفوظ ہو اور تم پر حملہ نہیں کیا جا رہا؟ کیا تمہارا بھلائی پانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے؟ انہوں نے پوچھا: بھلائی سے کیا مراد ہے؟ تو اس عورت نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاندان کے تیس افراد کو لے کر آئی، یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا۔

[۷۷۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، نا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، نا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محوِ سفر تھے اور ہم رات بھر چلتے رہے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر آ گیا تو ہم اس حملے کا شکار ہو گئے کہ جس سے زیادہ میٹھا مسافر کے لیے کوئی حملہ نہیں ہوتا (یعنی ہمیں نیند آ گئی) پھر ہمیں بس سورج کی حرارت نے ہی بیدار کیا۔۔۔ پھر اس سے آگے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا، اور اس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس جنبی شخص سے) فرمایا: اے فلاں! تمہیں

وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا؟))، قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا مَاءَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ))، وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَوْكَأَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ سَقَى، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى وَآخِرُ ذَالِكَ أَنْ أَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ: ((أَفْرِغْهُ عَلَيْكَ))، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَصْنَعُ بِمَائِهَا، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعَ وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مَلْأً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتَدَأَ فِيهَا، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

کیا ہوا ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی بھی دستیاب نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو مٹی لے (کر اس سے تیمّم کر لے) یقیناً تجھے وہ کفایت کر جائے گی۔ راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ کھول کر ان میں سے اس برتن میں پانی ڈالنے لگے، پھر آپ ﷺ نے کلی کی اور کلی والا پانی برتن میں واپس ڈال دیا، پھر اس برتن والے پانی کو دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور ان کے منہ باندھ دیے، اور نیچے سے مشکیزے کے پانی گرانے والی جگہ کو کھول دیا، اور لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ خود بھی پانی پی لو اور جانوروں کو بھی پلا دو۔ پھر جس نے پینا تھا اس نے پی لیا اور جس نے جانوروں کو پلانا تھا اس نے پلا دیا۔ ان سب سے آخر میں آپ ﷺ نے اس شخص کو پانی کا برتن دیا جو جنبی ہو گیا تھا اور فرمایا: اسے اپنے آپ پر بہا لو (یعنی غسل کر لو)، وہ عورت کھڑی اس منظر کو دیکھے جا رہی تھی جو آپ ﷺ اس کے پانی کے ساتھ کر رہے تھے، اور اللہ کی قسم! جس وقت ان میں پانی ڈال کر ان کا منہ بند کیا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرا ہوا ہے جیسے وہ شروع میں تھا۔ پھر باقی حدیث اسی کے مثل بیان کی۔

[٧٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ، أنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ يَخَافُ أَنْ يَعْطَشَ قَالَ: يَتَيَمَّمُ وَلَا يَغْتَسِلُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو سفر میں ہو اور جنبی ہو جائے، لیکن اس کے پاس پانی اتنا کم ہو کہ اسے اس بات کا خدشہ ہو کہ (اگر اس نے غسل کر لیا تو) اسے پیاسا رہنا پڑے گا، فرمایا کہ وہ تیمّم کر لے اور غسل نہ کرے۔

[٧٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ،

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اور ان کا وضوء نہیں تھا، تو انہوں نے تیمّم کیا، پھر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَتَيَمَّمَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا.

[٧٧٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ، فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ أَرْسَلَهُ، وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پیشاب کے قطرے نکلتے رہتے تھے، وہ اسے تب تک روکے رکھتے تھے جب تک کہ وہ قابو میں رہتا، لیکن جب وہ بے قابو ہو جاتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور آپ نماز پڑھتے رہتے تھے، حالانکہ پیشاب کے قطرے نکل رہے ہوتے تھے۔

[٧٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَبِرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتَّى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ تَوَضَّأَ وَصَلَّى.

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اتنے عمر رسیدہ ہو گئے تھے کہ ان کے پیشاب کے قطرے بہنے لگ جاتے تھے، آپ اسے جس قدر ہو سکتا تھا روکے رکھتے تھے، لیکن جب وہ زور آور ہو جاتا تو آپ (دوبارہ) وضوء کرتے اور نماز پڑھ لیتے۔

[٧٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْبَوْلَ إِذَا كَانَ مُبْتَلًى. ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر (پیشاب کے قطرے) میری ران پر بہہ پڑتے ہیں تو میں نماز نہیں توڑوں گا۔ سفیان کہتے ہیں: ان کی مراد تھی کہ اگر پیشاب بہہ پڑے، جب وہ بیمار ہوتے تھے۔

بَابُ مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيتٍ
بغیر وقت کی حد کے موزوں پر مسح کا بیان

[٧٧٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا، وَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

زبید بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص وضوء کرے اور موزے پہن لے تو اسے (دوبارہ وضوء کرنے کی بجائے) ان پر مسح کر لینا چاہیے، اور انہی میں نماز پڑھ لے اور جب تک چاہے انہیں نہ اتارے، لیکن اگر جنبی ہو جائے (تو پھر اُتارنا لازم ہوں گے)۔

[٧٨٠]...... وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ ابن

❶ الموطأ لإمام مالك: ١٠٩

بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَسَدُ بْنُ مُوسَى.

صاعدؒ کہتے ہیں: اسد بن موسیٰ کے علاوہ میرے علم میں کوئی شخص نہیں ہے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

[۷۸۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا، وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ لَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضوء کر کے موزے پہن لے، تو اسے چاہیے کہ وہ انہی میں نماز پڑھتا رہے اور ان پر مسح کرتا رہے، پھر اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے، البتہ جنابت ہونے پر اسے اُتارنا پڑیں گے۔

[۷۸۲]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا بُنْدَارٌ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالُوا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا الْمُهَاجِرُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((رُخِّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَصْحَابُ بُنْدَارٍ عَنْهُ، وَأَصْحَابُ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْبَلْخِيِّ عَنْهُ، بِمُتَابَعَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى قَوْلِهِ: فَلَبِسَ خُفَّيْهِ. ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے تین دِن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کی رخصت دی گئی ہے اور مقیم کے لیے ایک دِن اور ایک رات کی رخصت دی گئی ہے، جبکہ اس نے باوضوء حالت میں وہ موزے پہنے ہوں۔ اسی طرح اس روایت کو یحییٰ بن حکیم نے عبدالوھاب سے روایت کیا اور اسی طرح بندار کے اصحاب اور محمد بن ابان البلخی کے اصحاب نے ابن خزیمہ کی ان کے قول ''پھر وہ اپنے موزے پہن لے'' کی موافقت کرتے ہوئے اس سے روایت کیا۔

[۷۸۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ

عبدِ خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر دِین رائے پرمبنی ہوتا تو موزے کے نیچے والا حصہ مسح کے زیادہ لائق ہے اس کے اوپر والے حصے کی بہ نسبت، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی اوپر والی جگہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨١۔ نيل الأوطار للشوكاني: ١/ ٢٢٨، ٢٢٩

❷ صحيح ابن خزيمة: ١٩٢۔ صحيح ابن حبان: ١٣٢٤۔ ابن الجارود: ٨٧۔ مسند الشافعي: ١/ ٣٢۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٧٩۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٧٦

الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلاهُ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. ❶

[٧٨٤]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، نا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔

[٧٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا أَبُو عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ، ثنا عَبْدُوسُ بْنُ مَالِكٍ الْعَطَّارُ، نا شَبَابَةُ، نا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ. لا يَصِحُّ مَرْفُوعًا، وَأَبُو عُمَارَةَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پٹیوں پر مسح کر لیا کرتے تھے۔ اس روایت کا مرفوع ہونا درست نہیں ہے اور اس کی سند میں ابوعمارہ نامی راوی ضعیف ہے۔

[٧٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُون، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا، قَالَا: يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

علقمہ اور اسود رحمہما اللہ اس آدمی کے بارے میں، جو وضوء کرے، پھر اپنے موزوں پر مسح کرتا رہے، پھر انہیں اتار دے، فرماتے ہیں: وہ اپنے پاؤں دھولے۔

❶ سنن أبي داود: ١٦٢

بَابٌ فِي أَحْكَامِ الْحَيْضِ

حیض سے متعلقہ احکام کا بیان

[۷۸۷]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، ثنا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ، قَالَا: نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أنا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً یہ تو بس ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب اس کے دن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون کو دھولیا کر اور نماز پڑھا کر۔

❶ صحيح البخاري: ۲۲۸، ۳۲۰، ۳۲۵، ۳۳۱۔صحيح مسلم: ۳۳۳۔سنن أبي داود: ۲۸۲، ۲۹۸۔جامع الترمذي: ۱۲۵، ۱۲۹۔سنن النسائي: ۱/ ۲۲۱۔سنن ابن ماجه: ۶۲۱، ۶۲۴۔مسند أحمد: ۲٤۱٤٥، ۲٥٦۲۲، ۲٥٨٥٩، ۲٦۲٥٥۔صحيح ابن حبان: ۱۳٤٨، ۱۳٥٠، ۱۳٥٤، ۱۳٥٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۷۲۹، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳٤، ۲۷۳٥

[۷۸۸]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ كَرَامَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، - وَقَالَ يَحْيَى: - أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي وَصَلِّي)). وَقَالَ يَحْيَى: ((وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي))، زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: قَالَ هِشَامٌ، قَالَ أَبِي: ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَالِكَ الْوَقْتُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ تو بس ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، سو جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب ختم ہو جائے تو (خون کو) دھولیا کر اور نماز پڑھا کر۔

[۷۸۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). ❶

سیدہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آیا کرتا تھا، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ عام خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، وہ پہچان لیا جاتا ہے، سو جب وہ ہو تو نماز پڑھنے سے رُک جا اور جب کوئی اور خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے۔

[۷۹۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا ابْنُ عَدِيٍّ بِهٰذَا إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ حیض کا خون عام خون سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے، اس لیے جب یہ آئے تو نماز سے رُک جا اور جب دوسرا کوئی خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

❶ مسند أحمد: ۲۷۳۶۰۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۷۳۶

((إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

[٧٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). قَالَ أَبُو مُوسَى: هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ عام خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، اس کی پہچان ہو جاتی ہے، سو جب یہ خون ہو تو نماز پڑھنے سے رُک جا اور جب کوئی اور خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی طرح ابن ابی عدی نے اس حدیث کو اپنی اصل کتاب سے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اسے اپنے حافظے سے بھی بیان کیا ہے۔ ہمیں محمد بن عمرو نے ابن شہاب، عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا۔۔۔ پھر اسی کے مثل حدیث بیان کی، اور اس میں یہ الفاظ کہے: چنانچہ جب دوسرا خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

[٧٩٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ)).

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آیا کرتا تھا، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ دوسرے خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، لیکن جب کوئی اور خون آئے تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو صرف ایک رگ ہے۔

[٧٩٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں عہد رسالت میں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، تو ان کے لیے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دیگر مہینوں کے حساب سے ان دِنوں اور راتوں کی مدت اور مقدار کا حساب لگا لیا کرے، پھر اتنے دِن تک

اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ لِذَالِكَ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَالِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَتَوَضَّأْ وَلْتَسْتَذْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي)). ❶

نماز چھوڑ دیا کرے، پھر جب اتنے دِن گزر جائیں تو وہ غسل کر کے وضوء کر لیا کرے، پھر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

[۷۹۴]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، نا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، فَقَالَ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي)). رَوَاهُ وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((تَنْتَظِرُ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدَعُ الصَّلَاةَ)).

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے لیے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حیض کے دِنوں کے حساب سے اتنے دِن نماز چھوڑ دے، پھر غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ وہیب نے اس کو ایوب اور سلیمان کے واسطے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اور اس میں نبی ﷺ کا فرمان ان الفاظ میں ذِکر کیا: وہ اپنے حیض کے ایام (کے گزرنے) کا انتظار کرے اور (اتنے دِن) نماز چھوڑ دے۔

[۷۹۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا وُهَيْبٌ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ حَتَّى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَأَعْلَاهُ الدَّمُ، قَالَ: فَأَمَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَسْأَلُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي)) ❷

سلیمان بن یسار ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا، یہاں تک کہ جب وہ ٹب میں بیٹھتیں تو ان کے نیچے اور اوپر خون ہی دِکھائی دیتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے ان کے لیے مسئلہ پوچھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

[۷۹۶]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا جَدِّي، ثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ قَالَ: سُئِلَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَأَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَالِكَ

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ یا راوی کا بیان ہے کہ ان کے لیے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دیا کرے اور اس کے

❶ مسند أحمد: ٢٦٥١٠

❷ سلف برقم: ٧٨٩

وَتَسْتَشْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي . فَقِيلَ لِسُلَيْمَانَ: أَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا .

علاوہ جو بھی خون آئے اس میں غسل کر کے کپڑے کا لنگوٹ باندھ لیا کرے اور نماز پڑھ لیا کرے۔ سلیمان سے پوچھا گیا: کیا ان کے خاوند (استحاضے کے دوران) ان سے ہمبستری بھی کر لیتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم صرف وہی بات بیان کرتے ہیں جو ہم نے سنی ہے۔

[۷۹۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: الْحَيْضُ خَمْسَةَ عَشَرَ . ❶

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض پندرہ دِن تک ہوتا ہے۔

[۷۹۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ مُفَضَّلٍ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

ابن جریج ہی سے مروی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[۷۹۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: الْحَيْضُ خَمْسَةَ عَشَرَ .

ربیع بن صبیح روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض پندرہ دِن تک ہوتا ہے۔

[۸۰۰]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا حَفْصٌ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

اشعث روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[۸۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، ثنا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: أَدْنَى وَقْتِ الْحَيْضِ يَوْمٌ . وَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِلَى هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ: كَانَ يَذْهَبُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكَانَ يَحْتَجُّ بِهِمَا .

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دِن ہے۔
ابوابراہیمؒ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل ان دونوں حدیثوں کو لیا کرتے تھے اور ان سے حجت پکڑا کرتے تھے۔

[۸۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں عورت کو مہینے

❶ سنن الدارمی: ۸۴۲

الْحَنَّاطُ نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا شَرِيكٌ، قَالَ: عِنْدَنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا.

میں پندرہ دِن بالکل ٹھیک اور صحیح حیض آتا ہے۔

[۸۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، يَقُولُ: عِنْدَنَا هَاهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

محمد بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ہمارے یہاں ایک عورت ہے جسے صبح کو حیض آتا ہے اور شام کو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

[۸۰۴]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، وَحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

امام حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[۸۰۵]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ الْقُشَيْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ، فَإِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ لِهَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ أَصْلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے، سو اگر اس زیادہ دِن تک آئے گا وہ استحاضہ والی عورت ہو گی۔ اس کو ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے بھی اعمش سے اس اسناد کے ساتھ روایت نہیں کیا اور ہارون ضعیف ہے، اور کوفیوں کے نزدیک اعمش سے اس حدیث کے مروی ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے۔

[۸۰۶]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْقُرُوءُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے۔

[۸۰۷]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ، ح وَثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے۔

حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمُلَائِيُّ، نا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ.

[۸۰۸]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ، وَأَقْصَاهُ عَشَرَةٌ. قَالَ وَكِيعٌ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ إِلَى عَشْرٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض تین دن سے دس دن تک آ سکتا ہے، سو جو اس سے زائد ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔

[۸۰۹]..... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: لَا يَكُونُ الْحَيْضُ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دن سے زیادہ نہیں آتا۔

[۸۱۰]..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُهُ عَشْرٌ.

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کی کم از کم مقدار تین دن اور زیادہ سے زیادہ مقدار دس دن ہے۔

[۸۱۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: هِيَ حَائِضٌ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشَرَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ایک سے دس دن کے درمیان مدت تک خون آئے وہ حائضہ ہوتی ہے اور جس کا خون اس مدت سے زیادہ آئے تو وہ عورت مستحاضہ ہوتی ہے۔

[۸۱۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ

ابوزرعہ دمشقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جلد بن ایوب کی اس روایت کا انکار کرتے دیکھا

❶ سنن الدارمی ۸۶۱، ۸۳۶

يُنْكِرُ حَدِيثَ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ هٰذَا، وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيحًا لَمْ يَقُلِ ابْنُ سِيرِينَ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَأَرْسَلُونِي أَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

اور میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو ابن سیرین رحمہ اللہ یہ نہ فرماتے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کو حیض آ تا تھا، تو انہوں نے مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھنے بھیجا تھا۔

[۸۱۳]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ حِسَابٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ إِلَى الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا، خَمْسًا، سَبْعًا، عَشْرًا، فَذَهَبْنَا نُوَقِّفُهُ، فَإِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ.

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں اور جریر بن حازم، جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، جو استحاضے والی عورت کے بارے میں ہے کہ وہ تین، پانچ، سات اور دس دِن تک انتظار کرے۔ پھر ہم ان کے پاس گئے تا کہ ہم انہیں روکیں تو تب وہ حیض اور استحاضہ میں فرق نہیں کرتے تھے۔

[۸۱۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَسَعِيدٌ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً إِلَى عَشَرَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ تین، چار، پانچ دِن سے لے کر دس دِن تک انتظار کرے، پھر جب مُدت اس سے بڑھ جائے تو وہ عورت مستحاضہ ہوگی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

[۸۱۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: لَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ مُسْتَحَاضَةً فِي يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

عثمان بن ابوالعاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک، دو یا تین دِن خون آنے پر عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ دس دِن تک پہنچ جائے، سو جب اس خون کی مدت دس دِن تک پہنچ جاتی ہے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

[۸۱۶]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

عثمان بن ابوالعاص ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت کے خون کی مدت جب دس دِن سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ عورت کے بہ منزلہ ہوگی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

[۸۱۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض تیرہ دِن تک آ سکتا ہے۔

الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

[٨١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، نا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَاكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي أَيَّامَ إِقْرَائِكِ فَإِذَا جَاوَزَتْ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَنْقِي، ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ)) تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، وَالَّذِي عِنْدَ النَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا: الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے، تو اپنے حیض کے ایام دیکھ لیا کر، جب وہ گزر جائیں تو تُو غسل کر کے صفائی کر لیا کر، پھر ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کر۔ اس کو ابو یوسف سے اکیلے عمار بن مطر نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اور جو لوگوں کے ہاں اسی اسناد کے ساتھ اسماعیل سے موقوفاً مروی ہے وہ یہ ہے کہ مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دِنوں میں نماز کو چھوڑے رکھے، پھر (جب وہ دِن گزر جائیں تو) وہ غسل کر لے اور ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کرے۔

[٨١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتُحِضْتُ فَمَا أَطْهُرُ، فَقَالَ: ((ذَرِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)). تَابَعَهُ وَكِيعٌ، وَالْحَرْبِيُّ، وَقُرَّةُ بْنُ عِيسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضے کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر (جب وہ دِن گزر جائیں تو) تُو غسل کر اور ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ وکیع، حربی، قرہ بن عیسیٰ، محمد بن ربیعہ، سعید بن محمد الورّاق اور ابن نمیر نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور اسے مرفوع بیان کیا۔ اور حفص بن

❶ سلف برقم: ٧٨٧

وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَرَفَعُوهُ. وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُمْ أَثْبَاتٌ. ❶

غیاث، ابواسامہ اور اسباط بن محمد نے اسے موقوف بیان کیا ہے اور یہ تمام ثقہ رُواۃ ہیں۔

[٨٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: مجھے استحاضہ آتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ حیض کے دِنوں میں نماز سے الگ رہے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضوء کرے اور نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[٨٢١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو صرف ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہے، تو اپنے حیض کے دِنوں میں نماز سے اجتناب کیا کر، پھر غسل کر اور ہر نماز کے لیے وضوء کر (اور نماز پڑھنا شروع کر دے) اگرچہ خون چٹائی پر ہی گرتا رہے۔

[٨٢٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، أنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دیا کر، پھر غسل کر کے نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گرتا رہے۔ ان کے علاوہ دیگر نے وکیع سے یہ الفاظ بھی نقل کیے

❶ سيأتي برقم: ٨٢٥

❷ جامع الترمذي: ٣٩٦ ـ سنن النسائي: ١/ ١٠٤ ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ١٦٥

أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: ((دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ))، وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنْ وَكِيعٍ: ((وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ)).

ہیں: اور تو ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر۔

[۸۲۳]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: ((ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)).

ایک اور اسناد کے ساتھ آپ ﷺ کا فرمان ان الفاظ میں منقول ہے: پھر تو غسل کر لے اور ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر اور نماز پڑھنے لگ جا، اگر چہ خون چٹائی پر ہی بہتا رہے۔

[۸۲۴]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ: ((اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے حیض کے دِنوں میں نماز سے اجتناب کر، پھر (جب وہ دِن گزر جائیں تو) غسل کر اور ہر نماز کے وقت وضوء کر، اگر چہ خون، قطروں کی صورت میں چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[۸۲۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: استحاضے والی عورت نماز پڑھ سکتی ہے، اگر چہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[۸۲۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دَاوُدَ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ؟ قُلْنَا: حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ يَحْيَى: أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ

عبدالرحمان بن بشر بن حکم بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن داؤد الخریبی کے ہاں سے یحییٰ بن سعید القطان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے۔ انہوں نے پوچھا: انہوں نے تم سے کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا: انہوں نے ہمیں اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث بیان کی۔ تو یحییٰ نے کہا: بلاشبہ سفیان

[1] مسند أحمد: ۲۵۰۵۹

الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا .

ثوریؒ اس حدیث کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا خیال تھا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

[۸۲۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيَّ ، يَقُولُ: وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ هٰذَا أَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَقَفَهُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا أَوَّلُهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا أَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَقَالَ فِيهِ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي دَاوُدَ . ❶

امام ابوداؤد السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اس سے جو وہ اعمش کی اس حدیث کے ضعف پر دلالت کرتا ہے کہ حفص بن غیاث نے اسے اعمش سے موقوف بیان کیا اور اس کے مرفوع ہونے کا انکار کیا اور اس بات کا بھی انکار کیا کہ اس میں ہر نماز کے وقت وضوء کرنا لازم ہوتا ہے، اور انہوں نے عروہ سے روایت کردہ حبیب کی حدیث کے ضعف پر بھی دلالت کیا ہے کہ امام زہریؒ نے اس کو عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اور اس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ یہ تمام ابوداؤد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

[۸۲۸]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، ثنا أَبِي ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى حَصِيرِهَا)) . وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ: لَمْ يَرْفَعْهُ حَفْصٌ ، وَتَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز پڑھ لیا کرے، اگرچہ خون اس کی چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ حفص نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا اور ابواسامہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[۸۲۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَا: ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ الْأَعْمَشُ ، ثنا عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ، فَقَالَتْ: لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . تَابَعَهُمَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ .

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز نہ چھوڑے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ اسباط بن محمد نے اس کی موافقت کی ہے۔

[۸۳۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ ، وَذَكَرَ حَدِيثَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ امام وکیعؒ اسے مرفوع روایت کرتے ہیں، علی بن ہاشم اور حفص اسے موقوف

---

❶ سنن أبي داود: ۳۰۰

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. فَقَالَ: وَكِيعٌ يَرْفَعُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَحَفْصٌ يُوقِفَانِهِ.

روایت کرتے ہیں۔

[۸۳۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، حَدِيثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَيْءٍ.

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے دو حدیثیں روایت کیں اور ان دونوں کی کچھ حیثیت نہیں۔

[۸۳۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُومِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ))، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا يَنْقَطِعُ الدَّمُ عَنِّي قَالَ: ((إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا آئیں اور کہا: میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے حیض کے دِنوں میں نماز سے اجتناب کر، پھر غسل کر کے روزہ رکھ لے اور نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ پھر انہوں نے کہا: مجھے ایسا استحاضہ آتا ہے کہ خون تھمتا ہی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، اس لیے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر، پھر جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

[۸۳۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: قروء سے مراد طہر ہے۔

[۸۳۴]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت سخت اور بہت زیادہ استحاضہ آیا کرتا تھا، میں نبی ﷺ کے پاس فتویٰ لینے آئی، میں نے آپ کو اپنی ہمشیرہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بہت سخت استحاضہ آتا ہے، تو آپ اس بارے میں کیا

❶ سلف برقم: ۷۸۷

بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيدَةً كَثِيرَةً، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ فَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرٰى فِيهَا؟ فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ، قَالَ: ((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَتَلَجَّمِي))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((اتَّخِذِي ثَوْبًا))، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّتَهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ، فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي، فَإِنَّ ذَالِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذَالِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ. فَإِنْ قَوِيتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ وَتَغْسِلِينَ حَتّٰى تَطْهُرِي ثُمَّ تُصَلِّيِنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذَالِكَ))، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)). ❶

حکم دیتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز وروزے سے بھی روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے رُوئی تجویز کرتا ہوں، وہ خون کو روک لیا کرے گی۔ انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خون کا دہانہ بند کر دو۔ انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو۔ اس نے کہا: وہ اس سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، وہ تو جیسے بڑے زور سے بہتا چلا جاتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں دو کام بتلاتا ہوں، تم ان میں سے ایک بھی کر لو گی تو دوسرے کی ضرورت نہیں رہے گی، لیکن اگر تم دونوں ہی کر لو تو یہ تم بہتر جانتی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ تو صرف شیطان کا ایک چوکا ہوتا ہے (تاکہ وہ اللہ کی عبادت سے روکے رکھے)، تم اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق چھے یا سات دِن حیض کے گزارا کرو، پھر غسل کر لیا کرو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو چوبیس یا تیئیس دِن نماز پڑھو اور (اگر روزے رکھنے ہوں تو) روزے رکھو، یقیناً تمہیں یہی کفایت کر جائے گا، اور ہر مہینے اسی طرح کرتی رہنا جس طرح کہ دیگر عورتوں کو حیض آتا ہے اور جس طرح وہ اپنے حیض کے مقررہ وقت سے پاک ہوتی ہیں، لیکن اگر تو طاقت رکھتی ہے تو یوں کر لیا کر کہ تو ظہر کی نماز کو مؤخر کر لے اور عصر کی نماز میں جلدی کر لے (یعنی ظہر کا آخری وقت ہو اور عصر کا پہلا وقت ہو)، اور غسل کر کے پاک ہو جا، پھر ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لے، پھر مغرب کی نماز کو مؤخر کر لے اور عشاء میں جلدی کر لے، پھر غسل کر لے ان دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھ لے، اور فجر کو بھی غسل کر کے پڑھ لیا کر، پھر نماز پڑھ اور روزے رکھ، اگر تو اس پر قدرت رکھتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کاموں میں سے یہ کام مجھے زیادہ پسند ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٨٧ ـ جامع الترمذي: ١٢٨ ـ سنن ابن ماجه: ٦٢٢، ٦٢٧ ـ مسند أحمد: ٢٧١٤٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٢، ١٧٣

[۸۳۵]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۸۳۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، أنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[۸۳۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ.

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[۸۳۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۸۳۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ))، فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى رَأَتِ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَاءِ، فَقَالَ: ((تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَيْنَ ذَالِكَ)). ❶

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کافی مدت سے استحاضے میں مبتلا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ایک ٹب میں بیٹھ جائے۔ چنانچہ وہ اس میں بیٹھ گئی تو اس نے پانی کے اُوپر زردی دیکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کر لیا کرے، پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کر لیا کرے، پھر فجر کی نماز کے لیے بھی ایک غسل کر لیا کرے، پھر اس کے دوران وضوء کر لیا کرے۔

[۸۴۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کافی

❶ سنن أبي داود: ۲۹٦ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۷۳۰

عَاصِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ))، فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ((ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَتُصَلِّي)).

مدت سے (استحاضے کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھ رہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، یہ تو صرف ایک رَگ ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی جو حیض کے دِنوں کے بارے میں تھی (پھر فرمایا:) وہ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے، ظہر کو مؤخر کر لے اور عصر میں جلدی کر لے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کر لے، پھر مغرب کو مؤخر کر لے اور عشاء میں جلدی کر لے اور ان دونوں نمازوں کے لیے بھی ایک ہی غسل کر لے اور نماز پڑھ لے۔

[۸٤۱] ...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، اسْتُحِيضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لَا تُصَلِّي فَأَتَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَافَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَا تَكُونُ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ أَلْبَثُ زَمَانًا لَا أَقْدِرُ عَلَى صَلَاةٍ مِنَ الدَّمِ، فَقَالَتْ لَهَا: امْكُثِي حَتَّى يَدْخُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَسْأَلِينَهُ عَمَّا سَأَلْتِنِي عَنْهُ، فَدَخَلَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبَثُ الزَّمَانَ لَا تَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ وَتَخَافُ أَنْ تَكُونَ قَدْ كَفَرَتْ أَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُولِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلَاةِ عَدَدَ قُرْئِهَا، فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ فَلْتَغْتَسِلْ غَسْلَةً وَاحِدَةً، تَسْتَدْخِلُ وَتُنَظِّفُ وَتَسْتَثْفِرُ، ثُمَّ الطُّهُورِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا استحاضے میں مبتلا ہو گئیں تو ایک عرصے تک انہوں نے نماز نہ پڑھی، پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان سے اس بات کا ذِکر کیا اور وہ اس بات سے ڈری ہوئی تھیں کہ وہ (نمازیں چھوڑنے کی وجہ سے) جہنمیوں میں ہی شامل نہ ہو جائیں اور اسلام میں ان کا کوئی حصہ ہی باقی نہ رہے، چنانچہ انہوں نے کہا: اے ام المومنین! میں خون کی وجہ سے ایک عرصے سے رُکی ہوئی ہوں اور نماز بھی نہیں پڑھ سکتی۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: یہیں بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں، پھر تم ان سے یہی مسئلہ پوچھ لینا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ فاطمہ بنت حبیش ہے، یہ کہہ رہی ہے کہ اسے استحاضہ آیا رہتا ہے اور ایک عرصے تک نماز بھی نہیں پڑھ پاتی اور ڈر رہی ہے کہ یہ (اسقدر نمازیں چھوڑ چھوڑ کر) کافر ہی نہ ہو جائے یا اسلام میں اس کا کوئی حصہ ہی باقی نہ رہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ سے کہو کہ یہ ہر مہینے میں اتنے دِن نمازوں سے رُکی رہے جتنے حیض کے دِن ہوتے ہیں، جب وہ دِن گزر جائیں تو یہ ایک مرتبہ غسل کر لے، پھر اچھی طرح صفائی ستھرائی کر کے لنگوٹ باندھ لے،

وَتُصَلِّي فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا)). قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ: فَسَأَلْنَا هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ فِي الْإِسْنَادِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ. ❶

پھر ہر نماز کے وقت وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کرے، کیونکہ یقیناً جو اس کو خون آتا ہے یہ شیطان کا چوکا ہے، یا کوئی رگ ہے جو ٹوٹ گئی ہے، یا کوئی مرض ہے جو اسے لگ گئی ہے (یعنی یہ ہر صورت حیض نہیں ہے)۔ عثمان بن سعد کہتے ہیں: ہم نے ہشام بن عروہ سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل بیان کیا اور ابواشعث سند ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتلایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا ان کی خالہ تھیں۔

[۸٤۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ إِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ سَنَتَيْنِ أَوْ سِنِينَ لَا أُصَلِّي، فَقَالَتِ: انْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ فَقَالَتْ: هٰذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((قُولِي لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَلْتُنَظِّفْ وَلْتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ)).

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور کہا: میں اس بات سے ڈر رہی ہوں کہ میں جہنم میں ہی نہ چلی جاؤں، کیونکہ میں نے ایک یا دو سال سے نمازیں چھوڑ رکھی ہیں اور کوئی نماز نہیں پڑھ رہی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کے آنے کا انتظار کرو۔ پھر جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ فاطمہ ہے اور اس طرح اس طرح کہہ رہی ہے، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کہو کہ یہ ہر مہینے اتنے دن نماز چھوڑا کرے جتنے دن حیض کے ہوتے ہیں، پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کرے، اور صفائی ستھرائی کر کے رُوئی باندھ لیا کرے، کیونکہ یہ تو بس ایک بیماری ہوتی ہے جو لگ جاتی ہے، یا شیطان کی طرف سے چوکا ہوتا ہے (تاکہ وہ عبادت سے روکے رکھے) یا کوئی رگ ٹوٹی ہوتی ہے۔

[۸٤۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، صرف اتنے دنوں اور راتوں میں نماز چھوڑ دے جن میں تجھے حیض آتا ہے، پھر غسل کر کے رُوئی کا لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھنے لگ جا۔

❶ مسند أحمد: ۲۷٦۳۱

((لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي)). ❶

[٨٤٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا، فَسَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي)). ❷

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کا خون بہتا ہی رہتا تھا، بند ہی نہیں ہوتا تھا، تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اتنے دِنوں اور راتوں کا حساب لگا لے جتنے دِن اسے اس سے پہلے حیض آیا کرتا تھا، پھر اتنے دِن نماز چھوڑ دے، پھر جب (اتنے دِن گزر جائیں اور) نماز کا وقت ہو جائے تو وہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لے۔

[٨٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِي قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَوْقَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ فَمَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا قَضَتْ، وَدَمُ الْحَيْضِ أَسْوَدُ خَاثِرٌ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا، فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِأُخْرَى، فَإِنْ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ)). لَا يُثْبَتُ، عَبْدُ الْمَلِكِ، وَالْعَلَاءُ ضَعِيفَانِ وَمَكْحُولٌ لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کم عمر لڑکی اور وہ بڑھیا جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو، اس کے حیض کی کم از کم مدت تین دِن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن ہوتی ہے، سو جب وہ دس دِن سے زیادہ تک خون دیکھے تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی، پھر جتنے بھی دِن اس کے حیض سے اضافی ہوں گے عورت ان دنوں (کی نمازوں کی) قضاء دے گی، حیض کا خون عام خون کی بہ نسبت بہت سیاہ ہوتا ہے، یہ گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے، جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے، اگر یہ خون عورت پر غالب آ جائے تو وہ رُوئی کا لنگوٹ باندھ لے اور اگر وہ پھر بھی غالب رہے تو اس پر کوئی اور چیز رکھ لے، پھر اگر وہ دورانِ نماز بے قابو ہو جائے (یعنی اتنا روکنے کے باوجود بھی نکلتا رہے) تو وہ (خون) نماز نہیں توڑتا، اگرچہ قطرے بھی گرتے رہیں۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے، عبدالملک اور علاء دونوں ضعیف راوی ہیں اور مکحول کا سماع

❶ سنن أبي داود: ٢٧٤۔ سنن النسائي: ١/ ١١٩، ١٨٢۔ سنن ابن ماجه: ٦٢٣۔ مسند الشافعي: ١/ ١٤٦

❷ سلف برقم: ٧٩٣

ثابت نہیں ہے۔

[٨٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَلُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ، وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي مَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا، وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُونُ إِلَّا دَمًا أَسْوَدَ عَبِيطًا تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيقٌ تَعْلُوهُ صُفْرَةٌ، فَإِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَتْهَا بِأُخْرٰى، فَإِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ)). وَعَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ شَيْئًا. ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکی اور بوڑھی عورت کو کم از کم تین دِن حیض آتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دِن حیض آتا ہے، پھر جب وہ دیکھے کہ اسے دس دِن سے زائد تک بھی خون آ رہا ہے تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا، چنانچہ حیض کے دِنوں سے جتنے بھی زیادہ دِن گزرے ہوں گے وہ ان کی نمازوں کی قضاء دے گی۔ حیض کا خون نہایت سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے، اس پر سرخی کا غلبہ ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون پتلا ہوتا ہے اور اس پر زردی رنگ کا غلبہ ہوتا ہے، پھر اگر نماز میں خون بہت زیادہ آنے لگے تو اسے رُوئی کا لنگوٹ باندھ لینا چاہیے لیکن اگر پھر بھی خون نکلتا رہے تو اس پر کوئی اور چیز بھی رکھ لے، پھر اگر خون بے قابو ہو جائے (یعنی کسی بھی طریقے نہ رُکے) تو وہ نماز نہیں توڑ سکتا، اگرچہ قطرے ہی ٹپک رہے ہوں، وہ اپنے خاوند سے ہمبستری بھی کر سکتی ہے اور روزے بھی رکھ سکتی ہے۔ اس روایت کی سند میں عبدالملک نامی شخص مجہول ہے (یعنی اس کے حالات معلوم نہیں ہیں) اور علاء سے مراد ابن کثیر ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف راوی ہے، اور مکحول نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

[٨٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ الشَّامِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَأَكْثَرُهُ عَشَرَةُ أَيَّامٍ)). ابْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض کی کم از کم مدت تین دِن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن ہے۔ ابن منہال مجہول راوی ہے اور محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

[٨٤٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے

❶ ...... الكبير للطبراني: ٨/ ٧٥٨٦۔ الكامل لابن عدي: ٢/ ٧٨٢

سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: ((تَعُدُّ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَتُصَلِّي)). تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَهِمَ فِيهِ، وَإِنَّمَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ. ❶

بارے میں سوال کیا جسے استحاضہ آتا ہو، کہ وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے حیض کے دِن شمار کر لے، پھر جب وہ پاک ہو جائے تو روزانہ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔ اس حدیث کو اکیلے جعفر بن سلیمان نے روایت کیا ہے، اور ابن جریج کے حوالے سے ابن زبیر سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے، اسے اس میں وہم ہوا ہے، کیونکہ یہ فاطمہ بنت قیس نہیں بلکہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہے۔

[۸۴۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَتْ: الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس حاملہ عورت کے بارے میں فرماتی ہیں جو خون دیکھے: حاملہ کو حیض نہیں آتا، وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

[۸۵۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَرَى التَّرِيَّةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا، وَهِيَ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم طہر کے بعد اس تری کو چنداں خاطر میں نہیں لایا کرتی تھیں جو زرد یا مٹیالے رنگ کی ہوتی تھی۔

[۸۵۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُجَامِعَ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا.

مسروق رحمہ اللہ کی بیوی قمیر بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مستحاضہ سے اس کا خاوند ہمبستری کرے۔

[۸۵۲]...... ثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نفاس کا وقت چالیس دِن تک ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ عورت اس سے پہلے ہی پاک ہو جائے (یعنی چالیس دِن

❶ المعجم الصغير للطبراني: ۲۳۵۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۳۵۵

أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((وَقْتُ النِّفَاسِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ)). لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ غَيْرُ سَلَّامٍ هٰذَا، وَهُوَ سَلَّامٌ الطَّوِيلُ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

کی مدت زیادہ سے زیادہ ہے، اس سے کم مدت بھی ہو سکتی ہے)۔ اس حدیث کو حُمید سے سلاّم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ سلاّم حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۸۵۳]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: لَا تَشُوفَنَّ لِي دُونَ الْأَرْبَعِينَ وَلَا تَجَاوَزْنَ الْأَرْبَعِينَ. يَعْنِي فِي النِّفَاسِ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے کہا کرتے تھے: تم نفاس میں چالیس دِن پہلے میرے لیے بناؤ سنگھار بالکل نہ کرنا اور نہ چالیس دِن سے زائد تک دُور رہنا۔

[۸۵٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهَا لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَزَيَّنَتْ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ: أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ نَعْتَزِلَ النُّفَسَاءَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَفَعَهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْهُ، وَخَالَفَهُ وَكِيعٌ.

امام حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیوی جب نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگھار کیا، تو عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم چالیس راتوں تک نفاس والی عورتوں سے دُور رہیں؟ اس روایت کو عمر بن ہارون نے مرفوع بیان کیا اور وکیع نے اس کی مخالفت کی۔

[۸۵۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: إِذَا نَفِسَتِ امْرَأَةٌ مِنْكُنَّ فَلَا تَقْرَبَنِّي أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَهِشَامٌ، وَاخْتُلِفَ عَنْ هِشَامٍ، وَمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، رَوَوْهُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ مَوْقُوفًا. وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس کا خون آئے تو وہ چالیس دِن تک میرے بالکل قریب نہ آئے، ہاں اگر اس سے پہلے ہی وہ پاک ہو جائے (تو آ سکتی ہے)۔ اسی طرح اس کو اشعث بن سوّار، یونس بن عبید اور ہشام نے روایت کیا ہے اور ہشام اور مبارک بن فضالہ سے اختلاف نقل کیا گیا ہے، انہوں نے حسنؒ کے واسطے سے عثمان بن ابوالعاص سے موقوف روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ سیدنا عمر، ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی ان کے قول کے طور پر مروی ہے۔

[۸۵٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا أَبُو بِلَالٍ، ثنا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ هِشَامٍ

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کے لیے ان کے نفاس کی

❶ سنن ابن ماجه: ٦٤٩ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٣٧٩١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٤٣

بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنُّفَسَاءِ فِي نِفَاسِهِنَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❶

مدت چالیس دِن مقرر فرمائی۔

[۸۵۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا أَبُو بِلَالٍ، ثنا حَبَّانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ هٰذَا ضَعِيفٌ وَعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجْلَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ اس روایت کی سند میں ابو بلال اشعری ضعیف ہے اور عطاء سے مراد ابن عجلان ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[۸۵۸]...... ثنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عُلَاثَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ، وَإِنْ جَاوَزَتِ الْأَرْبَعِينَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ)). عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيفَانِ مَتْرُوكَانِ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دِن تک (خون ختم ہونے کا) انتظار کرے، لیکن اگر وہ دیکھے کہ وہ اس سے پہلے ہی پاک ہوگئی ہے (یعنی چالیس دِن مکمل ہونے سے پہلے ہی ان کا خون بند ہوگیا ہے) تو وہ پاک شمار ہوگی، اور اگر چالیس دِن سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے، لیکن اگر خون زیادہ آ رہا ہوتو ہر نماز کے لیے الگ وضوء کرلیا کرے۔ اس روایت کی سند میں عمرو بن حصین اور ابن علاثہ دونوں ضعیف اور متروک راوی ہیں۔

[۸۵۹]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَتَهُ نَفِسَتْ وَأَنَّهَا رَأَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ أَتَتْ فِرَاشَهُ،

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی بیوی کو نفاس کا خون آیا اور وہ بیس دِن کے بعد ہی پاک ہوگئی، چنانچہ وہ نہا دھو کر ان کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ اس نے کہا: میں پاک ہوگئی ہوں۔ تو انہوں نے اسے لات ماری اور کہا: مجھ سے دُور رہو، کیونکہ تم مجھے میرے دِین کے حکم پر عمل کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی، اس لیے کہ تم چالیس دِن گزرنے تک میرے قریب نہ آنا۔ ہشام نے اپنی روایت میں عائذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ان

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٦ ـ إتحاف المهرة: ١٠/ ٦٩١

❷ سيأتي برقم: ٨٦٥

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٣٠٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٦

فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكِ؟))، قَالَتْ: قَدْ طَهُرْتُ، قَالَ: فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((إِلَيْكِ عَنِّي فَلَسْتِ بِالَّذِي تُعْزِبُنِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ لَكِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)). وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو: وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی (یعنی یہ بیعتِ رضوان میں شریک تھے) اور اس روایت کو معاویہ بن قرہ سے جلد بن ایوب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ ضعیف ہے۔

[۸۶۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَكِيعٌ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، مِثْلَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دِن تک بیٹھی رہے۔ یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[۸۶۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ وَلَقَبُهُ سُلَيْمٌ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، أنا عَلِيٌّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَضَى لِلنُّفَسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَأَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ)). قَالَ سُلَيْمٌ: فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِي، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَالْأَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب نفاس والی عورت کے سات دِن گزر جائیں، پھر وہ دیکھے کہ (اس کا خون آنا بند ہو گیا ہے اور) وہ پاک ہو گئی ہے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ سُلیم کہتے ہیں کہ میں علی بن علی سے ملا تو انہوں نے مجھے اسود، عبادہ بن نُسی اور عبدالرحمان بن غنم کے واسطے سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا۔ اور اسود سے مراد ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

[۸۶۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا جَدِّي، نا أَبُو بَدْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں نفاس والی عورت چالیس دِن تک بیٹھتی تھی (یعنی انتظار کرتی تھی) اور ہم چھائیوں کا علاج کرنے کے لیے چہروں پر ورس لگایا کرتی تھیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۷۶۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۱/ ۳۴۲

أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ . ❶

[٨٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ ، وَأَبُو غَسَّانَ قَالَا: نا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ، وَقَالَ: تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا . وَأَبُو سَهْلٍ هٰذَا هُوَ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ الْبُرْسَانِيُّ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے، اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ عورت اپنے نفاس کے بعد بیٹھی رہے گی۔ اس روایت کی سند میں مذکور ابوسہل جوراوی ہیں وہ کثیر بن زیادالبرسانی ہیں۔

[٨٦٤]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: سُئِلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ النُّفَسَاءِ ، كَمْ تَقْعُدُ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ .

محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا، کہ جب وہ خون دیکھے تو کتنے دِن بیٹھی رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: چالیس دِن تک، پھر غسل کر لے۔

[٨٦٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ إِمْلَاءً ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ ، ثنا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ، ثنا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ النُّفَسَاءِ ، فَقَالَتْ: سُئِلَ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَأَمَرَهَا ((أَنْ تُمْسِكَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَتَطَهَّرُ فَتُصَلِّي)) . عَطَاءٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . ❷

عبداللہ بن ابوملیکہ المکی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے بھی اسی بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ وہ چالیس دِن تک نماز سے رُکی رہے، پھر غسل کرے اور پاک صاف ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے۔

[٨٦٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرْزَمِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ مُسَّةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَأَلَتْهُ كَمْ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ جب عورت بچے کو جنم دے تو کتنے دِن تک بیٹھی رہے؟ (یعنی کتنے دِن تک اسے نفاس کا خون آ سکتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دِن تک، ہاں اگر وہ اس سے پہلے ہی دیکھ لیتی ہے کہ وہ پاک ہوگئی ہے (تو پھر

❶ سنن أبي داود: ٣١١ـ جامع الترمذي: ١٣٩ ـ سنن ابن ماجه: ٦٤٨ ـ مسند أحمد: ٢٦٥٦١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٥

❷ سلف برقم: ٨٥٧

تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ إِذَا وَلَدَتْ؟ قَالَ: ((تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ)). ❶

نماز پڑھنا شروع کر دے)۔

[۸۶۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلنُّفَسَاءِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ إِلَّا أَنْ تُصَلِّيَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفاس والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب وہ پاک ہو جائے تو نماز نہ پڑھے۔

بَابُ مَا يَلْزَمُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ
جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر نماز لازم ہو جاتی ہے

[۸۶۸]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، أنا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَأَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِقَلِيلٍ؟ قَالَ: تُصَلِّي الْعَصْرَ، قُلْتُ: قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ؟ قَالَ: تُصَلِّي الْمَغْرِبَ، قُلْتُ: قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: تُصَلِّي الْعِشَاءَ، قُلْتُ: قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ؟ قَالَ: تُصَلِّي الصُّبْحَ، هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نُعَلِّمَ نِسَاءَنَا. لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

عبدالرحمان بن غنم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس حائضہ کے بارے میں سوال کیا جو غروبِ آفتاب سے کچھ ہی دیر پہلے پاک ہوتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اسے عصر کی نماز پڑھنا ہوگی۔ میں نے کہا: اگر وہ شفق ختم ہونے سے پہلے پاک ہو تو؟ انہوں نے فرمایا: اسے مغرب کی نماز پڑھنا ہوگی۔ میں نے کہا: طلوعِ فجر سے پہلے پاک ہو تو؟ انہوں نے کہا: عشاء کی نماز پڑھنا ہوگی۔ میں نے کہا: طلوعِ آفتاب سے قبل پاک ہو تو؟ انہوں نے فرمایا: اسے صبح کی نماز پڑھنا ہو گی۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنی عورتوں کو بتائیں۔ محمد بن سعید کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ
جسم سے بہنے والے خون کے خروج کے ساتھ نماز کے جواز کا بیان

[۸۶۹]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ، قَالَا: ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے مشرکین کی ایک عورت کو قتل کر دیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ قافلہ کے ساتھ واپس آئے تو اس کا خاوند آیا جو اس وقت موجود نہیں تھا، جب اس کو پتہ چلا تو

❶ سلف برقم: ۸۶۳

جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَافِلًا أَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ أَنَّهُ لَا يَنْتَهِي حَتَّى يُهْرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا ـ وَقَالَ الْقَاضِي: فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا ـ قَالَ: ((مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ؟))، قَالَ: فَيَبْتَدِرُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ))، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشِّعْبَ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ أَنْ أَكْفِيَكَ: أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ؟ قَالَ: بَلِ اكْفِنِي أَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَقَدْ أُثْبِتَ فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنْ قَدْ نَذَرُوا بِهِ فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَفَلَا أَهْبَبْتَنِي، ـ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: أَفَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ ـ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَأُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَأَذَنْتُكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي أُضَيِّعُ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِهِ لَقَطَعَ نَفْسِي

اس نے قسم اٹھائی کہ وہ تب تک باز نہیں آئے گا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو قتل نہ کر دے۔ چنانچہ وہ نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر چلتا ہوا پیچھا کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے (راستے میں) ایک مقام پر پڑاؤ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ تو ایک آدمی مہاجرین میں سے اور ایک آدمی انصار میں سے اس کام کے لیے آمادہ ہو گئے اور ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم پہرہ دیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس گھاٹی کے دہانے پر کھڑے رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ وادی سے گھاٹی کی طرف اُتر گئے، پھر جب وہ دونوں آدمی گھاٹی کے منہ کی طرف نکل گئے تو انصاری صحابی نے مہاجر صحابی سے کہا: آپ رات کے کس حصے کی ذمہ داری مجھ کو سونپنا چاہیں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ تم پہلے حصے کی ذمہ داری لے لو۔ چنانچہ مہاجر صحابی لیٹ (کر سو) گئے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ ادھر سے اس عورت کا خاوند بھی آ گیا، اس نے جب آدمی کی پرچھائی سی دیکھی تو سمجھ گیا کہ یہ اس قوم کا پہرے دار ہے، چنانچہ اس نے انہیں تیر مارا جو ان کے اندر پیوست ہو گیا۔ انصاری نے اس تیر کو کھینچا اور نیچے رکھ دیا اور خود اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ اس نے ایک اور تیر مارا اور وہ بھی ان کے اندر پیوست ہو گیا، صحابی نے اس تیر کو بھی باہر نکالا اور نیچے رکھ دیا، اور خود نماز پڑھتے رہے۔ اس آدمی نے ایک مرتبہ پھر تیر مارا اور یہ تیر بھی ان کے اندر پیوست ہو گیا، انہوں نے اس کو بھی باہر کھینچ کر نیچے رکھ دیا اور خود کھڑے نماز پڑھتے رہے، پھر انہوں نے رکوع کیا، پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو جگا دیا، تو انہوں نے کہا: بیٹھے رہو، میں ابھی آیا۔ پھر وہ اُچھل کر کھڑے ہو گئے۔ جب اس آدمی نے ان دونوں صحابیوں کو دیکھا تو وہ سمجھ گیا

قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا أَوْ أُنْفِذَهَا . ❶

کہ اس نے دوسرے کو بھی جگا دیا ہے، چنانچہ وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ جب مہاجر نے انصاری کو لہولہان دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اسی وقت کیوں نہ اُٹھا دیا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ایک سورت کی قرأت شروع کر دی تھی تو میں نے پسند نہ کیا کہ میں اس کو مکمل کیے بغیر ادھورا ہی چھوڑ دوں، لیکن مجھ کو پے در پے تیر لگے تو میں نے رکوع کر دیا اور آپ کو آواز دی، اور اللہ کی قسم! اگر مجھ کو یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اس ذمہ داری کو نبھا نہیں پاؤں گا جس کو سرانجام دینے کا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے تو میری جان تو چلی جاتی لیکن اس سورت کو ادھورا نہ چھوڑتا۔

[٨٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[٨٧١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

بَابٌ فِي بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَخِذُ مِنْهَا

ستر کا بیان اور اس کا بیان کہ ران بھی پردے کا عضو ہے

[٨٧٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي آلُ جَرْهَدٍ، عَنْ جَرْهَدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ

سیدنا جرہد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے اور ان کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ران بھی پردے کا عضو ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٩٦ ـ مسند أحمد: ١٤٧٠٤، ١٤٨٦٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٦، ١٥٧

انْكَشَفَتْ فَخِذُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)). ❶

[٨٧٣]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی ہے۔

[٨٧٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ فَإِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ)). ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ران کو برہنہ مت کیا کرو، کیونکہ یقیناً ران بھی پردے کا عضو ہے۔

[٨٧٥]..... وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ران کو برہنہ مت کرو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف دیکھو۔

بَابُ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ
پٹیوں پر مسح کا جواز

[٨٧٦]..... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اُن پٹیوں کے بارے میں سوال کیا جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوتی ہیں، کہ ایسا شخص وضوء کیسے کرے گا اور جب جنبی ہو جائے تو غسل کیسے کرے گا؟ تو

❶ سنن أبی داود: ٤٠١٤ـجامع الترمذی: ٢٧٩٥ـمسند أحمد: ١٥٩٢٦، ١٥٩٢٧، ١٥٩٢٨، ١٥٩٢٩، ١٥٩٣٠، ١٥٩٣١، ١٥٩٣٢ـصحيح ابن حبان: ١٧١٠ـشرح مشكل الآثار للطحاوی: ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سنن أبی داود: ٣١٤٠، ٤٠١٥ـسنن ابن ماجه: ١٤٦٠ـمسند أحمد: ١٢٤٩ـشرح معانی الآثار للطحاوی: ١٦٩٧

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَبَائِرِ يَكُونُ عَلَى الْكَسِيرِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ إِذَا أَجْنَبَ؟ قَالَ: ((يَمْسَحَانِ بِالْمَاءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءِ))، قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِي بَرْدٍ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا اغْتَسَلَ؟ قَالَ: ((يُمِرُّ عَلَى جَسَدِهِ))، وَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النساء: ٢٩) ((وَيَتَيَمَّمُ إِذَا خَافَ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ وضوء اور جنابت میں ان پٹیوں پر پانی کے ساتھ مسح کر لے۔ میں نے عرض کیا: اگر سخت سردی ہو اور وہ اپنے بارے میں اس بات سے ڈرتا ہو کہ جب وہ غسل کرے گا (تو وہ کسی بڑی تکلیف سے دوچار ہو سکتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے جسم پر سے پانی گزار لے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ''اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔'' اور (پھر فرمایا کہ) اسے کوئی خدشہ ہو تو تیمم کر لے۔

[٨٧٧]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. أَبُو الْوَلِيدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس سند میں ابو ولید خالد بن یزید مکی ضعیف راوی ہے۔

[٨٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَرَ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ایک کلائی ٹوٹ گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں پٹیوں کے اوپر مسح کر لوں۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی عمرو بن خالد واسطی متروک ہے۔

[٨٧٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، نا إِسْرَائِيلُ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ٦٢٣۔ سنن ابن ماجه: ٦٥٧۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١/ ٣٠٠

بَابُ بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةِ

اس جگہ کا بیان جس میں نماز پڑھنا جائز ہے

[۸۸۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَائِطِ تُلْقَى فِيهِ الْعَذِرَةُ وَالنَّتْنُ، قَالَ: ((إِذَا سُقِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس باغ کے بارے میں، کہ جس میں لوگوں کا پاخانہ اور گندگی پھینکی جاتی تھی، فرمایا: جب اسے تین مرتبہ سیراب کر دیا جائے (یعنی پانی بہا دیا جائے) تو اس میں نماز پڑھ لو۔

[۸۸۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْحِيطَانِ الَّتِي تُلْقَى فِيهَا هَذِهِ الْعَذِرَاتُ وَهَذَا الزِّبْلُ أَيُصَلَّى فِيهَا؟ قَالَ: إِذَا سُقِيَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِيهَا، وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باغ کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں پاخانے، گوبر اور لید پھینکی جاتی تھی، کہ کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اسے تین مرتبہ سیراب کر دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ لو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے نبی ﷺ کے فرمان کے طور پر بیان کیا۔

[۸۸۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ، ثنا رَبَاحٌ النُّوبِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ لِلْحَجَّاجِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((مَا صَنَعْتَ؟)) قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَصُبَّ دَمَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَمَسَّكَ النَّارُ))، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: ((وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ)).

آلِ زبیر کے آزاد کردہ غلام رباح النوبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو حجاج سے فرماتے سنا: نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور اپنا خون مبارک میرے بیٹے کو دے دیا، تو اس نے وہ پی لیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے (میرے بیٹے) سے استفسار فرمایا: تم نے یہ کیا کیا؟ تو اس نے کہا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں آپ کا خون کہیں گراؤں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ہلاکت ہے اس شر کے لیے جو تجھ سے لوگوں کو پہنچے اور ہلاکت ہے اس شر کے لیے جو لوگوں سے تجھ کو پہنچے۔

[۸۸۳]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ أَقْطَعُ)). تَفَرَّدَ بِهِ قُرَّةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقُرَّةُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ صَدَقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَا يَصِحُّ الْحَدِيثُ، وَصَدَقَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ، وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ اہم کام بے برکت ہو جاتا ہے جسے اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو اکیلے قرہ نے امام زہریؒ اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے اس روایت کو امام زہریؒ کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ قرہ حدیث کے معاملے میں قوی نہیں ہیں۔ اس حدیث کو صدقہ نے محمد بن سعید، امام زہریؒ اور عبدالرحمان بن کعب کے واسطے سے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے، کیونکہ صدقہ اور محمد بن سعید دونوں ضعیف راوی ہیں، اور درست مؤقف یہی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

[۸۸۴]...... حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَقْطَعُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ اہم کام بے برکت ہوتا ہے جس کی ابتداء اللہ کے ذکر سے نہ کی جائے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۲۰۸، ۲۰۹۔ مسند أحمد: ۸۷۱۲۔ صحيح ابن حبان: ۱، ۲

بَابُ الصَّلَوَاتِ الْفَرَائِضِ وَأَنَّهُنَّ خَمْسٌ

پانچ فرض نمازوں کا بیان

[۸۸۵]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ))، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: ((افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا))، فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں۔ اس نے کہا: کیا ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی کچھ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ ہی نمازیں فرض کی ہیں۔ تو اس آدمی نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ نہ تو ان پر کوئی اضافہ کرے گا اور نہ ہی ان میں کمی کرے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ بولا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْلِيمِ الصَّلَوَاتِ وَالضَّرْبِ عَلَيْهَا وَحَدِّ الْعَوْرَةِ الَّتِي يَجِبُ سَتْرُهَا

نمازوں کی تعلیم اور (اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے لیے) مارنے کا حکم اور شرم گاہ کی حد، جسے چھپانا واجب ہے۔

[۸۸٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَلَغَ أَوْلَادُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرُشِهِمْ، فَإِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ)). ❷

عبدالملک بن ربیع بن بسرہ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات برس کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے بستر الگ الگ کر دو اور جب وہ دس برس کی عمر کو پہنچ جائے تو انہیں نماز پڑھانے کے لیے (مارنا بھی پڑے تو) مارو۔

[۸۸۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أنا أَبُو حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر بھی جدا کر دو، اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام، لونڈی یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنے کے اوپر

❶ جامع الترمذي: ٢١٤ ـ مسند أحمد: ١٣٨١٥ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٤٧، ٢٤١٦

❷ مسند أحمد: ١٥٣٣٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٥٦٥، ٢٥٦٦

الْـمَضَاجِعِ ، وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَـنْـظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ ، فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى الرُّكْبَةِ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . ❶

والے حصے کو نہ دیکھے، کیونکہ بلاشبہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک کی جگہ شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۸۸]...... حَـدَّثَـنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ بُهْـلُـولٍ ، نـا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الشِّيلْمَانِيُّ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ ، نا سَوَّارُ أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي سَبْعِ سِنِينَ وَاضْـرِبُـوهُـمْ عَـلَيْهَا فِي عَشْرٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ، وَإِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَـرَيَـنَّ مَـا بَـيْـنَ رُكْبَتِهِ وَسُرَّتِهِ ، فَإِنَّمَا بَيْنَ سُرَّتِهِ وَرُكْبَتِهِ مِنْ عَوْرَتِهِ)) .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں (اگر وہ نماز نہ پڑھیں تو) انہیں مارو اور ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ اس کے گھٹنوں اور ناف کے درمیان والے حصے کو نہ دیکھے، کیونکہ ناف اور گھٹنے کے درمیان والی جگہ شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۸۹]...... حَـدَّثَـنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثـنـا الْـعَبَّـاسُ بْـنُ مُـحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَبَلِيُّ الضَّرَابُ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ ، نـا الـنَّـضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ ، نا أَبُو الْجَنُوبِ ، قَالَ مُوسَى: وَاسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَـلِيًّـا ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . أَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفٌ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھٹنا بھی شرم گاہ کا حصہ ہے۔ اس روایت کی سند میں مذکور ابوالجنوب ضعیف راوی ہے۔

[۸۹۰]...... حَـدَّثَـنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ بُهْـلُـولٍ ، نـا جَـدِّي ، نـا أَبِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَـطَـاءِ بْـنِ يَسَـارٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَـقُـولُ: ((مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ ، وَمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . ❷

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: گھٹنے سے اُوپر والا حصہ بھی شرم گاہ کا حصہ ہے اور ناف سے نیچے والا حصہ بھی شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۹۱]...... حَـدَّثَـنَـا الْـحُسَيْنُ بْـنُ إِسْـمَاعِيلَ ، نا الْـفَـضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، ثنا عَبْدُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم

❶ سنن أبي داود: ٤٩٥ ـ مسند أحمد: ٦٦٨٩ ، ٦٧٥٦ ـ الكامل لابن عدي: ٣/ ٩٢٩ ـ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٢٩٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٢٩

اللّٰـهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوهُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِثَلَاثَ عَشْرَةَ)). ❶

دو اور جب وہ تیرہ برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انہیں مارو۔

بَابُ تَحْرِيمِ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ إِذَا يَشْهَدُوا بِالشَّهَادَتَيْنِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

جب لوگ توحید ورسالت کی گواہی دیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو ان کا خون اور مال حرام ہو جاتا ہے۔

[۸۹۲]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَذَالِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں، (اگر وہ یہ تمام احکام مان لیں تو) پھر مجھ پر ان کے خون اور اموال حرام ہو جاتے ہیں اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو ابوجعفر الرازی نے یونس اور حسن کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح عمران القطان، معمر اور زہری کے واسطے سے سیدنا انس اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کرتے ہیں۔

[۸۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰـهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبَائِحَنَا؛ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں مشرکوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سو جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور ہماری طرح نمازیں پڑھیں، ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کریں اور ہمارے ذبیحوں کو کھائیں، تو ہم پر ان کے اموال اور ان کے خون حرام ہو جاتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس (کلمے) کا کوئی

❶ أخرجه الحارث في مسنده: ١/ ٢٣٨

❷ مسند أحمد: ٨٥٤٤

❸ مسند أحمد: ١٣٠٥٦، ١٣٣٤٨ ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٩٥

حق ہو (تو پھر ان کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا)، پھر انہیں بھی وہ تمام حقوق ورعایات حاصل ہوں گے جو ایک مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں اور ان پر وہ تمام امور واشیاء حرام ہو جائیں گے جو ایک مسلمان پر حرام ہوتے ہیں۔

[٨٩٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أنا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٨٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٨٩٦]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْعَبْسِيُّ ، حَدَّثَنِي جَدِّي الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

اس میں بھی صرف سند مختلف ہے، حدیث وہی ہے۔

[٨٩٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ ، نا الْمَعْمَرِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٨٩٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، حَدَّثَنِي حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ کی ادائیگی کریں، سو جب وہ یہ کریں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے مال محفوظ کر لیے، ہاں مگر اسلام کا حق برقرار رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

❶ صحيح ابن حبان: ١٧٥ ، ٢١٩

[۸۹۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۹۰۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، نا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا))، وَمِثْلَهُ سَوَاءٌ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے تب تک قتال کروں جب تک کہ وہ نماز قائم نہ کرنے لگیں، زکاۃ کی ادائیگی کرنے لگیں اور (توحید ورسالت کی) گواہی دینے لگیں۔ آگے بالکل اسی کے مثل حدیث ہے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ أَذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۹۰۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَغَيْرُهُمْ قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الشَّافِعِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: أَيْ عَمِّ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبِرْنِي، قَالَ: نَعَمْ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا فِي بَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَقِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ

عبداللہ بن محیریز بیان کرتے ہیں، جو کہ (بچپن میں) یتیم ہو جانے کی وجہ سے سیدنا ابومحذورہ بن معیر رضی اللہ عنہ کے زیرکفالت رہے تھے۔ جب انہوں نے ابن محیریز رحمہ اللہ کو شام بھیجا تو انہوں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چچا جان! میں شام جا رہا ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ (وہاں) مجھ سے آپ کی اذان کے بارے میں سوال کیا جائے گا (لہٰذا مجھے اذان کا مسئلہ سمجھا دیجیے)۔ تو سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (میں تمہیں بتلا دیتا ہوں) میں چند افراد کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، ہم ابھی حنین کے راستے میں ہی تھے کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے واپس لوٹ رہے تھے۔ چنانچہ راستے میں رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے، پھر آپ ﷺ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی۔ اس وقت ہم آپ ﷺ سے برگشتہ تھے (یعنی ابھی ہم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا) جب ہم نے مؤذن کی آواز سنی تو ہم اس کا مذاق اُڑاتے ہوئے بلند آواز سے اس کی نقل اُتارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری آواز سنی تو چند افراد کو ہماری طرف بھیج دیا، وہ ہمیں لے کر آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئے۔ تو رسول اللہ

❶ مسند أحمد: ٢٢١٢٢

فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهِ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَّقُوا فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، فَقَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ))، فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: ((قُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((قُلْ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))، ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ وَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أَمَرَّ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ حَتَّى بَلَغَتْ يَدُهُ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: ((قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ))، وَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ وَعَادَ ذَالِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَذَّنْتُ بِالصَّلَاةِ عَلَى أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ آلِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَلَى

ﷺ نے فرمایا: تم میں سے وہ کون ہے جس کی آواز مجھے (زیادہ) بلند سنائی دی تھی؟ سب کے سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ ان کی بات درست تھی (واقعتاً میری آواز سب سے بلند تھی) چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اُٹھو اور نماز کی اذان کہو۔ میں کھڑا تو ہو گیا لیکن (اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کے اس حکم سے انتہائی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ بہرحال میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے خود (ایک ایک کلمہ کر کے) اذان سکھائی اور فرمایا: کہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ پھر فرمایا: (انہی کلمات کو) دوبارہ پڑھو اور بلند آواز سے کہو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ جب میں نے اذان پوری کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا، پھر ان کے چہرے پر پھیرا، پھر ان کے سینے پر، پھر ان کے جگر پر، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی ناف تک جا پہنچا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے مکہ میں اذان کہنے کی اجازت دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس کی اجازت دی۔ پھر میرے دِل میں رسول اللہ ﷺ سے جتنی بھی نفرت تھی سب ختم ہو چکی تھی (بلکہ) وہ ساری کی

نَحْوِ مَا أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ. هٰذَا حَدِيثُ الرَّبِيعِ وَلَفْظُهُ. ❶

ساری رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ گورنر عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اذان دینے لگا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک شخص، کہ جس سے میری ملاقات ہوئی تھی، نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جس طرح ابن محیریز رحمہ اللہ نے بیان کی۔ یہ ربیع کی (روایت کردہ) حدیث اور ان کے الفاظ ہیں۔

[٩٠٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ، ثنا الشَّافِعِيُّ، قَالَ: وَأَدْرَكْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُهُ يُقِيمُ فَيَقُولُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). وَأَحْسَبُهُ يَحْكِي الْإِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْأَذَانَ.

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ہم سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کو اسی طرح اذان کہتے دیکھا جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے، اور میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے ابن محیریز رحمہ اللہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ اسی معنی میں ہے جو ابن جریج نے بیان کی ہے، اور میں نے انہیں اقامت یوں کہتے سنا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اقامت کو بھی اسی طرح خبر کے طور پر بیان کرتے ہیں جس طرح وہ اذان کو بیان کرتے ہیں۔

[٩٠٣]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، قَالَ: نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ،

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ حنین کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی دس آدمیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا۔ جب ہم نے انہیں (یعنی مسلمانوں کو) نماز کی اذان کہتے سنا تو ہم بھی کھڑے ہو کر اذان کہنے لگے

❶ صحيح مسلم: ٣٧٩ ـ سنن أبي داود: ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٥ ـ جامع الترمذي: ١٩١، ١٩٢ ـ سنن النسائي: ٢/ ٥ ـ سنن ابن ماجه: ٧٠٨، ٧٠٩ ـ مسند أحمد: ١٥٣٨٠، ١٥٣٨١ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٨٠، ١٦٨١

قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَطْلُبُهُمْ، قَالَ: فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ لِلصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ سَمِعْتُ فِي هٰؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ))، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَأَذَّنَّا كُلُّنَا رَجُلًا رَجُلًا فَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ: ((تَعَالَ))، فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ))، قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَعَلَّمَنِي الْأَذَانَ كَمَا يُؤَذَّنُ الْآنَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَالِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ. ❶

اور ان کا مذاق اُڑانے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایک بڑی خوبصورت آواز والے انسان کی اذان سنی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجا۔ پھر آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی سے اذان کہلوائی۔ میں ان سب سے آخر میں تھا۔ جب میں نے اذان کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِدھر آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور مجھے تین مرتبہ برکت کی دعا دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور بیت اللہ کے پاس اذان کہو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیسے؟ تو آپ ﷺ نے مجھے یوں اذان سکھلائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اور آپ ﷺ نے مجھے اقامت سکھلائی تو (اس کے کلمات) دو دو مرتبہ (یوں) پڑھے: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے یہ ساری روایت عثمان نے اپنے والد اور اُم عبدالملک بن ابومحذورہ کے حوالے سے بیان کی اور ان دونوں نے یہ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

[۱۹۰٤]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَبُو

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دس نوجوانوں

❶ مسند أحمد: ١٥٣٧٦، ١٥٣٧٧

الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلًى لَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَا: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: خَرَجْتُ فِي عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ وَهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا، فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْتُونِي بِهٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ))، فَقَالَ: ((أَذِّنُوا))، فَأَذَّنُوا فَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَأَذِّنْ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُذِّنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ اكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ ارْجِعْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا أَذَّنْتَ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، فَقُلِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، أَسَمِعْتَ؟)). قَالَ: فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا.

کے ساتھ نبی ﷺ کے پیچھے حنین کی جانب روانہ ہوا (ہم چونکہ مسلمان نہیں تھے اس لیے) آپ ﷺ ہمارے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ قابل نفرت تھے۔ (جب ہم نے راستے میں آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اذان کہتے سنا) تو ہم بھی کھڑے ہو کر اذان کہنے اور ان کا مذاق اُڑانے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان نوجوانوں کو لے کر آؤ۔ (جب صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیں لے گئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اذان کہو۔ چنانچہ انہوں نے (یعنی میرے ساتھیوں نے) اذان کہی اور میں ان سب سے آخر میں تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہی وہ نوجوان ہے جس کی آواز میں نے سنی تھی (پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ) جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان کہا کرو، اور (مکہ کے گورنر) عتاب بن اُسید سے کہنا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اہل مکہ کے لیے اذان کہا کروں۔ آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: کہو اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ یہ کلمات دو مرتبہ کہے۔ پھر (مجھے حکم فرمایا کہ) دوبارہ دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ (اسی طرح) دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہو۔ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہو۔ پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ پھر (فرمایا کہ) جب تم صبح پہلی اذان کہو تو اس میں دو مرتبہ یہ کلمات بھی کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ اور جب تم اقامت کہو تو ان کلمات کو دو مرتبہ کہو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ کیا تم نے سن لیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ پیشانی (کے بالوں) کو نہ تو کٹوایا کرتے تھے اور نہ ہی مانگ نکالا کرتے تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

[۹۰۵]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: نا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْقَى هٰذَا الْأَذَانَ عَلَيْهِ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). ❶

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ان کلمات میں اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

بَابُ ذِكْرِ سَعْدِ الْقَرَظِ
سیدنا سعد القرظ رضی اللہ عنہ کا ذکر

[۹۰۶]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: ثنا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَائِذٍ الْقَرَظُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، وَعَمَّارٌ، وَعُمَرُ ابْنَا حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ الْقَرَظِ أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْأَذَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِقَامَتَهُ، وَهُوَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ،

سیدنا سعد القرظ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً یہ اذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہے، جس کا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا، اور اقامت بھی انہی کی تھی۔ (اذان کے الفاظ یہ ہیں:) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)) ان کلمات کو دومرتبہ پڑھتے ہوئے پھر فرمایا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ

❶ مسند أحمد: ١٥٣٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٨٢ ـ سنن ابن ماجه: ٧٣١

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ))، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ))، وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ وَاحِدَةٌ، وَيَقُولُ: ((قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً وَاحِدَةً)) قَالَ سَعْدُ بْنُ عَائِذٍ: وَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا سَعْدُ إِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِي فَأَذِّنْ))، وَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ، وَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ يَا سَعْدُ إِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِي فَأَذِّنْ))، قَالَ: فَأَذَّنَ سَعْدٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقُبَاءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ: فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ بِلَالٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: إِلَى مَنْ أَدْفَعُ الْأَذَانَ يَا بِلَالُ؟ قَالَ: إِلَى سَعْدٍ؛ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَّنَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِقُبَاءٍ، فَدَعَى عُمَرُ سَعْدًا فَقَالَ: الْأَذَانُ إِلَيْكَ وَإِلَى عَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ، وَأَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَنَزَةَ الَّتِي كَانَ يَحْمِلُ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: امْشِ بِهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَمَا كَانَ بِلَالٌ يَمْشِي بِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، حَتَّى تَرْكُزَهَا بِالْمُصَلَّى فَفَعَلَ .

عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اقامت میں ان الفاظ کو ایک ایک مرتبہ کہا جائے اور (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد) ایک مرتبہ یہ پڑھے: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سیدنا سعد بن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سعد! جب تم میرے ساتھ بلال کو نہ دیکھو تو تم اذان کہا کرو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے، جب تم میرے ساتھ بلال کو نہ دیکھو تو تم اذان کہا کرو۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے مسجد قباء میں رسول اللہ ﷺ کے لیے تین مرتبہ اذان کہی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب بلال رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بلال! میں اذان کی ذمہ داری کسے سونپوں؟ تو انہوں نے کہا: سعد کو، کیونکہ انہوں نے مسجد قباء میں رسول اللہ ﷺ کے لیے اذان کہی تھی۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا: اذان کا فریضہ تمہارے سپرد ہے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے سپرد ہوگا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک نیزا دیا جسے بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لیے اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا: اسے لے کر میرے آگے آگے چلو، جس طرح بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلا کرتے تھے اور اسے نماز گاہ میں گاڑ دیا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے بھی ایسے ہی کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْإِقَامَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهَا

اقامت کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۹۰۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: أَدْرَكْتُ

ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا، باپ اور خاندان والوں کو اقامت کہتے سنا، وہ یوں کہتے تھے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

جَدِّی وَأَبِی وَأَهْلِی يُقِيمُونَ فَيَقُولُونَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ❶

رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

[۹۰۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا أَبَا مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي مَحَارِيبِ مَكَّةَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

ابراہیم بن ابومحذورہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، انہیں اذان سکھلائی اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ مکہ کے محرابوں میں اذان دیا کریں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (تمام کلمات) دو دو مرتبہ، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اقامت میں ان کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہیں۔

[۹۰۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَعْلَجٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجٌ، أنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، الْأَذَانُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَالْإِقَامَةُ هٰكَذَا مَثْنَى مَثْنَى لَا يَعُودُ

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں اذان سکھلائی، اذان میں اُنیس کلمات اور اقامت میں سترہ کلمات سکھلائے۔ اذان یہ ہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اسی طرح اقامت میں بھی یہ کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اس جگہ کے کلمات (یعنی شہادتین) کو نہ دوہرائے۔

❶ سنقف برقم: ۹۰۱

مِنْ ذَالِكَ الْمَوْضِعِ)) . ❶

[٩١٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ، حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَأَذَّنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحِقْ فِيهَا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)).

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے فجر کی اذان کہی، جب میں حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں ان کلمات کو ملا لے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

[٩١١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ يَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا وَكَلَّمُوهُ يَوْمًا فِي ذَالِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بُوقًا مِثْلَ بُوقِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَلَا تَبْعَثُوا رِجَالًا يُنَادُونَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو سب جمع ہو کر ایک مقرر وقت پر نماز پڑھ لیتے تھے اور کوئی شخص نماز کی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن صحابہ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی، تو کسی نے کہا: نصاریٰ کے ناقوس جیسا ایک ناقوس لے لیں اور اسے بجا لیا کریں، اور کسی نے کہا: یہودیوں کی طرح ایک نرسنگا لے لیتے ہیں اور اسے بجا لیا کریں گے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ کچھ لوگوں کو مقرر کر دو جو نماز کے لیے بلایا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اُٹھو اور اذان کہو۔

[٩١٢]...... ثنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ يَعْنِي الْحَارِثَ بْنَ مَنْصُورٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا أَبَا مَحْذُورَةَ ثَنِّ الْأُولَى مِنَ الْأَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَقُلْ فِي الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)) . ❸

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابومحذورہ! ہر نماز میں اذان کے پہلے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو اور صبح کی نماز (کی اذان) میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہو۔

---

❶ سنن أبي داود: ٥٠٢ـ جامع الترمذي: ١٩٢ـ سنن النسائي: ٢/ ٤ـ سنن ابن ماجه: ٧٠٩ـ صحيح ابن حبان: ١٦٨١ـ صحيح ابن خزيمة: ٣٧٧

❷ مسند أحمد: ٦٣٥٧ ❸ سلف برقم: ٩٠٥

[٩١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. ❶

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فتح مکہ کے بعد اُنیس کلمات پر مشتمل اذان اور سترہ کلمات پر مشتمل اقامت سکھلائی۔

[٩١٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مُؤَذِّنِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ. ❷

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔

[٩١٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التَّبَّعِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نُرَتِّلَ الْأَذَانَ وَنَحْذِفَ الْإِقَامَةَ. ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر کہیں اور اقامت ذرا تیزی سے کہیں۔

[٩١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: جَاءَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذِمْ. رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، عَنْ مَرْحُومٍ.

ابوزبیر رحمہ اللہ، جو کہ بیت المقدس کے مؤذن تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب اقامت کہو تو تیزی کے ساتھ کہو۔ اس کو امام ثوریؒ اور شعبہؒ نے مرحوم سے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٩٠١

❷ سلف برقم: ٩٠٥

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٥٠٢٦

[٩١٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَذَانُ سَمْحٌ سَهْلٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَمْحًا وَإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مؤذن تھا جو بڑی سُر میں اذان کہتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ نصیحت فرمائی کہ اذان بڑی نرم اور آسان ہے، سو اگر تمہاری اذان بھی آسان اور نرم ہو (تو بہت خوب) اور اگر تم ایسا نہ کر سکو تو اذان مت دو۔

[٩١٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُمِرَ أَبُو مَحْذُورَةَ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ، وَيَسْتَدِيرَ فِي إِقَامَتِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں، اقامت کو اکہرا کہیں اور اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑیں۔

[٩١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الصَّيَّادُ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

[٩٢٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ إِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: قَدْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے، البتہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تھا تو اسے دو مرتبہ کہتا تھا۔

❶ سيأتي برقم: ١٨٧٧

قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ . ❶

[٩٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[٩٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْأَذَانَ ، وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے، سوائے اس کلمہ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[٩٢٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں اور اقامت کو اکہرا کہیں۔

[٩٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات دوہرے کہیں اور اقامت کے کلمات اکہرے کہیں۔

[٩٢٥]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٩٢٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ ، أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں اور اقامت کو اکہرا کہیں۔

❶ مسند أحمد: ٥٥٦٩، ٥٥٧٠، ٥٦٠٢ـسنن أبي داود: ٥١٠، ٥١١ـسنن النسائي: ٢/ ٣ـصحيح ابن حبان: ١٦٧٤، ١٦٧٧ـصحيح ابن خزيمة: ٣٧٤ـالمستدرك للحاكم: ١/ ١٩٧

❷ صحيح البخاري: ٦٠٥ـصحيح مسلم: ٣٧٨ (٥)ـمسند أحمد: ١٢٠٠١، ١٢٩٧١ـصحيح ابن حبان: ١٦٧٥، ١٦٧٦

وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

[۹۲۷]...... ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِي ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ثنا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثْنِي الْأَذَانَ ، وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے، سوائے اس کلمہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[۹۲۸]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْغَزَّالُ ، ثنا عَبْدَانُ ، ثنا خَارِجَةُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔

[۹۲۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ أَذَانٍ سِتُّونَ حَسَنَةً ، وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے اعمال نامے میں ہر اذان کے صلے میں ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[۹۳۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّونَ حَسَنَةً ، وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)) . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بارہ برس اذان دیتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے ہر مرتبہ اذان کہنے کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں اور اس کی ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[۹۳۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

❶ سنن ابن ماجه: ۷۲۸۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۰۵

يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

[٩٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا ابْنُ الْجُنَيْدِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ، أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُثْنِي الْإِقَامَةَ، مَوْقُوفٌ.

یزید بن ابوعبید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز نہیں پڑھ پاتے تھے تو خود ہی اذان اور اقامت کہہ (کر نماز پڑھ) لیتے اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٩٣٣]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِقَامَةِ مُفْرَدًا، وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَذَانَ مَثْنَى مَثْنَى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جرائیل علیہ السلام اقامت کے کلمات کو ایک ایک بار کہنے کا حکم لے کر نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اذان کے کلمات کو دو دو بار کہنا مسنون قرار دیا۔

[٩٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَيُقِيمُ فُرَادَى. ❶

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے دیکھا۔

[٩٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَأَلْقَى عَلَيَّ، فَذَكَرَ الْأَذَانَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو نماز کے واسطے بلانے کے لیے) ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو (ایک روز) میں سویا ہوا تھا تو خواب میں میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھے اذان سنائی، اس نے اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے۔ جب میں صبح کو بیدار ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا آپ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے

❶ سنن ابن ماجه: ٧٣٢

بِمَا رَأَيْتُ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ))، فَسَمِعَ ذَالِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)). ❶

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یقیناً یہ خواب سچا ہے، لہٰذا تم اُٹھو اور بلال کو یہ کلمات سکھلاؤ جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں، کیونکہ اس کی آواز تمہاری بہ نسبت زیادہ اُونچی ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق دین دے کر مبعوث فرمایا! میں نے بھی خواب میں اسی کے مثل دیکھا ہے جو اس شخص نے دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا بہت شکر ہے۔

[٩٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ سِيءُ الْحِفْظِ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ. وَقَالَ الْأَعْمَشُ، وَالْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَلَا يُثْبَتُ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مُرْسَلًا. وَحَدِيثُ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ الْكُوفِيُّونَ.

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان اور اقامت میں دوہرے دوہرے کلمات کہے جاتے تھے۔ ابن ابی لیلیٰ سے مراد قاضی محمد بن عبدالرحمان ہے جو نہ صرف ضعیف ہے بلکہ اس کا حافظہ بھی برا ہے، ابن ابی لیلیٰ کا عبداللہ بن زید سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اَعمش اور مسعودی نے عمرو بن مرہ اور ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ ثابت نہیں ہے، درست وہ ہے جسے امام ثوریؒ اور شعبہؒ نے عمرو بن مرہ، حسین بن عبدالرحمان اور ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔ اور ابن اسحاق کی محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن زید اور ان کے والد کے واسطے سے روایت کردہ حدیث متصل ہے اور یہ اس کے خلاف ہے جسے کوفیوں نے روایت کیا ہے۔

[٩٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص، یعنی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک آدمی آسمان سے اُترا، اس نے دو نہایت سبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں، وہ مدینے کے ایک

❶ مسند أحمد: ١٦٤٧٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٧٩

يَعْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى ـ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَلَى نَحْوٍ مِنْ أَذَانِنَا الْيَوْمَ ـ قَالَ: ((عَلِّمْهَا بِلَالًا))، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِي. ❶

باغ کے تنے پر اُترا، پھر اس نے اذان کہی اور اس کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا، پھر بیٹھ گیا، پھر اقامت کہی اور اسے بھی دو دو مرتبہ کہا۔ ابوبکر بن عیاش نے ہماری آج کی اذان کے مثل ہی بیان کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اذان بلال کو سکھا دو۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی اسی کے مثل دیکھا ہے جو اس شخص نے دیکھا، لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

[٩٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، ثنا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے لیے دو دو آوازوں کے ساتھ اذان کہی (یعنی اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے) اور اقامت بھی اسی کے مثل کہی۔

[٩٣٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَيُقِيمُ مَثْنَى مَثْنَى ـ قَالَ أَبُو عَوْنٍ ـ: بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَالِكَ.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لیے اذان کہا کرتے تھے اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ ابوعونؒ نے (آخری کلمات کی جگہ) یہ کلمات بیان کیے: دو دو آوازوں کے ساتھ (یعنی دو دو مرتبہ) کہتے تھے اور اقامت بھی اسی کے مثل کہتے۔

[٩٤٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ.

اسود سے مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کو بھی دوہرا اور اقامت کو بھی دوہرا کہا کرتے تھے اور وہ تکبیر (اللہ اکبر کہنے) سے ہی شروع کرتے اور تکبیر پر ہی ختم کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٢٠٢٧

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٢٤٥، ٢٤٦ ـ الكامل لابن عدى: ٣/ ١٠٤٩ ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٩٤

[۹٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ أَذَانُهُ وَإِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی اذان اور اقامت دوہری دوہری ہوتی تھی۔

[۹٤٢]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بِلَالٍ، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرَّمَادِيُّ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ ابوالحسن الرمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

[۹٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِينَ رَأَى الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَأَذَّنَ، وَأَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ فَأَقَامَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی۔

[۹٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ جب مؤذن اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (اس کے بعد یہ کلمات) کہے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دومرتبہ، (پھر کہے:) اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

[۹٤٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ التَّثْوِيبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَلْيَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تثویب (یعنی اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہنا) فجر کی اذان میں ہوتا ہے، جب مؤذن اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو اسے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا چاہیے۔

[۹٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے

❶ سيأتي برقم: ٩٦٢

إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ. وَوَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ: إِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

مؤذن سے فرمایا: جب تم اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچو تو کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

[٩٤٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو مَسْعُودٍ الزُّجَاجُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِي أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ. ❶

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان میں کلمات کو دو دو مرتبہ کہوں اور عشاء میں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

[٩٤٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: صَعِدْتُ إِلَى ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَمَا أَذَّنَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيِّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى آخِرِ الْأَذَانِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. تَفَرَّدَ بِهِ دَاوُدُ. ❷

مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں ابن ابی محذورہ کے اذان کہنے کے بعد ان کی طرف مسجد حرام کی چھت پر چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اپنے والد کی اذان کے بارے میں بتلایئے، تو انہوں نے کہا: وہ جب اذان کی ابتداء کرتے تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے، پھر ایک مرتبہ کہتے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيِّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ، پھر وہ دوبارہ ان کلمات کو کہتے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، یہاں تک کہ اذان کے آخر تک آ جاتے: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

[٩٤٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اذان سکھلائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ،

❶ مسند أحمد: ٢٣٩١٢

❷ سلف برقم: ٩٠٥

الْكَوْكَبِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ. ❶

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، پھر دوبارہ آپ نے دومرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اور دومرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہا، اسی طرح دومرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور دومرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ کہا۔

[٩٥٠]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہوتے تھے۔

[٩٥١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ بِلَالًا قَالَ: آخِرُ الْأَذَانِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اسود سے مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان کا آخری کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے۔

[٩٥٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہوتے ہیں۔

[٩٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، ثنا ابْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: آخِرُ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہیں۔

❶ سلف برقم: ٩٠١ .

[۹۵۴]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِي: ((أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَجَعَ فَنَادَى: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ وَكَانَ ضَعِيفًا، عَنْ أَيُّوبَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) بلال رضی اللہ عنہ نے طلوعِ فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ واپس جائے اور تین مرتبہ یہ آواز لگائے کہ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (سنو! بندہ سو گیا تھا) چنانچہ وہ واپس گئے اور تین مرتبہ یہ آواز لگائی کہ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (سنو! بندہ سو گیا تھا)۔ سعید بن زربی نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[۹۵۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ، يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ، أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ نَحْوَهُ.

نافع سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن، جن کا نام مسروح تھا، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) صبح سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی کے مثل ہی حکم دیا۔

[۹۵۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: أَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

ایوبؒ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کو ہی (فجر کی) اذان کہہ دی۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[۹۵۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَقَامِهِ فَيُنَادِي: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُولُ: لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ.

حمید بن ہلال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اندھیری رات میں (فجر سے پہلے ہی) اذان کہہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ واپس اپنے مقام پر جائیں اور آواز لگائیں: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) چنانچہ وہ واپس گئے اور کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کی ماں نے اسے جنم ہی نہ دیا ہوتا! اور وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے۔

[۹۵۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَوَجَدَ بِلَالٌ وَجْدًا شَدِيدًا. وَهِمَ فِيهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) بلال رضی اللہ عنہ نے فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی ﷺ غصے میں آ گئے اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ آواز لگائے: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) تو بلال رضی اللہ عنہ سخت غمگین ہو گئے۔
اس روایت میں عامر بن مدرک کو وہم ہوا ہے اور درست وہ

❶ سيأتي برقم: ٩٥٨

عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ وَالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مُؤَذِّنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَوْلَهُ. ❶

ہے جو شعیب بن حرب، عبدالعزیز بن ابورواد، نافع اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر پہلے بیان ہو چکی ہے۔

[٩٥٩]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبِي، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَعُودَ فَيُنَادِيَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَفَعَلَ وَقَالَ: لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے فجر سے پہلے اذان کہہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ واپس جائیں اور منادی کریں کہ: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور کہا: کاش کہ بلال کی ماں نے اسے جنم ہی نہ دیا ہوتا! اور وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے۔ ابو یوسف نے اس کو سعید وغیرہ کے واسطے سے اکیلے ہی روایت کیا ہے، وہ اسے سعید اور قتادہ کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[٩٦٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَسًا، وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ.

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی۔۔۔ اور قتادہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور اس کا مرسل ہونا صحیح ترین موقف ہے۔

[٩٦١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَذَّنَ بِلَالٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ، فَرَقِيَ بِلَالٌ وَهُوَ يَقُولُ: لَيْتَ بِلَالًا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ، وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ، يُرَدِّدُهَا حَتَّى صَعِدَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَذَّنَ حِينَ أَضَاءَ الْفَجْرُ. مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جِدًّا. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر سے پہلے اذان کہی) تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوبارہ جائیں، چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ (اذان کہنے کی جگہ پر) چڑھے اور وہ کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کو اس کی ماں گم پائے۔ وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے اور اس بات کو بار بار بولے جا رہے تھے، یہاں تک کہ اُوپر چڑھ گئے۔ پھر دو مرتبہ کہا: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) پھر جب فجر روشن ہوئی تو (دوبارہ) اذان کہی۔

[٩٦٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ،

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

❶ سلف برقم: ٩٥٤

❷ سيأتي برقم: ٩٦١

❸ سلف برقم: ٩٥٩

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَشْيَاءَ لَمْ يُصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: فَأُرِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ))، فَأَلْقَاهُ عَلَى بِلَالٍ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ، قَالَ: ((فَأَقِمْ أَنْتَ)). ❶

متعدد چیزوں کے ساتھ (نماز کی منادی کا) ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا گیا، پھر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان دِکھلائی گئی تو وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس کا بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اذان بلال کو سکھلا دو۔ چنانچہ انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں دیکھ کر خود اذان کہنا چاہ رہا تھا، تو آپ ﷺ فرمایا: تم اقامت کہہ لو۔

[٩٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ فَأَقَامَ جَدِّي. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مَدَنِيٌّ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَصْرِيِّ.

عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ خبر بیان کی اور (بلال رضی اللہ عنہ کے اذان کہنے کے بعد) اقامت میرے دادا نے کہی تھی۔ ابوداودؒ فرماتے ہیں: محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی، بصری سے بیان نہیں کرتے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ
نمازِ فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

[٩٦٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا، وَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تُصَلُّوهُمَا، فَإِنَّ النَّصَارَى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا، يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال میں دو دِن ایسے آتے ہیں کہ تم ان دو دِنوں میں روزہ نہ رکھا کرو اور دِن میں دو وقت ایسے ہوتے ہیں کہ تم ان دو وقتوں میں نماز نہ پڑھا کرو، بلاشبہ یہود ونصاریٰ اس کی جستجو میں رہتے ہیں، ایک عید الفطر کا دِن ہے اور دوسرا عید الضحیٰ کا دِن، ایک وقت نمازِ فجر کے بعد کا ہے؛ جب تک کہ سورج نہ طلوع ہو جائے اور دوسرا وقت نمازِ عصر سے لے کر غروبِ آفتاب تک۔

[٩٦٥]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٦٤٧٦ ـ سنن أبي داود: ٥١٢

❷ مسند أحمد: ١١٠٣٣

الْبَزَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ)). ❶

نے فرمایا: نمازِ فجر کے بعد دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

[٩٦٦]...... ثنا يَزِيدُ، ثنا مُحَمَّدٌ، نا وَكِيعٌ، نا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عَائِشَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَأَتَيْنَاهَا يَوْمًا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْنَا لَهَا: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَتْ: نِمْتُ عَنْ جُزْئِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَكُنْ لِأَدَعَهُ.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم نمازِ فجر سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتے تھے، ایک روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز پڑھ رہی تھیں، ہم نے آپ سے عرض کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں رات نوافل پڑھے بغیر ہی سو گئی تھی، تو میں اسے چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

[٩٦٧]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، أنا شُعْبَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، نا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ أَوَّلَ وَقْتِهَا))، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ))، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بروقت نماز ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مجھے اور بھی بتلاتے۔

[٩٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: افضل عمل نماز کو بروقت ادا کرنا ہے۔ معمری نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

---

❶ سیتکرر برقم: ١٥٥١

❷ صحيح البخاري: ٥٢٧، ٥٩٧٠، ٧٥٣٤۔صحيح مسلم: ١٣٩۔جامع الترمذي: ١٧٣، ١٨٩٨۔سنن النسائي: ١/ ٢٩٢۔مسند أحمد: ٣٨٩٠، ٤١٨٦، ٤٢٢٣، ٤٣١٣۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢١٢٥۔صحيح ابن حبان: ١٤٧٤، ١٤٧٥، ١٤٧٧، ١٤٧٨، ١٤٧٩

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ - قَالَ شُعْبَةُ: - أَوْ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)). وَقَالَ الْمَعْمَرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: ((الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❶

[٩٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، ثنا الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، ذَكَرَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبُّ هٰذِهِ الدَّارِ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

[٩٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام اعمال سے بہتر عمل نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا ہے۔

[٩٧١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، نا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ)). خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

[٩٧٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے زیادہ فضیلت کا حامل عمل اوّل وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٣١٢٠

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨٩

يَقُولُ: ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❶

[٩٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)). وَقَالَ وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔ امام وکیع رحمہ اللہ نے عمری، قاسم بن غنام، ایک اور راویہ اور سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا، جو بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھی، کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٩٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، ثنا الْمَعْمَرِيُّ، نا عُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ الدُّنْيَا، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٩٧٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا أُمِّ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْأَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الصَّلَاةِ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)).

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا، جو بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہ ﷺ کو اعمال کا ذکر کرتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اوّل وقت پر پڑھنے میں جلدی کرنا ہے۔

[٩٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ كَذَا

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا، اور میں سن رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

❶ مسند أحمد: ٢٧١٠٥

❷ سنن أبي داود: ٤٢٦ ـ جامع الترمذي: ١٧٠

قَالَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، فَقَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)).

[٩٧٧] ...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ، ثنا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)). لَفْظُ الْعُمَرِيِّ.

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب ترین عمل نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا ہے۔

[٩٧٨] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا)).

قاسم بن غنام البیاضی، نبی ﷺ سے بیعت کرنے والی ایک صحابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بروقت نماز ادا کرنا۔

[٩٧٩] ...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَقَدْ تَرَكَ مِنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ)). [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص نماز تو اس کے وقت میں ہی پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا اوّل وقت چھوڑ دیتا ہے، جو کہ اس کے لیے اس کے اہل وعیال اور اس کے مال سے بھی بہتر ہے۔

[٩٨٠] ...... ثنا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی

[1] الجعديات لأبي قاسم البغوي: ٢٩٣٦

ثنا قُتَيْبَةُ، ثنا لَيْثٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

نماز کو اس کے آخری وقت میں نہیں پڑھا، سوائے دو بار کے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[٩٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ أَبِي صَخْرَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی نماز کو اس کے آخری وقت میں نہیں پڑھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[٩٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَّرَ صَلَاةً إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کیا ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح کو قبض کر لیا۔

[٩٨٣]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرِ عَفْوُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوّل وقت میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا موجب عمل) ہے اور آخری وقت میں نماز ادا کرنا اللہ عزوجل کا درگزر کرنا ہے۔

[٩٨٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنِي فَرَجُ بْنُ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوّل وقت رضائے الٰہی ہے اور آخری وقت

❶ مسند أحمد: ٢٤٦١٤

❷ سيأتي بعده من طريق عمرة

❸ جامع الترمذي: ١٧٢ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٤٣٥

عُبَيْدِ الْمُهَلَّبِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

عفوِ الٰہی ہے۔

[٩٨٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى الْفَامِيُّ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ أَهْلِ عَبْدَسِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَوَسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ، وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ)). ❷

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوّل وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے، درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر کرنا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ
نمازوں کے اوقات کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[٩٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَمَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَعْلَمُ مَا تَقُولُ، قَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے نمازِ عصر کو مؤخر کر دیا۔ اس پر عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: جبرائیل علیہ السلام نے محمد ﷺ کو نماز کا وقت بتلایا تھا۔ تو عمر رحمہ اللہ نے ان سے کہا: جو آپ کہہ رہے ہیں وہ میں بھی جانتا ہوں۔ عروہ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابومسعود سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جبرائیل علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوئے اور انہوں نے نماز کا وقت بتلایا، تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (دوسری) نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (تیسری) نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے

❶ الكامل لابن عدی: ٢/ ٧٧٧

❷ السنن الكبرٰى للبيهقی: ١/ ٤٣٣٥۔ الكامل لابن عدی: ١/ ٢٥٥

مَعَهُ)) يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، - قَالَ الرَّبِيعُ: سَقَطَ مِنْ كِتَابِي -، حَتّٰى فَقَطْ، وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَالِكَ بِالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ. ❶

ساتھ پانچ نمازیں شمار کیں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج زائل ہو جاتا تھا اور بسااوقات اس وقت اسے مؤخر کر دیتے تھے جب گرمی سخت ہو جاتی تھی، اور میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت پڑھتے دیکھا جب سورج بلند اور صاف چمکدار تھا، یعنی اس پر زردی آنے سے پہلے۔ چنانچہ آدمی (عصر کی) نماز سے فارغ ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ میں پہنچ جاتا تھا۔ اور آپ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج غائب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اُفق بتدریج سیاہ ہو جاتا تھا، بسااوقات آپ اسے تب تک مؤخر کر دیتے تھے جب تک کہ لوگ (نماز کے لیے) جمع نہ ہو جاتے۔ ربیع کہتے ہیں کہ میری کتاب سے لفظِ حتّٰی ساقط ہے۔ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری مرتبہ اس وقت پڑھی جب صبح کی سفیدی ظاہر ہو چکی تھی۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ تادم وفات اندھیرے میں ہی یہ نماز پڑھتے رہے اور دوبارہ کبھی صبح کی سفیدی ظاہر کر کے نہیں پڑھی۔

[٩٨٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُغَلِّسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا آخَرَ فَأَسْفَرَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

اختلافِ سند کے ساتھ ابن شہاب رحمہ اللہ سے گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں انہوں نے (یہ الفاظ) بیان کیے کہ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھاتے تھے تو سورج سفید اور بلند ہوتا تھا۔ ایک آدمی نماز سے فارغ ہو کر وہاں سے چلتا اور چھ میل کا فاصلہ طے کر کے سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ جاتا تھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تھے تو اندھیرے میں ہی پڑھ لیتے تھے، پھر ایک روز آپ ﷺ نے یہ نماز صبح کی سفیدی ظاہر کر کے پڑھی، پھر دوبارہ

❶ صحيح البخاري: ٥٢١، ٣٢٢١ـ صحيح مسلم: ٦١٠ـ سنن أبي داود: ٣٩٤ـ سنن النسائي: ١/ ٢٤٥ـ سنن ابن ماجه: ٦٦٨ـ مسند أحمد: ١٧٠٨٩ـ صحيح ابن حبان: ١٤٤٨، ١٤٤٩، ١١٥٠

عَزَّوَجَلَّ .

آپ ﷺ نے سفیدی ظاہر کرنے کا وقت نہیں اپنایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[۹۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ ، وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ أَخْصَاصٌ ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْعَصْرِ ، فَقَالَ: اجْلِسْ ، فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذَالِكَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ جُلُوسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ لِنُزُولِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيبِ نَتَرَاآهَا . زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ مَجْهُولٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ .

زیاد بن عبداللہ نخعی بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد اعظم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ان دِنوں کوفے میں زیادہ تر مکانات لکڑی کی چھت کے بنے ہوئے تھے، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ (کچھ دیر بعد) اس نے دوبارہ نماز کا کہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھا رہا ہے!! پھر ہم نماز پڑھ کر دوبارہ اسی جگہ آ کر بیٹھ گئے جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے، پھر ہم گھٹنوں کے بل بیٹھے تا کہ سورج کو مغرب کی طرف اُترتے دیکھ سکیں۔ اس روایت کی سند میں زیاد بن عبداللہ النخعی مجہول راوی ہے اور عباس بن ذریح کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نہیں کیا۔

[۹۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ ، قَالَا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا أَبُو عَاصِمٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ ، قَالَ: وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ ، وَقَالَ: إِنَّ أَبِي أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِتَأْخِيرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ . هٰذَا لَيْسَ

عبدالواحد بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان کہی، راوی کہتے ہیں کہ وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اس کو ملامت کیا اور کہا: میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس نماز کو تاخیر سے پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے بارے میں پوچھا (کہ یہ کون ہیں؟) تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ عبداللہ بن رافع بن خدیج بن رافع ہیں۔ یہ حدیث قوی نہیں ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے عبدالواحد کے واسطے سے اسے روایت کیا اور

بِقَوِيٍّ، وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، فَكَنَّاهُ: أَبَا الرَّمَّاحِ، وَخَالَفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَسَمَّاهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. ❶

ان کی کنیت ابوالرماح ذکر کی اور ابن رافع بن خدیج کے نام کے بارے میں اختلاف کیا اور ان کا نام عبدالرحمان بیان کیا۔

[۹۹۰]...... حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرَّمَّاحِ الْكِلَابِيَّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَأَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ عَجَّلَهَا، فَلَامَهُ قَالَ: وَيْحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ)). وَرَوَاهُ حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا، وَقَالَ: عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نُفَيْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا، لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ضِدُّ هٰذَا، وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبْكِيرِ بِهَا فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

عبدالرحمان بن رافع بن خدیج کے مؤذن نے نمازِ عصر کی اذان کہی اور اس نے گویا جلدی اذان کہہ دی تھی، تو انہوں نے اسے ملامت کیا اور فرمایا: تجھ پر افسوس! مجھے میرے والد نے بتلایا، اور وہ نبی ﷺ کے صحابی تھے، کہ رسول اللہ ﷺ انہیں عصر کی نماز میں تاخیر کا حکم دیا کرتے تھے۔ اسے حرمی بن عمارہ نے عبدالواحد سے روایت کیا، اور کہا: عبدالواحد بن نفیع نے اس کی نسبت میں اختلاف کیا، اور یہ حدیث عبدالواحد کی جہت سے ضعیف الاسناد ہے، اس لیے کہ ابن رافع بن خدیج سے اس کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور اس ابن رافع کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ حدیث نہ تو ابورافع سے صحیح مروی ہے اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور صحابی سے۔ صحیح تو وہ روایت ہے جو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور ایک سے زائد دیگر صحابہ سے اس کے متضاد مروی ہے، اور وہ روایت نمازِ عصر کو جلدی پڑھنے کے بارے میں ہے، لہٰذا صحیح روایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[۹۹۱]...... فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قَسْمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. أَبُو النَّجَاشِيِّ هٰذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ ثِقَةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتَّ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اُونٹ کی قربانی کی جاتی اور اسے دس حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا، پھر اسے پکایا جاتا اور ہم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی ابوالنجاشی کا نام عطاء بن صہیب ہے، یہ ثقہ اور مشہور ہیں، یہ چھ برس تک رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے۔ ان سے عکرمہ بن عمار، اوزاعی اور ایوب بن عتبہ وغیرہ نے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤٣

سِنِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ، وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ. [1]

روایت کیا، اور ان کی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث عبدالواحد کی ابن رافع سے مروی حدیث سے اولیٰ ہے، واللہ اعلم۔ اسی طرح سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد کی حدیث سے، جو وہ یزید بن ابوحبیب، اسامہ بن زید، ابن شہاب اور عروہ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشیر بن ابومسعود کو سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا، آدمی نماز پڑھ کر پیدل چل پڑے تو ذوالحلیفہ تک چھ میل کی مسافت سورج غروب ہونے سے پہلے طے کرسکتا تھا۔

[٩٩٢]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٩٩٣]...... وَحَدَّثَنِي أَبِي، أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ؟ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ كَثَرَبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا)) وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ منافق عصر کی نماز کو اسقدر مؤخر کرتا ہے کہ جب سورج گائے کی چربی بڑھ جانے کے مثل (یعنی غروب ہونے کے قریب) ہو جاتا ہے تو تب وہ نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ عصر میں جلدی کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

[٩٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج ابھی بلند اور زندہ (یعنی چمک رہا) ہوتا تھا، پھر ایک شخص مدینے کے نواح میں جاتا اور وہاں پہنچ جاتا تو سورج پھر بھی بلند ہی ہوتا تھا، اور مدینہ کے نواح تک کی مسافت چھ میل بنتی ہے۔ اسی طرح صالح بن کیسان، یحییٰ بن سعید انصاری، عقیل، معمر، یونس، لیث،

[1] صحيح البخاري: ٢٤٨٥ـ صحيح مسلم: ٦٢٥ـ مسند أحمد: ١٧٢٧٥، ١٧٢٨٩ـ صحيح ابن حبان: ١٥١٥

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَالْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَعُقَيْلٌ، وَمَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. ❶

عمرو بن حارث، شعیب بن ابوحمزہ، ابن ابی ذئب، زہری کے بھتیجے، عبدالرحمان بن اسحاق، معقل بن عبیداللہ، عبیداللہ بن ابوزیاد الرصافی، نعمان بن راشد اور زبیدی وغیرہ نے امام زہری رحمہ اللہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اور مالک بن انس رحمہ اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے، پھر کوئی شخص مسجد قباء میں جاتا، وہ ان کے پاس پہنچ جاتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، اور دوسرے راوی نے کہا: سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

[٩٩٥]...... ثنا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَالِكٍ بِذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[٩٩٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، فَآتِي عَشِيرَتِي وَهُمْ جُلُوسٌ، فَأَقُولُ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ صَلُّوا، فَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتا تھا اور سورج ابھی بلند اور گول دائرے میں ہوتا، پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آتا اور وہ بیٹھے ہوتے، تو میں کہتا: تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ نماز پڑھ لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی ہے۔

[٩٩٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے، اور سورج ابھی بلند اور گول دائرے میں ہوتا، پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آتا

❶ صحيح البخاري: ٥٥١، ٧٣٢٩ـ صحيح مسلم: ٦٢١، ١٩٣، ١٩٤ـ سنن أبي داود: ٤٠٤ـ سنن النسائي: ١/ ٢٥٢ـ سنن ابن ماجه: ٦٨٢ـ مسند أحمد: ١٢٦٤٤، ١٣٢٣٥، ١٣٣٣١ـ صحيح ابن حبان: ١٥١٨، ١٥١٩، ١٥٢٠، ١٥٢٢

❷ مسند أحمد: ١٢٣٣١، ١٢٧٢٦، ١٢٩١٢، ١٣٤٣٤

الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، ثُمَّ آتِي عَشِيرَتِي وَهُمْ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ جُلُوسٌ لَمْ يُصَلُّوا، فَأَقُولُ: مَا يُجْلِسُكُمْ، قُومُوا صَلُّوا، فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

اور وہ مدینے کے ایک کونے میں رہتے تھے، (جب میں ان کے پاس پہنچتا) تو وہ بیٹھے ہوتے تھے، انہوں نے نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی، چنانچہ میں کہتا: تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ اُٹھو نماز پڑھ لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی ہے۔

[۹۹۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبْعَدُ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَارًا: أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَأَهْلُهُ بِقُبَاءٍ، وَأَبُو عُبَيْسِ بْنُ خَيْرٍ وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ، فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلُّوا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهَا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے دو آدمیوں کا گھر سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ (کے گھر) سے دُور تھا، ایک ابولبابہ بن عبدالمنذر رتھے؛ جن کا گھر قباء میں تھا اور دوسرے ابوعبیس بن خیر تھے؛ جن کی رہائش گاہ بنوحارثہ (کے محلے) میں تھی۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور رسول اللہ ﷺ کے جلدی نماز پڑھ لینے کی وجہ سے انہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی۔

[۹۹۹]...... وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ، يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ سورج کو تاکتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (یعنی غروب ہونے کے قریب) آ جاتا ہے تو تب وہ اُٹھ کر چار ٹھونگے مار لیتا ہے، وہ ان میں اللہ کا ذکر تو بس تھوڑا ہی کرتا ہے۔

[۱۰۰۰]...... وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَ ذَالِكَ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۱۰۰۱]...... وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ. ❺

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج ابھی میرے حجرے میں طلوع ہوتا تھا اور ابھی سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

---

❶ انظر تخريج الحديث السابق
❷ مسند أحمد: ١٣٤٨٢
❸ مسند أحمد: ١٣٥٨٩
❹ انظر تخريج الحديث السابق
❺ صحيح البخاري: ٥٤٥، ٥٤٦۔صحيح مسلم: ٦١١۔سنن أبي داود: ٤٠٧۔جامع الترمذي: ١٥٩۔سنن النسائي: ١/ ٢٥٢۔سنن ابن ماجه: ٦٨٣

[۱۰۰۲]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِيَان: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، نا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عِنْدِي جَزُورًا أُرِيدُ أَنْ أَنْحَرَهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا ، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا فَنُحِرَتِ الْجَزُورُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ ، وَكُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَسِيرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک اُونٹ ہے جسے میں ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تو میری خواہش ہے کہ آپ بھی وہاں موجود ہوں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم وہاں گئے تو اُونٹ ذبح کیا گیا اور ہمارے لیے اس میں سے کچھ گوشت پکایا گیا اور ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کھا لیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ایک سوار شخص چھ میل تک کی مسافت غروبِ آفتاب سے قبل طے کر لیتا تھا۔

[۱۰۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا فَنُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَنَا ، قَالَ: ((نَعَمْ)) ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ ، فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا فَأَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو بنوسلمہ کا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اُونٹ کو ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (میں آ جاؤں گا)۔ پھر آپ چل پڑے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہی چل دیے، ہم نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ اُونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا، چنانچہ اسے ذبح کیا گیا، پھر اس میں سے کچھ گوشت پکایا گیا، پھر ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کھا بھی لیا۔

[۱۰۰٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا الْحَسَّانِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، نا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِأَنَّهَا

ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عصر کا نام اسی بنا پر ہی رکھا گیا ہے کہ یہ (دن کے) آخری وقت پر ادا ہو۔

تَعْصِرُ .

[١٠٠٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، أَنَّ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ ، وَأَبَا قِلَابَةَ كَانُوا يُمْسُونَ بِالْعَصْرِ .

خالد الحذاء سے مروی ہے کہ امام حسن، ابن سیرین اور ابوقلابہ رحمہم اللہ عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

[١٠٠٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، ثنا عَمِّي كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا ابْنُ شُبْرُمَةَ ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعْصِرَ .

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عصر کا نام رکھا ہی اس وجہ سے کہا ہے کہ یہ دن کے آخری وقت میں ادا ہوتی ہے۔

[١٠٠٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ: أَخَّرَ طَاوُسٌ الْعَصْرَ جِدًّا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ ، فَقَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعْصِرَ .

مصعب بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ امام طاؤس رحمہ اللہ نے عصر کو مؤخر کیا۔ ان سے اس بارے میں کہا گیا (کہ آپ نے اس کو مؤخر کیوں کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا کہ اس نماز کا نام عصر اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ (دن کے) آخری وقت میں ادا ہو۔

[١٠٠٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا الْحَسَّانِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ .

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ عصر کو مؤخر کیا کرتے تھے۔

بَابُ إِمَامَةِ جِبْرَائِيلَ
حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا بیان

[١٠٠٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ ، ثنا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: جَاءَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ ، فَجَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس اس وقت تشریف لائے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا، اور کہا: اے محمد! اُٹھو اور ظہر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ اٹھے اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت سورج ڈھل چکا تھا۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت یہ ہو گیا کہ جب آدمی کا سایہ ایک مثل ہو جائے، چنانچہ انہوں نے کہا: اے محمد! اُٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب

فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً، ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ قَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتٌ. [1]

ہو گیا، چنانچہ انہوں نے کہا: اٹھو اور مغرب کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت سورج بالکل غروب ہو چکا تھا۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ شفق ختم ہو گئی، پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اٹھو اور عشاء کی نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ آپ کے پاس صبح کو اس وقت آئے جس وقت فجر پھوٹ پڑی تھی اور کہا: اے محمد! اٹھو اور نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اگلے روز آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جس وقت آدمی کا سایہ اس کے مثل ہو چکا تھا، اور کہا: اے محمد! اٹھو اور ظہر کی نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جس وقت آدمی کا سایہ دو مثل ہو گیا تھا اور کہا: اے محمد! اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جس وقت سورج غروب ہو گیا تھا، یہ ایک ہی وقت رکھا اس کو تبدیل نہیں کیا۔ پھر کہا: اُٹھو اور مغرب کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس عشاء کے وقت تب آئے جب رات کا پہلا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا اور کہا: اٹھو اور عشاء کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر وہ صبح کے وقت آپ ﷺ کے پاس تب آئے جب خوب روشنی ہو گئی تھی اور کہا: اٹھو اور صبح کی نماز پڑھو، پھر کہا: ان دو وقتوں کے درمیان سارا وقت ان نمازوں کا وقت ہے۔

[۱۰۱۰]...... ثنا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، ثنا جَابِرٌ، عَنِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[1] جامع الترمذي: ١٥٠ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٦٣ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٧٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٥ ـ مسند أحمد: ١٤٥٣٨

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

[۱۰۱۱]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ بِالْبَصْرَةِ، ثنا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ، فَجَاءَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ صَارَ الظِّلُّ مِثْلَ قَامَةِ شَخْصِ الرَّجُلِ، فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ قَالَ: فَسَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِهِمْ كَمَا صَلَّى بِهِ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ؟ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو نماز سکھانے لگے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ سو انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سایہ ایک آدمی کے قد کے برابر ہو گیا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام (امامت کے لیے) آگے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر انہوں نے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج واجب (یعنی غروب) ہو چکا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ سو انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام دوسرے دِن نبی ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج واجب (یعنی غروب) ہو چکا تھا، اس نماز کا ایک ہی وقت تھا (یعنی جو وقت پہلے دِن تھا وہی دوسرے دِن تھا) جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے اس حدیث کے آخر میں بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان دو (دِنوں میں پڑھی جانے والی)

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ انظر سابقيه من طريق وهب بن كيسان عن جابر

نمازوں کے درمیان والا وقت (ہی ان تمام نمازوں کا وقت) ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:) دونمازوں کے مابین جو وقت ہے یہی نمازوں کا وقت ہے۔

[١٠١٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: ((وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي وَقْتِهَا بِالْأَمْسِ)). حَدِيثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مکہ میں دومرتبہ امامت کروائی۔ پھر انہوں نے ذکر کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا تھا اور دوسرے دِن بھی مغرب کی نماز گزشتہ دِن کے وقت پر ہی پڑھائی۔ صالح بن مالک کی حدیث مختصر ہے۔

[١٠١٣]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهٰذَا وَيَوْمًا بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ؟ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھی، ایک دِن اِس وقت میں اور ایک دِن اُس وقت میں، پھر فرمایا: نماز کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان جو وقت ہے یہی نماز کا وقت ہے۔

[١٠١٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، ثنا بُنْدَارٌ ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ)) ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي. ((وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقْتًا وَاحِدًا)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ امامت کروائی۔ انہوں نے آگے مکمل حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ دوسرے دن جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت روزے دار افطاری کرتا ہے، ایک ہی وقت میں۔

[١٠١٥]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ((فَصَلَّى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مغرب کے علاوہ باقی نمازیں دو وقتوں میں پڑھائیں۔

[١٠١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَٰذَا بِطُولِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث تفصیل سے مروی ہے۔

[١٠١٧]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا جَدِّي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ امامت

❶ سنن أبي داود: ٣٩٣ـ جامع الترمذي: ١٤٩ـ مسند أحمد: ٣٠٨١ ، ٣٠٨٢ ، ٣٣٢٢

الْوَاقِدِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَاءَنِي فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ))، وَقَالَ: ((ثُمَّ جَاءَنِي حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ وَكَذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَقْتًا وَاحِدًا)) ❶

کروائی، چنانچہ وہ میرے پاس ایک مرتبہ آئے۔۔۔ پھر انہوں نے نمازوں کے اوقات بیان کیے۔ اور فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہوا، پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی اور اسی طرح دوسرے دن میں اسی ایک وقت میں ہی پڑھائی۔

[۱۰۱۸]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوا: ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا مَحْبُوبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ: ((ثُمَّ أَتَانِي حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَتَانِي مِنَ الْغَدِ حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب فجر طلوع ہوئی۔۔۔ اور حدیث بیان کی۔ اور آپ ﷺ نے مغرب کے وقت کے بارے میں فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب ٹکیا ختم ہو چکی تھی (یعنی سورج غروب ہو چکا تھا) پھر کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ میں نے مغرب کی تین رکعت نماز پڑھی، پھر اگلے روز بھی اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ میں نے مغرب کی تین رکعت نماز پڑھی۔

[۱۰۱۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادٍ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْهِيهِ عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَلَا غَيْرُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نمازِ مغرب سے نہ تو کھانا غافل کرتا تھا اور نہ ہی کوئی اور کام۔

[۱۰۲۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَأْخِيرَ الْمَغْرِبِ مِنْ أَجْلِ عَشَائِهِ، فَقَالَ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب میں تاخیر ہونے کا ذِکر کیا تو جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے کھانے یا کسی اور کام کے لیے نماز کو

❶ سلف برقم: ۱۰۱٤

❷ سيأتي برقم: ۱۰۲۹

جَابِرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةً لِطَعَامٍ وَلَا غَيْرِهِ.

کبھی مؤخر نہیں کیا۔

[۱۰۲۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوعَ النَّجْمِ)). ❶

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ستارے طلوع ہونے سے پہلے ہی مغرب کی نماز پڑھ لیا کرو۔

[۱۰۲۲]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ ثنا أَبُو حَمْزَةَ إِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَنَاقٍ الْفَرَّاءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جِدَارٍ، ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِينَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ جِبْرَائِيلُ أَمَامَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَامُوا النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِقِرَاءَةٍ يَأْتَمُّ النَّاسُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَأْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجِبْرَائِيلَ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ يَأْتَمُّ الْمُسْلِمُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَأْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجِبْرَائِيلَ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ أَمْهَلَهُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی ﷺ کے پاس آئے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور آپ سے کہا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو لوگوں کو نماز میں (بلانے کے لیے) اذان کہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے آگے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے چار رکعات نماز پڑھائی اور ان میں اونچی آواز سے قرأت نہیں کی۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا، یہاں تک کہ جب عصر کا وقت آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائی اور ان میں بھی اونچی آواز سے قرأت نہیں کی۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا، یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعات نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعات میں اونچی آواز سے قرأت کی اور تیسری رکعت میں اونچی آواز نہیں نکالی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا۔ یہاں

❶ مسند أحمد: ۲۳۵۳٤

❷ صحيح ابن خزيمة: ۱۵۹۲

تک کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائی، پہلی دو رکعتوں میں با آوازِ بلند قرأت کی اور دوسری دو رکعتوں میں اُونچی آواز سے قرأت نہیں کی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا۔ یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوئی تو انہیں دو رکعات نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں با آوازِ بلند قرأت کی۔

[١٠٢٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ مُرْسَلًا. ❶

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت مرسل طور پر مروی ہے۔

[١٠٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التُّوزِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ابْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ أَخَّرَ وَقَالَ: ((بَيْنَهُمَا وَقْتٌ)). ❷

مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے پہلے اوّل وقت بتایا، پھر آخری وقت بتایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان جو وقت ہے وہی نماز کا وقت ہے۔

[١٠٢٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ يَعْنِي: زَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى. ❸

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا، پھر اوقاتِ نماز کا ذکر کیا، اور فرمایا: پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر اگلے روز بھی وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، یعنی (دونوں دِن) ایک ہی وقت میں (آئے) اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

❶ المراسيل لأبي داود: ١٢
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٣
❸ سلف برقم: ٩٨٦

[۱۰۲٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ))، فَصَلّٰى وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيهِ: ((ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ)) [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھلا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی۔۔۔ راوی نے اوقاتِ نماز کی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، اور دوسرے دِن کے بارے میں کہا کہ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اگلے روز آئے اور مغرب کی نماز اسی وقت پڑھائی جس وقت سورج غروب ہوا، یعنی (دونوں دِن) ایک ہی وقت میں (پڑھائی)۔

[۱۰۲۷]...... ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى لَهُ الْمَغْرِبَ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اگلے روز آئے اور آپ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی، جس وقت سورج غروب ہوتا ہے اور روزہ افطار کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

[۱۰۲۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَاهُ فَصَلّٰى الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ وَقْتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ، قَالَ: ((فَجَاءَنِي فِي الْمَغْرِبِ فَصَلّٰى بِي سَاعَةً حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَنِي يَعْنِي مِنَ الْغَدِ فِي الْمَغْرِبِ فَصَلّٰى فِي سَاعَةِ غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُغَيِّرْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بیان کیا: جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو تمام نمازیں دو دو وقت میں پڑھائیں، سوائے مغرب کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ میرے پاس مغرب کے وقت آئے اور مجھے نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، پھر وہ اگلے روز میرے پاس مغرب کے وقت آئے اور اس روز بھی نمازِ مغرب اسی وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، یعنی اس کے وقت کو تبدیل نہیں کیا۔

[۱۰۲۹]...... نا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا الْحَسَنُ بْنُ فَهْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نماز فرض کی گئی تو جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو ظہر کی نماز پڑھائی۔۔۔ راوی نے تمام نمازوں کے اوقات ذِکر کیے، اور کہا: پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ

[1] المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۹٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۳٦۹

فُرِضَتِ الصَّلَاةُ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ، وَقَالَ: فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي: فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ. ❶

کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، اور دوسرے دِن کے بارے میں بھی کہا: پھر انہوں نے آپ ﷺ کو (اس روز بھی) مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا۔

[۱۰۳۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ)). هٰذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا، وَهِمَ فِي إِسْنَادِهِ ابْنُ فُضَيْلٍ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر نماز کا ایک پہلا وقت ہے اور ایک آخری وقت ہے: ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت سورج زائل ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عصر کا پہلا وقت وہ ہے جب اس کا وقت ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زَرد ہو جاتا ہے، مغرب کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت سورج غروب ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب اُفق غائب ہو جاتی ہے، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب اُفق غائب ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جاتی ہے اور فجر کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، ابن فضیل کو اس کی اسناد میں وہم ہوا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے اس روایت کو اعمش اور مجاہد کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔

[۱۰۳۱]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ.

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بلاشبہ نماز کا ایک پہلا وقت ہوتا ہے اور ایک آخری۔۔۔ پھر انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا، اور یہ ابن فضیل کے بیان سے زیادہ صحیح ہے اور عبثر بن قاسم نے زائدہ کی موافقت کی ہے۔

[۱۰۳۲]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا

ایک اور سند کے ساتھ امام مجاہد رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اسی

❶ سلف برقم: ۱۰۱۸

❷ مسند أحمد: ۷۱۷۲

مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرٌ نا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ: ((أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ إِلَى أَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ)).

جیسی روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا کہ عصر کا پہلا وقت وہ ہے کہ جب سفید ہوتا ہے اور اس کا وقت مغرب ہو جانے تک رہتا ہے۔

[۱۰۳۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ))، قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالًا حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ ذَالِكَ الَّذِي كَانَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟)) فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ)). ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا، جس وقت سورج ڈھل گیا، چنانچہ انہوں نے اذان کہی، پھر انہیں اقامت کہنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر ظہر کی نماز پڑھائی، پھر (نمازِ عصر کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی اور اس وقت سورج بلند، سفید اور چمکدار تھا، پھر (مغرب کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، اور یہ وہ وقت تھا جب سورج غروب ہوا، پھر (عشاء کے وقت) انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی اقامت کہی جس وقت شفق غائب ہو چکی تھی، پھر (صبح کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب اگلا دن تھا تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ظہر کو ٹھنڈا کر دیا اور آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا کہ آپ اس نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھائیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج بلند تھا، انہوں نے اسے اس وقت سے مؤخر کر دیا جو وقت پہلے دن تھا، پھر انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے مغرب کی اقامت شفق غروب ہونے سے پہلے کہی، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا، پھر (صبح کے وقت) آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ

❶ مسند أحمد: ۲۲۹۵۵۔صحیح ابن حبان: ۱۴۹۲

کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت صبح کو روشن کر کے کہی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ تو وہ آدمی اُٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز کا وقت ان (دو وقتوں) کے درمیان ہی ہے جو تم نے دیکھا۔

[١٠٣٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، نا سُفْيَانُ، بِهٰذَا مُخْتَصَرًا فِي وَقْتَيِ الْمَغْرِبِ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت مغرب کے دونوں وقتوں کے بارے میں مختصر طور پر مروی ہے۔

[١٠٣٥]...... وَنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السِّكِّينِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَامُ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[١٠٣٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيٌّ، ثنا حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ((ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔۔۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ذِکر کیا کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو مغرب (کی اقامت) کا اس وقت حکم دیا جب سورج غروب ہوا، پھر اگلے روز مغرب (کی اقامت کہنے) کا حکم شفق واقع ہونے سے قبل دِیا۔

[١٠٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَشَاءِ حِينَ غَابَ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے آپ ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دِیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب فجر پھوٹ چکی تھی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان سکتے تھے، پھر (ظہر کے وقت) انہیں حکم دِیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج ڈھل گیا، اور کہنے والا کہتا: آدھا دِن ہو گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو (عصر کے وقت) حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب کہ سورج بلند تھا، پھر (مغرب کے وقت)

الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَبَعَثَ فَدَعَى السَّائِلَ، فَقَالَ: ((الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ)). ❶

آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے انہیں (عشاء کے وقت) حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غائب ہو گئی، پھر اگلے روز فجر کو اسقدر دیر سے پڑھایا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لگتا تھا کہ جیسے سورج طلوع ہو گیا ہے یا طلوع ہونے کے قریب ہے۔ پھر ظہر اتنی دیر سے پڑھائی کہ عصر کا وقت قریب آ گیا، پھر عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یوں لگا کہ جیسے سورج سرخ ہو گیا ہے۔ پھر مغرب کو مؤخر کیا، یہاں تک کہ شفق ختم ہو گئی۔ پھر عشاء کو مؤخر کیا، یہاں تک کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان کا جتنا وقت ہے، وہی نماز کا وقت ہے۔

[۱۰۳۸] ...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، قَالَ: وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَطْلُعْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے آپ ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جس وقت فجر پھوٹی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر انہیں حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی، اور کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج ڈھل گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی اور سورج ابھی بلند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غائب ہو گئی۔ پھر اگلے روز فجر کی نماز اس وقت میں پڑھائی کہ کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا

❶ مسند أحمد: ۱۹۷۳۳

الْأَوَّلَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

تھا اور ظہر کی نماز گزشتہ دن کی عصر کے وقت کے قریب پڑھی، اور جب عصر کی نماز پڑھائی تو لگتا تھا کہ جیسے سورج سرخ ہو گیا ہے، پھر مغرب کی نماز شفق کے غروب ہونے سے پہلے پڑھائی اور عشاء کی نماز تب پڑھائی جب رات کا پہلا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ پھر فرمایا: سائل کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان کا جو وقت ہے، وہی نماز کا وقت ہے۔

[١٠٣٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ. كَذَا قَالَ الْقَاضِي مُخْتَصَرًا.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، اور اس میں یہ ذکر کیا کہ مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہوا، پھر اگلے روز مغرب کو شفق ختم ہونے تک مؤخر کیا۔ اسی طرح قاضی نے مختصر طور پر بیان کیا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الرُّكُوعِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنے اور مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان

[١٠٤٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ)) ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہر اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں، سوائے نمازِ مغرب کے۔

[١٠٤١]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، ثنا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ أَبِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ مَا خَلَا أَذَانَ الْمَغْرِبِ)). قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّي

حیّان بن عبیداللہ العدوی بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن بریدہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے نمازِ ظہر کی اذان کہہ دی، تو جب انہوں نے اذان سنی تو فرمایا: اُٹھو اور اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو، کیونکہ میرے والد (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان و اقامت کے وقت اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے، سوائے اذانِ مغرب کے۔ ابن بریدہ نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٧٤ ـ مسند البزار: ١/ ٣٣٤ ـ مجمع الزوائد للهيثمي: ٢/ ٢٣١

تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ لا يَدَعُهُمَا عَلَى حَالٍ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَظَرْنَا حَتَّى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ، خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، وَسَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِقَوِيٍّ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کہ وہ مغرب کے وقت بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے اور انہیں کسی حالت میں چھوڑتے نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم اُٹھے اور اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی، پھر ہم انتظار میں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ امام صاحب تشریف لائے اور ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز کی ادائیگی کی۔ حسین المعلم، سعید الجریری اور کہمس بن حسن نے اس کی مخالفت کی اور یہ تمام اصحاب ثقہ ہیں، اور حیان بن عبید اللہ قوی راوی نہیں ہے۔

[١٠٤٢]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ)). خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً، هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو۔ پھر (تیسری مرتبہ یوں) فرمایا: مغرب سے پہلے جو چاہے دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس خدشے کے پیش نظر کہ لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔ یہ روایت پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[١٠٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - مَرَّتَيْنِ - لِمَنْ شَاءَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

[١٠٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٢٤ـ صحيح مسلم: ٨٣٨ـ سنن أبي داود: ١٢٨٣ـ جامع الترمذي: ٨٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٨ـ سنن ابن ماجه: ١١٦٢ـ مسند أحمد: ٢٠٥٥٢ـ صحيح ابن حبان: ١٥٨٨

❷ ...... حمد: ١٦٧٩٠، ٢٠٥٤٤ـ صحيح ابن حبان: ١٥٥٩، ١٥٦٠، ١٥٦١

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ـ مَرَّتَيْنِ ـ لِمَنْ شَاءَ)).

[١٠٤٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، وَكَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ))، قَالَهُ ثَلَاثًا.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں (یعنی اذان واقامت) کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

[١٠٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، قَالَا: نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَبَايِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ)). لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، وَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ. [1]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ یہ الفاظ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ابن ابوداود کے ہیں جبکہ عباس نے مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ کے الفاظ بیان کیے ہیں (معنیٰ ایک ہی ہے)۔

[١٠٤٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أنا حَمْدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجُرَيْرِيُّ، نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ الْغَرِيبُ لَيَدْخُلُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ، فَيَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. [2]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اجنبی شخص مدینے کی مسجد میں آتا تو وہ سمجھتا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، کیونکہ مغرب سے قبل نماز پڑھنے والے لوگوں کی تعداد اتنی کثرت میں ہوتی تھی۔

[١٠٤٨]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ، قَالَ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو اصحاب رسول مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کے لیے تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے،

[1] صحيح ابن حبان: ٢٤٥٥، ٢٤٨٨

[2] صحيح البخاري: ٥٠٣، ٦٢٥ـ صحيح مسلم: ٨٣٦، ٨٣٧

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوُا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرٰى مَنْ يُصَلِّيهَا. ❶

پھر باہر سے کوئی شخص آتا تو وہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد اتنی کثرت میں دیکھ کر یہ سمجھتا کہ لوگ فرض نماز پڑھ چکے ہیں۔

[١٠٤٩]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، نا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانُوا إِذَا سَمِعُوا أَذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوا يُصَلُّونَ كَأَنَّهَا فَرِيضَةٌ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو یوں اُٹھ کر نماز پڑھنے لگ جاتے تھے کہ جیسے یہ فرض ہو۔

[١٠٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، نا أَبِي، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قُلْنَا لِأَنَسٍ: رَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ) ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے لیکن نہ تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا اور نہ ہی منع فرمایا۔

[١٠٥١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا أُذِّنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَرٰى أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهَا. ❹

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں ہوتے تھے، جب مغرب کی اذان کہی جاتی تو لوگ دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے جلدی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے، یہاں تک کہ اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ نماز پڑھنے والے لوگوں کو اتنی کثرت میں دیکھ کر سمجھتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے۔

[١٠٥٢]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ

ابوالخیر بیان کرتے ہیں کہ ابوتمیم الجیشانی کھڑے ہوئے،

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٥٠١

❷ مسند أحمد: ١٤٠٠٨۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٥٠٠

❸ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٤٩٦

❹ سلف برقم: ١٠٤٨

شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: انْظُرْ إِلٰى هٰذَا أَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّي؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ: هٰذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [1]

تاکہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں، تو میں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان صاحب کی طرف دیکھئے، یہ کونسی نماز پڑھ رہے ہیں؟ تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں دیکھ کر فرمایا: یہ وہ نماز ہے جو ہم عہد رسالت میں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ مَا رُوِيَ فِي صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَجِبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذَالِكَ

صبح اور شفق کی علامت اور اس سے جو نماز واجب ہوتی ہے

[١٠٥٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا يَزِيدُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْفَجْرُ الَّذِي يَكُونُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَأَمَّا الَّذِي يَذْهَبُ مُسْتَطِيلًا فِي الْأُفُقِ فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ)).

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر بھیڑیے کی دُم کی طرح ہوتی ہے (یعنی صبح کاذب) اس میں نماز پڑھنا تو جائز نہیں ہے البتہ (روزہ رکھنے کے لیے اس وقت سحری) کھانا حلال ہے، اور جو فجر اُفق میں لمبی پھیلی ہوتی ہے (یعنی صبح صادق) اس میں نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ (اس وقت سحری) کھانا حرام ہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ

مغرب اور صبح کی علامت کا بیان

[١٠٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَا: الشَّفَقُ شَفَقَانِ: الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ، وَالْفَجْرُ فَجْرَانِ الْمُسْتَطِيلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَإِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ.

سیدنا عبادہ بن صامت اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شفق دو طرح کی ہوتی ہے، ایک سُرخی والی اور دوسری سفیدی والی، لہٰذا جب سُرخی غائب ہو جائے تو نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔ فجر بھی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک لمبائی میں ہوتی ہے اور دوسری چوڑائی میں، لہٰذا جب چوڑائی والی ختم ہو جائے تو اس وقت نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔

[١٠٥٥]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق سے مراد سُرخی ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: ١١٨٤۔ مسند أحمد: ١٧٤١٦

عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ مَوْلَى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

[١٠٥٦]...... قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ: ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفق سے مراد سُرخی ہے، لہٰذا جب شفق غائب ہو جائے تو نماز واجب ہو جاتی ہے۔

[١٠٥٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْحَسَّانِيِّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شفق سے مراد سُرخی ہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نمازِ عشاء کی علامت کا بیان

[١٠٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ: صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. ❸

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نماز، یعنی نمازِ عشاء کے وقت کا تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو علم ہے، رسول اللہ ﷺ اس کو تیسری رات کا چاند ڈوبنے پر پڑھا کرتے تھے۔ (یہ وقت غروبِ آفتاب کے بعد تقریباً سوا دو گھنٹے سے لے کر ڈھائی تین گھنٹے تک رہتا ہے)۔

[١٠٥٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ أَوْ رَابِعَةٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تیسری یا چوتھی رات۔ ان الفاظ کے بیان میں شعبہ کو شک ہوا ہے۔ اس کو ہُشیم، رقبہ اور سفیان بن حسین نے ابوبشر اور حبیب کے واسطے سے سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٧٣

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ٢٠٥

❸ مسند أحمد: ١٨٣٧٧، ١٨٣٩٦، ١٨٤١٥ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٧٨١، ٣٧٨٢، ٣٧٨٣، ٣٧٨٤، ٣٧٨٥، ٣٧٨٦ـ صحيح ابن حبان: ١٥٢٦

شَكَّ شُعْبَةُ ـ، وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ، وَرَقَبَةُ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، وَقَالُوا: لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: بَشِيرًا.

سے روایت کیا، اور انہوں نے تیسری رات کے الفاظ بیان کیے، اور انہوں نے نعمان رضی اللہ عنہ کے بعد بشیر ذکر نہیں کیا۔

بَابُ الِاجْتِهَادِ فِي الْقِبْلَةِ وَجَوَازِ التَّحَرِّي فِي ذَالِكَ

قبلے کے بارے میں اجتہاد اور اس بارے میں تحقیق وجستجو کا جواز

[۱۰۶۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْخَلَّالُ يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بِالْبَصْرَةِ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مقام مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔ (آپ ﷺ نے یہ مدینے کے اعتبار سے فرمایا تھا، ہمارے ہاں قبلہ مغرب کی جانب ہے)۔

[۱۰۶۱]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مقام مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔

[۱۰۶۲]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي: ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا، فَأَصَابَتْنَا ظُلْمَةٌ فَلَمْ تُعْرَفِ الْقِبْلَةُ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا: قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَاهُنَا قِبَلَ الشِّمَالِ فَصَلُّوا وَخَطُّوا خَطًّا، وَقَالَ بَعْضُنَا: الْقِبْلَةُ هَاهُنَا قِبَلَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا، فَلَمَّا أَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ أَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ سَفَرِنَا سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَسَكَتَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں شریک تھا، تو ایک مرتبہ ہمیں اس قدر اندھیری رات کا سامنا ہوا کہ قبلے کی بھی پہچان نہیں ہو پا رہی تھی۔ سو ہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہمیں قبلے کا پتہ چل گیا ہے، وہ ادھر شمال کی جانب ہے، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھ لی اور ایک لکیر کھینچ دی، اور کچھ لوگوں نے کہا: قبلہ ادھر ہے، جنوب کی جانب، اور انہوں نے بھی لکیر کھینچ دی۔ جب صبح ہوئی اور سورج طلوع ہوا تو وہ لکیریں قبلے کے علاوہ دوسری جانب تھیں۔ پھر جب ہم سفر سے لوٹے تو ہم نے اس بارے میں نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۰۵ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۹

❷ جامع الترمذي: ۳۴۲ـ سنن النسائي: ۲۲۴۳ـ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۱

﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ١١٥) أَيْ حَيْثُ كُنْتُمْ. ❶

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ''اور اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب، سوتم جدھر بھی پھر جاؤ اسی جانب اللہ کی جہت پاؤ گے''، یعنی تم جس جگہ بھی ہو۔

[١٠٦٣]...... قَالَ: وَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ تَوَجَّهَ بِكَ بَعِيرُكَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت خاص طور پر نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے، تمہاری سواری جدھر بھی تمہارا رُخ کر دے اُدھر ہی نماز پڑھتے جاؤ۔

[١٠٦٤]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ أَوْ سَفَرٍ فَأَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِدَةٍ وَجَعَلَ أَحَدُنَا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ أَمْكِنَتَنَا، فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالْإِعَادَةِ، وَقَالَ: ((قَدْ أَجْزَأَتْ صَلَاتُكُمْ)). كَذَا قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَهُمَا ضَعِيفَانِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم پر اس قدر بادل اُمڈ آئے کہ ہم پریشان ہو گئے اور قبلے کے بارے میں ہماری آراء مختلف ہو گئیں، سو ہم میں سے ہر شخص نے الگ الگ سمت نماز پڑھ لی اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے سامنے لکیر کھینچنے لگا، تاکہ ہم اپنی جگہوں کے بارے میں جان سکیں (کہ آیا وہ قبلہ جانب تھیں یا کسی اور جانب؟) پھر ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے ہمیں دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا، اور فرمایا: تمہاری نماز تمہیں کفایت کر گئی ہے۔ اسی طرح انہوں نے محمد بن سالم سے بیان کیا اور ان کے علاوہ دیگر نے محمد بن یزید اور محمد بن عبید اللہ العرزمی کے واسطے سے عطاءؒ سے بیان کیا، اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

[١٠٦٥]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا أَشْعَثُ السَّمَّانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ الْقِبْلَةُ، فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾. ❸

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ دورانِ سفر اندھیری رات میں نماز پڑھا کرتے تھے تو ہمیں پتہ نہیں چلتا تھا کہ قبلہ کس جانب ہے؟ تو ہم میں سے ہر شخص نے اسی سمت نماز پڑھ لی جدھر اس کا منہ تھا، پھر جب ہم نے صبح کی تو ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ''تم جدھر بھی پھر جاؤ اسی جانب اللہ کی جہت پاؤ گے۔''

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١١، ٢١ ❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٦ ❸ جامع الترمذي: ٣٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٠

[۱۰۶۶]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَعَلِيُّ بْنُ أَشْكَابَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، بِهٰذَا وَقَالَ: فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ أَحْجَارًا يُصَلِّي إِلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا نَحْنُ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اشعث بن سعید ابوربیع السمان بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے سامنے پتھر رکھ لیتا تھا جس کی طرف منہ کر کے وہ نماز پڑھ لیتا تھا، پھر جب ہم نے صبح کی تو دیکھا کہ ہم نے تو قبلے کی بہ جائے کسی اور جانب نماز پڑھ لی ہے، تو ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی۔۔۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۱۰۶۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَةِ وَأَحَقِّهِمَا

اذان اور اقامت کا بیان اور کون ان کا حق رکھتا ہے؟

[۱۰۶۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَبِرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)). [1]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام نوجوان قریب العمر ہی تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نہایت شفقت کرنے والے اور بہت نرم مزاج تھے۔ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ اب ہم اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں اور آپ نے ہم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے، تو ہم نے آپ کو بتلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ، اب انہی لوگوں میں رہنا، انہیں بھی (وہ تمام احکامِ شریعت) سکھانا (جو تم یہاں سے سیکھ کر جارہے ہو)، ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اسی طرح نماز پڑھنا جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور پھر جو تم میں بڑا ہو اسے تمہاری امامت کروانی چاہیے۔

---

[1] صحيح البخاري: ٦٢٨، ٦٣١، ٦٠٠٨، ٧٢٤٦۔صحيح مسلم: ٦٧٤۔سنن أبي داود: ٥٨٩۔جامع الترمذي: ٢٠٥۔سنن النسائي: ٢/ ٨، ٩، ٧٧۔سنن ابن ماجه: ٩٧٩۔مسند أحمد: ١٥٥٩٨، ١٥٦٠١۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٧٢٥، ٦٠٧٦۔صحيح ابن حبان: ١٦٥٨، ١٨٧٢، ٢١٢٨، ٢١٢٩، ٢١٣٠، ٢١٣١

[١٠٦٩]...... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، ثنا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)).

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور اس میں یہ بھی بیان کیا ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔

[١٠٧٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ الْهِلَالِيُّ، ثنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تین لوگ اکٹھے ہوں تو ان میں سے ایک شخص ان کی امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق وہ شخص رکھتا ہے جو ان میں سے بڑا قاری ہو۔

بَابُ التَّحْوِيلِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ

کعبے کی طرف منہ پھیر لینے اور نماز کے کچھ حصے میں قبلہ رخ ہونے کا جواز

[١٠٧١]...... نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ إِمْلَاءً، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي قُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا مُوَجِّهِينَ إِلَى الْكَعْبَةِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: یقیناً رسول اللہ ﷺ پر گزشتہ رات قرآن نازل ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ کعبے کی طرف رُخ کر لیں، سنو! تم بھی اسی طرف رُخ کر لو۔ اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف (یعنی بیت المقدس کی جانب) تھے، چنانچہ وہ کعبے کی طرف رُخ کرتے ہوئے گھوم گئے۔

[١٠٧٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ عَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے سولہ ماہ بعد تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی خواہش کو جان لیا اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

❶ صحيح مسلم: ٦٧٢۔سنن النسائي: ٢/ ٧٧۔مسند أحمد: ١١١٩٠، ١١٢٩٨، ١١٣١٤، ١١٤٥٤، ١١٤٨١، ١١٧٩٥۔ صحيح ابن حبان: ٢١٣٢

❷ صحيح البخاري: ٤٠٣۔صحيح مسلم: ٥٢٦۔مسند أحمد: ٤٦٤٢، ٤٧٩٤، ٥٩٣٤۔صحيح ابن حبان: ١٧١٥۔المعجم الكبير للطبراني: ٢٥/ ٨٢

هَوٰى نَبِيِّهٖ ﷺ ، فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرة: ١٤٤)، فَأَمَرَهٗ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. ❶

تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ''ہم نے آپ کا چہرہ آسمان کی جانب پھرتا دیکھ رہے ہیں، سو یقیناً ہم آپ کو اسی قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، لہٰذا آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ قبلے کی جانب پھر جائیں۔ ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا اور ہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو اس آدمی نے کہا: یقیناً تمہارے پیغمبر ﷺ نے اپنا رُخ کعبے کی جانب پھیر لیا ہے، تو ہم نے بھی اپنا منہ کعبے کی طرف کر لیا، حالانکہ ہم دو رکعتیں پڑھ چکے تھے۔

[١٠٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو النَّضْرِ الطَّائِيُّ، نا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ الْمُنَادِي: قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلُّوا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ إِلَى الْكَعْبَةِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ قبلہ کعبے کی طرف تبدیل کر دیا گیا ہے، اس وقت امام نماز میں تھا اور دو رکعت نماز پڑھا چکا تھا، پھر منادی نے کہا: اب کعبے کو قبلہ بنا دیا گیا ہے، لہٰذا تم باقی دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھو۔

[١٠٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِأَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَاسْتَدَارُوا أَمَامَهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قبلے کو کعبے کی طرف بدلا گیا تو ایک آدمی مسجد قباء میں نماز پڑھنے والوں کے پاس سے گزرا اور اس نے نمازیوں سے کہا: اب کعبے کو قبلہ بنا دیا گیا ہے، تو لوگ اور ان کا امام کعبے کی جانب گھوم گئے۔

بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز کا بیان

[١٠٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ

❶ مسند أحمد: ١٨٥٣٩ـ١٧١٦

❷ صحيح مسلم: ٥٢٧ـ سنن أبي داود: ١٠٤٥ـ مسند أحمد: ١٤٠٣٤

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ، هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ. ❶

نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے، یہ معاذ رضی اللہ عنہ کی نفل نماز ہوتی اور ان کی فرض ہوتی۔

[۱۰۷۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں بھی یہی نماز پڑھاتے، معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ نفل نماز ہوتی اور ان کی فرض ہوتی۔

بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ وَمُرَاحِ الْغَنَمِ
اُونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز کا بیان

[۱۰۷۷]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَرَخَّصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ. وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ نُصَلِّيَ فِي مُرَاحَاتِ الْغَنَمِ، وَنَهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ. ❷

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ الجہنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھی جائے اور آپ ﷺ نے رخصت دی ہے کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لی جائے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھیں۔

[۱۰۷۸]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا

❶ صحيح البخاري: ٧١١، ٦١٠٦ ـ صحيح مسلم: ٤٦٥، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١ ـ مسند أحمد: ١٤٣٠٧ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤٢١٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٠٠، ٢٤٠٢، ٢٤٠٣ ـ مصنف عبد الرزاق: ٢٢٦٦ ـ مسند الشافعي: ١/ ١٠٤

❷ مسند أحمد: ١٥٣٤١، ١٥٣٤٣، ١٥٣٤٨ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٣٩٨

الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَا: نا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلُّوا فِي مُرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مُرَاحَاتِ الْإِبِلِ)).

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھا کرو۔

[١٠٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مُرَاحَاتِ الشَّاءِ)).

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھی جائے، جبکہ رسول اللہ ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ

جماعت کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھنے کا بیان

[١٠٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّونَ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُونُ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوبَةٌ)). ❶

سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے آئے اور دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو تُو بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کر، اگرچہ تو نماز پڑھ بھی چکا ہو، کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی اور یہ فرض بن جائے گی۔

[١٠٨١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، ثنا أَبِي، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ يُصَلِّي وَحْدَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَّجِرُ عَلَى هٰذَا فَلْيُصَلِّ مَعَهُ؟)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے، تو وہ اکیلا ہی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے؟ (جو یہ ارادہ رکھتا ہے) وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

[١٠٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ

سیدنا عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ سنن أبي داود: ٥٧٧

❷ سنن أبي داود: ٥٧٤۔جامع الترمذي: ٢٢٠۔صحيح ابن خزيمة: ١٦٣٢۔صحيح ابن حبان: ٢٣٩٩۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٩

بْـنُ دَاوُدَ بْـنِ عِيسَـى الْـمَرْوَزِيُّ ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا رَجُلٌ يَقُومُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ؟)) . ❶

اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھا چکے تھے اور مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس پر خیرات کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے؟

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَأَهْلِهَا وَصِفَةِ الْإِمَامِ

جماعت، اس کے شرکاء اور امام کے خصائل کا بیان

[١٠٨٣]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ نُدْبَةَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ أَحَدُهُمْ)) . ❷

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی ہوں تو وہ اکٹھے (یعنی برابر کھڑے ہو کر) نماز پڑھ لیں، لیکن اگر تین لوگ ہوں تو ان میں سے ایک آگے کھڑا ہو جائے۔

[١٠٨٤]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَهَا أَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ نِسَاءَ هَا . ❸

سیدہ اُمِ ورقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ ان کے لیے اذان کہی جائے، اقامت کہی جائے اور وہ عورتوں کو امامت کروائیں۔

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

[١٠٨٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ ، نا الْحَجَّاجُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ النَّاسَ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً ، وَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ

سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو، اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح پڑھ سکتا ہو، کوئی شخص

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٤٧٩

❷ جامع الترمذي: ٢٣٣

❸ سنن أبي داود: ٥٩١ـ مسند أحمد: ٢٧٢٨٣ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٣

سَوَاءً فَأَفْقَهُهُمْ فِي الدِّينِ، وَإِنْ كَانُوا فِي الدِّينِ سَوَاءً فَأَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ، وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُقْعَدُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ))، وَكَانَ يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: ((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)). ❶

کسی دوسرے کی بادشاہی میں، یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو، اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے، البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

[۱۰۸۶]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَأَفْقَهُهُمْ فِقْهًا، فَإِنْ كَانَ الْفِقْهُ وَاحِدًا فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو لوگوں کی بہ نسبت قرآن زیادہ جانتا ہو، اگر وہ قرآن کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو، اگر وہ ہجرت کے حساب سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے بھی برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو عمر میں ان سے بڑا ہو۔

بَابُ الِاثْنَانِ جَمَاعَةٌ

دو آدمی بھی جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں

[۱۰۸۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا أَبُو مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الِاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)). ❸

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور اس سے زائد لوگ جماعت کہلاتے ہیں۔

[۱۰۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور اس سے زائد لوگ جماعت ہی شمار ہوتے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ٦٧٣ـ سنن أبي داود: ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤ـ جامع الترمذي: ٢٣٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٧٦، ٧٧ـ سنن ابن ماجه: ٩٨٠ـ مسند أحمد: ١٧٠٦٣، ٢٢٣٤٠ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٩٥٤، ٣٩٥٥، ٣٩٥٦، ٣٩٥٧، ٣٩٥٨، ٣٩٥٩ـ صحيح ابن حبان: ٢١٢٧، ٢١٣٣، ٢١٤٤

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٣

❸ سنن ابن ماجه: ٩٧٢ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٢٢٣ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ١٨٢ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٦٩

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)). ❶

بَابُ مَنْ يَصْلُحُ أَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا اہل کون ہے؟

[۱۰۸۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمِ الصَّفَّ الْأَوَّلَ أَعْرَابِيٌّ وَلَا أَعْجَمِيٌّ وَلَا غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف میں کوئی بدوی (دیہاتی)، عجمی اور ایسا لڑکا کھڑا نہ ہو کہ جو بالغ نہ ہوا ہو۔

[۱۰۹۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ لَا يَقُومَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَيُصَلِّي تَطَوُّعًا حَتَّى يَنْحَرِفَ أَوْ يَتَحَوَّلَ أَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو کوئی بھی شخص نفل پڑھنے کے لیے اپنی اسی جگہ پر کھڑا نہ ہو جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہو، بلکہ وہ وہاں سے ذرا ہٹ کر یا وہاں سے اُٹھ کر کسی اور جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے، یا (اگر اسی جگہ ہی پڑھنی ہو تو پھر کسی سے) کچھ گفتگو کے ذریعے فاصلہ پیدا کر لے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑا زیب تن کر کے نماز پڑھنے کا بیان

[۱۰۹۱]...... قُرِئَ عَلَى يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَكُمْ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟)). قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المومنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب

❶ مجمع الزوائد للهيثمي: ٢/ ٤٨ ـ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢٥

❷ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٣٧

❸ سنن أبي داود: ٦١٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٤٢٨

الْوَاحِدِ؟ قَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلَّى فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ. ❶

اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔ پھر اس آدمی نے اپنے اوپر اپنے کپڑے یوں جمع کیے کہ وہ ایک تہہ بند اور چادر میں، یا ایک تہہ بند اور قمیض میں، یا ایک تہہ بند اور قباء میں، یا ایک شلوار اور چادر میں، یا ایک شلوار اور قمیض میں، یا ایک شلوار اور قباء میں نماز پڑھتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ ایک پاجامہ اور قمیض میں، یا ایک پاجامہ اور چادر میں، یا ایک پاجامہ اور قباء میں۔

[۱۰۹۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ)). ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے ان کی امامت نہیں کرائی۔

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى اسْتِوَاءِ الصُّفُوفِ
صفوں کو برابر کرنے کی ترغیب

[۱۰۹۳]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)). فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يَلْزَقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ. ❸

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے، ورنہ تمہارے دِلوں میں اختلاف آ جائے گا۔ تو میں نے دیکھا، ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی، اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا اور اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا۔

---

❶ مسند أحمد: ٧١٤٩، ١٠٤١٨، ١٠٤٦٤، ١٠٤٨٥۔صحيح ابن حبان: ٢٢٩٨، ٢٣٠٦

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٣، ٢٤٤

❸ سنن أبي داود: ٦٦٢۔مسند أحمد: ١٨٤٣٠۔صحيح ابن حبان: ٢١٧٦۔صحيح ابن خزيمة: ١٦٠

بَابٌ فِي أَخْذِ الشِّمَالِ بِالْيَمِينِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو پکڑنا

[١٠٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي مِنْدَلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے۔

[١٠٩٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ مَنْصُورٌ ثنا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ثَلَاثَةٌ مِنَ النُّبُوَّةِ: تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ، وَتَأْخِيرُ السَّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تین امور نبوت کے خصائل میں سے ہیں: روزہ جلد افطار کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

[١٠٩٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سَحُورَنَا وَنَضْرِبَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کو حکم دیا گیا کہ ہم روزہ جلد افطار کریں، سحری تاخیر سے کریں اور نماز میں اپنا دائیں ہاتھ بائیں پر رکھیں۔

[١٠٩٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، نا طَلْحَةُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ السَّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْإِفْطَارَ وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم انبیاء کی جماعت کو حکم دیا گیا کہ ہم روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں، سحری کھانے میں تاخیر کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو تھامیں۔

[١٠٩٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْجَحِيمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا مسنون عمل ہے۔

[1] صحيح ابن حبان: ١٧٧٠

إِسْحَاقَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ.

[١٠٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظُهَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الكوثر: ٢)، قَالَ: وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس آیت: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ''اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

[١١٠٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❶

سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے دیکھا۔

[١١٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلُ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ، نا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ. ❷

سیدنا وائل الحضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے دیکھا۔

[١١٠٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

❶ جامع الترمذي: ٢٥٢، ٣٠١ـ سنن ابن ماجه: ٨٠٩، ٩٢٩ـ مسند أحمد: ٢١٩٦٧

❷ سيأتي برقم: ١١٠٤

يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السُّوَائِيُّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. ❶

[۱۱۰۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ یہ بھی نماز کی سنت ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر ناف کے نیچے رکھنا۔

[۱۱۰۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ، وَقَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَا: نا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ. ❷

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں کو پکڑا ہوا تھا۔

[۱۱۰۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَالْحَسَنُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ يَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي. ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نے نماز میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

[۱۱۰۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، ثنا مُضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا ہوا تھا۔۔۔آگے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

❶ مسند أحمد: ۸۷۵۔معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۲/ ۳٤۱

❷ مسند أحمد: ۱۸۸٤٦

❸ سنن أبي داود: ۷۵۵۔سنن النسائي: ۲/ ۱۲٦۔سنن ابن ماجه: ۸۱۱

الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ مِثْلَهُ. ❶

[۱۱۰۷]...... وَذَكَرَهُ ابْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَاضِعٌ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ فَجَعَلَهَا عَلَى شِمَالِهِ. ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

[۱۱۰۸]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو الْعَلَاءِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اسْتَوُوا اسْتَوُوا وَتَعَادَلُوا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو اس طرح اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے، اور فرماتے: برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ اور اپنی صفیں سیدھی کر لو۔

بَابُ ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذَالِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

ابتدائے نماز اور رکوع وسجود کے وقت اللہ اکبر کہنے اور رفع یدین کرنے کا بیان، اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۱۱۰۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے۔ اسی طرح آپ اس وقت کرتے جب آپ قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کرنا چاہتے اور ایسے ہی آپ تب کرتے تھے جب آپ رکوع سے اُٹھتے تھے اور جب آپ بیٹھے ہوتے تو کسی بھی حالت میں اپنے ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد اُٹھتے تھے تو تب بھی اسی طرح رفع یدین

❶ مسند أحمد: ۱۵۰۹۰

❷ سلف برقم: ۱۱۰۵

❸ مسند أحمد: ۱۳۸۳۸، ۱٤۰٥۳

مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَالِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَالِكَ وَكَبَّرَ. ❶

کرتے اور تکبیر کہتے۔

[١١١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے۔ جب آپ ﷺ رکوع کرنا چاہتے تو تب بھی اسی طرح کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے اس وقت بھی ایسے ہی کرتے تھے، لیکن جس وقت سجدوں سے سر اُٹھاتے تو تب ایسا نہیں کرتے تھے۔

[١١١١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذَالِكَ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ سَجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے، یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے (پھر) آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو تب بھی ہاتھوں کو اُٹھاتے، یہاں تک کہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ رکوع کر دیتے۔ پھر جب اپنی پُشت اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے، یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر آپ سجدے میں چلے جاتے اور سجدوں میں (جاتے ہوئے) رفع یدین نہیں کرتے تھے، اور آپ ﷺ رکوع سے پہلے جب بھی تکبیر کہتے تو رفع

❶ سنن أبي داود: ٧٤٤۔ جامع الترمذي: ٣٤٢٣۔ سنن النسائي: ٢/ ١٢٩۔ سنن ابن ماجه: ٨٦٤۔ مسند أحمد: ٧١٧

❷ صحيح البخاري: ٧٣٦، ٧٣٨۔ صحيح مسلم: ٣٩٠ (٢١)، (٢٢)، (٢٣)۔ مسند أحمد: ٤٥٤٠، ٤٦٧٤، ٥٠٨١، ٥٢٧٩، ٦١٧٥، ٦٣٤٥۔ صحيح ابن حبان: ١٨٦١، ١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧

یدین فرماتے تھے، یہاں تک کہ نماز مکمل ہو جاتی۔

[۱۱۱۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَلَا يَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے، پھر آپ نے تکبیر کہی، ایسا ہی آپ نے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر مبارک کو اٹھایا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا لیکن جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اس وقت آپ نے ایسا نہیں کیا۔

[۱۱۱۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا: يَرْفَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ اُٹھتے، پھر اللہ اکبر کہتے۔

[۱۱۱٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ))، نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تو اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے ۔۔۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۱۱۱٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَالِكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت اللہ اکبر کہتے تو رفع یدین کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر یا اس کے قریب ہو جاتے ۔۔۔ پھر گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[۱۱۱٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث ہے کہ جب آپ ﷺ نماز

إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، وَأَبُو الْيَمَانِ، قَالَا: نا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا: إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. نَحْوَهُ.

میں تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور اسی وقت اللہ اکبر کہتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔۔۔آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۱۱۱۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، ثنا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ، وَهُمَا كَذَالِكَ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پھر ہاتھوں کو بلند کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اللہ اکبر کہتے، اور انہیں ویسے ہی اٹھاتے، پھر اپنی پُشت کو اٹھانے (یعنی رکوع سے اٹھنے) کا ارادہ فرماتے تو تب بھی دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے، پھر سجدے میں چلے جاتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اُٹھاتے، اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں آپ ﷺ رفع یدین فرماتے، یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔

[۱۱۱۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتّٰى يَرْفَعَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع میں جاتے یا رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتا، تو آپ اسے کنکریاں مارتے تھے، یہاں تک کہ وہ رفع یدین کرنے لگتا۔

[۱۱۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ أَنَسٍ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع میں جاتے، جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ اس روایت کو عبدالوہاب کے علاوہ کسی نے بھی حُمید سے مرفوعاً روایت نہیں کیا بلکہ درست بات یہ ہے کہ یہ انس رضی اللہ عنہ کا اپنا فعل تھا۔

[1] سنن ابن ماجه: ٨٦٦

[۱۱۲۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا مَنْكِبَيْهِ، وَحِينَ أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ وَحَلَّقَ حَلَقَةً وَدَعَا هٰكَذَا. ، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، قَالَ: وَأَتَيْتُهُمْ، يَعْنِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ. ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جس وقت آپ رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد (بھی آپ رفع یدین فرماتے)۔ آپ ﷺ نے (تشہد میں) اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور (انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے) ایک حلقہ بنایا اور اس طرح دعا کی۔ سفیان رحمہ اللہ نے اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس، یعنی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے پاس آیا تو انہیں دیکھا کہ وہ سردی کے موسم میں اوڑھی ہوئی چادروں میں بھی رفع یدین کر رہے تھے۔

[۱۱۲۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ، فَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَا أَرَى أَبَاكَ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا ذَالِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذَالِكَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَحْفَظْ ذَالِكَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّمَا رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، لَفْظُ جَرِيرٍ. ❷

حصین بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز پڑھی تو علقمہ بن وائل نے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا جس وقت آپ نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ فرماتے۔ اس پر ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کے والد نے صرف اسی روز رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو گا اور (آپ ﷺ کا) یہی عمل یاد رکھ لیا۔ پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت ہی کیا جاتا ہے۔

[۱۱۲۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے کانوں تک

❶ مسند أحمد: ١٨٨٤٧ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٦٠، ١٩٤٥

❷ مسند أحمد: ١٨٨٥٥ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٦٢ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٢٣

كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ . ❶

ہاتھ اُٹھاتے اور (اسی طرح) جب آپ ﷺ رکوع کرتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو تب بھی رفع یدین فرماتے۔

[۱۱۲۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا شُعْبَةُ ، يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو كَامِلٍ ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . قَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . ❷

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد رفع یدین کیا کرتے تھے۔ ابن مبشر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے، جب رکوع کرنا چاہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو (تب بھی رفع یدین کرتے تھے)۔ ابوعوانہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

[۱۱۲٤]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: هَلْ أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا فَاصْنَعُوا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ . ❸

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دِکھاؤں؟ پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا اور رفع یدین کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کے لیے رفع یدین کیا، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا، پھر رفع یدین کیا، پھر فرمایا: تم بھی اسی طرح کیا کرو۔ اور آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

---

❶ سلف برقم: ۱۱۲۰

❷ البخاری فی رفع الیدین: ٦٦۔صحیح مسلم: ۳۹۱ (۲۵)۔مسند أحمد: ۱۵٦۰۰ ، ۱۵٦۰٤ ، ۲۰۵۳۱۔صحیح ابن حبان: ۱۸٦۳

❸ مسند أحمد: ۱۹۵۰٤ ، ۱۹٦٦۵۔صحیح ابن حبان: ۲۱٦۷

[١١٢٥]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامَاتِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. رَفَعَهُ هٰذَانِ عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ، سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ يَقُولُ، وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً، قَالَ: كَانَ مَذْهَبِي مَذْهَبَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔ ان دونوں نے حماد سے مرفوع روایت کیا جبکہ ان کے علاوہ (سب) نے ان سے موقوف بیان کیا ہے۔ میں نے ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول کو بیان کرتے سنا اور انہوں نے ہمیں یہ روایت املاء کرائی۔ انہوں نے فرمایا: میرا مذہب اہل عراق والا مذہب ہے۔ مجھے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پہلی تکبیر میں، پھر جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

[١١٢٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ. ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، یہاں تک کہ ہم آپ کے انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھتے تھے۔

[١١٢٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِنْهُمْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ.

عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں ایک قول سے بیان کرتے سنا جن میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔

[١١٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث ثابت نہیں ہوسکی کہ رسول اللہ ﷺ پہلی مرتبہ ہی رفع یدین کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے، جبکہ میرے علم میں وہ حدیث پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع کرتے تھے اور جب (رکوع سے سر) اُٹھاتے تھے تو تب بھی رفع یدین

❶ مسند أحمد: ١٨٤٨٧، ١٨٦٧٤، ١٨٦٨٢، ١٨٦٩٢، ١٨٧٠٢

لَمْ يَرْفَعْ ، وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدِي حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: ذَكَرَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ ، وَمَالِكٌ ، وَمَعْمَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، وَيُونُسُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

کرتے تھے۔ ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کو عبیداللہ العمری، مالک، معمر، سفیان، یونس اور محمد بن ابی حفصہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے) اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[١١٢٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ . ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت انہوں نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک کہ آپ نے انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا، پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ایسا کچھ نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

[١١٣٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا لُوَيْنٌ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، مِثْلَهُ . ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١١٣١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ . قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَيْضًا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَإِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيدُ فِي آخِرِ عُمْرِهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدِ اخْتَلَطَ .

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین فرماتے تھے۔ مجھے عدی بن ثابت نے بھی براء رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور یہی درست ہے۔ انہوں نے یزید کو ان کی زندگی کے آخری ایام میں ان الفاظ کو بیان کرنے کی تلقین کی کہ ''نبی ﷺ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا'' تو انہوں نے اس تلقین پر عمل کیا اور ان کا اپنا بیان ہی خلط ملط ہو گیا۔

[١١٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ آپ نے انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا، پھر دوبارہ آپ

❶ سنن أبي داود: ٧٤٩

❷ انظر تخريج الحديث السابق

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ. قَالَ عَلِيٌّ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ قِيلَ لِي: إِنَّ يَزِيدَ حَيٌّ، فَأَتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّكَ قُلْتَ: ثُمَّ لَمْ يَعُدْ؟ قَالَ: لَا أَحْفَظُ هٰذَا، فَعَاوَدْتُهُ، فَقَالَ: مَا أَحْفَظُهُ.

نے ایسا نہیں کیا۔علی بیان کرتے ہیں کہ جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتلایا گیا کہ یزید زندہ ہیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور کہا: مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر کرلیا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے بتلایا تھا کہ آپ یہ الفاظ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوبارہ رفع یدین نہیں کیا؟ تو انہوں نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔ میں نے یہ بات دوبارہ پوچھی تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا کہ مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔

[١١٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ قَالَا: نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. قَالَ إِسْحَاقُ: بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ وَكَانَ ضَعِيفًا، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَغَيْرُ حَمَّادٍ يَرْوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ فِعْلِهِ، غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ صرف ابتدائے نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم ساری نماز میں اسی پر ہی عمل کرتے ہیں۔ اس روایت کو اکیلے محمد بن جابر نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔ اس نے حماد سے اور انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا۔ حماد کے علاوہ باقی اسے ابراہیم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور وہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ان کے فعل کے طور پر روایت کرتے ہیں (یعنی) نبی ﷺ سے مرفوع بیان نہیں کرتے، اور یہی بات درست ہے۔

[١١٣٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَاسْتَقْبَلَ

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ میں دیکھ سکوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک

❶ مسند أحمد: ٣٦٦٠، ٣٧٣٦، ٣٩٧٢، ٤٠٥٥

الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى أُذُنَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَهُمَا بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَأْسِهِ بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ. ❶

کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر ہو گئے، پھر جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو تب بھی رفع یدین کیا، یہاں تک کہ انہیں اسی مقام پر لے آئے (یعنی کانوں کے برابر لے آئے) پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر اُٹھایا تو رفع یدین کیا، یہاں تک کہ انہیں اسی مقام پر لے آئے، پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سر کے اسی مقام پر (یعنی کانوں کے برابر) رکھا۔

[۱۱۳۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُودَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، مگر انہوں نے سجدوں کا ذِکر نہیں کیا۔

[۱/۱۱۳٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَبُو عُتْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[۲/۱۱۳٦]...... وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

بَابُ دُعَاءِ الِاسْتِفْتَاحِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ
تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح

[۱۱۳۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، ثنا الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ

❶ سلف برقم: ۱۱۲۰، وسيأتي برقم: ۱۳۰۷

❷ مسند أحمد: ٦١٦٣

❸ مسند أحمد: ٥٧٦٢، ٦١٦٤۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٨٣٢

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((﴿وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الأنعام: ٧٩) ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأنعام: ١٦٣) اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))، وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي))، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))، وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)). ❶

لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا، لہٰذا تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، کیونکہ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، میں حاضر ہوں، پھر حاضر ہوں، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کو تیری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا، میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' نبی ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي ''اے اللہ! میں تیرے لیے جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، گودا اور پٹھے سب ہی تیرے سامنے عاجزی کا مظہر ہیں۔'' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

❶ مسند أحمد: ٧٢٩، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٩٦٠۔ صحيح ابن حبان: ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٧٣، ١٧٧٤

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ''اللہ تعالیٰ نے اس (کی پکار) کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! آسمانوں اور زمینوں اور ان دونوں، اور ان کے بعد جو بھی چیز تو چاہے وہ سب بھرنے کے برابر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔'' جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ''اے اللہ! تیرے ہی لیے میں سجدہ ریز ہوا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی مطیع ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اسے اچھی صورت میں بنایا، اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ تعالیٰ برکت والا ہے اور سب سے اچھی تخلیق کرنے والا ہے۔'' نبی ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ''اے اللہ! میرے سب گناہ اور میری تمام تقصیریں معاف فرما دے، جو میں پہلے کر چکا اور جو میں نے بعد میں کیں، جو چھپے ہوئے کیں اور جو ظاہر میں کیں، جو میں حد سے بڑھا رہا اور جن کا تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ تو ہی (نیکی اور خیر میں) آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

[۱۱۳۸]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے: وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا

الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)). قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَأَنَا وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفات ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نہایت پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا معترف ہوں، لہٰذا تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی مجھے اچھے اخلاق کی راہ نہیں دکھا سکتا، مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو دور نہیں کر سکتا، میں حاضر ہوں، پھر حاضر ہوں، اور خیر و بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو ہدایت سے نواز دے، تیری شان بڑی بلند

ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے، تو بڑا بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔" راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی ﷺ فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے، اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی۔

[۱۱۳۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو حَيْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثنا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو حَيْوَةَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأنعام: ١٦٣) اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّءَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. قَالَ شُعَيْبٌ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنْ قُلْتَ أَنْتَ هٰذَا الْقَوْلَ فَقُلْ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّءَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ "یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! میری اچھے اخلاق اور اچھے عمل کے لیے راہنمائی فرما (کیونکہ) ان اچھے کاموں کی راہنمائی صرف تو ہی فرما سکتا ہے، اور مجھے برے اخلاق اور برے عمل سے بچا لے (کیونکہ) برے کاموں سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔"

شعیبؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن منکدر اور ان کے علاوہ اہل مدینہ کے فقہاء نے کہا: اگر تم یہ الفاظ بھی پڑھ لو، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تو بہتر ہوگا۔ روایت کے یہ الفاظ عبدالکریم راوی کے ہیں۔

[۱۱٤۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نوافل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۳۵

الـرِّفَـاعِيُّ ، قَالَ إِسْحَاقُ ، وَكَانَ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ ، عَـنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: كَـانَ رَسُـولُ اللّٰـهِ ﷺ إِذَا قَـامَ مِـنَ الـلَّيْلِ اسْتَفْتَحَ صَلاتَـهُ فَكَبَّرَ ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، رَبَّـنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ - ثَلاثًـا - أَعُـوذُ بِـالـلّٰـهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ)) ، قَالَ: ثُمَّ يَقْرَأُ . ❶

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' - تین مرتبہ یہ دعاء پڑھتے - أَعُـوذُ بِـالـلّٰـهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، جو سننے والا جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، اس کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کے تھتکارنے سے اور اس کی پھونک سے۔'' راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ قرأت فرماتے۔

[۱۱۴۱]...... حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثـنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى ، ثنا طَلْقُ بْنُ غَـنَّـامٍ ، ثـنـا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلائِيُّ ، عَنْ بُـدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَـالَـتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَـفْتَحَ الصَّلاةَ ، قَـالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَـعَـالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَـرْوِهِ عَـنْ عَبْدِ السَّلامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ ، وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِـحَمْدِكَ ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰـهَ غَيْـرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالسلام سے طلق بن غنام کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

[۱۱۴۲]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ الـلّٰهِ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُـحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِيـهِ ، عَـنْ نَـافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ الـلّٰـهُ عَـنْـهُ ، قَـالَ: كَـانَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِـلـصَّلاةِ ، قَـالَ: ((سُبْـحَـانَكَ الـلّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَـارَكَ اسْـمُكَ وَتَـعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) ،

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْـحَـانَكَ الـلّٰهُـمَّ وَبِـحَمْدِكَ رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، اے ہمارے رب! تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' اور جب تعوذ پڑھتے تو یہ پڑھتے: أَعُـوذُ بِـالـلّٰـهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

❶ سنن أبي داود: ۷۷۵ـ جامع الترمذي: ۲۴۲ـ سنن النسائي: ۲/ ۱۳۲ـ سنن ابن ماجه: ۸۰۴ـ مسند أحمد: ۱۱۴۷۳ ، ۱۱۶۵۷

❷ سنن أبي داود: ۷۷۶ـ جامع الترمذي: ۲۴۳ـ سنن ابن ماجه: ۸۰۶ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۵

وَإِذَا تَعَوَّذَ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)). رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْمَحْفُوظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، كَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ، وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

''میں شیطان کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کے پھونک مارنے سے اور اس کے تھتکارنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' اس حدیث کو شیخ نے اپنے والد، نافع، ابن عمر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کیا، البتہ معتبر بات یہ ہے کہ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسی طرح ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا، اور اسی طرح یحییٰ بن ایوب نے عمر بن شیبہ، نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا، اور یہی درست ہے۔

[١١٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)). هٰذَا صَحِيحٌ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تھے تو پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری شان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' یہ روایت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر صحیح ہے۔

[١١٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

[١١٤٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَرَأَيْتُهُ قَالَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ دعاء پڑھی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢٣٢۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ١٩٨

شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔"

[۱۱۴۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مِثْلَهُ.

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا، پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ--- اسی کے مثل۔

[۱۱۴۷]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، بِهٰذَا، وَزَادَ: ثُمَّ يَتَعَوَّذُ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے، اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر آپ نے تعوذ پڑھا۔

[۱۱۴۸]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے، یہاں تک کہ اپنے انگوٹھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر لیتے، پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ "اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔"

[۱۱۴۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ "اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔"

[۱۱۵۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ،

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٣٢٠۔الدعاء للطبراني: ٥٠٥

❷ جامع الترمذي: ٢٤٣۔سنن ابن ماجه: ٨٠٦

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)). يُسْمِعُنَا ذَالِكَ.

وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' آپ (اونچی آواز میں پڑھ کر) ہمیں یہ دعاء سناتے تھے۔

بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی قراءت، اسے باآوازِ بلند پڑھنے کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١١٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاتِهِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ، نا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) دونوں سورتوں (یعنی سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد والی کوئی سی سورت جو آپ ﷺ نماز میں پڑھتے تھے) کے ساتھ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٧]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)). يُسْمِعُنَا ذَالِكَ.

وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' آپ (اونچی آواز میں پڑھ کر) ہمیں یہ دعاء سناتے تھے۔

بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ

نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت، اسے باآواز بلند پڑھنے کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١١٥٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاتِهِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٦]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ، نا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) دونوں سورتوں (یعنی سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد والی کوئی سی سورت جو آپ ﷺ نماز میں پڑھتے تھے) کے ساتھ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٧]..... ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

بْـنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِـي طَـالِـبٍ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَيْفَ تَـقْـرَأُ إِذْ قُـمْـتَ إِلَـى الصَّلَاةِ؟)) قُـلْـتُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ، فَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

[۱۱۵۸]...... حَـدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ ، ثـنا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَـنْ أَبِـي الـطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . ❶

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرض نمازوں میں باآوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۵۹]...... وَحَـدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثـنـا جَـعْـفَـرُ بْـنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِيُّ ، ح وَحَـدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ ، ثـنـا يَـحْيَـى بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، نـا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِيُّ ، عَـنْ جَـابِـرٍ ، عَـنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ: سَـمِـعْـتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَمَّارًا ، يَقُولَانِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اُونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۶۰]...... وَحَـدَّثَـنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْوَانِيُّ ، ثنا أَبُـو الـصَّـلْـتِ الْهَـرَوِيُّ ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّـاسٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَـجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اُونچی آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٩

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٨

[١١٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ الْأَنْطَاكِيُّ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمَهْدِيُّ الْمَغْرِبَ فَجَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: قُلْتُ: نُؤْثِرُهُ عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❶

یحییٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین مہدی نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور انہوں نے با آوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔ تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو بھی با آوازِ بلند پڑھا تھا۔ میں نے کہا: ہم اسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[١١٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

[١١٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِي السُّورَتَيْنِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، حَتّٰى قُبِضَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں سورتوں میں ہمیشہ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپؐ رحلت فرما گئے۔

[١١٦٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَشَدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ، ثنا عَمِّي سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، نا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ،

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما با آوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، اور

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٦٥١

❷ جامع الترمذي: ٢٤٥ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٧ـ الكامل لابن عدي: ١/ ٣٠٥

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِهَا.

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے اونچی آواز سے ہی پڑھا کرتے تھے۔

[١١٦٥]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: نا عُثْمَانُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَأُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: يَقْرَأُ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے (قراءت کی) ابتداء کرتے تھے۔ نیشاپوریؒ نے ابتداء کرتے کی جگہ قرأت کرتے کا لفظ بیان کیا۔

[١١٦٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، أنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ جِبْرَائِيلُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام جب میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے جو چیز سب سے پہلے مجھے پڑھائی وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تھی۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي ٢/٤٨

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا جَاءَنِي بِالْوَحْيِ أَوَّلَ مَا يُلْقِي عَلَيَّ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

[۱۱۶۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: آمِينَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ مِنَ اثْنَتَيْنِ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. هٰذَا صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

نعیم المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی، تو انہوں نے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی، پھر سورۃ الفاتحہ پڑھی، یہاں تک کہ جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پر پہنچے تو آمین کہا، اور لوگوں نے بھی آمین کہا۔ پھر جب بھی آپ سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت مکمل کر کے بیٹھے تو تب بھی اللہ اکبر کہا، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ میں تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۱۱۶۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

دو مختلف سندوں کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۱۷۰]...... حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ح وَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ سنن النسائی: ۲/ ۱۳۴ـ مسند أحمد: ۱۰۴۴۹ـ صحیح ابن حبان: ۱۷۹۷، ۱۸۰۱ـ صحیح ابن خزیمۃ: ۴۹۹، ۶۸۸ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۲ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۴۶

بْنِ حَمَّادٍ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[۱۱۷۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا جَدِّي، ثنا أَبُو أُوَيْسٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ مِنْ كِتَابِهِ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدَنَا أَبُو أُوَيْسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هِيَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، اقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَإِنَّهَا الْآيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِيُّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَمَّ النَّاسَ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب لوگوں کو امامت کرواتے ہوئے قرأت کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے شروع کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اگر تم چاہو تو سورۃ الفاتحہ پڑھ کے دیکھ لو، اس کی ساتویں آیت یہی بنتی ہے۔ فارسی نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ جب نبی ﷺ لوگوں کو امامت کرواتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ بیان نہیں کیا۔

[۱۱۷۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَّمَنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے نماز سکھلائی، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا، پھر جن نمازوں میں اونچی آواز سے قرأت کی جاتی ہے (یعنی مغرب، عشاء اور فجر) ان میں انہوں نے ہر رکعت میں اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔

[۱۱۷۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے امامت کرائی اور انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔

[۱۱۷۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اونچی آواز

ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا مَعْشَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الصَّوَابُ أَبُو مَعْشَرٍ.

سے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۷۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَطَعَهَا آيَةً آيَةً وَعَدَّهَا عَدَّ الْأَعْرَابِ، وَعَدَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَةً وَلَمْ يَعُدَّ: ﴿عَلَيْهِمْ﴾. [1]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یوں قرأت کیا کرتے تھے: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ آپ ﷺ ایک ایک آیت کر کے پڑھتے اور بدویوں کی گنتی میں انہیں شمار کیا، اور پر عَلَيْهِمْ آیت شمار نہیں کی بلکہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو آیت شمار کیا۔

[۱۱۷۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، ثنا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ؟)) قُلْتُ: أَقْرَأُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: ((قُلْ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

[۱۱۷۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثنا هَمَّامٌ، وَجَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، قَالَا:

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: مَد کی صورت میں ہوتی تھی (یعنی آپ ﷺ

[1] مسند أحمد: ۲٦٥٨۳، ۲٦٧٤۲۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٤٠٥، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٠٨

نا قَتَادَةُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ الرَّحْمٰنَ، وَيَمُدُّ الرَّحِيمَ. ❶

الفاظ کو کھینچ کر پڑھتے تھے) پھر انس رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور بِسْمِ اللّٰهِ کو کھینچ کر پڑھا، الرَّحْمٰنِ کو کھینچ کر پڑھا اور الرَّحِيمِ کو کھینچ کر پڑھا۔

[۱۱۷۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ الْمَعْرُوفُ بِمُسْلِمٍ بِمِصْرَ مِنْ كِتَابِ جَدِّهِ، حَدَّثَنِي طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باآوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے سنا۔

[۱۱۷۹]...... قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّ يَدِهِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا أُحْصِيهَا الصُّبْحَ الْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا، وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُولُ: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَبِي، وَقَالَ أَبِي: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَالَ أَنَسٌ: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

محمد بن متوکل بن ابوالسری بیان کرتے ہیں کہ میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی اتنی نمازیں پڑھیں کہ جنہیں میں شمار بھی نہیں کرسکتا تو وہ سورۃ الفاتحہ سے پہلے اور بعد اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، اور میں نے معتمر کو بیان کرتے سنا کہ میں بالکل ویسے ہی نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے والد کی اقتداء میں پڑھی تھی، اور میرے والد نے بیان کیا تھا کہ میں بالکل اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جس طرح میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی تھی، اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کچھ کم

❶ مسند أحمد: ۱۲۱۹۸، ۱۲۲۸۳، ۱۲۳٤۱، ۱۳۰۰۲، ۱۳۰۵۰، ۱٤۰۷٦۔صحیح ابن حبان: ٦۳۱٦، ٦۳۱۷

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۳، ۲۳٤۔المعجم الكبير للطبراني: ۷۳۹۔صحیح ابن خزيمة: ٤۹۸

نہیں کرتا (یعنی بالکل اسی طرح پڑھتا ہوں جس طرح نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے)۔

[۱۱۸۰]...... حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي السُّحَيْمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطَّائِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي التَّيْمِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۸۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کعبے کے پاس امامت کروائی اور انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بلند آواز سے پڑھی۔

[۱۱۸۲]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَانِ: سَكْتَةٌ إِذَا قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ. فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَتَبُوا إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ: أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ. ❶

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے (یعنی دو مقام پر تھوڑی دیر خاموشی اختیار) کیا کرتے تھے: ایک سکتہ اس وقت جب آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے اور دوسرا سکتہ اس وقت جب آپ قرأت سے فارغ ہوتے تھے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو بہت عجیب سمجھا اور انہوں نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (اور دریافت کیا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟) تو انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

[۱۱۸۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُخْبِرَكَ بِآيَةٍ)) أَوْ قَالَ: ((بِسُورَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى نَبِيٍّ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے تجھے ایک آیت، یا فرمایا کہ ایک سورت بتلاؤں گا، جو سلیمان علیہ السلام کے بعد سوائے میرے کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، یہاں تک کہ جب آپ مسجد کے دروازے پر پہنچے اور اپنا ایک قدم

❶ سنن أبي داود: ۷۷۹، ۷۸۰۔جامع الترمذي: ۲۵۱۔سنن ابن ماجه: ۸۴۴۔مسند أحمد: ۲۰۱۶۶۔۱۸۰۷

بَعْدَ سُلَيْمَانَ غَيْرِي))، قَالَ: فَمَشَى وَتَبِعْتُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ رِجْلَهُ مِنْ أُسْكُفَّةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْأُخْرَى فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ: بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: أَنَسِيَ؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: ((بِأَيِّ شَيْءٍ تُفْتَحُ الْقِرَاءَةُ إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلَاةَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: ((هِيَ هِيَ)) ثُمَّ خَرَجَ. ❶

مبارک مسجد کی دہلیز سے باہر نکال لیا اور دوسرا ابھی مسجد میں ہی تھا تو میں نے اپنے دل میں ہی سوچا کہ آپ ﷺ (مجھے وہ بات بتلانا) بھول گئے ہیں۔ اتنے میں آپ ﷺ نے اپنا رُخِ انور میری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: جب تم نماز شروع کرتے ہو تو ابتدا میں کون سی چیز پڑھتے ہو؟ تو میں نے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ آیت ہے۔ پھر آپ ﷺ (مسجد سے) نکل گئے۔

[١١٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْهَرُ بِهَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے سنا۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

[١١٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْحِمَارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَفِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

سیدنا حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، آپ نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے، رات (یعنی عشاء کی)، صبح (یعنی فجر کی) اور جمعہ کی نماز میں۔

[١١٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ الْأَنْمَاطِيُّ كَيْلَجَةُ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٢٩ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٦٢

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❶

[۱۱۸۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَقْرَأْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَلَمْ يَقْرَأْهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتَّى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذَالِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ أَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذَالِكَ إِلَّا قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں ایک نماز پڑھائی تو اس میں اونچی آواز سے قرأت کی لیکن نہ تو سورت فاتحہ کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور نہ ہی اس سورت کے شروع میں پڑھی جو سورت فاتحہ کے بعد پڑھی تھی، اور (پھر) جس وقت (سجدے کے لیے) جھکے تو تکبیر بھی نہیں کہی، یہاں تک کہ انہوں نے وہ نماز مکمل کر لی۔ چنانچہ جب سلام پھیرا تو ہر جگہ سے مہاجرین وانصار میں سے جس کسی نے بھی (ان کی قرأت) سنی تھی وہ پکار اُٹھا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز چوری کر لی یا بھول گئے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے جب بھی نماز پڑھائی تو سورۃ الفاتحہ کے ساتھ بھی اور بعد والی سورت کے ساتھ بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ضرور پڑھی، اور جب سجدے کے لیے جھکا کرتے تھے تو تکبیر بھی کہا کرتے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[۱۱۸۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ السِّنْدِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمْ يَقْرَأْ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ حِينَ افْتَتَحَ الْقُرْآنَ وَقَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ، فَلَمَّا

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے ارادے سے مدینہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جس وقت سورۃ الفاتحہ پڑھی اور (اس کے بعد) قرآن کی قرأت کی تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہ پڑھی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مسجد کے گوشوں سے انصار ومہاجرین اُٹھ کر ان کے پاس آئے اور کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز چھوڑ دی ہے؟ کیا آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنا بھول گئے

❶ الكامل لابن عدي: ٢/ ٦٢١

قَضَى الصَّلَاةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: أَتَرَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُعَاوِيَةُ؟ أَنَسِيتَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ؟ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْأُخْرٰى قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَى الْجَهْرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ أَزْوَاجِهِ غَيْرَ مَنْ سَمَّيْنَا، كَتَبْنَا أَحَادِيثَهُمْ بِذَالِكَ فِي كِتَابِ الْجَهْرِ بِهَا مُفْرَدًا، وَاقْتَصَرْنَا هَاهُنَا عَلَى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ طَلَبًا لِلِاخْتِصَارِ وَالتَّخْفِيفِ، وَكَذَالِكَ ذَكَرْنَا فِي ذَالِكَ الْمَوْضِعِ أَحَادِيثَ مَنْ جَهَرَ بِهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ وَالْخَالِفِينَ بَعْدَهُمْ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.

ہیں؟ پھر انہوں نے جب انہیں دوسری نماز پڑھائی تو (اس میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن کے نام ہم نے بیان کر دیے ہیں ان کے علاوہ بھی صحابہ کی ایک جماعت نے اور ان کی ازواج نے نبی ﷺ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو روایت کیا ہے۔ ہم نے ان کی احادیث کو "اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے مسائل" میں الگ ہی بیان کر دیا ہے اور یہاں بر سبیلِ اختصار و تخفیف کے ساتھ صرف انہی روایات کو زینتِ قرطاس کیا ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ اسی طرح اس جگہ ہم نے وہ احادیث بھی بیان کی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور ان کے بعد آنے والے بسم اللہ الرحمان الرحیم کو اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔

[١١٨٩] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، ثنا أَبِي، ثنا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)). قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: إِنِّي رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ، قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لَهُ، يَقُولُ عَبْدِي إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَيَذْكُرُنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَأَقُولُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فَأَقُولُ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَأَقُولُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں اُم القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ادھوری ہے، نامکمل ہے۔ (عبدالرحمان) کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! میں بسا اوقات امام کے ساتھ (نماز پڑھ رہا) ہوتا ہوں (تو تب کیا کروں؟) تو انہوں نے میری پنڈلی پر کوئی چیز چبھوئی، پھر فرمایا: اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے صلاۃ (سورۃ الفاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اس کا نصف حصہ اس کے لیے (اور نصف حصہ میرے لیے ہے) میرا بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہے، تو وہ (یہ پڑھ کر) مجھے یاد کرتا ہے۔ پھر وہ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ پڑھتا ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر وہ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتا ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر وہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ پڑھتا

بِصْفَيْنِ ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ ، وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْهُمْ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَابْنُ عَجْلَانَ ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ، وَأَبُو أُوَيْسٍ وَغَيْرُهُمْ عَلٰى اخْتِلَافٍ مِنْهُمْ فِي الْإِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ ، فَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاتِّفَاقُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ . ❶

ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ پھر وہ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ پڑھتا ہے تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے (یعنی وہ اس حصے میں جو دعائیں مانگتا ہے وہ اسے ملے گا) اور میرے بندے کو وہ سب ملے گا جو اس نے مانگا۔ ابن سمعان سے مراد عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے جو متروک الحدیث ہے۔ یہ حدیث ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے علاء بن عبدالرحمان سے روایت کی ہے۔ ان راویوں میں امام مالک بن انس، ابن جریج، روح بن قاسم، ابن عیینہ، ابن عجلان، حسن بن حر اور ابواویس وغیرہ شامل ہیں، ان کا اسناد میں اختلاف تو ہے البتہ متن پر سب کا اتفاق ہے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی حدیث میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ذکر نہیں کی، ان کا ابن سمعان کی روایت کے خلاف جو اتفاق ہے وہی درست ہونے کے قریب تر ہے۔

[۱۱۹۰] ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ أَبِي بِلَالٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَرَأْتُمْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاقْرَءُوا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ ، وَأُمُّ الْكِتَابِ ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي ، وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِحْدَاهَا)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: ثُمَّ لَقِيتُ نُوحًا فَحَدَّثَنِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سورۃ الفاتحہ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھو، کیونکہ یہ اُم الکتاب، اُم القرآن اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اس کی ایک آیت ہے۔ ابوبکر الحنفی کہتے ہیں کہ پھر میں نوح سے ملا تو انہوں نے مجھ سے سعید بن ابی سعید المقبری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی کے مثل بیان کی اور اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔

❶ مسند أحمد: ۷۲۹۱، ۷٤۰٦، ۷۸۳٦، ۷۸۳۷، ۷۸۳۸، ۷۸۹۸، ۹۹۳۲، ۱۰۱۹۸، ۱۰۳۱۹۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱۰۸۹، ۱۰۹۰۔صحيح ابن حبان: ۷۷٦، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹

[۱۱۹۱]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ، وَقُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، وَقُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾. وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. قَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَزَادَ فِيهِ كَلَامًا. ❶

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب قرأت کرتے تھے تو ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے، آپ ﷺ پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ یہ الفاظ عبداللہ بن محمد کے ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ اس کو عمر بن ہارون نے ابن جریج سے روایت کیا ہے اور اس نے اس میں کچھ کلام کا اضافہ کیا ہے۔

[۱۱۹۲]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً. لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھتے تھے، پھر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے۔ اس روایت کو شعبہ سے ابوداؤد کے علاوہ کسی نے مرفوع نہیں کہا اور ان کے علاوہ دیگر نے اسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔

[۱۱۹۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَفِي خُفَّيْهِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو جوتے اور موزے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا۔

[۱۱۹۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے 'سبع مثانی' کے

❶ سنن أبي داود: ۴۰۰۱۔ جامع الترمذي: ۲۹۲۷

❷ سأتي برقم: ۱۲۰۸

ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ، ثنا خَلَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِي فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّمَا هِيَ سِتُّ آيَاتٍ ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَةٌ .

بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ (یعنی اس سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے) پھر ان سے کہا گیا: اس کی تو چھے آیات ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بھی ایک آیت ہے۔

بَابُ مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس دعا کا بیان جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکنے کی صورت میں کفایت کر سکتی ہے

[۱۱۹۵]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ ، وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، وَأَبُو شَيْبَةَ قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا مِسْعَرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا ۔ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ۔ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِينِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَقْرَأُ ، قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ، قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا بِيَدِهِ ، وَقَالَ: هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي)) ، فَضَمَّ بِيَدِهِ الْأُخْرَى وَقَامَ . ❶

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا کہ وہ (نماز میں) قرآن میں سے کچھ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی چیز سکھلا دیجیے جو مجھے قرآن سے کفایت کر جائے، کیونکہ میں (قرآن) نہیں پڑھ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ پڑھ لیا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی نے ان کلمات پر اپنے ہاتھ کو بھینچ لیا اور کہا: یہ تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے) تو اس آدمی نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی بھینچ لیا اور اُٹھ کر چلا گیا۔

[۱۱۹۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُويَهْ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن کو یاد نہیں کر سکتا۔ ابن عیینہ راوی نے

❶ سنن أبي داود: ۸۳۲۔سنن النسائي: ۲/ ۱۴۳۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۴۱۔المعجم الكبير للطبراني: ۳۰۴۹۔مسند أحمد: ۱۹۱۱۰۔صحيح ابن حبان: ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰

إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِالنَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِئُنِي فِي صَلَاتِي، قَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟ قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَقَبَضَ كَفَّيْهِ)).

یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو، کیونکہ میں قرأت نہیں کرسکتا، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعاء پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہوگا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔ اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کرلیں۔

[۱۱۹۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا عَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ، قَالَ: ((قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا کہ وہ قرآن کو یاد نہیں کرسکتا، اس لیے آپ مجھے ایسی بات کی تعلیم دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اس شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہوگا؟ پھر انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی۔

[۱۱۹۸]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَسُئِلَتْ عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿يَتَّبِعُونَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، جبکہ ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے (سورۃ آل عمران کی قرأت شروع کی اور) پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ لے کر یہاں تک: ﴿يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾، إِلَى قَوْلِهِ ﴿آمَنَّا بِهِ﴾، فَإِذَا رَأَيْتُمْ أُولَئِكَ فَهُمُ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ. ❶

اللّٰهُ والرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ﴾ ''وہ فتنہ وتاویل کی جستجو میں ان متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، حالانکہ ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، اور علم میں رسوخ رکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' لہٰذا جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہی وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان آیات میں) کیا ہے، سو تم ان سے بچو۔

بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِي الْجَهْرِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم با آوازِ بلند پڑھنے کے بارے میں روایات کے اختلاف کا بیان

[۱۱۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی، تو میں نے ان میں سے کسی کو بھی اونچی آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔

[۱۲۰۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَقُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، وَآدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَأَبُو النَّضْرِ، وَخَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَزْرَفِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔ اسی طرح اس روایت کو معاذ بن معاذ، حجاج بن محمد، محمد بن بکر البرسانی، بشر بن عمرو، قراد ابونوح، آدم بن ابوایاس، عبیداللہ بن موسیٰ، ابونضر اور خالد بن یزید المزرفی نے شعبہ سے غندر کے قول کے مثل روایت کیا ہے، علی بن جعد نے شعبہ سے روایت کیا، اور اس کو وکیع اور اسود نے شعبہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ۲٤۲۱۰۔صحيح ابن حبان: ۷٦

❷ صحيح مسلم: ۳۹۹۔سنن النسائي: ۲/ ۱۳۵۔مسند أحمد: ۱۱۹۹۱، ۱۲۰۸٤، ۱۲۱۳۵، ۱۲۸۱۰، ۱۲۸٤۵، ۱۲۸۸۷، ۱۳۱۲۵، ۱۳۳۳۷، ۱۳٦۸۰، ۱۳۸۹۰، ۱۳۸۹۱، ۱۳۸۹۲، ۱۳۹۱۵، ۱٤۰۷۷۔صحيح ابن حبان: ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳۔المعجم الأوسط للطبراني: ۱۰۸٤

قَوْلِ غُنْدَرٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً . وَرَوَاهُ وَكِيعٌ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ .

[١٢٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، ثنا أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو ان سب نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اُونچی آواز میں نہیں پڑھا۔

[١٢٠٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ، ثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِمِثْلِ قَوْلِ وَكِيعٍ سَوَاءً ، وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَقَالَ: فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ . وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَهَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ .

ایک اور سند کے ساتھ بالکل وکیع کے قول کے مثل ہی مروی ہے اور زید بن حباب اسے شعبہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ اسے اونچی آواز میں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے شعبہ، ہمام اور قتادہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٢٠٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، ثنا قَتَادَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو ان سب نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز میں نہیں پڑھا۔

[١٢٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا شُعْبَةُ ، وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو باآوازِ بلند نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اسے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید القطان، حسن بن موسیٰ اشیب، یحییٰ بن سکن، ابوعمرو حوضی اور عمرو بن مرزوق وغیرہ نے شعبہ اور قتادہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے بغیر روایت کیا جو پیچھے بیان ہوئے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

وَيَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، وَأَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾. وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنْهُمْ: هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَهَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ عَنْهُمَا فِي لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسٍ.

سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اعمش، شعبہ، قتادہ اور ثابت کے واسطے سے بھی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔ اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ کے عام اصحاب نے بھی قتادہ سے روایت کیا، ان میں سے ہشام دستوائی، سعید بن ابوعروبہ، ابان بن یزید عطار، حماد بن سلمہ، حمید الطّویل، ایوب السختیانی، اوزاعی اور سعید بن بشیر وغیرہ ہیں۔ اسی طرح اسے معمر اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[۱۲۰۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، ثنا حَمَّادٌ، وَشُعْبَةُ، وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو وہ سب اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[۱۲۰۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ، سیدنا

الصَّيْدَلَانِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا الْوَلِيدُ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ . ❶

ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے تو وہ جہری نمازوں میں سورۃ الفاتحہ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[١٢٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، ثنا أَبُو مَسْلَمَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ أَوْ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحْفَظُهُ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ ، قُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❷

ابومسلمہ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ (نماز میں قرأت) الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کیا کرتے تھے یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جو مجھے یاد نہیں ہے، کیونکہ تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ أُمِّ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ وَخَلْفَ الْإِمَامِ

نماز میں انفرادی طور پر اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا وجوب

[١٢٠٩]...... أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي مُوسَى النَّهْرَتِيرِيُّ حَدَّثَهُمْ ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ ، ثنا فَيْضُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي سَكَتَاتِهِ وَمَنِ انْتَهٰى إِلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجْزَأَهُ)) . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيفٌ . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ فرض نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ امام کے سکتوں (یعنی آیات کے دوران وقفوں) میں سورۃ الفاتحہ پڑھے اور جو شخص مکمل سورۃ الفاتحہ پڑھے گا تو اسے یہ کفایت کر جائے گی۔ اس روایت میں محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ راوی ضعیف ہے۔

❶ سلف برقم: ١١٩٩

❷ مسند أحمد: ١١٩٧٦ ، ١٢٦٩٩ ، ١٢٩٦٥

❸ سلف برقم: ١١٨٩

[۱۲۱۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا أَبِي، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ التَّيْمِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَنَا، قُلْتُ: وَإِنْ جَهَرْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ جَهَرْتُ. رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الفاتحہ پڑھا کرو۔ میں نے کہا: اگر امام آپ ہوں تب بھی؟ تو انہوں نے کہا: اگر چہ میں بھی ہوں۔ میں نے پوچھا: خواہ آپ جہری قرأت کریں؟ تو انہوں نے فرمایا: خواہ میں جہری قرأت ہی کروں۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[۱۲۱۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَنَا، قُلْتُ: وَإِنْ جَهَرْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ جَهَرْتُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں قرأت کیا کروں۔ میں نے عرض کیا: خواہ آپ ہی (امام) ہوں؟ تو انہوں نے کہا: خواہ میں ہی امام ہوں۔ میں نے کہا: اگر چہ آپ جہری قرأت ہی کریں؟ تو انہوں نے کہا: اگر چہ میں جہری قرأت ہی کروں۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[۱۲۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، ثنا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبداللہ بن ابو ہذیل بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا میں امام کی اقتدا میں قرأت کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[۱۲۱۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قرأت کرنا دشوار ہو گیا، جب آپ نے سلام پھیرا تو استفسار فرمایا: یقیناً مجھے لگتا ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو، کیونکہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے یہ سورت

❶ جزء القراءة للبخاري: ٥١

مِنْ وَرَاءِ إِمَامِكُمْ))، قَالَ: قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

نہ پڑھی۔ یہ اسناد حسن ہے۔

[١٢١٤]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَمِّيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((كَأَنَّكُمْ تَقْرَئُونَ خَلْفِي؟))، قُلْنَا: أَجَلْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے کہ تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ نماز اسی کے ساتھ (کامل) ہوتی ہے۔

[١٢١٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِهٰذَا.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[١٢١٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَئُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ))، قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا، قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)).

مکحول سے وہی حدیث منقول ہے اور انہوں نے اس میں (آپ ﷺ کا یہ فرمان) بیان کیا کہ بلاشبہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، جب وہ جہری قرأت کرتا ہے؟ تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو، کیونکہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے یہ سورت نہ پڑھی۔

[١٢١٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے ذرا دیر کر دی تو مؤذن ابونعیم نے اقامت کہہ دی، ابونعیم وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بیت المقدس میں اذان کہی تھی، چنانچہ ابونعیم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ آئے تو

❶ جزء القراءة للبخاري: ٦٤، ٢٥٧۔ سنن أبي داود: ٨٢٣۔ جامع الترمذي: ٣١١۔ مسند أحمد: ٢٢٦٧١۔ صحيح ابن حبان: ١٧٨٥، ١٧٩٢، ١٨٤٨۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٣٨۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١٦٤

الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ نَافِعٌ: أَبْطَأَ عُبَادَةُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ وَكَانَ أَبُو نُعَيْمٍ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَبُو نُعَيْمٍ، وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ: قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا أَدْرِي أَسُنَّةٌ هِيَ أَمْ سَهْوٌ كَانَتْ مِنْكَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ، قَالَ: أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ؟))، فَقَالَ بَعْضُنَا: إِنَّا لَنَصْنَعُ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

میں بھی ان کے ساتھ تھا، ہم نے ابونعیم کے پیچھے صف بنا لی۔ ابونعیم اونچی آواز میں قرأت کر رہے تھے تو عبادہ رضی اللہ عنہ اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) پڑھنے لگے۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایسا عمل کیا ہے کہ جس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ سنت ہے یا آپ کی طرف سے کوئی بھول ہوگئی ہے؟ تو انہوں نے پوچھا: کون سا عمل؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) پڑھتے سنا ہے جبکہ ابونعیم جہری نماز پڑھا رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بعض ایسی نماز پڑھائی جس میں آپ جہری قرأت کر رہے تھے، تو آپ پر قرأت خلط ملط ہوگئی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے اپنا رُخِ انور ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: جب میں جہری قرأت کرتا ہوں تو کیا تم بھی قرأت کرتے ہو؟ ہم میں سے کسی نے کہا: یقیناً ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا مت کیا کرو، میں بھی سوچ رہا تھا کہ ایسی کیا بات ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے؟ لہٰذا جب میں جہری قرأت کروں تو تم اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کے علاوہ قرآن سے کچھ بھی مت پڑھا کرو۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[١٢١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو بِدِمَشْقَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودٍ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَقْرَءُونَ فِي الصَّلَاةِ مَعِي؟))، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: قَوْلُهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز میں میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الفاتحہ کے علاوہ (کوئی قرأت) نہ کیا کرو۔ ابن صاعد کہتے ہیں کہ محمود کا اس طرح بیان کرنا: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ اس طرح نہیں ہے جیسے ولید نے عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ بیان کیا۔

❶ سلف برقم: ١٢١٣

قَالَ الْوَلِيدُ: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُبَادَةَ.

[۱۲۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تَقْرَءُ ونَ مَعِي وَأَنَا أُصَلِّي؟)) قُلْنَا: إِنَّا نَقْرَأُ نَهُذُّهُ هَذًّا وَنَدْرُسُهُ دَرْسًا، قَالَ: ((فَلَا تَقْرَءُ وا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ سِرًّا فِي أَنْفُسِكُمْ)). هٰذَا مُرْسَلٌ.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے سوال کیا: کیا تم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو، جبکہ میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً ہم تیزی کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اپنے دِل میں آہستہ آواز میں اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[۱۲۲۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَأَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، وَمَكْحُولٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، كَذَا قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، قَالَ: نَعَمْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابَلُتِّيُّ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ. ❶

نافع بن محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کی قرأت کرتے سنا، جبکہ ابونعیم (امامت کراتے ہوئے) جہری قرأت کر رہے تھے۔تو میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے اپنی نماز میں کچھ عمل کیا ہے۔انہوں نے پوچھا: کیا؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو اُم القرآن کی قرأت کرتے سنا، جبکہ ابونعیم (امامت کراتے ہوئے) جہری قرأت کر رہے تھے۔تو انہوں نے کہا: جی ہاں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی جس میں آپ بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے، جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: جب میں نے بلند آواز سے قرأت کی تو کیا تم میں سے کوئی قرآن سے کچھ پڑھ رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے مجھ سے قرآن کیوں چھینا جا رہا ہے؟ جب میں اونچی آواز میں قرأت کروں تم میں سے کوئی قرآن سے کچھ بھی بالکل نہ پڑھا کرے۔ یہ اسناد حسن ہے اور اس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔ یحییٰ البابلتی نے صدقہ سے، انہوں نے زید بن واقد سے، انہوں نے عثمان بن ابی سودہ سے اور انہوں نے نافع بن محمود سے اس کو روایت کیا ہے۔

❶ سلف برقم: ۱۲۱۳

[۱۲۲۱]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا صَدَقَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)).

نافع بن محمود بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل (یعنی گزشتہ حدیث کے مثل) ہی بیان کیا اور اس میں یہ الفاظ بیان فرمائے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) تم میں سے کوئی بھی شخص بالکل قرأت نہ کیا کرے، سوائے سورۃ الفاتحہ کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو یہ سورت نہ پڑھے۔

[۱۲۲۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعَتِيقُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَامَ إِلَى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ: أَبَا الْوَلِيدِ تَقْرَأُ وَتَسْمَعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ؟، قَالَ: نَعَمْ إِنَّا قَرَأْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَغَلَطَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَبَّحَ، فَقَالَ لَنَا حِينَ انْصَرَفَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((قَدْ عَجِبْتُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا الَّذِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ، إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَلَا تَقْرَءُوا مَعَهُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). مُعَاوِيَةُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ ضَعِيفَانِ.

محمود بن ربیع انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (نماز میں) میرے پہلو میں کھڑے تھے اور جب امام قرأت کر رہا تھا تو وہ بھی اس کے ساتھ قرأت کر رہے تھے، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے ان سے کہا: اے ابوالولید! آپ قرأت کر رہے تھے جبکہ آپ سن رہے تھے کہ امام جہری قرأت کر رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کی تو رسول اللہ ﷺ چوک گئے، پھر آپ نے ''سبحان اللہ'' کہا اور جب نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے عجیب سا لگا، میں نے سوچا کہ یہ کون ہے جو مجھ سے قرآن چھین رہا ہے (لہٰذا) جب امام قرأت کرے تو تم اس کے ساتھ قرأت مت کیا کرو، سوائے اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو یہ سورت نہ پڑھے۔ معاویہ اور اسحاق بن فروہ، دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[۱۲۲۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً أَوْ تَطَوُّعًا فَلْيَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةً مَعَهَا، فَإِنْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فرض یا نفل نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں اُم الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھے، لیکن اگر وہ صرف سورۃ الفاتحہ بھی مکمل پڑھ لے تو یہ بھی کافی ہے۔ اور جو شخص امام کے ساتھ جہری نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ

انْتَهَى إِلَى أُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَى، وَمَنْ صَلَّى صَلَاةً مَعَ إِمَامٍ يَجْهَرُ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي بَعْضِ سَكَتَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)). مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ضَعِيفٌ. ❶

اس کے کچھ سکتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھ لیا کرے، سو اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز ادھوری ہے، نامکمل ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر راوی ضعیف ہے۔

[۱۲۲۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ باہر نکل کر لوگوں میں یہ منادی کریں کہ سورۃ الفاتحہ کی قرأت، یا (اس کے ساتھ) کسی اضافی سورت کی قرأت کے سوا نماز نہیں ہوتی۔

[۱۲۲۵]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ، قَالُوا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). قَالَ زِيَادٌ فِي حَدِيثِهِ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❸

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی۔ زیاد اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[۱۲۲۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا۔ یہ روایت بھی صحیح ہے اور اسی طرح اس کو صالح بن کیسان، معمر، اوزاعی اور عبدالرحمان بن اسحاق وغیرہ نے

---

❶ القراءة خلف الإمام للبيهقي: ص ۷۹، ۸۰

❷ صحيح مسلم: ۳۹۴ (۳۷)۔مسند أحمد: ۹۵۲۹۔جزء القراءة خلف الإمام للبخاري: ٤

❸ صحيح البخاري: ۷۵٦۔صحيح مسلم: ۳۹٤ (۳۵)۔سنن أبي داود: ۸۲۲۔جامع الترمذي: ۲٤۷۔سنن النسائي: ۲/ ۱۳۷۔سنن ابن ماجه: ۸۳۷۔مسند أحمد: ۲۲٦۷۷۔صحيح ابن حبان: ۱۷۸۲، ۱۷۸٦، ۱۷۹۳

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ)). هٰذَا صَحِيحٌ أَيْضًا وَكَذَالِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمَعْمَرٌ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[۱۲۲۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُلَيْبٍ هُوَ ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوا)). قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا تَصْحِيحٌ لِمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے، وہ جو کرے تم بھی کرو۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس شخص کے مؤقف کی تصحیح کرتی ہے جو امام کے پیچھے قرأت کا قائل ہے۔

[۱۲۲۸]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثنا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أُمُّ الْقُرْآنِ عِوَضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا بِعِوَضٍ)). تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ، عَنْ أَشْهَبَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ اپنے علاوہ (دوسری کسی بھی سورت کی) متبادل ہو سکتی ہے لیکن دوسری کوئی بھی سورت اس کی متبادل نہیں ہو سکتی۔ محمد بن خلاد اس حدیث کو اشہب کے واسطہ سے ابن عیینہؒ سے روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔ واللہ اعلم

[۱۲۲۹]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يَقُولُ: اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ امام کی اقتدا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی سورت پڑھا کرو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔

[۱۲۳۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا شَاذَانُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے (یا کہا:) پسند فرمایا کرتے تھے کہ وہ امام کی اقتدا میں ظہر

❶ سلف برقم: ۱۲۲۵

سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ .

اورعصر کی پہلی دورکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اورکوئی سی سورت پڑھیں، جبکہ دوسری دورکعتوں میں (صرف) سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔

[۱۲۳۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۲۳۲]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ، يَقُولُ: ((اقْرَئُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ)) . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

عبیداللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ظہر اور عصر کی پہلی دورکعتوں میں امام کی اقتدا میں سورۃ الفاتحہ اورکوئی سی سورت پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ قَوْلِهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے اور روایات کا اختلاف

[۱۲۳۳]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيفَانِ . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔ اس روایت کو ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے علاوہ کسی نے بھی موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت نہیں کیا، اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

[۱۲۳٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک آدمی قرأت کر

❶ سنن أبي داود: ۸۲۳۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۳/ ۸۱

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَأُ، فَنَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا، فَقَالَ: أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَتَنَازَعَا حَتَّى بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ.

رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک نے اسے منع کیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو وہ دونوں جھگڑ پڑے۔ اس نے کہا: کیا تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر رہے تھے؟ اسی بات پر ان میں جھگڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ اس حدیث کو لیث نے ابو یوسف کے واسطے سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[۱۲۳۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟))، فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَالِكَ لَيَسْكُتُونَ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی۔ جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سورۃ الاعلیٰ کس نے پڑھی تھی؟ سب لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے ان سے تین بار پوچھا، ہر بار وہ سب خاموش ہی رہے۔ پھر ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کسی نے مجھے اس میں اُلجھا دیا ہے۔

[۱۲۳۶]...... وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَتَذَاكَرَا ذَالِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). أَبُو الْوَلِيدِ هٰذَا مَجْهُولٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ جَابِرًا غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی اقتدا میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھتے ہوئے قرأت کی، تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے منع کیا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو کہا: کیا تم مجھے نبی ﷺ کی اقتدا میں قرأت کرنے سے منع کر رہے تھے؟ پھر وہ دونوں اس مسئلے میں بحث کرنے لگے، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے سن لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ یہ ابوالولید راوی مجہول ہے اور اس اسناد میں جابر

وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ؓ کا ذکر ابوحنیفہ کے علاوہ کسی نے نہیں کیا۔ اس حدیث کو یونس بن بکیر نے ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ سے روایت کیا، انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد سے، انہوں نے سیدنا جابر ؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہی بیان کیا۔

[۱۲۳۷]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْأَزْهَرِ التَّيْمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا أَبُو حَنِيفَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، بِهٰذَا. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، وَشَرِيكٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

[۱۲۳۸]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت شمار ہو گی۔ محمد بن فضل متروک راوی ہے۔

[۱۲۳۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الأعراف: ٢٠٤)، قَالَ: نَزَلَتْ فِي رَفْعِ الْأَصْوَاتِ

سیدنا ابوہریرہ ؓ اس آیت: ﴿وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جبکہ صحابہ نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ الفاظ ابن ابی داؤد کے ہیں اور (اس روایت کی سند

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٧٩۔ الكامل لابن عدى: ٦/ ٢١٠٧ میں مذکور راوی) عبداللہ بن عامر ضعیف ہے۔

وَهُمْ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ. لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيفٌ.

[۱۲۴۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتَهُمْ))، فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. وَلَمْ يَقُلْ هٰكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ، وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ قَتَادَةَ، مِنْهُمْ: شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا، فَلَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ، وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور (جب) کوئی آدمی آپ ﷺ کے پیچھے قرأت کرتا تھا تو آپ (نماز سے) فارغ ہو کر فرماتے: کون تھا جو مجھے اپنی سورت میں اُلجھا رہا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے انہیں امام کے پیچھے قرأت سے منع فرما دیا۔ حجاج کے علاوہ کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا اور قتادہ کے اصحاب، جن میں شعبہ اور سعید وغیرہ شامل ہیں، نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ''آپ ﷺ نے انہیں قرأت کرنے سے منع فرما دیا۔'' حجاج معتبر راوی نہیں ہے۔

[۱۲۴۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وثنا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ إِمَامٍ)). يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز کہ جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل رہتی ہے، سوائے اس صورت کے کہ آدمی امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو۔ یحییٰ بن سلام ضعیف ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

[۱۲۴۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے گزشتہ روایت کے مثل ہی موقوفاً مروی ہے۔

[۱۲۴۳]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ محمد بن سعد اشہلی نے اس کی موافقت کی ہے۔

❶ صحيح مسلم: ۳۹۸۔مسند أحمد: ۱۹۸۱۵۔صحيح ابن حبان: ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷

❷ الموطأ لإمام مالك: ۲۳۳۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱/ ۲۱۸

فَأَنْصِتُوا)) . تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ . ❶

[۱۲۴۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، قَالَا : نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)) . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُولُ : هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ ابوعبدالرحمان کہتے ہیں کہ مخرمی کہا کرتے تھے: یہ ثقہ آدمی ہے، یعنی محمد بن سعد۔

[۱۲۴۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْغَنَوِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، وَمُصْعَبِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ، وَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ)) . إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ ضَعِيفٌ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امام صرف اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، سو تم اس سے اختلاف مت کیا کرو، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اسماعیل بن ابان راوی ضعیف ہے۔

[۱۲۴۶]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ ، ثنا أَبُو سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا . أَبُو سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ ضَعِيفٌ . ❷

رُواۃ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ اس کی سند میں ابوسعد صاغانی راوی ضعیف ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ۸۵۰۲، ۹۴۳۸، ۹۶۸۲، ۹۹۲۳۔صحیح ابن حبان: ۲۱۰۷

❷ سلف برقم: ۱۲۴۳

[۱۲٤۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ)). هٰذَا مُرْسَلٌ.

شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[۱۲٤۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَجَمَاعَةٌ، قَالُوا: ثنا غَسَّانُ، ح وَقُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ، قَالَا: غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ أَوْ أُنْصِتُ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْصِتْ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَيْسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ، وَالْمُرْسَلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم خاموش رہو، کیونکہ وہی تجھے کفایت کر جائے گی۔ اس حدیث کو اکیلے غسان نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (اس کے علاوہ) قیس اور محمد بن سالم دونوں ضعیف ہیں اور جو اس سے پہلے مرسل روایت ہے وہ اس سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[۱۲٤۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُنَا إِذَا صَلَّى بِنَا قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)). هٰكَذَا أَمْلَاهُ عَلَيْنَا أَبُو حَامِدٍ مُخْتَصَرًا، سَالِمُ بْنُ نُوحٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

حطان بن عبداللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ یقیناً امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ ابوحامد نے یہ حدیث مختصر طور پر اسی طرح ہمیں املاء کرائی۔ سالم بن نوح قوی راوی نہیں ہے۔

[۱۲٥۰]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث

❶ سلف برقم: ۱۱۲٤

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فِيهِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا، قَالَ: ((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ. وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَسَعِيدٌ، وَشُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَأَبَانُ وَعَدِيُّ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ: ((وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)).

بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ ﷺ ہمیں نماز کی تعلیم دیا کرتے تھے اور ہمیں سنت بیان کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کیا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص کو تمہاری امامت کرانی چاہیے، پھر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اسی طرح اس حدیث کو سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سلیمان التیمی سے روایت کیا اور ہشام الدستوائی، سعید، شعبہ، ہمام، ابوعوانہ، ابان اور عدی بن ابی عمار، ان تمام نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا، لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ”جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔“

[١٢٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، نا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَأَنْصِتُوا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

[١٢٥٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ، ثنا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ جَهَرَ)). عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَرَفْعُهُ وَهْمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے، خواہ وہ آہستہ آواز میں ہو یا جہری۔ عاصم راوی قوی نہیں ہے اور اس کو مرفوع بیان کرنا وہم ہے۔

[١٢٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص باجماعت نماز پڑھ رہا ہو) تو

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَجَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). جَابِرٌ، وَلَيْثٌ ضَعِيفَانِ. ❶

امام کی قرأت ہی اس کی قرأت بن جائے گی۔ (اس روایت کی سند میں مذکور دو راوی) جابر اور لیث ضعیف ہیں۔

[١٢٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، وَشَاذَانُ، وَأَبُو غَسَّانَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٢٥٥]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. ❷

عبداللہ بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔

[١٢٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، مِثْلَهُ. خَالَفَهُ قَيْسٌ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

[١٢٥٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا عَمِّي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. خَالَفَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى،

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔
ابن ابی لیلیٰ نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے ابن اصبہانی اور مختار کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، جو کہ صحیح نہیں ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٦٤٣

❷ الضعفاء لابن حبان: ٢/ ٥

فَقَالَ: عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ.

[۱۲۵۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِ أَبِيهِ، ثنا أَبِي، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. ❶

عبداللہ بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔

[۱۲۵۹]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، وَأَبُو شِهَابٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

مختار بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کی اقتدا میں صرف وہی شخص قرأت کرتا ہے جو فطرت پر قائم نہیں ہوتا۔

[۱۲۶۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الصَّاغَانِيُّ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتلایا اور اس نے اپنے والد کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے سنا، آپ نے فرمایا: تمہیں امام کی قرأت ہی کفایت کر جائے گی۔

[۱۲۶۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت کے ہی مثل ہے۔

[۱۲۶۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟، قَالَ: ((نَعَمْ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هٰذِهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت (ضروری) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ایک انصاری شخص بولا: یہ واجب ہو گئی۔ میں (اس وقت میں) لوگوں کی بہ نسبت آپ کے زیادہ قریب تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کی امامت کرائے تو وہی ان

❶ إتحاف المهرة: ۱۱/ ۵۳۹

اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ: ((مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا كَفَاهُمْ)). كَذَا قَالَ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، وَالصَّوَابُ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ. ❶

کو کفایت کر جاتا ہے (یعنی اسی کی قرأت انہیں کافی ہوتی ہے)۔ یہ زید بن حباب کی طرف سے وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: میں سمجھتا ہوں کہ امام ہی انہیں کفایت کر جاتا ہے (یعنی یہ نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے)۔

[١٢٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

معاویہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! میری رائے میں امام ہی انہیں (یعنی مقتدیوں کو) کفایت کر جاتا ہے۔

[١٢٦٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی۔

[١٢٦٥]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَقَّارُ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا، قَالَ: ((هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِي بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ؟))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ فِي الْقُرْآنِ، إِذَا أَسْرَرْتُ بِقِرَاءَتِي فَاقْرَءُوا مَعِي وَإِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَتِي فَلَا يَقْرَأَنَّ مَعِي أَحَدٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ زَكَرِيَّا الْوَقَّارُ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ قرآن میں سے کچھ پڑھتا ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول! میں (پڑھتا ہوں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے، جب میں آہستہ آواز میں قرأت کروں تو تم میرے ساتھ قرأت کرلیا کرو اور جب میں اُونچی آواز میں قرأت کروں تو میرے ساتھ کوئی بھی بالکل مت پڑھے۔ اس روایت کو اکیلے زکریا الوقار نے بیان کیا ہے اور وہ منکرالحدیث اور متروک راوی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢١٧٢٠، ٢٧٥٣٠

❷ مسند أحمد: ٧٢٧٠، ٧٨١٩، ٧٨٣٣، ٨٠٠٧، ١٠٣١٨

[١٢٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ قَرَأَ)). قَالَ أَبُو مُوسَى: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا فِي الْقِرَاءَةِ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا مُنْكَرٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تجھے امام کی قرأت ہی کفایت کر جاتی ہے، خواہ وہ آہستہ آواز میں کرے یا (اونچی آواز میں) پڑھے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: قرأت کے مسئلے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں (آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: یہ (روایت) منکر ہے۔

بَابُ التَّأْمِينِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا

نماز میں سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا بیان اور باآواز بلند آمین کہنے کا مسئلہ

[١٢٦٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، وَالْمُحَارِبِيُّ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ وَهُوَ ابْنُ عَنْبَسٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ)) يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ، هٰذَا صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ. [1]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا، جب آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تو آپ ﷺ نے آواز کو لمبا کرتے ہوئے "آمین" کہا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سنت ہے جس کو صرف اہل کوفہ نے ہی روایت کیا ہے، یہ روایت بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[١٢٦٨]...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ صَوْتَهُ ((بِآمِينَ))، إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلند آواز سے آمین کہتے سنا، جب آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تھا۔

[١٢٦٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ، قَالَ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تو آمین کہا، اور آپ نے اس میں آواز کو لمبا کیا۔ عبدالرحمان فرماتے ہیں: اس روایت میں زیادہ سخت بات یہ ہے کہ ایک آدمی سفیان رحمہ اللہ سے اس

[1] سنن أبي داود: ٩٣٢۔ جامع الترمذي: ٢٤٨۔ مسند أحمد: ١٨٨٤٢

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ))، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَشَدُّ شَيْءٍ فِيهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسْأَلُ سُفْيَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَظُنُّ سُفْيَانَ تَكَلَّمَ بِبَعْضِهِ، خَالَفَهُ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

حدیث کے بارے میں سوال کرتا تھا تو میرا خیال ہے کہ سفیانؒ نے اس کے کچھ حصے میں کلام کی ہے۔شعبہ نے اس کی سند اور متن میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٢٧٠]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، ثنا وَائِلٌ، أَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ)) وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. كَذَا قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ وَهِمَ فِيهِ لِأَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَغَيْرَهُمَا، رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ، فَقَالُوا: وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِآمِينَ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے آپ کو سنا کہ جس وقت آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو ''آمین'' کہا اور آپ نے یہ آہستہ آواز میں کہا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہم ہے، کیونکہ سفیان ثوری اور محمد بن سلمہ بن کہیل وغیرہ نے سلمہ سے روایت کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے بلند آواز میں آمین کہی۔ اور یہی بات درست ہے۔

[١٢٧١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ)) مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نے وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو آمین کہا اور یہ کہتے ہوئے آواز کو لمبا کیا۔

[١٢٧٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الدَّقَّاقِ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٨٨٥٤ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٠٥ ـ أبو داود الطيالسي: ١٠٢٤ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ١٠٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٣٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٥٧

❷ مسند أحمد: ١٨٨٧٣

بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو مَنْصُورٍ ، ثنا بَحْرٌ السَّقَّاءُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ: ((آمِينَ)) وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ .

جب وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے، اور آمین کہتے ہوئے آواز کو بلند کرتے تھے۔

[١٢٧٣]...... وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . بَحْرٌ السَّقَّاءُ ضَعِيفٌ .

اختلاف رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی ہے۔ اس کی سند میں بحر السقاء نامی راوی ضعیف ہے۔

[١٢٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ ، وَقَالَ: آمِينَ . هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سورہ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

بَابُ مَوْضِعِ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ

مقتدی کو قرأت کا موقع دینے کے لیے امام کے سکوت کرنے کے مقامات

[١٢٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ ، ـ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ: ـ قَالَ سَمُرَةُ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ . فَأَنْكَرَ

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں دو سکتے (یعنی کچھ دیر خاموش رہنے کے دو مواقع) یاد رکھے ہیں: ایک سکتہ تب جب امام تکبیر کہتا ہے، یہاں تک کہ قرأت شروع کر دے (یعنی تکبیر اور قرأت کے درمیان میں خاموشی کا وقت) اور دوسرا سکتہ تب کہ جب امام سورۃ الفاتحہ کی قرأت سے فارغ ہو۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، تو لوگوں نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف مدینہ خط لکھا تو انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔ حسن کے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سننے میں اختلاف واقع ہوا ہے، انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ہی

❶ صحیح ابن حبان: ١٨٠٦

ذَالِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَصَدَّقَ سَمُرَةَ، الْحَسَنُ مُخْتَلِفٌ فِي سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ الْعَقِيقَةِ فِيمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ. ❶

حدیث سنی ہے اور وہ عقیقے کی حدیث ہے، جیسا کہ قریش بن انس کا گمان ہے، انہوں نے حبیب بن شہید سے روایت کیا۔

[١٢٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً، وَإِذَا قَرَأَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾، سَكَتَ سَكْتَةً. فَأُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ فِي ذَالِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَتَبَ: أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو کچھ دیر خاموش رہتے تھے، اور جب وَلَا الضَّالِّين پڑھتے تھے تو تب بھی کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ ان کی اس بات کا انکار کیا گیا ہے، چنانچہ انہوں نے اس مسئلے (کی وضاحت) کے بارے میں سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا تو انہوں نے (جواب) لکھا کہ حکم اسی طرح ہے جس طرح سمرہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔

[١٢٧٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا تَقُولُ فِي صَلَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: ((أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اپنی نماز میں تکبیر اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (یہ دعا) پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ "اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دُوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

❶ مسند أحمد: ٢٠٠٨١ـصحيح ابن حبان: ١٨٠٧

❷ مسند أحمد: ٧١٦٤، ١٠٤٠٨ـصحيح ابن حبان: ١٧٧٥، ١٧٧٦

بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ

ظہر، عصر اور فجر میں قرأت کی مقدار کا بیان

[۱۲۷۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ. هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے تو ہم نے ظہر میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات پڑھنے کے بہ قدر لگایا، پہلی دو رکعتوں سورۃ السجدہ کے بہ قدر اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار۔ اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعتوں سے نصف تھیں اور ہم نے آپ ﷺ کی عصر کی دوسری دو رکعتوں کا اندازہ لگایا تو وہ پہلی دو رکعتوں سے نصف تھیں۔

[۱۲۷۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ، ثنا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَأَوَّلِ آيَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ الْحَمْدَ وَالْآيَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَقُولُ: إِنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی پہلی آیت پڑھی۔ پھر وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی دوسری آیت پڑھی۔ پھر انہوں نے رکوع کر دیا۔ پھر جب سلام پھیرا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ ''اس (قرآن) میں سے جو بھی آسان لگے وہ پڑھ لیا کرو۔''

یہ اسناد حسن ہے اور اس میں اس شخص کے لیے دلیل ہے جس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ ''اس (قرآن) میں سے جو بھی آسان لگے وہ پڑھ لیا کرو'' کا مطلب صرف وہ قرأت ہے جو سورۃ الفاتحہ کے بعد کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

❶ مسند أحمد: ١٠٩٨٦، ١١٨٠٢۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤٦٢٥، ٤٦٢٦، ٤٦٢٧۔ صحيح ابن حبان: ١٨٢٥، ١٨٢٨، ١٨٥٨.

[١٢٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ؟، قَالَ: ((نَعَمْ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَ هٰذَا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: يَا كَثِيرُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ)). وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرآن (پڑھنا ضروری) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی (یہ سن کر) بولا: یہ واجب ہو گیا۔ (کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ) میں سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا تو انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میری تو یہی رائے ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرا رہا ہو تو وہی انہیں کفایت کر جاتا ہے۔

زید بن حباب نے اسی اسناد کے ساتھ اسے معاویہ بن صالح سے روایت کیا اور انہوں نے اس میں (یہ الفاظ بھی) بیان کیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ صرف امام ہی انہیں کفایت کر جاتا ہے۔

اس میں وہم ہوا ہے اور درست بات یہی ہے کہ یہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جیسا کہ ابن وہب رحمہ اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ وَالْأَمْرِ بِالْأَخْذِ بِالرُّكَبِ
تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان اور گھٹنے کو پکڑنے کا حکم

[١٢٨١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ، يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ. فَبَلَغَ ذَالِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِي فِي الرُّكُوعِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھلائی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا (یعنی رفع یدین کیا)، پھر رکوع کیا اور تطبیق دی (یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر لیا) اور ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ جب یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم (پہلے) ایسے ہی کرتے تھے، پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا اور (یہ سمجھانے کے لیے) انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا، یعنی رکوع کی حالت میں۔

[١٢٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

اختلافِ سند کے ساتھ وہی روایت ہے اور اس میں انہوں

❶ سلف برقم: ١٢٦٢

❷ مسند أحمد: ٣٩٧٤

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، بِهٰذَا ، وَقَالَ: فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ ، فَبَلَغَ ذَالِكَ سَعْدًا ، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا وَوَضَعَ الْكَفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ .

نے بیان کیا کہ آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا، پھر رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو تطبیق دے کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ جب یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم (پہلے) اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس کا حکم دے دیا گیا، اور انہوں نے ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ لیا۔
یہ اسناد ثابت اور صحیح ہے۔

[١٢٨٣]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهَمَذَانَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ . قَالَ دَعْلَجُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، ثُمَّ لَقِيتُ مُوسَى فَحَدَّثَنِي بِهِ . ❶

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو اپنی انگلیوں میں کشادگی رکھتے تھے (یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملاتے نہیں تھے بلکہ کھول کر رکھتے تھے) اور جب سجدہ فرماتے تھے تو اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کر لیتے تھے۔
دعلج کہتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن خزیمہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا کہ) ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا، پھر میں موسیٰ سے ملا تو انہوں نے بھی مجھ سے یہ روایت بیان کی۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کیا پڑھا جائے؟

[١٢٨٤]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا بُرَيْدَةُ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ)) .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ تو یہ دعا پڑھو: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی، اے اللہ! ہمارے پروردگار! آسمان و زمین بھر کر اور اس کے بعد جو بھی چیز تو چاہے وہ بھی بھر کر (اس قدر) تمام تر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔''

❶ [illegible] ١٩٢٠

[۱۲۸۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبِ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ الدِّمَشْقِيُّ ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ أَبُو الْخَطَّابِ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو جو اس کے پیچھے کھڑا ہوا سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہنا چاہیے۔

[۱۲۸۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبِ الْحَافِظُ أَيْضًا ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ ، سَمِعْتُ ابْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) . هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہے تو جو اس کے پیچھے کھڑا ہوا سے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا چاہیے۔ اس اسناد کے ساتھ یہی روایت مستند ہے۔ واللہ اعلم

[۱۲۸۷]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ زَغَاثٌ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَايِنِيُّ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((أَتَقْرَءُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟)) ، فَقُلْنَا: إِنَّ فِينَا مَنْ يَقْرَأُ ، قَالَ: ((فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) . الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيفٌ ، كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ . وَخَالَفَهُ سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ رَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُثْبَتُ . وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَرَوَاهُ عَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے اپنا رُخ انور ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو قرأت کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس سورۃ الفاتحہ ہی پڑھا کرو۔

ربیع بن بدر ضعیف راوی ہے۔ اسی طرح ربیع بن بدر نے اس کو روایت کیا ہے اور سلام ابوالمنذر نے اس کے خلاف روایت کیا ہے، انہوں نے اسے ایوب سے روایت کیا، انہوں نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، لیکن یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ عبیداللہ بن عمرو

❶ مسند أحمد: ۹۹۲۳۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۰۷، ۱۹۱۱

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا. وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

الرقی نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے ایوب اور ابوقلابہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابن عُلیہ وغیرہ نے اسے ایوب سے اور انہوں نے ابوقلابہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ خالد الحذاء نے اسے ابوقلابہ سے، انہوں نے محمد بن ابی عائشہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[۱۲۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَتَقْرَءُونَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟))، فَسَكَتُوا، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ)). لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو اپنا رُخِ انور صحابہ پر متوجہ کیا اور فرمایا: کیا جب امام قرأت کر رہا ہوتا ہے تو تم نماز میں قرأت کرتے ہو؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ کسی ایک نے، یا سب نے کہا: یقیناً ہم (قرأت) کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو، تمہیں چاہیے کہ اپنے دِل میں ہی سورۃ الفاتحہ پڑھ لیا کرے۔ یہ الفاظ فارسی کی حدیث کے ہیں۔

[۱۲۸۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبِي ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا يَزِيدُ بْنُ جَهْوَرٍ، ثنا أَبُو تَوْبَةَ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، بِهٰذَا.

مختلف اسناد کے ساتھ وہی روایت مروی ہے۔

[۱۲۹۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو اُونچی آواز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ تم نے مجھ پر قرآن کو خلط ملط کر دیا (یعنی مجھے قرأت

❶ مسند أحمد: ٧٤٠٦

❷ صحیح ابن حبان: ١٨٤٤، ١٨٥٢۔ القراءة خلف الإمام للبخاري: ٢٥٥

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))، وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)). ❶

کرنے میں دشواری ہو رہی تھی)۔ اور ہم نماز میں سلام کہہ لیا کرتے تھے تو ہم سے فرمایا گیا: یقیناً نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

[۱۲۹۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَإِنَّهَا تُجْزِئُكَ وَاحِدَةٌ لِلتَّكْبِيرِ وَالرُّكُوعِ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: فِيمَنْ نَسِيَ التَّكْبِيرَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ: أَنَّ ذَالِكَ يُجْزِئُهُ.

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ (یعنی جب وہ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں اور تم دیر سے آؤ تو وہ رکوع میں ہوں) تو تم اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ، تو یہ ایک تکبیر ہی تمہیں تکبیر تحریمہ اور رکوع کے لیے کافی ہو جائے گی۔
سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے ہی مروی ہے، آپ اس شخص کے بارے میں جو نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر بھول گیا ہو لیکن اس نے رکوع کے لیے تکبیر کہی ہو، فرماتے ہیں کہ یہی تکبیر اس کو کفایت کر جائے گی۔

بَابُ صِفَةِ مَا يَقُولُ الْمُصَلِّي عِنْدَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

رکوع وسجود میں نمازی کون سی دعائیں پڑھے؟

[۱۲۹۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))، ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ)) ثَلَاثًا. ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا کرتے تھے اور اپنے سجدوں میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۲۹۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے اور اپنے سجدوں میں سُبْحَانَ

❶ مسند أحمد: ۴۳۰۹

❷ صحیح مسلم: ۷۷۲۔سنن أبی داود: ۸۷۱۔جامع الترمذی: ۲۶۲۔سنن النسائی: ۲/ ۱۷۶۔سنن ابن ماجه: ۸۹۷، ۱۳۵۱۔مسند أحمد: ۲۳۲۴۰۔صحیح ابن حبان: ۱۸۹۷، ۲۶۰۵، ۲۶۰۹

ثنا السَّرِیُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))، وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ)).

رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھے۔

[۱۲۹۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمَيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں جب سجدہ کرتے تھے تو (یہ دعا) پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ''اے اللہ! تیرے لیے میں نے سجدہ کیا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس میں کان اور آنکھیں لگائیں، اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا اور سب سے اچھی تخلیق کرنے والا ہے۔'' اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو یہ پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمَيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ''اے اللہ! تیرے لیے میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا اور میں تیرے ہی مطیع ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور جس کو میرے قدموں نے اُٹھایا ہوا ہے، سب اللہ رب العالمین کے لیے جھک گئے ہیں۔'' اور آپ ﷺ جب فرض نماز میں رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو (یہ دعا) فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

❶ صحیح مسلم: ۷۷۱۔سنن النسائی: ۲/ ۱۲۹۔صحیح ابن خزیمة: ۶۰۷۔صحیح ابن حبان: ۱۹۰۱۔السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۳۲، ۳۳

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین کو بھر کر اور ان کے بعد ہر اس چیز کو بھر کر جسے تو چاہے، تمام تر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔''

[۱۲۹۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِي الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ، وَزَادَ رَوْحٌ: وَعَظْمِي وَعَصَبِي.

سند کے اختلاف کے ساتھ نبی ﷺ کا یہی عمل منقول ہے کہ جب آپ رکوع کرتے تھے تو۔۔۔ آگے وہی حجاج کے بیان کے مثل ہی ہے اور اس میں اس کو رکوع میں ہی پڑھنا خاص کیا گیا ہے، کسی اور مقام کے ذکر کے بغیر۔ اور روح نے وَعَظْمِي وَعَصَبِي کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

[۱۲۹۶]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہا کرتے تھے۔

[۱۲۹۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثًا.

سیدنا عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے دیکھا۔

[۱۲۹۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَسَبَّحَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مِنْ جَسَدِهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عَظْمٍ وَثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عِرْقٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے اور تین مرتبہ تسبیح بیان کرے (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھے) تو بلاشبہ وہ تین مرتبہ اپنے جسم، تین سو تینتیس ہڈیوں اور تین سو تینتیس رگوں کی طرف سے تسبیح بیان کرتا ہے۔

[۱۲۹۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا آدَمُ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَالِكَ أَدْنَاهُ)). ❶

فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا، اور یہ اس تسبیح کی کم از کم تعداد ہے (یعنی اس سے زیادہ بھی پڑھی جا سکتی ہے)۔

[۱۳۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۳۰۱]...... قَالَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ. قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ: شُعْبَةُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ قَالَ: كَذَا قَالَ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے رکوع وسجود میں (یہی دعا) پڑھا کرتے تھے۔
میں نے مطرف سے کہا: شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ہشام نے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا: انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِي فِيهِمَا

رکوع وسجود کا بیان اور ان میں کون سے امور ملحوظ رکھے جائیں؟

[۱۳۰۲]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا أَبُو غَسَّانَ، ثنا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی انگلیوں کا رُخ قبلے کی جانب کرتے تھے۔

[۱۳۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔

❶ سنن أبي داود: ۸۸٦۔جامع الترمذي: ۲٦۱۔سنن ابن ماجه: ۸۹۰۔مسند الشافعي: ۱/ ۸۹۔صحيح ابن حبان: ۱۸۹۸۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۲۵۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۲/ ۸٦

❷ مسند أحمد: ۲٤۰٦۳۔صحيح ابن حبان: ۱۸۹۹

❸ صحيح مسلم: ٤۸۷۔سنن أبي داود: ۸۷۲۔سنن النسائي: ۲/ ۱۹۰۔مسند أحمد: ۲٤٦۳۰

❹ صحيح ابن حبان: ۱۹۳۳

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. ❶

[١٣٠٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رِجْلَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے اپنی ٹانگوں (یعنی گھٹنوں) سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور وہ اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے (اونٹ بیٹھتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے)۔

[١٣٠٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْجَمَلِ)).

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور وہ اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

[١٣٠٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ مَنْ خَلْفَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو اس کے پیچھے کھڑے لوگ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

[١٣٠٧]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ،

سیدنا وائل بن بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٦۔صحيح ابن خزيمة: ٦٢٧

❷ سنن أبي داود: ٨٤٠، ٨٤١۔جامع الترمذي: ٢٦٩۔سنن النسائي: ٢/ ٢٠٧۔مسند أحمد: ٨٩٥٥۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٢

❸ سلف برقم: ١٢٨٤

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا يَسْجُدُ تَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ، عَنْ شَرِيكٍ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكٍ، وَشَرِيكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيمَا يَتَفَرَّدُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

ابن ابی داؤد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے (زمین پر) رکھے۔ لیکن اس بیان کو اکیلے یزید نے شریک سے روایت کیا ہے اور شریک کے علاوہ کسی نے بھی اسے عاصم بن کلیب سے روایت نہیں کیا، جبکہ شریک ان روایات میں قوی نہیں ہوتا جن کو وہ اکیلا روایت کرے۔ واللہ اعلم

[۱۳۰۸]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ حَتَّى حَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَفْصٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے تکبیر کہی، یہاں تک کہ آپ نے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیا، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر آپ نے سر اُٹھایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر آپ "اللہ اکبر" کہتے ہوئے نیچے جھکے اور آپ ﷺ کے گھٹنے آپ کے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے۔

اس روایت کو اکیلے علاء بن اسماعیل نے اسی اسناد کے ساتھ حفص سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

[۱۳۰۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، قَالَ: فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَكَذَلِكَ مَا بَعْدَهُ. ❸

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری مسجد میں سیدنا ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نماز پڑھنے لگا ہوں، حالانکہ میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں تھا؛ لیکن میں صرف آپ کو دِکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ (نماز پڑھنے لگ گئے اور) پہلی رکعت میں دوسرے سجدے سے جب سر اُٹھایا تو (کچھ دیر) بیٹھے۔ یہ اسناد صحیح ثابت ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی اسی طرح (صحیح ثابت) ہے۔

[۱۳۱۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ

سیدنا مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نماز ادا فرما رہے تھے تو جب آپ

❶ سلف برقم: ۱۱۳۴
❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۲٦۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۹۹
❸ مسند أحمد: ۱۵۵۹۹۔ صحيح ابن حبان: ۱۹۳۵

خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى أَوِ الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِي قَاعِدًا. هٰذَا صَحِيحٌ.

پہلی یا تیسری رکعت میں تھے تو (دوسرے سجدے کے بعد) اُٹھے نہیں تھے، یہاں تک کہ برابر ہو کر بیٹھ گئے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[۱۳۱۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ أَحَدُهُمَا وَصَاحِبٌ لَهُ أَيُّوبُ أَوْ خَالِدٌ، فَقَالَ لَهُمَا: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)). هٰذَا صَحِيحٌ. ❶

سیدنا مالک بن حویرث ابوسلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان کے ساتھ سیدنا ایوب یا سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان اور اقامت کہنا، اور تم میں سے جو بڑا ہو اسے امامت کرانی چاہیے، اور تم اسی طرح نماز پڑھنا جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[۱۳۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُزَكُّوا صَلَاتَكُمْ فَقَدِّمُوا خِيَارَكُمْ)). أَبُو الْوَلِيدِ هُوَ خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری خواہش ہے کہ تم اپنی نمازوں کو پاکیزہ کرو تو تم اپنے اچھے لوگوں کو آگے (یعنی مصلّٰی امامت پر کھڑا) کرو۔

ابوولید سے مراد خالد بن اسماعیل ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ قَبْلَ إِقَامَةِ صُلْبِهِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

جو شخص امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے جماعت میں شریک ہو جائے تو اس نے نماز کو پالیا

[۱۳۱۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، ثنا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ، نا ابْنُ رِشْدِينَ، ثنا حَرْمَلَةُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے رکوع میں امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے (یعنی رکوع سے اٹھنے سے پہلے) شامل ہو گیا؛ اس نے نماز پالی (یعنی اس کی وہ رکعت شمار ہوگی)۔

❶ سلف برقم: ۱۰۶۸

ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ)). ❶

[١٣١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ، وَابْنُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں آؤ اور ہم سجدے میں پڑے ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے (رکعت) شمار مت کرو اور جو شخص رکوع میں شامل ہو گیا؛ اس نے نماز کو پا لیا۔

بَابُ لُزُومِ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجود میں کمر سیدھی رکھنا لازم ہے

[١٣١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِرَجُلٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ. ❸

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

[١٣١٦]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ، وَأَبُو أُسَامَةَ، وَالْمُحَارِبِيُّ، وَيَعْلَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ)) مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٢٨٤، ٧٦٦٥، ٨٨٨٣ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٣١٨، ٢٣١٩، ٢٣٢٠، ٢٣٢١ـ صحيح ابن حبان: ١٤٨٣، ١٤٨٥، ١٤٨٦، ١٤٨٧

❷ سنن أبي داود: ٨٩٣ـ صحيح ابن خزيمة: ١٦٢٢ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٨، ٩

❸ مسند أحمد: ١٠٧٣، ١٧١٠٣، ١٧١٠٤ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٠٥، ٢٠٦ـ صحيح ابن حبان: ١٨٩٢، ١٨٩٣

بَابُ وُجُوبِ وَضْعِ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

پیشانی اور ناک (زمین پر) رکھنا واجب ہے

[۱۳۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْذَانِيُّ، ثنا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، ثنا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ تُصَلِّي وَلَا تَضَعُ أَنْفَهَا بِالْأَرْضِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟ ضَعِي أَنْفَكِ بِالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ بِالْأَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهِ فِي السُّجُودِ)). نَاشِبٌ ضَعِيفٌ، وَلَا يَصِحُّ مُقَاتِلٌ، عَنْ عُرْوَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک اہلیہ کو نماز پڑھتے دیکھا جو اپنی ناک کو زمین پر نہیں رکھتی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اپنی ناک زمین پر رکھو، کیونکہ یقیناً اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سجدوں میں اپنی پیشانی کے ساتھ اپنی ناک زمین پر نہ رکھے۔

ناشب راوی ضعیف ہے اور مقاتل کا عروہ سے روایت کرنا بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔

[۱۳۱۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ)). وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔

اس روایت کو ان کے علاوہ (دیگر محدثین نے) شعبہ سے، انہوں نے عاصم سے اور انہوں نے عکرمہ سے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔

[۱۳۱۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثنا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي مَا يُصِيبُ أَنْفُهُ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفُهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينُ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جس کی ناک زمین پر نہیں لگ رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کی ناک اس وقت زمین پر نہ لگے جب پیشانی لگتی ہے۔

ہم سے ابوبکر نے کہا: اس روایت کو سفیان اور شعبہ سے ابوقتادہ کے علاوہ کسی نے مستند طور پر روایت نہیں کیا، جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ عاصم کے واسطے سے عکرمہ سے

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١٠٤

وَشُعْبَةَ إِلَّا أَبُو قُتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا . ❶

مرسل مروی ہے۔

[١٣٢٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَجَمَاعَةٌ ، قَالُوا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: يَا أَبَا نُعَيْمٍ مَا لَكَ لَا تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَأَنْفَكَ مِنَ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ذَالِكَ أَنِّي سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يَسْجُدُ بِأَعْلَى جَبْهَتِهِ عَلَى قِصَاصِ الشَّعْرِ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے، یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے، ان پر سجدہ کیا۔
اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے اور یہ روایت مضبوط نہیں ہے۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
تشہد اور دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کی کیفیت

[١٣٢١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ ، وَبُنْدَارٌ ، قَالَا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تُفْتَرَشَ الْيُسْرٰى وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰى . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز کی یہ سنت ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا جائے۔
اس روایت کو اکیلے عبدالوہاب نے روایت کیا ہے۔

[١٣٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى ، قَالَا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجَعَ الْيُسْرٰى وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰى .

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: نماز کا ایک مسنون عمل یہ بھی ہے کہ بائیں پاؤں کو لٹا دیا جائے اور دائیں کو کھڑا کر لیا جائے۔

---

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ١٠٤

[۱۳۲۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تُفْتَرَشَ الْيُسْرٰى وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰى. هٰذِهٖ كُلُّهَا صِحَاحٌ، لَمْ يَرْوِهَا إِلَّا الثَّقَفِيُّ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نماز کی سنت ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا جائے۔

یہ تمام روایات صحیح ہیں، البتہ انہیں صرف ثقفی نے روایت کیا ہے۔

بَابُ صِفَةِ التَّشَهُّدِ وَوُجُوبِهٖ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

تشہد کی کیفیت، اس کا وجوب اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۱۳۲٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَدْعُو - يَعْنِي فِي التَّشَهُّدِ - يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى السَّبَّابَةِ، وَيَضَعُ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى، وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى فَخِذَهُ الْيُسْرٰى. [1]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھ کر دعا کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ (ران پر) رکھ لیتے اور اپنی دائیں انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا کرتے تھے اور انگوٹھے کو درمیان والی اُنگلی پر رکھ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی سے دائیں ران کو پکڑ لیا کرتے تھے۔

[۱۳۲۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. [2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی تعلیم دیتے تھے: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھایا کرتے تھے) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ''تمام بابرکت قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے

[1] مسند أحمد: ١٦١٠٠

[2] مسند أحمد: ٢٦٦٥، ٢٨٩٢۔صحيح ابن حبان: ١٩٥٢، ١٩٥٣، ١٩٥٤

رسول ہیں۔'' یہ اسناد صحیح ہے۔

[۱۳۲۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

[۱۳۲۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تشہد کے فرض کیے جانے سے پہلے یوں کہتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ ''اللہ کی بارگاہ میں سلام ہو، جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

[۱۳۲۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، وَعَبْدُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد کی تعلیم دی۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۲/ ۱۳۸۔مسند أحمد: ۳۶۲۲، ۷۸۳۸، ۳۸۷۷، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۳۵، ۳۹۶۷، ۴۰۰۶، ۴۰۱۷، ۴۱۰۱، ۴۱۶۰، ۴۱۷۷، ۴۳۰۵، ۴۳۸۲، ۴۴۲۲۔شرح معانی الآثار للطحاوی: ۵۶۱۴۔صحیح ابن حبان: ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۵

اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، وَحَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[۱۳۲۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ: ((السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَزِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: ((وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى رَفْعِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تشہد میں یوں پڑھا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا: وَبَرَكَاتُهُ (اس سے آگے اسی طرح) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نے یہاں یہ اضافہ کیا: وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ (اور آگے پھر اسی طرح) وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

[۱۳۳۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّكَّرِيُّ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْغَازِي أَبُو سَعِيدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ، ثنا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد (یوں) سکھایا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر وہ نبی ﷺ پر درود پڑھتے۔

❶ مسند أحمد: ٥٣٦٠

لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. هٰذَا لَفْظُ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ، مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، وَخَارِجَةُ ضَعِيفَانِ. ❶

[۱۳۳۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِي فِي التَّشَهُّدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَخَذَ بِيَدِي فَزَعَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِهِ، فَزَعَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَابْنُ لَهِيعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی میرا ہاتھ تھاما اور (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ۔

[۱۳۳۲]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: ((التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). زَادَ فِيهِ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ: وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَخَالَفَهُ هِشَامٌ، وَسَعِيدٌ، وَأَبَانُ، وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ قَتَادَةَ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ. ❷

حطان بن عبداللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اور آپ ﷺ ہمیں نماز و سنت کی تعلیم دیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا کہ جب آدمی قعدے میں ہو (یعنی تشہد میں) تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

راوی نے اس میں قتادہ کے اصحاب (کے بیان کردہ الفاظ) پر وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کا اضافہ کیا ہے۔ ہشام، سعید، ابان اور ابوعوانہ وغیرہ نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے

❶ انظر ما قبله من طريق مجاهد عن ابن عمر

❷ صحيح مسلم: ٤٠٤ ـ سنن أبي داود: ٩٧٢ ـ سنن النسائي: ٢/ ١٩٦

اس کی مخالفت کی ہے۔ اور یہ اسناد متصل حسن ہے۔

[١٣٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَا: نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي وَقَالَ: أَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِي وَقَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ. ❶

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ابن عجلان اور محمد بن ابان نے حسن بن حر سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٣٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، فَزَادَ فِي آخِرِهِ كَلَامًا وَهُوَ قَوْلُهُ: إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ. فَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ

صرف سند کی بحث ہے۔

❶ مسند أحمد: ٤٠٠٦، ٤٣٠٥۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٧٩٩، ٣٨٠٠، ٣٨٠١۔صحيح ابن حبان: ١٩٦١، ١٩٦٢، ١٩٦٣

فِی الْحَدِیثِ وَوَصَلَهُ بِكَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفَصَلَهُ شَبَابَةُ، عَنْ زُهَيْرٍ، وَجَعَلَهُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَقَوْلُهُ: أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلِ مَنْ أَدْرَجَهُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، لِأَنَّ ابْنَ ثَوْبَانَ، رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، كَذَالِكَ وَجَعَلَ آخِرَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلِاتِّفَاقِ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ، وَابْنِ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ فِي رِوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَلَى تَرْكِ ذِكْرِهِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشَهُّدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَى ذَالِكَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

[۱۳۳۵]...... وَأَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ، فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي قَالَ: وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِي قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِذَا قُلْتَ ذَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ. شَبَابَةُ ثِقَةٌ، وَقَدْ فَصَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ جَعَلَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ أَدْرَجَ آخِرَهُ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَقَدْ تَابَعَهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ وَغَيْرُهُ، فَرَوَوْهُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذَالِكَ، وَجَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ مِنْ كَلَامِ

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ کہہ لو تو تم نے درود مکمل کر لیا، پھر چاہے تو کھڑا ہو جا اور چاہے تو بیٹھ جا۔

شبابہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حدیث کے آخری حصے کو الگ بیان کیا ہے اور اسے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ اس شخص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے جس نے نبی ﷺ کے کلام میں اس حدیث کا آخری حصہ شامل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ غسان بن ربیع وغیرہ نے اس کی موافقت کی ہے، انہوں نے اسے ابن ثوبان سے اور انہوں نے حسن بن حر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے حدیث کے آخری حصے کو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

کلام ہی بنایا ہے اور اسے نبی ﷺ کی طرف مرفوع منسوب نہیں کیا۔

[١٣٣٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، وَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))، ثُمَّ قَالَ: إِذَا قَضَيْتَ هٰذَا أَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ.

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ کہہ لو تو تم نے درود مکمل کر لیا، پھر چاہے تو کھڑا ہو جا اور چاہے تو بیٹھ جا۔

[١٣٣٧]...... فَحَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ، ثنا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدَّلُ وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، وَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نماز سے فارغ ہو گئے، پھر چاہو تو بیٹھے رہو اور چاہو تو اُٹھ جاؤ۔

پر سلامتی ہو اور تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔“
مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔ اس میں عبدالوھاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۳۳۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخِي بِالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا؟، قَالَ: فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ. ❶

سیدنا ابومسعود انصاری عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، ہم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو نماز میں آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ یہ آدمی آپ سے سوال نہ ہی کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجو تو (یوں) پڑھو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ”اے اللہ! محمد اُمی نبی پر اور آلِ محمد پر رحمت بھیج، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت بھیجی، اور محمد اُمی نبی پر اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت تعریف اور بڑی بزرگی والا ہے۔“ یہ سند حسن متصل ہے۔

[۱۳۴۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بریدہ! جب تو نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا بالکل مت چھوڑو، کیونکہ یہ نماز کی پاکیزگی ہے

❶ صحيح مسلم: ٤٠٥ـجامع الترمذى: ٣٢٢٠ـسنن النسائى: ٣/ ٤٥ـمسند أحمد: ١٧٠٦٧، ١٧٠٧٢، ٢٢٣٥٢ـصحيح ابن حبان: ١٩٥٨، ١٩٥٩ـصحيح ابن خزيمة: ٧١١ـالمستدرك للحاكم: ١/ ٢٦٨ـالسنن الكبرٰى للبيهقى: ٢/ ١٤٦

سَعِيدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بُرَيْدَةَ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ ، وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ ، وَسَلِّمْ عَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ)) .

اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام بھیجو اور (اسی طرح) اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجو۔

[۱۳۴۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحِيرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ)) . عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نماز کو وضوء اور مجھ پر درود پڑھنے کے بغیر قبول ہی نہیں کیا جاتا۔

عمرو بن شمر اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[۱۳۴۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ)) . عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

عبدالمہیمن راوی قوی نہیں ہے۔

[۱۳۴۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ)) . جَابِرٌ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں پڑھا تو اس سے (وہ نماز) قبول نہیں کی جاتی۔

جابر ضعیف راوی ہے اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

سَعِيدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بُرَيْدَةَ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ، وَسَلِّمْ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ)).

اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام بھیجو اور (اسی طرح) اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجو۔

[۱۳۴۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحِيرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ)). عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نماز کو وضوء اور مجھ پر درود پڑھنے کے بغیر قبول ہی نہیں کیا جاتا۔

عمرو بن شمر اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[۱۳۴۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ)). عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

عبدالمہیمن راوی قوی نہیں ہے۔

[۱۳۴۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ)). جَابِرٌ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں پڑھا تو اس سے (وہ نماز) قبول نہیں کی جاتی۔

جابر ضعیف راوی ہے اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

ضَعِيفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ .

[١٣٤٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ .

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں کوئی نماز پڑھوں اور اس میں آلِ محمد پر درود نہ بھیجوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز مکمل ہو جائے گی۔

[١٣٤٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْكِنْدِيُّ أَبُو عُمَرَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا زُهَيْرٌ ، ثنا جَابِرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ صَلَاتِي لَمْ تَتِمَّ .

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی نماز پڑھوں اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوگی۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الصَّلَاةِ بِهِ وَكَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ
نماز ختم کرنے کا طریقہ اور سلام پھیرنے کی کیفیت

[١٣٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . [1]

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف اس انداز سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ (صحابہ کو) آپ کے رُخسارِ مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی ایسے ہی سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ کے رُخسار کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[١٣٤٧]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، قَالَا: ثنا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ ، وَإِذَا سَلَّمَ عَنْ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ کے دائیں رُخسار کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں اور بائیں (دونوں) رُخساروں کی سفیدی نظر آنے لگتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے کلمات یہ ہوتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

[1] صحیح مسلم: ٥٨٢۔صحیح ابن حبان: ١٩٩٢۔مسند البزار: ١١٠٠۔مسند أحمد: ١٤٨٤، ١٥٦٤، ١٦١٩

شِمَالِهِ يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ، وَكَانَ تَسْلِيمُهُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ❶

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

[۱۳۴۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَلْقَمَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْظَرُ إِلٰى بَيَاضِ خَدِّهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ. اخْتُلِفَ عَلٰى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِهِ. وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. وَهُوَ أَحْسَنُهُمَا إِسْنَادًا. ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے رُخسار کی سفیدی دیکھی جا سکتی ہوتی تھی، اور آپ ﷺ اپنی بائیں جانب (بھی اسی طرح سلام پھیرتے تھے)۔

اس اسناد میں ابواسحاق پر اختلاف کیا گیا ہے، اور اس کو زہیر نے ابواسحاق سے، انہوں نے عبدالرحمان بن اسود سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے علقمہ کے واسطے سے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ اسناد کے اعتبار سے ان دونوں سے بہتر ہے۔

[۱۳۴۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا حُمَيْدٌ الرُّوَاسِيُّ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ہر اُٹھتے اور جھکتے وقت اور قیام وقعود میں ''اللہ اکبر'' کہتے تھے اور اپنے دائیں اور بائیں (ان کلمات کے ساتھ) سلام پھیرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رُخسار کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔ اور میں نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا۔

[۱۳۵۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ. ❸

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو مرتبہ (یعنی دائیں اور بائیں دونوں جانب) سلام کہا کرتے تھے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٩١٦

❷ سنن أبي داود: ٩٩٦۔جامع الترمذي: ٢٩٥۔سنن النسائي: ٣/ ٦٣۔سنن ابن ماجه: ٩١٤۔مسند أحمد: ٣٦٩٩، ٣٨٤٩، ٣٨٧٩، ٣٨٨٨، ٤٢٤١، ٤٢٨٠۔صحيح ابن حبان: ١٩٩٠، ١٩٩١، ١٩٩٣

❸ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢٩٩

[۱۳۵۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ أَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کچھ چیزیں بھول گئی ہیں لیکن میں رسول اللہ ﷺ کا نماز میں اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرنے کا انداز نہیں بھولا (آپ ﷺ یوں سلام کہتے تھے:) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر انہوں نے بیان کیا: میں گویا (اب بھی چشمِ تصور سے) آپ ﷺ کے رُخساروں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

[۱۳۵۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَهٍ، قَالُوا: نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے چہرے کے رُخ پر ایک ہی مرتبہ سلام کہا کرتے تھے، بس آپ ﷺ تھوڑا سا دائیں جانب کو اپنا چہرہ مائل کرتے تھے۔

[۱۳۵۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثنا نُعَيْمٌ، ثنا رَوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ. ❸

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے چہرے کی سمت پر ایک ہی سلام کہا کرتے تھے، پھر جب آپ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے تو بائیں طرف بھی سلام پھیرتے۔

[۱۳۵٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ

سیدنا سہل الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے (سلام پھیرتے ہوئے) اپنی دائیں جانب ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

❶ مسند أحمد: ۳۷۰۲، ۳۸۸۷، ٤١٧٢۔صحیح ابن حبان: ۱۹۹٤

❷ جامع الترمذی: ۲۹٦۔سنن ابن ماجه: ۹۱۹۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۱۔صحیح ابن حبان: ۱۹۹۵

❸ المعجم الكبير للطبراني: ۷/ ٦۹۳۸

عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ

[١٣٥٥]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا. ❶

عبدالمہیمن اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا (سیدنا سہل الساعدی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ہی مرتبہ سلام کہتے سنا (اور) آپ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ
اس بات کا بیان کہ نماز کی چابی وضوء ہے

[١٣٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ السَّعْدِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: ((الطُّهُورُ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے اور اس کی تحریم (یعنی نماز سے غیر متعلقہ اقوال وافعال کو حرام کر دینے والی چیز) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (یعنی جو امور نماز میں حرام ہو جاتے ہیں، یعنی باتیں اور کام وغیرہ، ان کو حلال کرنے والی چیز) سلام پھیرنا ہے۔
ابن ابی داؤد نے وضوء کی جگہ "طہور" کا لفظ بیان کیا ہے۔

[١٣٥٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بِشْرٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَئِمَّتِنَا وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. ❸

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اپنے اماموں کو سلام کہیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

❶ سنن ابن ماجه: ٩١٨۔المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ٥٧٠٣

❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٦، ٨٣٩۔جامع الترمذي: ٢٣٨

❸ سنن أبي داود: ١٠٠١۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٠۔صحيح ابن خزيمة: ١٧١٠۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٨١

[١٣٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا قَعَدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی تشہد کے بہ قدر بیٹھ لے تو یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

[۱۳۵۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: وَثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا وَكِيعٌ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے، اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

[۱۳۶۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز کی ابتدا وضوء (سے ہوتی) ہے، اس کی تحریم ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ
جب امام جنبی یا بے وضوء ہو تو اس کی نماز کا حکم

[۱۳۶۱]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی (اور نماز شروع کر دی، لیکن اسی وقت) واپس چلے گئے اور لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں ہی رہنا جس میں ہو، پھر آپ تشریف لائے تو آپ کا سر مبارک قطرے گرا رہا تھا (یعنی بھیگا ہوا تھا) پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو مغرب کی نماز

❶ سنن أبي داود: ٦١، ٦١٨۔جامع الترمذي: ٣۔سنن ابن ماجه: ٢٧٥۔مسند أحمد: ١٠٠٦، ١٠٧٢

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٧١

ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ)). ❶

پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: یقیناً میں جنبی تھا اور میں غسل کرنا بھول گیا تھا۔

[١٣٦٢]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بِشْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً. خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی، آپ نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہہ دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں رہنا۔ چنانچہ ہم اسی طرح کھڑے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا ہوا تھا اور آپ کا سر پانی کے قطرے گرا رہا تھا۔

عبدالوہاب الخفاف نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[١٣٦٣]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ، فَانْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى أَصْحَابِهِ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ، فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: وَبِهِ نَأْخُذُ. ❸

سیدنا بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی، آپ نے تکبیر کہی اور آپ کے مقتدیوں نے بھی تکبیر کہہ دی۔ پھر آپ واپس چلے گئے اور اپنے صحابہ کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا۔ چنانچہ وہ قیام کی حالت میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا سر مبارک قطرے بہا رہا تھا۔

عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا عمل اسی پر ہے۔

[١٣٦٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ، أَنَّهُ صَلَّى

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے صف کے پیچھے (اکیلے کھڑے ہوکر) نماز پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

❶ صحيح البخاري: ٢٧٥، ٦٣٩، ٦٤٠ ـ صحيح مسلم: ٦٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٣٥ ـ سنن النسائي: ٢/ ٨١ ـ مسند أحمد: ٩٧٨٦، ٧٢٣٨، ٧٥١٥، ٧٨٠٤، ٨٤٦٦، ١٠٧١٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٦٢٥، ٦٢٦، ٦٢٧، ٦٢٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٩٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٦٢٤

❸ سنن أبي داود: ٦٨٢ ـ جامع الترمذي: ٢٣١ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٠٤ ـ مسند أحمد: ١٨٩٩٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٠١

خَلْفَ الصَّفِّ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .

[١٣٦٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدٍ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ .

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[١٣٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يَحْمَدَ الْكَلَاعِيُّ ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ عَلٰى وُضُوءٍ ، فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ وَأَعَادَ النَّبِيُّ ﷺ . [1]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ بے وضوء تھے، تو لوگوں کی نماز مکمل ہوگئی جبکہ آپ ﷺ نے دوبارہ پڑھی۔

[١٣٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، ثنا بَقِيَّةُ ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا ، وَقَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ أَجْزَأَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيدُ هُوَ .

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے، البتہ اس میں راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ بے وضوء ہو تو لوگوں کی نماز وہی کافی ہوتی ہے جبکہ امام دوبارہ پڑھے گا۔

[١٣٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ يُعْرَفُ بِابْنِ الْمُطْبَقِيِّ ، ثنا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا إِمَامٍ سَهَى فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ ، ثُمَّ لِيَغْتَسِلْ هُوَ ثُمَّ لِيَعُدْ صَلَاتَهُ ، وَإِنْ صَلّٰى بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَمِثْلُ ذَالِكَ)) . كَذَا قَالَ عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی امام بھول جائے کہ وہ جنبی ہے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو لوگوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن امام کو چاہیے کہ وہ غسل کرے اور پھر نماز دوہرائے۔ اور اگر وہ بغیر وضوء کے نماز پڑھا دے تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔
عیسیٰ بن ابراہیم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی: ٢/ ٤٠٠

[۱۳٦۹]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَأَعَادُوا. هٰذَا مُرْسَلٌ، وَأَبُو جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ جنبی تھے، تو آپ ﷺ نے بھی دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی دوہرائی۔
یہ روایت مرسل ہے اور ابوجابر البیاضی متروک الحدیث ہے۔

[۱۳۷۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ جنبی تھے، چنانچہ انہوں نے نماز کو دوہرایا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بھی نماز دوبارہ پڑھیں۔
عمرو بن خالد سے مراد ابوخالد الواسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔

[۱۳۷۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ، أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا.

شرید ثقفی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ جنبی تھے، تو انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی، لیکن لوگوں کو دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

[۱۳۷۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلَامًا، فَقَالَ: كَبِرْتُ وَاللّٰهِ أَلَا أُرَانِي

عمرو بن حارث بن ابوضرار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ وہ جنبی تھے۔ پھر جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام (کا نشان) دیکھا تو انہوں نے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ میں جنبی ہوں لیکن مجھے علم ہی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں کو نماز دوہرانے کا حکم نہیں دیا۔
عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے (اس روایت

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۲/ ۴۰۰

أَجْنُبُ ثُمَّ لَا أَعْلَمُ، ثُمَّ أَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلَا أَجِيءُ بِهِ كَمَا أُرِيدُ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَهُوَ هٰذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ مَا أَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا، وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَحْفَظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے اسے خالد بن سلمہ سے سنا اور میں جس طرح چاہتا ہوں اس طرح اسے نہیں لاتا۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ اس مسئلے پر اجماع ہے کہ جنبی نماز کو دوہرائے گا جبکہ لوگ نہیں دوہرائیں گے۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو خالد بن سلمہ سے سنا اور میں اسے یاد نہیں رکھ سکا، اور انہوں نے اس پر اضافہ نہیں کیا۔

[١٣٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي رَجُلٍ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ.

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جو بے وضوء حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ خود تو نماز دوہرائے گا جبکہ لوگ نہیں دوہرائیں گے۔

[١٣٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ: يُعِيدُونَ، قَالَ: لَا إِلَّا حَمَّادٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، پھر انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے اپنی شرم گاہ کو چھوا تھا، لہٰذا انہوں نے وضوء کیا (اور دوبارہ نماز پڑھی) جبکہ انہوں نے لوگوں کو نماز دوہرانے کا حکم نہیں دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے سفیانؒ سے کہا: میرے علم میں آیا ہے کہ کسی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ "لوگ نماز دوہرائیں" تو انہوں نے کہا: نہیں، یہ صرف حماد نے بیان کیا ہے۔

[١٣٧٥]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً مَكْتُوبَةً، فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلَّى قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنَّ الشَّيْطَانَ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلٰى يَدَيَّ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَخِي سُلَيْمَانُ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے نماز میں اپنا ہاتھ بھینچ لیا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم جاری ہوا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ یہ بات تھی کہ شیطان نے میرے سامنے سے گزرنا چاہا تو میں نے اس کو گردن سے پکڑ لیا، یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھ پر اس کی زبان کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور اللہ کی قسم! اگر میرے

لَارْتَبَطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)). ❶

بھائی سلیمان علیہ السلام اس کی طرف مجھ پر سبقت نہ لے گئے ہوتے (یعنی انہیں جنوں پر غلبہ حاصل تھا اور یہ ملکہ انہی کو حاصل ہوا تھا) تو میں (اس شیطان کو پکڑ کر) مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیتا، یہاں تک کہ اہل مدینہ کے بچے اس کے گرد کھیلتے کودتے۔

[۱۳۷۶]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، پھر فرمایا: یقیناً شیطان میرے سامنے آ گیا تھا (اور) وہ میری نماز خراب کرنے لگا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا، چنانچہ میں نے سختی سے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے ستون کے ساتھ باندھ دوں، یہاں تک کہ تم سب اسے دیکھ سکو لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی کہ ''اے میرے رب! مجھے ایسی بادشاہت عطا کرنا جو میرے بعد کسی کو بھی نہ ملے۔'' چنانچہ (میں نے اسے چھوڑ دیا اور) اللہ تعالیٰ نے اسے رُسوا کر کے واپس بھیج دیا۔

[۱۳۷۷]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ ثنا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ، ثنا الْمُقْرِءُ، قَالَا: نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ، وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا، وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ)). قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: يَعْنِي التَّشَهُّدَ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضوء نماز کی کنجی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے اور سلام پھیرنا اس کی تحلیل ہے (یعنی تکبیر تحریمہ سے تمام کام اور باتیں وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتے ہیں) اور ہر دو رکعتوں میں تو سلام کہہ۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس (سلام کہنے) سے مراد تشہد ہے۔

بَابُ صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَأَحْكَامِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ وَأَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نماز میں بھول جانے کی صورت اور احکام کا بیان، روایات کا اختلاف اور اس مسئلے کا بیان کہ نمازی کے آگے سے جو بھی چیز گزر جائے وہ نماز نہیں توڑتی

[۱۳۷۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ مسند أحمد: ۲۱۰۰۰

❷ صحیح البخاری: ۴٦۱، ۱۲۱۰، ۳۲۸٤۔صحیح مسلم: ۵٤۱۔مسند أحمد: ۷۹٦۹۔صحیح ابن حبان: ٦٤۱۹

ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيهِ: ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: ((لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ))، قَالَ: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟))، فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ. فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ: ثُمَّ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ، قَالَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. [1]

ہمیں سہ پہر کی دو نمازوں (یعنی) ظہر یا عصر میں سے کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھا کر ہی سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ لیے، ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر تھا (اور) آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ پھر لوگ جلدی سے نکلے اور وہ کہہ رہے تھے: نماز کم ہوگئی، نماز کم ہوگئی۔ لوگوں میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن وہ آپ ﷺ سے بات کرنے سے گھبرا رہے تھے۔ چنانچہ ایک صاحب کھڑے ہوئے جنہیں رسول اللہ ﷺ (پیار سے) ''ذوالیدین'' کہا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارے سے ''ہاں'' کہا، تو رسول اللہ ﷺ دوبارہ اپنے مقام (یعنی مصلیٰ امامت) پر آئے اور باقی دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر ''اللہ اکبر'' کہا اور اپنے (عام) سجدوں کے برابر، یا ان سے تھوڑا لمبا سجدہ کیا، پھر اُٹھے اور ''اللہ اکبر'' کہا۔ محمد (راوی) سے پوچھا گیا: پھر آپ نے سہو میں سلام پھیر دیا؟ تو انہوں نے کہا: مجھے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کردہ حدیث میں تو یہ الفاظ) یاد نہیں، البتہ مجھ تک سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان پہنچا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

۱۳۷۹ ...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس نے یہ حدیث روایت

[1] صحيح البخاري: ٧١٤، ١٢٢٨، ٧٢٥٠۔ صحيح مسلم: ٥٧٣ (٩٧)، (٩٨)۔ مسند أحمد: ٧٢٠١، ٧٣٧٤، ٧٣٧٦، ٧٨٢٠۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٤٩، ٢٢٥٣، ٢٢٥٤، ٢٢٥٥، ٢٢٥٦

بْـنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا أَيُّوبُ، بِإِسْنَادِهِ نَـحْـوَهُ. قَـالَ أَبُـو دَاوُدَ: وَكُـلُّ مَـنْ رَوَى هٰـذَا الْـحَـدِيـثَ، لَـمْ يَقُلْ: ((فَأَوْمِئُوا)) إِلَّا حَـمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

کی، اس نے فَـأَوْمَـئُوا کے الفاظ بیان نہیں کیے، سوائے حماد بن زید کے۔

[۱۳۸۰]...... حَـدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْـنِ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْـخَـوْلَانِـيُّ، نـا إِدْرِيـسُ بْـنُ يَـحْيَى أَبُو عَمْرٍو الْـمَـعْـرُوفُ بِالْخَوْلَانِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ صَـخْـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْـعَزِيزِ، يَقُولُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حِمَارٌ، فَقَالَ عَيَّاشُ بْـنُ أَبِـي رَبِـيـعَةَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ الـلّٰـهِ، فَـلَـمَّـا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَـالَ: ((مَنِ الْـمُسَبِّـحُ آنِـفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟))، قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ کے سامنے سے ایک گدھا گزر گیا۔ تو عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو پوچھا: ابھی سُبْحَانَ اللّٰهِ کون کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ گدھا نماز توڑ دیتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

[۱۳۸۱]...... حَـدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْـلُـولِ نا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْـحَـاقَ بْـنِ الْبُهْـلُـولِ، ثـنا جَدِّي، ح وَحَدَّثَنَا الْـحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ، ثـنـا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سَـالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، قَالُوا: ((لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ، وَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ)).

سالم بن عبداللہ اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جس قدر ہو سکے تم (آگے سے گزرنے والے کو) روکو۔

[۱۳۸۲]...... حَـدَّثَـنَـا إِبْـرَاهِيـمُ بْنُ حَـمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَحْـمَـدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِـي الْـوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

---

❶ السنن الکبرٰی للبیہقی: ۲/ ۲۷۷

❷ سنن أبی داود: ۷۱۹، ۷۲۰۔السنن الکبرٰی للبیہقی: ۲/ ۲۷۸

[١٣٨٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ، ثنا أَبُو الْيَمَان، ثنا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

[١٣٨٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

[١٣٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمَرْءِ امْرَأَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا حِمَارٌ، وَادْرَأْ مِنْ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا اسْتَطَعْتَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عورت، کتا اور گدھا آدمی کی نماز کو نہیں توڑتے (یعنی اگر ان میں سے کوئی آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی) البتہ جس قدر ہو سکے اپنے آگے سے (گزرنے والے کو) روکو۔

[١٣٨٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَارَ الْعَبَّاسَ فِي بَادِيَةٍ لَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ لَمْ يُؤَخَّرَا وَلَمْ يُزْجَرَا. ❷

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے ان کی بستی میں تشریف لائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، جبکہ آپ کے سامنے چھوٹی سی کتیا اور گدھا بیٹھا ہوا تھا، ان دونوں کو نہ تو اٹھایا گیا اور نہ جھڑکا گیا۔

[١٣٨٧]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ،

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

❶ صحيح مسلم: ٢٦٦ ـ سنن ابن ماجه: ٩٥٠ ـ مسند أحمد: ٧٩٨٣

❷ مسند أحمد: ١٧٩٧

ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ الْعَبَّاسَ، مِثْلَهُ.

[١٣٨٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْجَمَّالِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا، فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ لَنَا فَمَا نَهْنَهَهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی بستی میں تھے، تو آپ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، جبکہ آپ کے سامنے ہماری چھوٹی سی کتیا اور گدھا بیٹھے ہوئے تھے، لیکن آپ ﷺ نے نہ تو ان دونوں کو ڈانٹا اور نہ ہی انہیں وہاں سے اٹھایا۔

[١٣٨٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَبْرَشُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَأَتَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز کا کوئی معاملہ ذکر کیا۔ پھر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو ایسی حدیث نہ بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کسی کو (نماز میں رکعت کی) کمی کا شک پڑ جائے تو اسے نماز پڑھنی چاہیے، یہاں تک کہ وہ شک اضافے میں ہو جائے (یعنی اسے یہ محسوس ہونے لگے کہ اب کمی نہیں رہی بلکہ شاید اضافہ ہو گیا ہو)۔

[١٣٩٠]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ، فَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً، وَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالثِّنْتَيْنِ

مکحول سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ زیادہ پڑھ لی ہے یا کم، تو اگر اس کو ایک اور دو رکعتوں کے بارے میں شک ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں ایک ہی بنائے (یعنی ایک رکعت سمجھ کر دوسری رکعت ادا کر لے) اگر اس کو تین یا دو رکعات کے بارے میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دو شمار کرے اور اگر اسے تین یا چار کے

❶ مسند أحمد: ١٦٥٦، ١٦٧٧، ١٦٨٩

فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ، وَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا، حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ)). وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ قُلْتُ: مَا سَأَلْتُهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

بارے میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں تین رکعتیں بنا لے (اور چوتھی پڑھ لے) یہاں تک کہ وہم اضافے کے بارے میں ہو جائے (یعنی کمی کا شک اس طرح زائل ہو جائے کہ اسے یہ وہم ہونے لگے کہ کوئی رکعت اضافی پڑھ لی ہے)۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے حسین بن عبداللہ نے پوچھا: کیا مکحول نے یہ حدیث آپ کو سنداً بیان کی ہے؟ میں نے کہا: میں نے ان سے پوچھا نہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے (یعنی مکحول نے) اس روایت کو کریب سے، انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

[۱۳۹۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۱۳۹۲]...... وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ الْعَنْبَرِيُّ يَنْزِلُ الرَّهَا، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَهٰى فِي ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَلْيُتِمَّ، فَإِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِنَ النُّقْصَانِ)).

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو تین یا چار رکعات کے بارے میں بھول ہوئی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پورا کرے (یعنی ایک رکعت اور پڑھ لے) کیونکہ اضافہ؛ کمی سے بہتر ہے۔

[۱۳۹۳]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَهٰى

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دو یا ایک کے بارے میں بھول ہو جائے تو اسے ان کو ایک ہی رکعت بنا لینا چاہیے (اور ایک اور رکعت پڑھ لے) جب اسے دو یا تین رکعات میں شک پڑ جائے تو اسے ان کو دو رکعات ہی شمار

أَحَدُكُمْ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوِ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً، وَإِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا اثْنَتَيْنِ، وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ وَلَا يَكُونَ فِي النُّقْصَانِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). ❶

کرنا چاہیے اور جب اسے تین یا چار رکعات کے بارے میں شک ہو تو اسے ان کو تین رکعات بنا لینا چاہیے، پھر جو باقی رہ گئی ہو اسے مکمل کر لے، یہاں تک کہ وہم؛ اضافے کے بارے میں ہو جائے اور کمی کا شک نہ رہے، پھر وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

[١٣٩٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہی بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس روز سہو کے دو سجدے کیے جس روز سلام پھیرنے کے بعد آپ کے پاس ذوالیدین آئے تھے۔ ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

[١٣٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، ثنا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذوالیدین (کے بتلانے کے) دن سلام کے بعد سجدہ کیا۔ یہ الفاظ احمد کے ہیں۔

[١٣٩٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذَالِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار رکعات، تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ اس کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس کی نماز پانچ رکعات ہو جائے گی تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے

❶ جامع الترمذي: ٣٩٨۔سنن ابن ماجه: ١٢٠٩۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٤

❷ سيأتي بعده، وقد سلف مطولاً برقم: ١٣٧٨

صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعًا أَرْغَمَتَا أَنْفَ الشَّيْطَانِ)). ❶

شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے (یعنی اسے رُسوا کر دیں گے)۔

[۱۳۹۷] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ)). زَادَ هٰذَا فِي حَدِيثِهِ: ((قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ))، وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ رِوَايَةِ مُوسَى بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے تین یا چار رکعات کے متعلق شک ہو جائے تو اسے ایک رکعت (مزید) پڑھ لینی چاہیے، یہاں تک کہ شک اضافے میں ہو جائے (یعنی اسے یہ شک ہونے لگے کہ شاید اس نے زیادہ رکعات پڑھ لی ہیں) پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس نے پانچ رکعات نماز پڑھ لی ہو گی تو یہ دو سجدے اس کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے پوری پڑھ لی ہو گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔ اس نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے۔
سلیمان بن بلال نے موسیٰ بن داؤد کی روایت سے اس کی موافقت کی۔

[۱۳۹۸] ..... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا كَانَتَا شَفْعًا لِصَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى تَمَامَ الْأَرْبَعِ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی یا چار۔ تو اسے چاہیے کہ وہ شک کو چھوڑ دے اور اس پر بنیاد رکھے جس پر اسے یقین ہو۔ پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے پوری چار رکعات نماز پڑھی ہو گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

---

❶ مسند أحمد: ۱۱٦۸۹، ۱۱۷۸۲، ۱۱۷۹٤، ۱۱۸۳۰۔صحيح ابن حبان: ۲٦٦۳، ۲٦٦٤، ۲٦٦۷، ۲٦٦۹

❷ صحيح مسلم: ۵۷۱۔سنن أبي داود: ۱۰۲٤۔مسند أحمد: ۱۱٦۸۹۔صحيح ابن حبان: ۲٦٦۳۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۲۲۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۳۳۱

[١٣٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَإِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ، وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے شک کو چھوڑ کر یقین کو اپنانا چاہیے۔ چنانچہ اگر اس کا یقین ہو کہ اس نے مکمل نماز پڑھی ہے (اور شک یہ ہو کہ شاید ایک اضافی پڑھ لی ہے) تو وہ دو سجدے کر لے، کیونکہ اگر تو اس کی نماز مکمل ہو گی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل بن جائیں گے، اور اگر اس کی نماز کم ہو گی تو یہ ایک رکعت اس کی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

[١٤٠٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ ابْنِ أَخِي أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى أَرْبَعًا أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، ثُمَّ لِيَقُمْ فَيُصَلِّي رَكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعًا وَقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تُشْفِعَانِ الْخَامِسَةَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی یا چار۔ تو اسے چاہیے کہ وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنیاد رکھ لے۔ پھر وہ اُٹھ کر ایک اور رکعت پڑھے، پھر بیٹھے بیٹھے ہی سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ سو اگر اس کی نماز چار رکعات ہو اور اس نے ایک رکعت اضافی پڑھ لی ہو تو یہ دو سجدے پانچویں رکعت کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس کی نماز تین رکعات ہو تو یہ چوتھی رکعت اس کی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

[١٤٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اگر اس کو یہ یقین ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ پوری ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ تشہد

❶ صحيح البخاري: ٨٣٠۔ صحيح مسلم: ٥٧٠

اللّٰہِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بِرَكْعَتِهَا وَسَجْدَتَيْهَا ، ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى ثَلَاثًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ)) .

پڑھے، جب وہ (تشہد سے) فارغ ہو جائے اور صرف اس کا سلام پھیرنا ہی باقی رہ جائے تو اسے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر وہ سلام پھیر دے۔ لیکن اگر اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہوگی تو اس نے جو ایک رکعت (بعد میں) پڑھی ہوگی وہ چوتھی رکعت بن جائے گی اور دو سجدے شیطان کی رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔ اور اگر اس نے چار رکعات نماز پڑھی ہوگی اور جو ایک رکعت (بعد میں) پڑھی ہوگی وہ پانچویں بن جائے تو وہ دو سجدوں کے ساتھ اس کو جفت بنا لے گا۔

[۱۴۰۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي ذُؤَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ ، ثنا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النُّقَبَاءِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ .

سیدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ، جو کہ بنو ساعدہ کے سرداروں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے۔

[۱۴۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ)) . [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے اضافی نماز پڑھ لی ہے یا کم، تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے، پھر سلام پھیر دے۔

بَابُ إِدْبَارِ الشَّيْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنے اور سلام پھیرنے سے سہو کے دو سجدے کرنے کا بیان

[۱۴۰۴]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالُوا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ ، ثنا عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان مسجد سے نکل جاتا ہے اور دوڑ لگا دیتا ہے، لیکن جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب مؤذن نماز کی اقامت کہتا ہے تو شیطان مسجد سے گوز مارتا ہوا نکل جاتا

[1] مسند أحمد: ۷۲۸۶، ۷۶۹٤، ۷۸۰۳، ۷۸۲۲۔صحیح ابن حبان: ۲٦۸۳

الطُّوسِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاصٌ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ، فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتَّى يَأْتِي الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ فِي صَلَاتِهِ، فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ لَا يَدْرِي أَزَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَإِذَا وَجَدَ ذَالِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ)). ❶

ہے، لیکن جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو وہ پھر واپس آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان آدمی نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے اور اس کے نفس کے درمیان داخل ہو جاتا ہے، جس وجہ سے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے اضافی نماز پڑھ لی ہے یا کم۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی صورت پائے تو اسے سلام پھیرنے سے پہلے ہی بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر وہ سلام پھیر دے۔

[۱۴۰۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار رکعات، تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر تو اس نے جو رکعت پڑھی ہے وہ پانچویں ہوئی تو وہ ان دو سجدوں کے ساتھ اسے جفت بنا لے گا اور اگر وہ چوتھی رکعت ہوئی تو دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

[۱۴۰۶]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيُتِمَّ حَتَّى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار، تو اسے (ایک رکعت مزید پڑھ کر اپنی نماز) مکمل کرنی چاہیے، یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز پڑھ لی ہے، پھر وہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس

❶ صحيح البخاري: ۱۲۳۱، ۳۲۸۵۔ صحيح مسلم: ۳۸۹ (۸۳)۔ مسند أحمد: ۱۰۷۶۹۔ صحيح ابن حبان: ۱۶

❷ سلف برقم: ۱۳۹۶

يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وِتْرًا كَانَتْ شَفْعًا لِصَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ شَفْعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)). ❶

کی نماز طاق ہوگی تو (یہ ایک رکعت) اس کی نماز کو جفت بنا دے گی اور اگر اس کی نماز جفت ہوگی تو یہ شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائے گی۔

[١٤٠٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوا: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِهِمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوسُ، فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتّٰى إِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي. وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا. ❷

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی تو وہ دو رکعات کے بعد اُٹھ کھڑے ہوئے، جبکہ انہیں بیٹھنا تھا۔ تو لوگوں نے انہیں ''سبحان اللہ'' کہہ کر یاد دلایا لیکن وہ نہ بیٹھے، یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے بیٹھے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔
نیشاپوریؒ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے یہی کیا تھا۔

بَابُ الْبِنَاءِ عَلٰى غَالِبِ الظَّنِّ
ظنِ غالب کو بنیاد بنانے کا بیان

[١٤٠٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: - فَلَا أَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا وَمَا ذَاكَ؟))، قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا، فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے زیادہ پڑھا دی تھی یا کم، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں، قبلہ کی طرف رُخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنے رُخِ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

❶ سلف برقم: ١٣٩٦
❷ مسند أحمد: ١٦٩١٧

الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ يُتِمُّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ)). ❶

یقیناً اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں نے تمہیں بتلا دینا تھا، لیکن میں صرف ایک بشر ہوں، مجھ سے بھی اسی طرح بھول ہو جاتی ہے جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرا دیا کرو، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو وہ درست بات کو تلاش کرے (یعنی وہ یہ تعین کرے کہ اسے یقین کس بات پر ہے) پھر وہ نماز مکمل کرے، پھر سلام پھیر دے، پھر دو سجدے کرے۔

[۱۴۰۹]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ درست بات کو تلاش کرے، پھر وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

[۱۴۱۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُو مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَالِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو صرف ایک بشر ہوں، مجھ سے بھی اسی طرح بھول ہو جاتی ہے جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا تم میں سے جس کسی کو بھی اپنی نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ اس بات کو دیکھے جو درست ہونے کے قریب تر ہے، پھر وہ اس پر (نماز کو) مکمل کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد سجودِ سہو کرنے کا بیان

[۱۴۱۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

❶ صحيح البخاري: ٤٠١، ٦٦٧١۔صحيح مسلم: ٥٧٢ (٨٩)، (٩٠)۔مسند أحمد: ٣٥٦٦، ٣٦٠٢، ٣٩٧٥، ٤١٧٤، ٤٢٣٧، ٤٣٤٨، ٤٤٣١۔صحيح ابن حبان: ٢٦٥٦، ٢٦٦٠، ٢٦٦٢، ٢٦٨١، ٢٦٨٢

وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ . ❶

[١٤١٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَالِكَ . ❷

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعت پڑھا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو سہو کے دو سجدے کیے، پھر اس کے بعد سلام پھیر دیا۔

بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُقْتَدِي سَهْوٌ وَعَلَيْهِ سَهْوُ الْإِمَامِ

مقتدی پر سہو نہیں ہوتا، البتہ امام کے بھولنے پر مقتدی کو بھی سجدے کرنا لازم ہوں گے

[١٤١٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتُمَ السَّقَطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَدِينِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ، فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلْفَهُ السَّهْوُ، وَإِنْ سَهَا مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَالْإِمَامُ كَافِيهِ)) ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہو اس پر سہو لازم نہیں آتا، لیکن اگر امام بھول جائے تو اس پر بھی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں پر بھی سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے، اور اگر وہ بھول جائے جو امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہو تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، بلکہ امام ہی اسے کفایت کر جاتا ہے۔

[١٤١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْعَبْسِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَهْوَ فِي وَثْبَةِ الصَّلَاةِ إِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ أَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز میں بیٹھنے کی حالت میں سہو نہیں ہوتا، ہاں البتہ بیٹھ کر اُٹھتے وقت یا قیام سے بیٹھتے وقت سہو ہو سکتا ہے۔

[١٤١٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے

---

❶ مسند أحمد: ٣٥٧٠، ٤٣٥٨

❷ صحيح البخاري: ٨٢٩، ١٢٢٤، ١٢٣٠ـ صحيح مسلم: ٥٧٠ (٨٥)، (٨٦)، (٨٧)ـ سنن أبي داود: ١٠٣٤، ١٠٣٥ـ جامع الترمذي: ٣٩١ـ سنن النسائي: ٣/ ١٩ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٦، ١٢٠٧

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٣٥٢

إِسْحَاقَ الْبُهْلُولُ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَاكَرَنِي عُمَرُ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ، فَأَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ)). ❶

میرے ساتھ نماز میں سہو کے مسئلے میں مذاکرہ کیا، تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو جائے تو اسے (مزید) نماز پڑھ لینی چاہیے، یہاں تک کہ اس کا شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

[١٤١٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكَرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا شَكَكْتَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتَّى تَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) ہم نماز پر مذاکرہ کر رہے تھے، تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تجھے (نماز میں) شک پڑ جائے تو (مزید) نماز پڑھ لیا کرو، یہاں تک کہ تمہیں یہ شک ہو جائے کہ زیادہ رکعات پڑھ لی ہیں۔

بَابُ الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّي وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَالتَّشَهُّدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

اپنے اندازے کو بنیاد بنانے، سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو اور اس سے قبل و بعد تشہد کا بیان

[١٤١٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا النُّفَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ، وَأَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ، وَاخْتَلَفُوا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تمہیں تین یا چار کے بارے میں شک پڑ جائے (یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟) اور تمہارا زیادہ گمان یہی ہو کہ تم نے چار رکعات پڑھی ہیں، تو (اس صورت میں جب) تم تشہد پڑھ لو تو پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرو، پھر اسی طرح تشہد پڑھو، پھر سلام پھیر دو۔

ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسے عبدالواحد بن زیاد نے خصیف سے روایت کیا اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا، اور سفیان، شریک اور اسرائیل نے عبدالواحد کی موافقت کی ہے جبکہ انہوں

❶ سلف برقم: ١٣٨٩

فِي مَتْنِهِ. ❶

نے اس کے متن میں اختلاف کیا ہے۔

بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْقُعُودِ قَبْلَ اسْتِتْمَامِ الْقِيَامِ

مکمل کھڑے ہونے سے پہلے ہی بیٹھ جانے کا بیان

[١٤١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا جَابِرٌ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام دو رکعتوں کے بعد (تشہد میں بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے، پھر اگر اسے مکمل کھڑے ہونے سے پہلے یاد آ جائے (کہ اس نے تو بیٹھنا تھا) تو اسے چاہیے کہ وہ (اسی وقت) بیٹھ جائے اور اگر وہ پورا کھڑا ہو جائے تو پھر وہ مت بیٹھے اور (آخر میں) سہو کے دو سجدے کر لے۔

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ، وَمُؤَمَّلٌ وَغَيْرُهُمَا، عَنِ الثَّوْرِيِّ. ❷

اسی طرح فریابی اور مؤمل وغیرہ نے اسے امام ثوری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

[١٤١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو شک پڑ جائے اور وہ دو رکعتیں پڑھ کر اگر مکمل کھڑا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہی رہے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے، اور اگر وہ مکمل کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے، اس صورت میں اس پر سہو لازم نہیں آئے گا۔

[١٤٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ لِرَأْيِهِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَجَابِرٌ عِنْدِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي حَدِيثِهِ وَرَأْيِهِ.

ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا، انہوں نے جابر کی حدیث کے بارے میں کلام نہیں کی بلکہ انہوں نے تو صرف اس میں ان کی رائے پر کلام کی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک جابر نہ تو اپنی حدیث کے بارے میں قوی ہے اور نہ ہی اپنی رائے میں۔

❶ سنن أبي داود: ١٠٢٨ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥١٨ ـ مسند أحمد: ٤٠٧٥

❷ سنن أبي داود: ١٠٣٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٤٣ ـ مسند أحمد: ١٨٢١٦، ١٨٢٢٢

بَابُ: تَحْلِيلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ

نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے

[١٤٢١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَّانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَإِحْرَامُهَا وَإِحْلَالُهَا. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے، اس کی تحریم "اللہ اکبر" کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ (تحریم سے مراد یہ ہے کہ بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو نماز کے علاوہ دیگر کام اور باتیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں اور تحلیل سے مراد یہ ہے کہ جو امور نماز شروع کرتے وقت اس پر حرام ہو جاتے ہیں وہ سلام پھیرنے کے بعد سب حلال ہو جاتے ہیں)۔
عبیداللہ نے تحریم اور تحلیل کی جگہ اِحرام اور اِحلال کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

بَابُ مَنْ أَحْدَثَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ أَوْ أَحْدَثَ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

اس بات کا بیان کہ جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہی ہوتی ہے

[١٤٢٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيُّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ أَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ)). عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام رکعت کے آخر میں بیٹھ جائے، پھر اس کے پیچھے (نماز پڑھنے والا کوئی آدمی) امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔
عبدالرحمان بن زیاد ضعیف راوی ہے، اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[١٤٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى الْإِمَامُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام نماز مکمل کر کے (تشہد میں) بیٹھ جائے اور وہ سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے اور جو شخص اس کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہوتا ہے وہ بھی اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے۔

❶ سلف برقم: ١٣٥٩

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٧٤

الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ)).

[١٤٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا يُوسُفُ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ الْإِمَامُ بَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ وَاسْتَوَى جَالِسًا تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنِ ائْتَمَّ بِهِ مِمَّنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلَاةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آخری سجدے کے بعد اپنا سر اُٹھائے اور برابر ہو کر بیٹھ جائے، تو اس کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے اور اس کے پیچھے والے ان لوگوں کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے جنہوں نے اس کی اقتدا کی اور نماز کے اوّل حصے میں شامل ہوئے۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

ایسے مریض کی نماز کا بیان جو کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان

[١٤٢٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ)). [1]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی، تو میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، لیکن اگر تم میں استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، لیکن اگر اس کی بھی تم استطاعت نہ رکھو تو پہلو کے بل (یعنی لیٹ کر) پڑھ لیا کرو۔

[١٤٢٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ عَبْدَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے عبدان اور ابن المبارک کے واسطے سے ابراہیم بن طہمان سے روایت کیا ہے۔

[1] صحيح البخاري: ١١١٧ ـ سنن أبي داود: ٩٥٢ ـ جامع الترمذي: ٣٧٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٢٣ ـ مسند أحمد: ١٩٨١٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٦٩٣

[١٤٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا وَكِيعٌ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ لِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ناسور کی بیماری تھی، تو میں نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، لیکن اگر تم میں استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، لیکن اگر اس کی بھی تم استطاعت نہ رکھو تو پہلو کے بل (یعنی لیٹ کر) پڑھ لیا کرو۔

[١٤٢٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، بِهٰذَا، أَوْ قَالَ: الْبَاسُورُ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یا راوی نے (اس میں ناسور کی جگہ) باسور کا لفظ بیان کیا ہے۔

[١٤٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا ابْنُ الرَّمَّاحِ قَاضِي بَلْخَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ الْعَتَكِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: انْتَهَيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى مَضِيقٍ، السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِنَا وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلِنَا، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ بِغَيْرِ أَذَانٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِنَا عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ عَلٰى رَوَاحِلِنَا، وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ. [1]

سیدنا یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک تنگ جگہ پر پہنچے، اوپر سے آسمان برس پڑا اور ہمارے نیچے کیچڑ ہو گیا، اور نماز کا وقت بھی آن پہنچا۔ تو مؤذن نے اذان اور اقامت کہی، یا بغیر اذان کے ہی اقامت کہہ دی، پھر نبی ﷺ آگے بڑھے اور اپنی سواری پر ہی ہمیں نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے اپنی سواریوں پر ہی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اپنے سجدوں کو اپنے رکوع سے جھکا کر کیا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا

نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب اور اس کا حکم

[١٤٣٠]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلّٰى، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلٰى قَائِدٍ يُلَائِمُنِي

سیدنا ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ (جو کہ نابینا صحابی تھے) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں قائد (یعنی راستہ دکھانے والا) نہیں رکھ سکتا کہ جو مجھے ہر وقت میسر رہے، اور میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان میں نہریں اور درخت بھی آتے ہیں، تو کیا مجھے اتنی گنجائش مل سکتی ہے کہ میں اپنے گھر میں

[1] جامع الترمذي: ٤١١ ـ مسند أحمد: ١٧٥٧٣

فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسْعُنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، قَالَ: ((أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأْتِهَا)). ❶

نماز پڑھ لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اقامت (اذان) سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز پڑھنے (مسجد میں ہی) آؤ۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا

نماز کا وقت گزر جانے پر اس کی قضاء کا بیان اور جو شخص نماز کے وقت میں ہی پڑھنا شروع کرے لیکن اس کی نماز مکمل ہونے سے پہلے اس نماز کا وقت ختم ہو جائے

[١٤٣١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلُّوا صَلَاةَ الْغَدَاةِ. ❷

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ سو گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے اذان کہی، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور دو رکعت نماز پڑھائی، پھر لوگوں نے بھی صبح کی نماز ادا کی۔

[١٤٣٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُذْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی ایک رکعت نماز پڑھ لے، پھر سورج طلوع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

[١٤٣٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي خِلَاسٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((يُتِمُّ صَلَاتَهُ)). ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے صبح کی نماز کی ابھی ایک رکعت پڑھی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے تو) وہ اپنی نماز مکمل کرے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٦٥٣ـسنن أبي داود: ٥٥٢ـسنن النسائي: ٢/ ١٠٩ـمسند أحمد: ١٥٤٩٠، ١٥٤٩١ـصحيح ابن حبان: ٢٠٦٣ـالمعجم الأوسط للطبراني: ٣٧٣٨ـشرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٠٨٧، ٥٠٨٨

❷ صحيح ابن خزيمة: ٩٩٨

❸ معرفة السنن والآثار: ٣/ ٤١٩

❹ مسند أحمد: ٧٢١٦، ١٠٣٣٩، ١٠٣٥٩

[١٤٣٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ ، ثنا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلَاسٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے، تو اسے اپنی نماز مکمل کرنی چاہیے۔

[١٤٣٥]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ ، ثنا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا هَمَّامٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی ایک رکعت نماز پڑھ لی، پھر سورج طلوع ہو گیا، تو اسے صبح کی نماز (مکمل) پڑھ لینی چاہیے۔

[١٤٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ ، ثنا أَبُو بَدْرٍ الْغُبَرِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثنا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

[١٤٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ الْأَسْكَافِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ . ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ لوگ سو گئے اور سورج کی تپش سے بیدار ہوئے، لوگ تب تک رُکے رہے جب تک کہ سورج صاف واضح نہ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی، پھر آپ ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو سُنتیں ادا کیں، پھر مؤذن نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔

❶ مسند أحمد: ٨٠٥٦، ٨٥٧٠، ١٠٧٥١۔صحيح ابن حبان: ١٥٨١

❷ مسند أحمد: ١٩٨٧٢۔صحيح ابن حبان: ١٤٦١، ٢٦٥٠۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٤۔صحيح ابن خزيمة: ٩٩٤

[١٤٣٨]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنِمْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى إِذَا أَمْكَنَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَّيْنَا.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نمازِ فجر سے سوئے ہی رہ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی، پھر ہم نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں، یہاں تک کہ جب ہمیں نماز پڑھنا ممکن ہوا تو ہم نے نماز پڑھ لی۔

[١٤٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟))، قَالَ: لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. ❶

یحییٰ بن سعید اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اور نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ نبی ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: یہ دو رکعتیں کون سی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ فجر سے پہلے نہیں پڑھی تھیں۔ تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔

[١٤٤٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، يُحَدِّثُنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَيْسٌ هٰذَا هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. ❷

سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا (تم نے) صبح کی نماز دو مرتبہ (پڑھی ہے)؟ آدمی نے کہا: میں نے وہ دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں جو ان دو (فرض) رکعات سے پہلے ہوتی ہیں، چنانچہ میں نے اب وہی پڑھی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر خاموش رہے۔
سیدنا قیس رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں۔

[١٤٤١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے کے سفر میں تھے، جب سحری کا

❶ صحيح ابن حبان: ١٥٦٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٦٧ـ جامع الترمذي: ٤٢٢ـ سنن ابن ماجه: ١١٥٤ـ مسند أحمد: ٢٣٧٦٠ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٢٣٩ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٤٨٣

عُبَادَةَ، ثنا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ أَوْ قَالَ: فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى أَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَقْضِيهِمَا لِوَقْتِهِمَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ لَهُمْ ﷺ: ((أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟)). ❶

آخری پہر ہوا تو ہم ستانے کے لیے لیٹ گئے، پھر (ایسا سوئے کہ) ہماری آنکھ ہی نہیں کھلی، اور ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا، ہم میں سے ایک آدمی گھبراہٹ اور پریشانی کی وجہ سے جلدی سے اُٹھ بیٹھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا تو ہم نے کوچ کیا، پھر تب تک چلتے رہے جب تک کہ سورج بلند نہ ہو گیا، پھر لوگوں نے قضائے حاجت کی، پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، چنانچہ ہم نے دو رکعات (سنتیں) پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ہم کل ان دو رکعات کے وقت میں اس کی قضاء نہ پڑھ لیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع فرمایا ہے اور کیا وہ خود اسے تم سے قبول کر لے گا؟

[١٤٤٢]...... قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمِيضَأَةِ بِطُولِهِ وَقَالَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا)). ❷

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر راوی نے وضوء کے مِیضَأَة (برتن) والی لمبی حدیث بیان کی اور اس میں (یہ الفاظ) بیان کیے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً نیند (آ جانے) میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں، بلکہ کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آ جانے تک نماز نہیں پڑھی، جو اس طرح (نیند) کرے تو جب اس کے لیے جاگے تو یہ نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دن آئے تو اس کے وقت پر اسے ادا کرے۔

[١٤٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ،

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا سے متعلقہ تمہارا کوئی معاملہ ہے تو یہ تمہارا مسئلہ ہے اور اگر دین سے متعلقہ تمہارا کوئی معاملہ ہے تو وہ میری طرف

❶ سلف برقم: ١٤٣٧

❷ صحيح مسلم: ٦٨١ ـ مسند أحمد: ٢٢٥٤٦ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٦٠

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ أَمْرُ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَمْرُ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ))، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ: ((لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ، فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَصَلُّوهَا وَمِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا)).

ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیند (آ جانے) میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی تو بیداری (کے باوجود نماز کو مؤخر کرنے) میں ہے، لہٰذا جب ایسی صورت ہو تو یہ نماز پڑھ لیا کرو اور اگلے روز اس کے وقت پر پڑھا کرو۔

[۱۴۴۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ، ثنا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ)). قَالَ: فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِي: يَا فَتَى احْفَظْهَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس لوگوں کا نماز کے وقت سوئے رہنے کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیند (آ جانے) میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی تو بیداری میں ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز (پڑھنا) بھول جائے یا نماز کے وقت میں سویا رہ جائے تو اسے چاہیے کہ جب اسے یاد آ جائے تب نماز پڑھ لے، اور اگلے روز اس کے (مقررہ) وقت پر پڑھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! جو حدیث تو بیان کر رہا ہے اس کو یاد رکھنا، کیونکہ بلاشبہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[۱۴۴۵]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، قُلْنَا: أَلَا نُصَلِّيهَا فِي غَدٍ؟ قَالَ: ((يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الرِّبَا وَيَأْخُذُهُ)). ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسی قصہ کے مثل مروی ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) ہم نے کہا: کیا ہم کل یہ نماز نہ پڑھ لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں سود سے منع کرتا ہے اور وہ خود اسے وصول کر لے گا؟

[۱۴۴۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ: ((يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی (گزشتہ) حدیث ہی بیان کرتے ہیں، اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں سود سے منع کرتا ہے اور (کیا) وہ خود اسے تم سے قبول کر لے گا؟

---

❶ سلف برقم: ۱۴۳۷

❷ سلف برقم: ۱۴۳۷

بَابُ قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِي تُقْصَرُ فِي مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَقَدْرِ الْمُدَّةِ

اس مسافت کی مقدار کا بیان جس میں نماز قصر پڑھی جا سکتی ہے اور کتنی مدت تک؟

[١٤٤٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَهْلَ مَكَّةَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ فِي أَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عَسْفَانَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم چار بُرد سے کم فاصلے پر نماز کو قصر مت کیا کرو۔ مکہ سے عسفان تک (چار بُرد کا فاصلہ بنتا ہے۔ ایک بُرد چار فرسخ کے برابر ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کے مساوی ہوتا ہے، تو چار بُرد سے مراد سولہ میل کا فاصلہ ہوا)۔

[١٤٤٨]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَا: ثنا لُوَيْنٌ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرْنَا، وَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو ہم نے سترہ دن قیام کیا (اور) نماز کو قصر کرتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم سفر کرتے اور سترہ دن تک قیام کرتے تو قصر کرتے تھے اور جب ہم (اس سے) زیادہ قیام کرتے تو مکمل نماز پڑھتے تھے۔

[١٤٤٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ، فَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں سترہ دن قیام کیا تو ہم قصر نماز پڑھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم سترہ دن تک قصر کرتے تھے، لیکن جب زیادہ دن قیام کرتے تو مکمل پڑھتے تھے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان

[١٤٥٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ

❶ الموطأ لإمام مالك: ٣٨٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٣٠ ـ مسند أحمد: ١٩٥٨، ٢٧٥٨، ٢٨٨٣، ٢٨٨٤ ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٥٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٥١

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: كَانَ إِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ، وَإِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا لَمْ تَحِنْ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

قَالَ الشَّيْخُ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ، عَنْ كُرَيْبٍ وَحْدَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ أَوَّلًا مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْهُ، ثُمَّ لَقِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَحَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَ يُحَدِّثُ بِهِ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيعًا كَرِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ، وَمَرَّةً عَنْ كُرَيْبٍ وَحْدَهُ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ، وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، وَمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَحْدَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، وَتَصِحُّ الْأَقَاوِيلُ كُلُّهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. [1]

ﷺ کی دورانِ سفر نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کے پڑاؤ کی جگہ میں اگر سورج اپنی جگہ سے ڈھلنا شروع ہو جاتا تو آپ سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرما لیتے، اور اگر پڑاؤ کے موقع پر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنا سفر جاری رکھتے اور جب عصر کا وقت آ تا تو پڑاؤ کرتے اور ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھتے، اسی طرح اگر مغرب کا وقت پڑاؤ میں ہی ہو جاتا تو اسی وقت مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیتے؛ ورنہ سفر جاری رکھتے اور عشاء کا وقت ہو جانے پر پڑاؤ کرتے اور مغرب وعشاء کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو حجاج نے ابن جریج سے روایت کیا، انہوں نے کہا: مجھے حسین نے خبر دی، انہوں نے اکیلے کریب سے روایت کیا اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اس کو عثمان بن عمر نے ابن جریج سے، انہوں نے حسین سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اسے عبدالمجید نے بھی ابن جریج سے روایت کیا ہے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے حسین سے، انہوں نے کریب سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ احتمال ہے کہ ابن جریج نے پہلے ہشام بن عروہ سے یہ روایت سنی ہو اور انہوں نے حسین سے روایت کی ہو، جیسا کہ عبدالمجید کا ان کے حوالے سے قول ہے، پھر ابن جریج کی ملاقات حسین سے ہوئی ہو اور انہوں نے ان سے یہ روایت سنی ہو، جیسا کہ عبدالرزاق کا ابن جریج سے روایت کردہ قول ہے کہ مجھے حسین نے بیان کیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ حسین نے یہ روایت عکرمہ اور کریب (دونوں سے) اکٹھے سنی ہو اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ اسے ایک مرتبہ ان دونوں

[1] مسند أحمد: ٣٤٨٠

سے بیان کیا کرتے تھے، جیسا کہ عبدالرزاق کی ان سے روایت ہے، اور ایک مرتبہ وہ صرف کریب سے روایت کرتے تھے، جیسا کہ حجاج اور ابن ابی رواد کا قول ہے۔ اور ایک مرتبہ وہ اکیلے عکرمہ سے روایت کیا کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ جیسا کہ عثمان بن عمرو کا قول ہے۔ یہ تمام باتیں ہی درست ہیں۔ واللہ اعلم

[١٤٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ أَخَّرَهُمَا حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سورج ڈھل جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھ لیتے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر لیتے تو ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ انہیں عصر کے وقت میں ادا فرماتے۔

[١٤٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَدْرٍ الدُّورِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا فَزَالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ لِوَقْتِهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو آپ کوچ نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لیتے، اور جب آپ ﷺ سورج ڈھلنے سے قبل ہی کوچ فرما لیتے تو پھر ہر نماز کو اس کے وقت پر ہی ادا فرماتے۔

[١٤٥٣]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ يَجْمَعُ بَيْنَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس وقت کوچ فرماتے کہ جس وقت سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ ظہر اور عصر کو جمع فرما لیتے تھے اور جب آپ اس سے پہلے کوچ کر لیتے تو اسے عصر کے وقت تک مؤخر کر لیتے تھے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ سلف برقم: ١٤٥٠

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذَالِكَ أَخَّرَ ذَالِكَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ. ❶

[١٤٥٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دورانِ سفر ظہر اور عصر کو اکٹھے ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ عصر کا اوّل وقت آ جاتا۔

[١٤٥٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى تَزِيغَ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر لیتے تو تب تک چلتے رہتے جب تک کہ عصر کا وقت نہ ہو جاتا، پھر آپ پڑاؤ کرتے اور ان دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا فرماتے، اور جب آپ کوچ نہ فرماتے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، تو آپ ظہر کی نماز پڑھتے، پھر روانہ ہوتے۔

[١٤٥٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْعَصَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا مُفَضَّلٌ، وَاللَّيْثُ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کا اوّل وقت آ جاتا، پھر آپ ان دونوں کو اکٹھے ادا فرما لیتے۔

[١٤٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْعُذْرِيُّ بِبَيْرُوتَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ سے آ رہے تھے تو انہیں (ان کی بیوی) صفیہ بنت ابی عبید (کے سخت بیمار ہونے) کی اطلاع ملی تو انہوں نے سفر تیز کر دیا۔ جب سورج غروب ہوا تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے ان سے کہا: نماز کا

❶ سلف برقم: ١٤٥٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٦٢۔ مسند أحمد: ١٣٥٨٤، ١٣٧٩٩۔ صحيح ابن حبان: ١٤٥٦، ١٥٩٢

صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: الصَّلَاةُ ، فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ، فَقَالَ لِلَّذِي قَالَ لَهُ الصَّلَاةُ: إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هٰذَا عِلْمًا لَا أَعْلَمُهُ ، فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، وَكَانَ لَا يُنَادِي لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ - وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ - وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا جَمَعَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ أَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ السُّبْحَةُ فِي السَّفَرِ ، وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصْنَعُ ذَالِكَ . ❶

وقت ہو گیا ہے۔ لیکن وہ خاموش رہے، پھر آپ کچھ دیر چلے تو آپ کے ساتھی نے آپ سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ لیکن آپ (اس بار بھی) خاموش رہے۔ پھر اس آدمی نے کہ جس نے آپ کو نماز کا کہا تھا، (اپنے آپ سے) کہا: یقیناً اس بارے میں آپ کے علم میں ایسی کوئی بات ہے جسے میں نہیں جانتا۔ پھر آپ چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق غائب ہو گئی تو اس کے کچھ ہی وقت بعد آپ نے پڑاؤ کیا اور نماز کی اقامت کہی۔ آپ سفر میں نماز کی اذان نہیں کہا کرتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور مغرب وعشاء دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا تھا تو شفق غائب ہونے کے کچھ ہی وقت بعد مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے اور آپ ﷺ دورانِ سفر اپنی سواری کی پیٹھ پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ سواری آپ کا جدھر بھی رُخ کر دیتی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[١٤٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ ، ثنا عَمِّي ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَخِيهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ: أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَبَرٌ مِنْ صَفِيَّةَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، وَقَالَ: بَعْدَ أَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ . تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ .

سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب صفیہ (کی بیماری) کی اطلاع ملی تو انہوں نے سفر تیز کر دیا، پھر انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا، اور (اس میں یہ الفاظ) بیان کیے کہ شفق کے غائب ہونے کے کچھ وقت بعد۔ ابن وہب نے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٤٥٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا أَبِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ أَخَّرَ الظُّهْرَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اس وقت کوچ فرماتے تھے کہ جس وقت سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرما لیتے اور جب جلدی چل پڑتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے اور عصر میں جلدی کر لیتے، پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرما لیتے۔

❶ مسند أحمد: ٤٤٧٢ ، ٤٥٣١ ، ٥٣٠٥ ، ٥١٢٠ ، ٥١٦٣ ، ٥٤٧٨ ، ٥٥١٦ ، ٥٧٩١ ، ٥٨٣٨ ، ٦٣٧٥ ۔صحیح ابن حبان: ١٤٥٥

وَعَجَّلَ الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا . ❶

[١٤٦٠] ...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ بَعْدُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ أَحَدُهُمْ فِي حَدِيثِهِ: إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔
سفیانؒ نے یحییٰ بن سعید کی حدیث میں اس کے بعد یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ چوتھائی رات تک۔ ابن صاعد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ایک راوی نے بیان کیا: چوتھائی رات تک۔

[١٤٦١] ...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ قَوْلِ النَّيْسَابُورِيِّ . ❸

اختلافِ سند کے ساتھ پچھلی حدیث کے ہی موافق ہے۔

[١٤٦٢] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِنْ تَرَحَّلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَالِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں تھے تو آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل گیا، چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔ اگر آپ سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تھے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کے لیے پڑاؤ کرتے، اور مغرب میں بھی اسی کے مثل ہوتا، (یعنی) اگر آپ ﷺ کے کوچ فرمانے سے قبل ہی سورج غائب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر آپ سورج کے غائب ہونے سے پہلے کوچ کر لیتے تو آپ مغرب کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ آپ عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے، پھر آپ ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔

❶ مسند أحمد: ١١٤٣
❷ سلف برقم: ١٤٥٧
❸ سلف برقم: ١٤٥٧

لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا . ❶

[١٤٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: الْمُفَضَّلَ بْنَ فَضَالَةَ

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی کے مثل ہے، البتہ اس میں مفضل بن فضالہ راوی کا ذکر نہیں ہے۔

[١٤٦٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا قُتَيْبَةُ . ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں تھے تو جب آپ نے سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کیا تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیا، یہاں تک کہ آپ نے دونوں نمازیں عصر کے وقت میں جمع کر لیں، پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا کیا۔ جب آپ سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھ کر سفر شروع کرتے۔ جب آپ مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے اور جب آپ مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں جلدی کر لیتے اور اسے مغرب کے ساتھ ہی ادا فرما لیتے۔

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف قتیبہ نے ہی روایت کیا ہے۔

[١٤٦٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْأَعْيُنُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، بِهٰذَا مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٤٦٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اسْتُصْرِخَ عَلَى

نافع بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (ان کی بیوی) صفیہ (کے سخت بیمار ہونے) کی اطلاع ملی اور وہ محوِ سفر تھے، تو انہوں نے سفر شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہیں کہا گیا کہ نماز کا وقت ہو گیا

❶ مسند أحمد: ٢١٩٩٧۔صحيح ابن حبان: ١٤٥٨، ١٥٩١، ١٥٩٣، ١٥٩٥

❷ سنن أبي داود: ١٢٢٠۔جامع الترمذي: ٥٥٣۔مسند أحمد: ٢٢٠٩٤۔صحيح ابن حبان: ١٤٥٨۔السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٦٣

صَفِيَّةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، قِيلَ لَهُ: الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ يَغِيبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هٰكَذَا. ❶

ہے۔ لیکن وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے قریب وقت ہوا تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز ادا کی، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی ضروری کام درپیش ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

[١٤٦٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا، وَقَالَ: حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ نافع اور عبداللہ بن واقد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی بیان کرتے ہیں، اور انہوں نے کہا کہ جب شفق غائب ہونے سے پہلے کا وقت ہوا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی، پھر آپ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کرتے تھے جیسے میں نے کیا۔

[١٤٦٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَيَنْزِلُ مَنْزِلًا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا، وَذَالِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ وَمَضَى كَمَا هُوَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ

نافع بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا، آپ اپنی زمین پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے، (راستے میں) آپ نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: (آپ کی بیوی) صفیہ بنت ابی عبید کی حالت بہت خراب ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ آپ کے پہنچنے تک وہ زندہ رہیں گی۔ یہ عصر کے بعد کی بات ہے۔ تو آپ جلدی سے نکلے اور آپ کے ساتھ ایک قریشی تھا۔ ہم تب تک چلتے رہے جب تک کہ سورج غائب نہ ہوگیا، اور مجھے اپنے صاحب (یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ نماز کے بہت پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ لیکن انہوں نے میری طرف توجہ نہ دی اور جیسے جا رہے تھے

❶ سلف برقم: ١٤٥٧

❷ سلف برقم: ١٤٥٧

أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا. ❶

ویسے ہی چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر نماز کی اقامت کہی جبکہ شفق چھپ چکی تھی، اور ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی کام جلدی میں ڈال دیتا تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

[١٤٦٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٤٧٠]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِينَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ صَفِيَّةَ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ فَكَانَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا كَانَ ذَالِكَ اللَّيْلَةَ ظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ: الصَّلَاةُ، فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى، وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❸

نافع بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے، یہاں تک کہ جب ہم راستے میں ہی تھے تو آپ کو آپ کی بیوی کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی، تو آپ نے سفر تیز کر دیا۔ آپ کا عمل یہ ہوتا تھا کہ جب سورج غائب ہو جاتا تو اُتر کر مغرب کی نماز پڑھتے تھے، لیکن اس رات ہمیں یوں لگا کہ جیسے آپ نماز بھول گئے ہیں، چنانچہ ہم نے آپ سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ لیکن آپ چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوئی تو آپ نے پڑاؤ کیا اور نماز پڑھی۔ اتنے میں شفق غروب ہو چکی تھی، پھر آپ اُٹھے اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَصِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ

سفر میں نماز کی صورت، بلا عذر دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان اور کشتی میں نماز پڑھنے کا طریقہ

[١٤٧١]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

❶ سلف برقم: ١٤٥٧

❷ سلف برقم: ١٤٥٧

❸ سلف برقم: ١٤٥٧

دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ. ❶

[۱۴۷۲]...... حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ ثَقِيفٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا إِلَّا أَنْ يَخْشَى الْغَرَقَ. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: يَعْنِي فِي السَّفِينَةِ، فِيهِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں، سوائے اس صورت کے کہ انہیں ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: یعنی کشتی میں۔
اس (روایت کی سند) میں ایک آدمی مجہول ہے۔

[۱۴۷۳]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ الْكَلْبِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْحَبَشَةِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ؟ قَالَ: ((صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)). حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف بھیجا، تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کشتی میں کیسے نماز پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا، سوائے اس صورت کے کہ تجھے ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔
حسین بن علوان متروک راوی ہے۔

[۱۴۷۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا بِشْرُ بْنُ فَافَا، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ، قَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، سوائے اس کے کہ تجھے ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔

[۱۴۷۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے دو نمازیں اکٹھی ادا کیں تو اس نے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔
یہ حنش راوی ابوعلی الرحبی ہے، جو کہ متروک ہے۔

❶ سیأتی برقم: ۱۴۷۳

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۷۵ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۳/ ۱۵۵

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)). حَنَشٌ هٰذَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

سفر میں نفل نماز پڑھنے اور سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں قبلہ کی طرف رُخ کرنے کا بیان

[١٤٧٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، نا أَبِي، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا رِبْعِيُّ بْنُ الْجَارُودِ الْهُذَلِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ لِلصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تھے اور نفل نماز پڑھنا چاہتے تھے تو اپنی اونٹنی کا رُخ قبلے کی طرف کرتے اور تکبیر کہہ (کر نماز شروع کر) دیتے۔

[١٤٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب محوِ سفر ہوتے تھے اور اپنی سواری پر نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو قبلہ کی طرف رُخ کرتے اور تکبیر کہتے، پھر جس طرف بھی سواری آپ کا منہ کر دیتی اسی طرف آپ نماز پڑھتے رہتے۔

[١٤٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تھے اور (دورانِ سفر) نفل نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی اونٹنی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے اور تکبیر کہتے، پھر آپ نماز پڑھتے، خواہ آپ کی سواری جس طرف بھی آپ کا منہ کر دیتی۔

[١٤٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک

❶ جامع الترمذی: ١٨٨ ـ مسند أبی یعلی الموصلی: ٢٧٥١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥ ـ السنن الكبرى للبيهقی: ٣/ ١٦٩

❷ صحيح البخاری: ١١٠٠ ـ صحيح مسلم: ٧٠٢ (٤١) ـ سنن أبی داود: ١٢٢٥ ـ سنن النسائی: ٢/ ٦٠ ـ مسند أحمد: ١٣١٠٩

الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَتِكَ؟))، قُلْتُ: صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)). ❶

ضروری کام بھیجا، جب میں آپ کے پاس واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر سوار تھے۔ میں نے آپ کو سلام کہا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، اور (جب) میں نے آپ ﷺ کو رکوع وسجود کرتے دیکھا تو میں آپ سے ایک طرف کو ہٹ گیا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کام کا کیا بنا؟ میں نے بتلایا کہ میں نے ایسے ایسے کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سلام کا جواب دینے میں مجھے صرف یہ بات مانع ہوتی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَأْمُومِينَ

مریض امام کی نماز کا بیان جب وہ مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے

[١٤٨٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدِ اشْتَكَى عِرْقَ النِّسَاءِ وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا فَنَجْلِسُ، فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو ''عرق النساء'' کی بیماری لاحق ہوگئی اور وہ ہمارے امام تھے، وہ ہماری طرف نکلا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ہمیں اشارہ کرتے کہ بیٹھ جاؤ، چنانچہ ہم بیٹھ جاتے، تو وہ ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ (عرق النساء سے مراد ران سے شروع ہونے والا جوڑوں کا درد ہے)۔

[١٤٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَوْلَاةِ السَّائِبِ، عَنْ عَائِشَةَ وَرَفَعَتْهُ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ إِلَّا الْمُتَرَبِّعَ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً بیان کرتی ہیں (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا:) بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا اجر ملتا ہے، سوائے چارزانو بیٹھ کر پڑھنے والے کے۔

[١٤٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو

---

❶ صحيح البخاري: ١٠٩٤۔صحيح مسلم: ٥٤٠ (٣٨)۔سنن أبي داود: ١٢٢٧۔جامع الترمذي: ٣٥١۔مسند أحمد: ١٤١٥٦، ١٤٣٤٥، ١٤٥٥٥، ١٤٥٨٨، ١٤٦٢٢، ١٤٦٤٢، ١٤٧٨٨، ١٤٩٠٧، ١٥٠٦١، ١٥١٧٥۔صحيح ابن حبان: ٢٥٢٤، ٢٥٢٥

❷ مسند أحمد: ٢٤٣٢٥

بِـمَـكَّةَ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، ثنا هَارُونُ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْـنِ غِيَـاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُـصَلِّي مُتَرَبِّعًا. ❶

چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

[١٤٨٣]...... حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْـنُ سَـلَـمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُـصَلِّـيَ بِـالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خِفَّةً فَـجَـاءَ فَـقَـعَـدَ إِلَـى جَـنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ خفت محسوس کی تو آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کرائی، جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کرائی۔

[١٤٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَـامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الْأَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِـالنَّاسِ))، وَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِـفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْـنَ رَجُـلَيْـنِ فَتَـأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْكَ مَكَانَكَ فَـجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَقَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ مِنَ السُّورَةِ. ❸

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرض کی حالت میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اور (جب) نبی ﷺ نے خفت محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے نکلے (اور مسجد میں تشریف لے آئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہیں۔ پھر آپ ﷺ آئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور سورت کی اسی جگہ سے قرأت شروع کر دی جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔

[١٤٨٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ حَـرْبٍ، ثـنا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر بالکل امامت نہ کرے۔
اس روایت کو جابر الجعفی کے علاوہ کسی نے بھی شعبی سے

❶ سنن النسائي: ٣/ ٢٢٣۔صحيح ابن حبان: ٢٥١٢۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥۔صحيح ابن خزيمة: ٩٧٨، ١٢٣٨۔السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٠٥۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٢٣٥

❷ صحيح البخاري: ٦٧٩، ٦٨٢۔صحيح مسلم: ٨١٤ (٩٧)۔جامع الترمذي: ٣٦٧٢۔سنن النسائي: ٢/ ٨٣۔سنن ابن ماجه: ١٢٣٣۔مسند أحمد: ٢٤٦٤٧۔صحيح ابن حبان: ٦٦٠١

❸ مسند أحمد: ١٧٨٤، ١٧٨٥

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُؤُمَّنَّ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

روایت نہیں کیا۔ جبکہ یہ متروک راوی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے، اس سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ وَالنَّعْلِ وَطَرْحِ الشَّيْءِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ

کمان، سینگ اور جوتا پہن کر نماز پڑھنے اور اگر کسی چیز کو نجاست لگی ہو تو اسے دورانِ نماز ہی اتار دینے کا بیان

[١٤٨٦]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ، فَقَالَ: ((اطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ)). ❶

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کمان اور سینگ پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سینگ کو اُتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھ لو۔

[١٤٨٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، ثنا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الأعراف: ٣١)، قَالَ: الصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ، وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟))، قَالُوا: رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ فِيهِمَا دَمُ حَلَمَةٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:) ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ "تم ہر مسجد کے پاس اپنی زینت کو پکڑو۔" (کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد) جوتے پہن کر نماز پڑھنا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جوتے پہن کر نماز پڑھائی تو آپ نے انہیں (دورانِ نماز ہی) اُتار دیا، لوگوں نے بھی (آپ ﷺ کو دیکھ کر) جوتے اتار دیے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتار دیے تھے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کو اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اُتار دیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے بتلایا کہ ان میں چیچڑی کا خون لگا ہوا ہے۔

بَابُ تَلْقِينِ الْمَأْمُومِ لِإِمَامِهِ إِذَا وَقَفَ فِي قِرَاءَتِهِ

جب امام قراءت میں ٹھہر جائے تو مقتدی کا اسے لقمہ دینا

[١٤٨٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ الصَّوَّافُ، أنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عہدِ رسالت میں اماموں کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٦٢٧٧۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٣٥، ٣٣٦۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٢٥٥ ❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٦

[١٤٨٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ. مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے امام کو لقمہ دیا اس نے کلام کر لی۔
محمد بن سالم ضعیف اور متروک راوی ہے۔

[١٤٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ((هُوَ كَلَامٌ)). يَعْنِي: الْفَتْحَ عَلَى الْإِمَامِ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کلام ہے، یعنی امام کو لقمہ دینا۔

[١٤٩١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أُرَاهُ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَأَطْعِمُوهُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب امام تم سے لقمہ چاہے تو اسے لقمہ دے دیا کرو۔

[١٤٩٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ نَجِيحٍ، ثنا أَبُو مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَقَرَأَ سُورَةً فَأَسْقَطَ مِنْهَا آيَةً فَلَمَّا فَرَغَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ آيَةَ كَذَا وَكَذَا أُنْسِخَتْ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: فَإِنَّكَ لَمْ تَقْرَأْهَا، قَالَ: ((أَفَلَا لَقَّنْتَنِيهَا؟)). ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی تو آپ نے ایک سورت پڑھی، لیکن اس کی ایک آیت چھوٹ گئی، جب آپ (نماز پڑھا کر) فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ جو فلاں آیت ہے، کیا یہ منسوخ ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے مجھے یاد دہانی کیوں نہ کرا دی؟

[١٤٩٣]...... حَدَّثَنِي ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا جَارِيَةُ بْنُ هَرِمٍ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُلَقِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز میں ایک دوسرے کو لقمہ دے دیا کرتے تھے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ٢٨٢٢

❷ سنن أبي داود: ٩٠٧۔ مسند أحمد: ٢١١٤٠۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٤٠، ٢٢٤١

بَابُ قَدْرِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تُبْطِلُ الصَّلَاةَ

نجاست کی اس مقدار کا بیان جو نماز کو باطل کر دیتی ہے

[١٤٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ ، ثنا رَوْحُ بْنُ غُطَيْفٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ)) . خَالَفَهُ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي اسْمِ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ ، فَسَمَّاهُ غُطَيْفًا وَوَهِمَ فِيهِ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (جسم یا کپڑوں وغیرہ پر) ایک درہم کے برابر خون لگا ہو تو اس نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔

اسد بن عمرو نے روح بن غطیف کے نام کے بارے میں اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس کا نام غطیف بیان کیا ہے اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔

[١٤٩٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ ، ثنا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ غُطَيْفٍ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ قَدْرُ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأُعِيدَتِ الصَّلَاةُ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کپڑے میں ایک درہم کے بہ قدر خون لگا ہو تو کپڑے کو دھویا جائے اور نماز کو دوہرایا جائے۔

[١٤٩٦]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو ، بِهٰذَا . لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

اختلاف سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ اسے امام زہریؒ سے روح بن غطیف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَسْبِقُ الْمَأْمُومِينَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ مِنْ حِينَ أَدْرَكَهُ وَيَكُونُ أَوَّلَ صَلَاتِهِ

جب امام نماز کا کچھ حصہ پڑھا چکا ہو اور تاخیر سے آنے والا شخص جماعت میں شامل ہو اور یہ اس کی نماز کی پہلی رکعت ہو

[١٤٩٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ هُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب امام سلام پھیرے تو تم اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرو اور اس کے بعد وہ تمہاری نماز کے کسی بھی حصے کا رخ بالکل نہ کرے۔

❶ الكامل لابن عدى: ٣/ ٩٩٨ ـ المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٩٨ ـ الضعفاء للعقيلي: ٢/ ٥٦

فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَهُ.

[١٤٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلَاتِكَ، وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ.

قتادہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جو نماز امام کے ساتھ پاؤ وہ تمہاری نماز کا اوّل حصہ ہوتا ہے اور قرآن میں سے جو وہ تمہارے شامل ہونے سے پہلے پڑھ چکا ہو، اس کی قضاء دے لو۔

[١٤٩٨]...... وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ.

سعید بن میبؒ سے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مثل ہی مروی ہے۔

[١٤٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُصَيْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِهِ.

محمد بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا: آدمی امام کی نماز کے جس حصے میں ملے وہ اسے اپنی نماز کا اوّل حصہ نہ بنائے۔

[١٥٠٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِفَّةً، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُهَادَى بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَصَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا. ❶

حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس روز تک بیمار رہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نو روز تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ جب دسواں روز تھا تو نبی ﷺ نے خفت محسوس کی تو نبی ﷺ فضل بن عباس اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

بَابُ ذِكْرِ نِيَابَةِ الْإِمَامِ عَنْ قِرَاءَةِ الْمَأْمُومِينَ

مقتدیوں کی قراءت سے امام کی قراءت کے کفایت کر جانے کا بیان

[١٥٠١]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

❶ سلف موصولاً برقم: ١٤٨٣، ١٤٨٤

الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوكٌ. ❶

یہ حدیث منکر ہے اور سہل بن عباس متروک راوی ہے۔

[١٥٠٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدَانُ، عَنْ خَارِجَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: رَفْعُهُ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ أَيُّوبَ، وَعَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَيْضًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔
ابوالحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو مرفوع کہنا وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ ایوب کے واسطے سے ابن علیہ سے بھی مروی ہے۔

[١٥٠٣]...... ثنا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا حُدِّثَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ: ((تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتدا میں قرأت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تجھے امام کی قرأت ہی کفایت کر جائے گی۔

[١٥٠٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ سُهَيْلٍ، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔
اس کا سہیل سے مروی ہونا درست نہیں ہے۔ اسے اکیلے محمد بن عباد الرازی نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[١٥٠٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہر نماز میں قرأت (ضروری) ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اس پر ایک انصاری شخص

❶ سلف برقم: ١٢٥٣

الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ: يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا وَقَدْ كَفَاهُمْ. ❶

بولا: یہ واجب ہو گئی۔ (کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ) پھر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں دیگر لوگوں کی بہ نسبت ان کے قریب تھا، تو انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میری رائے تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرائے تو وہی انہیں کافی ہو جاتا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَمَوْقِفِ إِمَامِهِنَّ
عورتوں کی باجماعت نماز اور ان کی امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

[١٥٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَؤُمُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا. ❷

ولید بن جمیع بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی اُم ورقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو کہ امامت کرایا کرتی تھیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرالیا کریں۔

[١٥٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ، عَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَتْ: أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❸

ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں امامت کرائی تو وہ فرض نماز میں عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

[١٥٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ، قَالَتْ: أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا. حَدِيثٌ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيهِ، وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا. ❹

حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہمیں امامت کرائی تو آپ ہمارے درمیان میں ہی کھڑی ہوئیں۔

اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے روایت کیا اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے، جبکہ شعبہ اور سعید وغیرہ جیسے حفاظِ حدیث نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٥٠٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

❶ سنن النسائي: ٢/ ١٤٢

❷ سنن أبي داود: ٥٩١ ـ مسند أحمد: ٢٧٢٨٣

❸ مصنف عبد الرزاق: ٥٠٨٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٨٩

❹ مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٨٨ ـ مصنف عبد الرزاق: ٥٠٨٢

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((مَنْ ذَا الَّذِي يَخْتَلِجُ سُورَتَهُمْ؟))، فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. قَوْلُهُ: فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهْمٌ مِنْ حَجَّاجٍ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ قَتَادَةَ. ❶

لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی آپ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا، جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو استفسار فرمایا: اپنی سورت (کی قرأت سے مجھے) کون تشویش میں ڈال رہا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمادیا۔

یہ قول کہ ''آپ ﷺ نے لوگوں کو امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمادیا'' حجاج کی طرف سے وہم ہے، جبکہ درست بات وہ ہے جسے شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے قتادہ سے روایت کیا۔

[١٥١٠]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْقَارِئُ؟))، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، فَقَالَ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: أَكَرِهَ ذَالِكَ؟ قَالَ: لَوْ كَرِهَ ذَالِكَ لَنَهَى عَنْهُ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی۔ (پھر جب نماز مکمل کی) تو فرمایا: تم میں سے قرأت کون کر رہا تھا؟ ایک آدمی نے کہا: میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں اُلجھا رہا ہے۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہوتا تو لازماً اس سے منع فرما دیتے۔

[١٥١١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. ❷

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ کو نماز پڑھتے دیکھا، جبکہ ان کا زخم خون بہا رہا تھا۔

بَيَانُ تَكْبِيرَاتِ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ
نماز جنازہ میں تکبیروں کا مسئلہ

[١٥١٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَاضِي أَبُو حُصَيْنٍ، ثنا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ

صعصعہ بن صوحان سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں (جنازے کی) پانچ، چار اور سات تکبیریں کہیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے گیارہ، نو،

❶ سلف برقم: ١٢٤٠

❷ الموطأ لإمام مالك: ١٠١

شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ بِالْعِرَاقِ الْخَمْسَ وَالْأَرْبَعَ وَالسَّبْعَ وَكَانَ يَقُولُ: قَدْ كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدٰى عَشْرَةَ، وَتِسْعًا، وَسَبْعًا، وَسِتًّا، وَخَمْسًا، وَأَرْبَعًا.

سات، چھ، پانچ اور چار تکبیریں کہی ہیں۔

سُجُودُ الْقُرْآن

قرآن کے سجودِ تلاوت کا بیان

[١٥١٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا، نا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ سَجَدَ فِي صٓ. قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا حَفْصٌ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورت "ص" میں سجدہ کیا تھا۔
ابن ابی داوٗد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف حفص نے ہی روایت کیا ہے۔

[١٥١٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قرآن (کی تلاوت میں آنے والے) سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ "میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اپنی طاقت و قوت کے ساتھ اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔"

[١٥١٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَجَدَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدُ تَوْبَةً، وَسَجَدْنَاهَا شُكْرًا)) يَعْنِي صٓ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام نے اس میں توبہ کا سجدہ کیا اور ہم نے شکرانے کا سجدہ کیا۔ یعنی سورت "ص" میں۔

[١٥١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ

عمر بن ذر اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ سے اس سجدے کے

---

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥٩١٩ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٥١٩٠

❷ سنن أبي داود: ١٤١٤ـ جامع الترمذي: ٥٨٠، ٣٤٢٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٢٢ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٠ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٣٢٥

❸ سنن النسائي: ٢/ ١٥٩ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٣١٩

الْحِنَّائِیُّ ، نا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ الْخُتُلِّيُّ ، نا رَجَاءُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ بِإِسْنَادِهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّجْدَةِ الَّتِي فِي صٓ ، سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً ، وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

بارے میں جو کہ سورت ''ص'' میں ہے، روایت کرتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے وہ سجدہ توبہ کے طور پر کیا اور ہم یہ سجدہ شکرانے کے طور پر کرتے ہیں۔

[۱۵۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے منبر پر سورت ''ص'' پڑھی، پھر نیچے اترے اور سجدہ کیا، پھر منبر پر چڑھ گئے۔

[۱۵۱۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَأَ ص عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ .

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت ''ص'' کی قرأت کی تو انہوں نے نیچے اُتر کر سجدہ کیا۔

[۱۵۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نا أَبِي ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَا: نا اللَّيْثُ ، نا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ ، وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَّا لِلسُّجُودِ ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا . ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز خطبہ دیا تو سورت ''ص'' پڑھی، جب آپ سجدے (کی آیت) پر پہنچے تو (منبر سے نیچے) اُترے اور سجدہ کیا، ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے اس سورت کی قرأت کی اور جب سجدے پر پہنچے تو ہم بھی سجدے کے لیے تیار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: یہ تو صرف ایک نبی کی توبہ ہے لیکن میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدے کے لیے تیار ہو۔ پھر آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اُترے اور سجدہ کیا، اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔

[۱۵۲۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ ، نا

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں

❶ سنن أبي داود: ۱٤۱۰۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۸٤۔صحيح ابن حبان: ۲۷٦٥ ، ۲۷۹۹

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. ❶

سے تین تو مفصل سورتوں میں ہیں اور دو سجدے سورۃ الحج میں ہیں۔

[١٥٢١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، أَنَّ الْمُشَرِّحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَأْهُمَا)). ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگر تم نے وہ سجدے نہ کرنے ہوں تو ان (سجدوں والی آیات) کی قرأت مت کر۔

[١٥٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ، قُلْتُ: فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: فِي الصُّبْحِ. ❸

عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے سورۃ الحج میں دو سجدے کیے۔ (سعد کہتے ہیں کہ) میں نے (عبداللہ بن ثعلبہ سے) پوچھا: صبح کی نماز میں؟ تو انہوں نے کہا: (ہاں) صبح کی نماز میں۔

[١٥٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، نا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِآخِرِ النَّجْمِ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالشَّجَرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ هِشَامٍ إِلَّا مَخْلَدٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کے آخر میں سجدہ کیا، اور (آپ ﷺ کے ہمراہ) جنوں، انسانوں اور درخت نے (بھی سجدہ کیا)۔
ہم سے ابن ابی داؤد نے یہ حدیث بیان کی اور اسے ہشام سے مخلد کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

[١٥٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور (آپ ﷺ کے ہمراہ) مسلمانوں

---

❶ سنن أبي داود: ١٤٠١ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٥٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٣

❷ سنن أبي داود: ١٤٠٢ ـ جامع الترمذي: ٥٧٨ ـ مسند أحمد: ١٧٣٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٠

❸ مسند أحمد: ٨٠٣٤ ـ الموطأ لإمام مالك: ٢٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٠

الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَالنَّجْمِ، وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ. ❶

اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا۔

[١٥٢٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، ثنا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کی قرأت کی اور اس میں سجدہ کیا۔

[١٥٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سورت انشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا۔

[١٥٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عُرِضَتِ النَّجْمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُو صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا. ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سورۃ النجم پڑھ کر سنائی گئی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

ابوصخر کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم رحمہما اللہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی (اس کی قرأت کرتے ہوئے) سجدہ نہیں کیا۔

بَابُ السُّنَّةِ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر ادا کرنے کا مسنون طریقہ

[١٥٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ،

سیدنا ابوجعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک

❶ صحيح البخاري: ١٠٧١، ٤٨٦٢ـ جامع الترمذي: ٥٧٥ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٣

❷ صحيح البخاري: ٧٦٦، ١٠٧٨ـ صحيح مسلم: ٥٧٨، ١١٠ـ سنن أبي داود: ١٤٠٧ـ مسند أحمد: ٧٣٩٦، ٩٩٣٩ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٧

❸ مسند أحمد: ٢١٥٩١ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٢، ٢٧٦٩

ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّغَاشِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا. ❶

مدہوش شخص کو دیکھا تو آپ سجدے میں پڑ گئے (یعنی آپ ﷺ نے ایسی حالت نہ ہونے پر رب تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر کیا)۔

[۱۵۲۹]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الشَّيْءُ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى. ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی ایسی چیز آتی تھی جو آپ کو خوش کر دیتی، تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے طور پر سجدے میں گر جاتے تھے۔

[۱۵۳۰]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا.

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی خوش کر دینے والی خبر آتی، یا آپ کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو آپ سجدے میں گر جاتے تھے۔

[۱۵۳۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي خِلَاسٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُتِمُّ صَلَاتَهُ)). ❸

ہمام بیان کرتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے خلاس نے بیان کیا، انہوں نے ابورافع سے، اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی نماز مکمل کرے (یعنی دوسری رکعت بھی پڑھ لے)۔

بَابُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا

جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ لے، پھر باجماعت ادا کرنے کا موقع مل جائے تو اسے جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہیے

[۱۵۳۲]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، ثنا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، نا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ

سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھا تو میں نے آپ کے ہمراہ مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو دیکھا کہ دو آدمی لوگوں کے آخر

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٧١

❷ سنن أبي داود: ٢٧٧٤ـ جامع الترمذي: ١٥٧٨ـ سنن ابن ماجه: ١٣٩٤ـ مسند أحمد: ٢٠٤٥٥

❸ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٤١٩

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا))، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟))، قَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا، قَالَ: ((لَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ)). ❶

میں بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ چنانچہ انہیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو (آپ کے رعب کی وجہ سے) ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تمہیں کیا رُکاوٹ تھی کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ تو ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنی منزل میں ہی پڑھ آئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم اپنی منزل (گھر) میں نماز پڑھ لو، پھر تم مسجد میں آؤ اور جماعت ہو رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو، یقیناً وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

[١٥٣٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَشُعْبَةُ، وَشَرِيكٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ شَرِيكٌ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ)).

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ شریک نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت کی دعا کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

[١٥٣٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ بِمِنًى فَانْحَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ، فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ؟))، فَقَالَا: قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ، فَقَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ

سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی اور جب سلام پھیرا تو لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں بُلایا۔ جب انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو (آپ کے رعب کی وجہ سے) ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا رُکاوٹ تھی؟ تو انہوں نے کہا: ہم گھروں میں ہی نماز پڑھ آئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز

❶ سنن أبي داود: ٥٧٥، ٥٧٦۔جامع الترمذي: ٢١٩۔سنن النسائي: ٢/ ١١٢۔سنن الدارمي: ١٣٧٤۔مسند أحمد: ١٧٤٧٤، ١٧٤٧٥، ١٧٤٧٧، ١٧٤٧٨، ١٧٤٧٩۔صحيح ابن حبان: ١٥٦٤، ١٥٦٥، ٢٣٩٥۔مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٢٧٤۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٤۔السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٠١

أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ)).

پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ بھی نماز ادا کر لے، کیونکہ یقیناً وہ اس کی نفل نماز بن جائے گی۔

[١٥٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَقَالَ: ((فَصَلُّوا مَعَهُ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً)). خَالَفَهُمَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: امام کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو اور اُسے نفل بنا لیا کرو۔

ابوعاصم النبیل نے امام ثوریؒ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

[١٥٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَى رَجُلَيْنِ فِي مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَدَعَا بِهِمَا، فَجَاءَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟))، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ وَلْيَجْعَلِ الَّتِي صَلَّى فِي بَيْتِهِ نَافِلَةً)). خَالَفَهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ، وَمَعَهُ أَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِنْهُمْ، شُعْبَةُ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَشَرِيكٌ، وَغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُهُمْ، رَوَوْهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ، وَابْنِ مَهْدِيٍّ. وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((فَتَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةً وَالَّتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ)).

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بُلایا، چنانچہ جب وہ آئے تو ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے گھروں میں ہی نماز پڑھ لی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر وہ امام کی طرف (یعنی مسجد میں) آئے تو اسے چاہیے کہ وہ امام کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے اور جو نماز اس نے گھر میں پڑھی ہوا سے نفل بنا لے۔

امام ثوریؒ کے اصحاب نے اس کی مخالفت کی ہے اور یعلیٰ بن عطاء کے اصحاب بھی ان کے ساتھ ہیں، جن میں شعبہ، ہشام بن حسان، شریک، غیلان بن جامع، ابوخالد الدالانی، مبارک بن فضالہ، ابوعوانہ اور ہُشیم وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو یعلیٰ بن عطاء سے وکیع اور ابن مہدی کے قول کے مثل روایت کیا ہے۔ اور حجاج بن ارطاۃ نے اسے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور جو تم نے اپنے گھروں میں پڑھی ہے وہ فرض بن جائے گی۔

[۱۵۳۷]...... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ بِذَالِكَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۱۵۳۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ هُشَيْمٍ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ ہُشیم کی بیان کردہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۵۳۹]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هُنَيْدَةَ الْمَدَدِيُّ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. خَالَفَهُ بَقِيَّةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دو مختلف سندوں کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[۱۵۴۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَابِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، قَالَا: نا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

ایک اور سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

بَابُ تَكْرَارِ الصَّلَاةِ

ایک ہی نماز کو ایک سے زائد بار ادا کرنے کا بیان

[۱۵۴۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ،

سیدنا محجن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں شریک تھے کہ نماز کی اذان ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی، پھر آپ

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ مِحْجَنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَذَّنَ فِي الصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟))، قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)). اللَّفْظُ لِحَدِيثِ مَالِكٍ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ. ❶

واپس آئے تو محجن اسی مجلس میں ہی تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا رُکاوٹ تھی کہ تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ آیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تو (مسجد میں) آئے تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کر، اگرچہ تو نے نماز پڑھی بھی ہو۔

یہ الفاظ مالکؒ کی حدیث کے ہیں اور معنیٰ ایک ہی ہے۔

بَابٌ: لَا يُصَلِّي مَكْتُوبَةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

اس مسئلے کا بیان کہ ایک دن میں ایک ہی نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے

[١٠٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم ایک دِن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو۔

[١٠٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبَّاسٌ، ثنا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، بِهٰذَا. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[١٠٤٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ،

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بیان کرتے ہیں

❶ الموطأ لإمام مالك: ٣٣٠ـ سنن النسائي: ٢/ ١١٢ـ مسند أحمد: ١٦٣٩٣، ١٦٣٩٤، ١٦٣٩٥ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٠٥ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٤

❷ سنن أبي داود: ٥٧٩ـ سنن النسائي: ٢/ ١١٤ـ مسند أحمد: ٤٦٨٩، ٤٩٩٤ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٩٦ـ صحيح ابن خزيمة: ١٦٤١ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٢١٧

❸ انظر تخريج الحديث السابق

ثنا أَبِي ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلَاطِ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُصَلَّى صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

کہ میں ایک روز سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ فرش پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمان! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں (اور آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں)؟ تو انہوں نے کہا: میں نے نماز پڑھ لی ہے اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک دِن میں ایک ہی فرض نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے۔

اکیلے حسین المعلم نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
شب وروز میں نفل نماز ادا کرنے کا بیان

[١٥٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ . وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ . ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد فجر تک کے دورانیہ میں گیارہ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ آپ کے سجدے کی مقدار اتنی ہوتی تھی کہ جیسے آپ ﷺ کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات پڑھ لے۔ پھر جب مؤذن فجر کی نماز (کے لیے اذان کہہ کر) خاموش ہو جاتا اور آپ کے لیے فجر نمودار ہو جاتی تو آپ اُٹھتے اور دو ہلکی سی رکعات پڑھتے، پھر آپ اپنی دائیں کروٹ کے بل لیٹ جاتے، یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن اقامت کے لیے آتا تو آپ اس کے ساتھ (نماز پڑھانے) نکل پڑتے۔

بعض راویوں نے حدیث بیان کرنے میں دوسروں پر اضافہ کیا ہے۔

[١٥٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات اور دِن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہے۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ١٤٨، ١٤٩

❷ صحيح البخاري: ٩٩٤، ١١٢٣ ـ صحيح مسلم: ٧٣٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٥٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٣١، ٢٦١٢

جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ. ❶

ابن ابی داود نے ہم سے کہا: یہ ایسی سنت ہے جس پر صرف اہل مکہ کا ہی عمل ہے۔

[۱۵۴۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَصَمُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ بِجَبَلَةَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔

[۱۵۴۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَبَأَّسَ وَتَمَسْكَنَ وَتَقَنَّعَ بِيَدِكَ، وَتَقُولُ: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ)). رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ،

مطلب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (نفل) نماز دو دو رکعت ہوتی ہے، ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو، اور اپنے ہاتھ کو پھیلا دو اور ''اے اللہ! اے اللہ!'' کہو (یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو) سو جو شخص ایسا نہ کرے تو وہ (نماز) ادھوری ہے۔

اس کو لیث نے عبدربہ سے روایت کیا، انہوں نے عمران بن ابی انس سے اور انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مستند بیان کیا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ۱۲۹۵ ـ جامع الترمذي: ۵۹۷ ـ سنن النسائي: ۳/ ۲۲۷ ـ سنن ابن ماجه: ۱۳۲۲ ـ مسند أحمد: ۴۷۹۱، ۵۱۲۲ ـ صحيح ابن حبان: ۲۴۸۲ ـ صحيح ابن خزيمة: ۱۲۱۰

❷ انظر تخريج الحديث السابق

وَأَسْنَدَهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ . ❶

بَابٌ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ
نمازِ فجر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے علاوہ کوئی نماز نہیں

[١٠٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أنا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ أُصَلِّي بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصَبَنِي، وَقَالَ: يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْنَا تَغَيُّظًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: ((لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ أَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فجر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو انہوں نے مجھے کنکر مارا اور فرمایا: اے یسار! تو نے کتنی (رکعات) نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے، یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ہم سے سخت نالاں ہوئے، پھر فرمایا: تم جو حاضر ہو وہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، سوائے دو رکعتوں (یعنی سنتوں) کے۔

[١٠٥٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَقَالَ: يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: ((لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا کہ میں طلوعِ فجر کے بعد نماز پڑھ رہا تھا، تو انہوں نے کہا: اے یسار! یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جو حاضر ہو وہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ تم فجر کے بعد سوائے دو رکعت (سنتوں) کے کوئی نماز نہ پڑھا کرو۔

[١٠٥١]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٣٨٥ـ مسند أحمد: ١٧٥٢٣، ١٧٥٢٤، ١٧٥٢٦، ١٧٥٢٨، ١٧٥٢٩

❷ سنن أبي داود: ١٢٧٨ـ جامع الترمذي: ٤١٩ـ مسند أحمد: ٥٨١١

إِلَّا رَكْعَتَيْنِ)) . ❶

بَابُ الْحَثِّ لِجَارِ الْمَسْجِدِ عَلَى الصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ

مسجد کے پڑوسی کے لیے مسجد میں ہی نماز ادا کرنے کی ترغیب، سوائے اس صورت کے کہ کوئی عذر ہو

[١٥٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ثنا أَبُو السِّكِّينِ الطَّائِيُّ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ ، ثنا أَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِكِّينٍ الشَّقَرِيُّ الْمُؤَذِّنُ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: فَقَدَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْمًا فِي الصَّلَاةِ ، فَقَالَ: ((مَا خَلَّفَكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ؟)) ، قَالُوا: لِحَاءٌ كَانَ بَيْنَنَا ، فَقَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ)) . هٰذَا لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ ، وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز میں کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا تو آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے نماز سے پیچھے رکھا؟ انہوں نے کہا: ہمارے درمیان درخت کی چھال حائل ہوگئی تھی (اس لیے جماعت میں شریک نہ ہو سکے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔ یہ ابن مخلد کے روایت کردہ الفاظ ہیں، جبکہ ابوحامد نے (آپ ﷺ کا فرمان یوں) بیان کیا ہے کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اذان سنے، پھر (مسجد میں) نہ آئے، سوائے مجبوری کی صورت کے۔

[١٥٥٣]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُذَكِّرُ ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔

[١٥٥٤]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَنْ كَانَ جَارَ الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي فَلَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ .

حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور وہ مؤذن کو اذان کہتے سنے لیکن بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

---

❶ مسند البزار: ٧٠٣۔مجمع الزوائد للهيثمي: ٢/ ٢١٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٦۔السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٥٧

[١٥٥٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ثنا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنی لیکن اس کا جواب نہ دیا (یعنی مسجد میں نہ آیا) تو اس کی نماز نہیں ہوتی، سوائے اس صورت کے کہ کوئی عذر ہو۔

[١٥٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا قُرَادٌ، عَنْ شُعْبَةَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ: رَفَعَهُ هُشَيْمٌ، وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہُشیم نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور قراد بصری شیخ ہے جو کہ مجہول ہے۔

[١٥٥٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ))، قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: ((خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سنی اور اس کی اتباع سے (یعنی اذان سن کر مسجد میں آنے سے) کسی عذر نے اسے نہ روکا، تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ نماز قبول ہی نہیں فرمائے گا جو اس نے (مسجد کے علاوہ کہیں اور) پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوف یا بیماری۔

بَابُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ صَلَاةً وَهُوَ فِي أُخْرَى

آدمی کو جب ایک نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (جو اس نے پڑھی نہ ہو)

[١٥٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَلْيَبْدَأْ بِالَّتِي هُوَ فِيهَا، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِي نَسِيَ)). عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ مَجْهُولٌ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایک نماز بھول جائے، پھر وہ اسے تب یاد آئے جب وہ (دوسری) فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے وہی نماز پڑھے جو وہ پڑھ رہا ہے، پھر جب وہ اس سے فارغ ہو جائے تو وہ نماز پڑھے جو اسے بھول گئی تھی۔

عمر بن ابی عمر مجہول راوی ہے۔

---

❶ صحيح ابن حبان: ٢٠٦٤

❷ سنن أبي داود: ٥٥١۔سنن ابن ماجه: ٧٩٣۔صحيح ابن حبان: ٢٠٦٤۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٥

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٢٢٢

[١٥٥٩]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيَعُدْ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ. ❶

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز بھول جائے اور وہ اسے اسی وقت ہی یاد آئے جب وہ امام کے ساتھ (دوسری نماز پڑھ رہا) ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (پہلے وہی) نماز پڑھے جو وہ امام کے ساتھ پڑھ رہا ہے، پھر (اس سے فارغ ہو کر) وہ نماز پڑھے جو وہ بھول گیا تھا، پھر اسے اپنی وہ نماز بھی دوہرانی چاہیے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی۔

[١٥٦٠]...... قَالَ أَبُو مُوسٰى: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ، ثنا سَعِيدٌ بِهِ، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَوَهِمَ فِي رَفْعِهِ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وُفِّقَ لِلصَّوَابِ.

ایک اور سند سے سعیدؒ نے اسے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کیا ہے اور انہیں اس کو مرفوع کہنے میں وہم ہوا ہے، لہٰذا اگر انہوں نے اس کو مرفوع قرار دینے سے رجوع کر لیا تھا تو یقیناً انہیں درست بات کی توفیق عنایت کر دی گئی۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر پڑھنے والے پر فضیلت اور بیٹھ کر پڑھنے والے مریض امام کے پیچھے تندرست شخص کی نماز کی کیفیت

[١٥٦١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ، وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر پاتا ہے اور لیٹ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر پاتا ہے۔

[١٥٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ظَهْرِ فَرَسٍ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَقَعَدَ فِي بَيْتٍ لِعَائِشَةَ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں گھوڑے کی پُشت سے کھجور کے تنے پر گر پڑے تو آپ کے قدم مبارک کا جوڑ ہل گیا۔ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیٹھ گئے اور ہم آپ کی عیادت کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ کر ہی نفل نماز پڑھ رہے تھے، تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٢١

❷ صحيح البخاري: ١١١٥، ١١١٦ ـ سنن أبي داود: ٩٥١ ـ جامع الترمذي: ٣٧١ ـ سنن النسائي: ٣/ ٢٢٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٣١ ـ مسند أحمد: ١٩٨٨٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٥١٣

يُصَلِّي قَاعِدًا تَطَوُّعًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((ائْتَمُّوا بِالْإِمَامِ مَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ فَارِسُ لِعُظَمَائِهَا)). ❶

(دوبارہ جب) ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو فرض نماز پڑھ رہے تھے، چنانچہ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا (کہ بیٹھ جاؤ) تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: امام کی کامل اقتدا کرو، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اور تم اس طرح نہ کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں (یعنی وہ ان کے احترام میں کھڑے رہتے ہیں)۔

[١٥٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، بِهَذَا وَلَمْ يَقُلْ: ((تَطَوُّعًا)).

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث ہے، البتہ اس میں نفل نماز کا ذکر نہیں ہے۔

[١٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ جَالِسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: قُلْتُ لَهُمْ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُومَ فَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تُصَلُّوا بِصَلَاتِي فَاجْلِسُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا)). ❷

ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے پایا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے انہیں (یعنی مقتدیوں کو) کہا تھا کہ مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے، لہٰذا اگر تم میری نماز کے ساتھ ہی نماز پڑھنا چاہتے ہو تو بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: امام تو ایک ڈھال ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ

اس نماز کے وقت کا بیان جو بھول کر رہ گئی ہو

[١٥٦٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو

❶ صحيح مسلم: ٤١٣ (٨٤)۔سنن أبي داود: ٦٠٢۔سنن النسائي: ٣/ ٩۔سنن ابن ماجه: ٣٤٨٥۔مسند أحمد: ١٤٢٠٥، ١٤٥٩٠۔صحيح ابن حبان: ٢١١٢، ٢١١٤، ٢١٢٢، ٢١٢٣

❷ سلف في سابقيه من طريق أبي سفيان عن جابر

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ ، ثنا أَبُو ثَابِتٍ ، ثنا حَفْصُ بْنُ أَبِي الْعَطَّافِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا إِذَا ذَكَرَهَا)). ❶

شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اس (نماز) کا وقت وہی ہوتا ہے جب اسے یاد آ جائے۔

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ
بیت اللہ کے اندر تمام اوقات میں نفل نماز پڑھنے کا جواز

[١٠٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُكَيْرٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وُلِّيتُمْ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اگر تمہیں اس معاملے کی کچھ ذمہ داری سونپ دی جائے (یعنی بیت اللہ کی) تو جو تم کسی بھی طواف کرنے والے کو اس گھر کا طواف کرنے سے بالکل مت روکنا اور جو شب و روز کے کسی بھی وقت میں یہاں نماز پڑھنا چاہے (اسے بھی مت روکنا)۔

[١٠٦٧]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا جَدِّي ، ثنا أَبِي ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، سَمِعَ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ)) أَوْ ((يَا بَنِي قُصَيٍّ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! (یا فرمایا کہ) اے بنی قصی! تم کسی کو بھی منع مت کرنا جو اس گھر کا طواف کرے اور شب و روز کے کسی بھی وقت میں یہاں نماز پڑھنا چاہے۔

[١٠٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، ثنا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَلَا لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! سنو! تم کسی کو بھی منع مت کرنا جو اس گھر کے پاس شب و روز کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنا چاہے۔

---

❶ صحيح ابن حبان: ٢٠٦٩

❷ سنن أبي داود: ١٨٩٤ ـ جامع الترمذي: ٨٦٨ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٨٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٥٤ ـ مسند أحمد: ١٦٧٣٦ ، ١٦٧٥٣ ، ١٦٧٦٩ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٢٨٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٥٢ ، ١٥٥٣ ، ١٥٥٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٦١

صَلّٰی عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

[١٥٦٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَأَظُنُّهُ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! تم کسی کو بھی اس گھر کا طواف کرنے سے منع مت کرنا، چاہے وہ شب و روز کے کسی بھی وقت میں طواف کرے۔

[١٥٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى بِحَرَّانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❶

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! تم کسی کو بھی اس گھر کے پاس نماز پڑھنے سے مت روکنا، خواہ وہ رات یا دِن کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنا چاہے۔

[١٥٧١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشِ بْنِ الْحُرِّ بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مَكَّةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ)). ❷

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو انہوں نے دروازے کی دونوں چوکھٹیں پکڑیں اور فرمایا: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے، لیکن جو مجھے نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں جندب ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: صبح (کی نماز) کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ ہی عصر کے بعد کوئی نماز ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے (یعنی بیت اللہ میں کسی بھی وقت نماز پڑھی جا سکتی ہے)۔

[١٥٧٢]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ،

سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے بنی عبدالمطلب! تم اس گھر کے پاس دِن

❶ سلف برقم: ١٥٦٦

❷ مسند أحمد: ٢١٤٦٢۔صحيح ابن خزيمة: ٢٧٤٨

ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفْوَانَ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❶

یا رات کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنے والے کو بالکل مت روکنا۔

[۱۵۷۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْدَعِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنْ وُلِّيتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا بِهٰذَا الْبَيْتِ أَوْ مُصَلِّيًا أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! اے بنی ہاشم! اگر تمہیں اس معاملے کی (یعنی بیت اللہ کی) ایک دن ذمہ داری سونپ دی جائے تو تم اس گھر کا طواف کرنے والے یا اس میں نماز پڑھنے والے کو بالکل مت روکنا، خواہ وہ شب و روز کے کسی بھی پہر میں نماز ادا کرے۔

[۱۵۷۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا)).

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے کسی شخص کو مت روکنا جو اس گھر کا رات یا دن کو طواف کرے۔

[۱۵۷۵]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ثنا رَجَاءٌ أَبُو سَعِيدٍ، ثنا مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، إِلَّا بِمَكَّةَ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! (یا فرمایا کہ) اے بنی عبدمناف! تم ایسے کسی شخص کو مت روکنا جو اس گھر کا طواف کرے یا نماز پڑھے۔ صبح کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں ہوتی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، سوائے مکہ میں اس گھر کے پاس جو لوگ (کسی بھی وقت میں) طواف کرتے یا نماز پڑھتے ہیں (تو ان کا طواف اور نماز ہو جاتی ہے)۔

تمّ بحمد الله الجزء الأول من سنن الدارقطني

❶ سلف برقم: ۱۵۷۰ ❷ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۱۱۳۵۹۔ المعجم الأوسط للطبراني: ۵۰۱۰۔ المعجم الصغير للطبراني: ۵۵۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۲/ ۱۸۶

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

جواہر الحدیث

مجموعۂ احادیث مع تشریحات

مجموعہ احادیث مع تشریحات

کامل سیٹ

مکمل 6 جلد

توحید وسنت، وحی، معراج، علم، ایمانیات،
تقدیر، فتنے اور علاماتِ قیامت، جہنم کے
احوال، جنت کے احوال۔

ترتیب تالیف
مولانا ظفر اقبال صاحب زید مجدہم
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارۂ اسلامیات لاہور۔ کراچی
پاکستان